بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

بیشک جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے نہ ان پر خوف ہے نہ وہ غم کریں (الاحقاف ۴۶: ۱۳)

باقیاتِ جہانِ امام ربانی

مجددِ الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

جلد سوم

زیر سرپرستی: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مرتبین

صاحبزادہ ڈاکٹر محمد مسرور احمد

مولانا جاوید اقبال مظہری

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

خطاطی

محمد عالم مختار حق

امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۹/۲۰۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

بیشک وہ جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے نہ اُن پر خوف نہ ان کو غم (احقاف: ۱۳)

باقیاتِ جہانِ امامِ ربّانی

قدس

مُجدّدِ الفِ ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ

جلد سوم

زیرِ سرپرستی: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مُرتّبین

صاحبزادہ ابو السّرور محمد مسرور احمد

مولانا جاوید اقبال مظہری

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

نظرِ ثانی

محمد عالم مختار حق

امامِ ربّانی فاؤنڈیشن کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء

(جملہ حقوق طباعت بحق ناشر محفوظ ہیں)

نام .... باقیات جہان امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
مرتبین .... صاحب زادہ ابو السرور محمد مسرور احمد
مولانا جاوید اقبال مظہری
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
نظر ثانی .... محمد عالم مختار حق
جلد .... سوم
حروف ساز .... سید شعیب افتخار مسعودی، قاری محمد شریف کمبوہ
طابع .... جاوید اقبال مظہری
مطبع .... برکت پریس
طباعت ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء
اشاعت .... اول (بارہ سو)
ناشر .... امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی
ہدیہ ....

ناشر

امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی

فلیٹ نمبر اے۔۵، پلاٹ نمبر سی۔۷، اسٹیڈیم لین نمبر ۱، فیز 7، خیابان شمشیر ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی،
فون ۵۸۴۰۳۹۵_۰۱۲ (اسلامی جمہوریہ پاکستان)

ملنے کے پتے

☆☆

- ☆ ادارۂ مسعودیہ......۲/۶،۵_ای، ناظم آباد، کراچی فون: ۶۶۱۴۷۴۷_۰۲۱
- ☆ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز......ضیاء منزل (شوگن مینشن) محمد بن قاسم روڈ آف ایم۔اے۔ جناح روڈ، کراچی فون: ۲۲۱۳۹۷۴۳_۰۲۱
- ☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز......اردو بازار، کراچی فون: ۲۶۳۰۴۱۱_۰۲۱
- ☆ مکتبہ غوثیہ ہول سیل......پرانی سبزل منڈی، یونیورسٹی روڈ، نزد پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی فون: ۴۹۲۶۱۱۰_۰۲۱
- ☆ فرید بک اسٹال......۳۸_اردو بازار، لاہور فون: ۷۲۲۴۸۹۹_۰۴۲
- ☆ مکتبہ نبویہ......گنج بخش روڈ، لاہور
- ☆ مکتبہ جامعہ نقشبندیہ بستان العلوم......کذہالہ (مجاہد آباد)، براستہ گجرات، آزاد کشمیر، اسلامی جمہوریہ پاکستان

- ☆ Khalifa Muhammad Sadique Raza, Roza Shareef, Sirhind, District Fategharh, Pin code-140406 (INDIA) Ph. 01763-30144.
- ☆ Dr. Mufti Muhammad Mukarram Ahmad, Nusratul Islam Educational Society, Masjid Fatehpuri, Delhi-6,(INDIA)
- ☆ Mr. Masood Ahmad Ashrafi, Chairman, Global Islamic Mission, 335, Walnut Street # 2, Yonkers, New York-10701(U.S.A)
- ☆ Mr. Munir Hussain Masoodi, 46-Holly Lane Smethwich, West Midlnds B67 7JD. (U.K)
- ☆ Hafiz Muhammad Qamaruddin Rizvi,Maktaba-i-Razvia 423-Matia Mahal, Jama Masjid Delhi-110006. (INDIA)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

انتساب

آزاد کشمیر میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم پیشوا

خواجہ محمد صادق صدیقی کے نام

○

☆…… جن کی زندگی یاد الٰہی، دین حقہ کی سربلندی، خدمت خلق میں مصروف اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت کے لیے وقف ہے

☆…… جن کے انداز، مشائخ طریقت میں یکتا و یگانہ ہیں

☆…… وہ آنکھوں میں نہیں، دل میں سماتے ہیں…… ان کا انداز محبوبانہ ہے

☆…… وہ مہمان نواز ہیں، دل دار و دل ربا ہیں…… جس نے بیعت کی متبع سنت ہو گیا، سلف صالحین کی راہ پر چل دیا

☆…… وہ سراپا عمل ہیں، سادگی و خلوص کا پیکر ہیں، تین سو مساجد نظام سلطانیہ کے تحت تعمیر کیں اور کرائیں، جو سب کی سب آباد ہیں، نماز باجماعت ہوتی ہے، اکثر میں حفظ و ناظرہ اور بعض میں درس نظامی کا اہتمام ہے

☆…… جن کی سرپرستی میں رمضان المبارک میں بارہ سو مقامات پر تراویح کا اہتمام کیا جاتا ہے اور حافظات و قاریات گھروں میں الگ قرآن کریم سناتی ہیں

☆...... جنہوں نے ملک و بیرون ملک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے مزارات پر قبے تعمیر کرائے تا کہ زائرین اطمینان سے حاضری دے سکیں...... ازبکستان کے دور دراز علاقوں میں مزارات تعمیر کرائے

☆...... آپ کے فیض سے کوٹلی (آزاد کشمیر) مدینۃ المساجد بن گیا، جدھر دیکھو مسجدیں ہی مسجدیں، پہاڑوں پر، وادیوں میں، میدانوں میں...... سڈول گنبد، خوبصورت مینارے دعوت نظارہ دے رہے ہیں

☆...... جن کی قیام گاہ مسجد الفردوس کے معمولات دیکھ دیکھ کر عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہو جاتی ہے

☆...... جن کے اعراس میں، نہ غل شور، نہ ہجوم زناں، نہ دیگر خرافات...... سکوت ہی سکوت، خاموشی ہی خاموشی، حال میں ماضی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے

☆...... نام و نمود نام کو نہیں، خدمت ہی خدمت...... اخلاص ہی اخلاص، عمل ہی عمل......

☆...... جن کے فرزندان گرامی اور نبیرگان عالی علم و دانش سے آراستہ، صاحب شریعت و طریقت...... یہی ان کا امتیاز ہے، یہی ان کی پہچان ہے......

(مرتبین)

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم

☆

تیرے رستے سے ملا رستہ شہِ کونین کا
مرشدِ راہِ وفا تو ، رُشد تو، ارشاد تو
(غلام مصطفیٰ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باقیات جہان امام ربانی

جلد سوم

☆☆

نعت شریف	امام احمد رضا محدث بریلوی	۱۱
مناقب	حافظ فتح محمد حقیر دہلوی، محشر حسن بلیاوی، حافظ لدھیانوی، خانزادہ کاظم خان شیدا	۱۳
ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	۱۹
تأثرات	شیخ الحرم سید آفندی، قاضی احمد الدین احمد الرشد، ڈاکٹر آرتھر بیولر، پروفیسر محمد عارف اظہر	۲۳

باب اول

سرمایۂ ملت کا نگہباں	لیفٹیننٹ کرنل سید الطاف محمود ہاشمی	۲۷
سلطنت عثمانیہ میں فارسی زبان وادب میں حضرات نقشبندیہ کی خدمات (انگریزی)	پروفیسر نجدت طوسون	۴۷
شیخ احمد سرہندی (انگریزی)	ویب سائٹ خلیفہ انسٹی ٹیوٹ	۵۷

۞...... احمد سرہندی (انگریزی) — وکی پیڈیا — ۲۳
۞...... حضرت شیخ خواجہ سیف الدین — مرتبین — ۳۷
۞...... مکتوبات خواجہ سیف الدین ابن خواجہ محمد معصوم — مرتبہ: مولانا محمد اعظم — مقدمہ: پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں — ۷۱

باب دوم

۞...... گلشنِ وحدت (مکتوبات خواجہ عبد الاحد وحدت ابن خواجہ محمد سعید) — مرتبہ: مولانا عبداللہ جان فاروقی — تقدیم: پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں — ۲۸۱
۞...... ملفوظات شریف حضرات موسیٰ زئی شریف — محبوب احمد بھٹی — ۴۵۹
۞...... نقشبندی اہم مخطوطات — پروفیسر محمد اقبال مجددی — ۴۷۵

باب سوم

۞...... روئداد امام ربانی کانفرنس، کراچی ۲۰۰۷ء — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری — ۴۷۹
۞...... روئداد امام ربانی کانفرنس، لاہور ۲۰۰۷ء — صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی — ۴۸۵
۞...... روئداد مجدد الف ثانی کانفرنس، دہلی ۲۰۰۷ء — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری — ۴۹۳

باب چہارم

۞...... جہان امام ربانی کا موضوعاتی اشاریہ — محمد عبدالستار طاہر مسعودی — ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری — ۴۹۹

باب پنجم

کتباتِ مزارات احاطہء روضہ شریف سرہند …… اعجاز احمد نقشبندی اشرفی ۶۴۱
ماخذ و مراجع …… کمانڈر (ر) محمد ظفر مجددی ۶۵۵
مرقعات …… ۶۷۳
بہارِ تشکر …… صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد ۶۸۹
سلام بحضور شیخ احمد سرہندی …… خالد محمود خالدؔ نقشبندی ۶۹۵
مناجات …… خواجہ محمد سعید نبیرہ خواجہ محمد زمان
مترجم: حافظ تخی محمد مہران سکندری ۶۹۹

☆……☆……☆

الحسد یاکل الحسنات
کما تاکل النار الحطب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

نعتِ رسولِ مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی

☆☆

جوبنوں پر ہے ، بہارِ چمن آرائیِ دوست
خلد کا نام نہ لے ، بُلبُل شیدائیِ دوست

شوق روکے نہ رُکے ، پاؤں اُٹھائے نہ اُٹھے
کیسی مشکل میں ہیں اللہ ، تمنائیِ دوست!

تاج والوں کا یہاں خاک پہ ماتھا دیکھا
سارے داراؤں کی دارا ہوئی ، دارائیِ دوست

طور پر کوئی ، کوئی چرخ پہ ، یہ عرش سے پار
سارے بالاؤں پہ بالا رہی ، بالائیِ دوست

رنجِ اعدا کا رضاؔ چارہ ہی کیا ہے جب اُنھیں
آپ گستاخ رکھے حلم و شکیبائیِ دوست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

نعتِ رسول مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی

☆☆

لحد میں عشقِ رُخِ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سُنی تھی، چراغ لے کے چلے

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خُدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سُراغ لے کے چلے

جناں بنے گی محبانِ چار یار کی قبر
جو اپنے سینے میں یہ چار باغ لے کے چلے

گئے زیارتِ در کی، صد آہ! واپس آئے
نظر کے اشک پُچھے، دل کا داغ لے کے چلے

رضاؔ کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چومے؟
تم اور آہ! کہ اتنا دماغ لے کے چلے!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

منقبت

بدرگاہِ امام ربانی مجدد الف ثانی

از: حافظ فتح محمد حقیؔر دہلوی

(م۔ ۱۲۰۰ھ)

☆☆

ہوا ہوں جب سے دیوانہ مجدد الف ثانی کا
میں ہوں مشہور مستانہ مجدد الف ثانی کا
چلو اے تشنگانِ بادۂ وحدت پیو چل کر
رواں ہے فیض مے خانہ مجدد الف ثانی کا
وہ فاروقی نسب ہیں مشرب ان کا نقشبندی ہے
طریقہ ہے شریفانہ مجدد الف ثانی کا
وہ شمع دین احمد ہیں اور احمد ہے نام اُن کا
دل عالم ہے پروانہ مجدد الف ثانی کا
محبت جن کو اہل اللہ سے ہوگی وہی دل سے
سُنا کرتے ہیں افسانہ مجدد الف ثانی کا
سلاسل چار ہیں جو سب کے سب آپس میں یک دل ہیں
نہیں ہے کوئی بیگانہ مجدد الف ثانی کا
خودی سے دور ہے ہردم رہا کرتا ہے وہ بےخود
پیا ہے جس نے پیمانہ مجدد الف ثانی کا
خدا اور مصطفیٰ کا اور وہ ہے اصحاب کا پیرو
بجالاوے جو فرمان مجدد الف ثانی کا
حقیؔر اہل قیامت کہیں گے دیکھ کر مجھ کو
وہ دیکھو آیا دیوانہ مجدد الف ثانی کا

(ماخذ: اسرار کبیری، میاں عبید اللہ، کپور آرٹ پریس لاہور ۱۳۳۷ھ)

☆……☆……☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

حضرت مجدد سرہندی بیسویں صدی میں

محشر حسینی بلیاوی

☆☆

لے گئی جب مجھ کو اک دن میری شوریدہ سری
تھا کھڑا شیخ مجدد کے مزار پاک پر

اللہ اللہ اس زمیں کی پستی و افتادگی
ذرہ ذرہ ہنس رہا تھا رفعتِ افلاک پر

باہمہ اوج بلندی آسماں شرمندہ تھا
ناز تھا فرش زمیں کو ایک مشتِ خاک پر

میں نے آنکھیں بند کیں محسوس یوں ہونے لگا
جیسے مجھ کو لے اڑا ہو کوئی عرش پاک پر

سو رہا تھا وہ مجاہد زیرِ خاک آرام سے
جان دیدی جس نے آخر صاحبِ لولاک پر

اُس کی راہِ عشقِ مولیٰ میں سدا دیوانگی
خندہ زن رہتی تھی اکثر عالمِ ادراک پر

وہ برستا ہی رہا از ابتدا تا انتہا
برق بن کر کفر و بدعت کے خس و خاشاک پر

بے دھڑک انکار سجدہ! وہ بھی شاہِ ہند سے
آفریں ہے اُس کے عزم و جرأتِ بے باک پر

زندگی تھی وقف اس کی حق شعاری کے لیے
گلشنِ دینِ ھُدیٰ کی آبیاری کے لیے

(ماہنامہ "تبیان" دادوالی شریف ضلع گوجرانوالہ، "مجدد الف ثانی نمبر" مارچ اپریل ۱۹۵۴ء، ص ۶۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

کاشف اسرار

حافظ لدھیانوی

☆☆

مدفون ہے سرہند میں وہ مردِ حق آگاہ
جو واقف حالات تھا جو کاشفِ اسرار
انوار الٰہی کا خزینہ تھا وہ سینہ
وہ ہند میں ترویج شریعت کا علم دار
قرآن کی تفسیر تھا ہر قول دلآویز
روشن تھا احادیث سے آئینہ افکار
اللہ نے دی یوں دیں کی بصیرت سے نوازا
ہر عقدۂ مشکل ہوا آساں دم گفتار
وہ اہلِ شریعت کے لیے باعث تقلید
وہ اہلِ طریقت کے لیے نور کا مینار
کی سنت سرکار کی گفتار سے تصدیق
کردار سے کرتا تھا اسی قول کا اقرار

ہر لحظہ رہا دین کی احیاء کا اسے دھیان
بدعاتِ زمانہ سے رہا ناخوش و بیزار
ہر جبر کے باوصف تھا توحید کا داعی
باطل کی ہر چال سے رہتا تھا خبر دار
تعلیم پیمبر کا مبلغ تھا بہر حال
دربارِ شہنشاہ میں کیا سجدے سے انکار
"گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفس گرم سے ہے گرمئ گفتار
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبر دار"
عرفان الٰہی کی ملے اس کو بھی توفیق
حافظؔ بھی ہے اک چشمِ عنایت کا طلب گار

☆……☆……☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

منقبت

بحضور امام ربانی مجدد الف ثانی

خانزادہ کاظم خاں شیدا

(نبیرۂ مشہور پشتو شاعر خوش حال خان خٹک)

(پشتو مع ترجمہ)

☆☆

چہ سرہندئے پاک مولد دے   مجدد شیخ احمد دے
(سرہند پاک جن کا مقام پیدائش ہے)   (وہ مجدد شیخ احمد ہیں)

پہ تجدیدئے عالم ستائی   دا منصب ور باند شائی
(تجدید دین پر دنیا اُن کی تعریفیں کرتی ہے)   (اور یہ مرتبہ اُن کو سجتا ہے)

پہ وجود ئے دین تازہ شو   دین تازہ یقین تازہ شو
(اُن کے دم سے دین تازہ ہوگیا)   (دین کیا تازہ ہوا یقین تازہ ہوگیا)

لوئے امام د اولیاء دے   هم وارث د انبیاء دے
(اولیاء کے بڑے امام ہیں)   (اور وارث انبیاء بھی ہیں)

کہ اقطاب دی یا افراد دی   بہرہ مند پہ دا ارشاد دی
(اقطاب ہیں یا وہ یگانہ و یکتا ہیں)   (سب انہی کے ارشاد سے بہرہ مند ہیں)

هر یو حرف چه مقطع دے   په اسرار وئے مطلع دے
(ہر حرف مقطع کی طرح حرف آخر ہے)   (اور مطلع کی طرح کلام اسرار کا کاشف ہے)
په جذبه غرونه لرزاں کا   په سلوک ئے خرامان کا
(حالت جذب میں پہاڑوں کو ہلا دیں)   (اور حالت سلوک سے انھیں جلا دیں)
لو نگاه که ئے په خاک شي   هغه دم به خاک افلاک شي
(اگر خاک پر اُن کی ذرا نظر پڑ جائے)   (اُسی دم وہ خاک افلاک بن جائے)
په آسمان که ئے نظر شي   درست آسمان به رخشان نمر شي
(اگر وہ آسمان کی طرف دیکھ لیں)   (تو سارا آسمان خورشید منور ہو جائے)
کمالات د نبوت هم   امامت او خلافت هم
(نبوت کے کمالات بھی)   (امامت اور خلافت بھی)
هیڅ خفي نه جلي دي   په نصیب د دي ولي دي
(ذرا بھی پوشیدہ نہیں ظاہر ہیں)   (اور اس ولی کو حاصل ہیں)
په علیا ولایت خاص دے   په کبرٰی ئے اختصاص دے
(قرابت اعلیٰ میں وہ خاص ہیں)   (اور ولایت کبرٰی میں بھی انہیں اختصاص ہے)

نوٹ: خانزادہ کاظم خان شیدا ابن محمد افضل خان بن خوش حال خان خٹک ۱۱۳۵ھ میں اکوڑہ خٹک پشاور میں پیدا ہوئے، ان کا خاندان مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا دست گرفتہ تھا۔ یہ خود بھی حضرت شیخ غلام معصوم بن شیخ محمد اسماعیل بن شیخ صبغت اللہ بن خواجہ محمد معصوم مجددی سرہندی کے مریدین میں سے تھا۔ اپنے بھائی اسد اللہ خان کے ظلم و ستم کی وجہ سے وطن چھوڑ کر کشمیر چلے گئے وہاں کچھ عرصہ رہنے کے بعد سندھ اور وہاں سے ریاست رام پور میں جا کر آباد ہو گئے۔ ۱۲۰۰ھ کے قریب فوت ہو کر رام پور میں دفن ہوئے۔ آپ کا دیوان ۱۰۶۸ صفحات پر مشتمل ہے جو بہت عرصہ قبل پشاور سے شائع ہوا تھا۔ (مرتبین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

ابتدائیہ

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

☆☆

وہ جس کا شاہی بھی بھرتی تھی پانی
وہی تو تھے مجدد الف ثانی
(آصف جلالی)

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ (م ۱۰۳۴ھ/۱۶۲۴ء) کا مطالعہ کرتے جائیے اور ایک نئے جہان کی سیر کرتے جائیے جو اس جہان سے بالکل مختلف ہے...... ایسا جہان، جہاں علوم وفنون کی ایک نئی بہار نظر آتی ہے جس کے سامنے دنیاوی علوم وفنون کی بہار، خزاں رسیدہ معلوم ہوتی ہے...... ان علوم وفنون کا سمجھنے والا سابقین میں کمیاب تھا اور متاخرین میں تو بالکل نایاب ہے...... اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے انہیں وہ بلندی عطا فرمائی کہ جس نے نام لیا وہ بھی بلند ہوگیا...... جہان علم وفن ہی نہیں ''مجدد الف ثانی'' ایک جہان علم وعمل کا نام ہے...... آپ سراپا عمل تھے اور سنت کے سچے پیرو تھے اور یہی عمل آپ کی پہچان ہے...... آپ نے زندگی بھر سنت پر عمل کیا اور اسی کی تلقین فرماتے رہے...... مکتوبات سے ماخوذ آپ کے یہ اقوال مشہور ومعروف ہیں کہ:

> ۱...... ''چندروزہ زندگی اگر حضور سید الاولین وآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں بسر ہو تو نجات ابدی کی امید ہے ورنہ کوئی بھی کیسا ہی اچھا عمل کیوں نہ ہو سب ہیچ ہے اور بے کار ہے''
>
> ۲...... دونوں جہانوں کی سعادت سید کونین علیہ وعلٰی آلہ الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا کی اتباع سے وابستہ ہے اور بس''
>
> (جلد اول: مکتوب: ۱۶۳)

"جہان امام ربانی" کی بارہ جلدوں میں ہمیں ایک عظیم انسان کے نقش قدم نظر آتے ہیں جس پر چل کر منزل مقصود تک پہنچ سکتے ہیں...... "جہان امام ربانی" کی اشاعت کے بعد معرفت و پہچان کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا...... جس نے دیکھا حیرت و مسرت کا اظہار کیا، ان شاء اللہ "باقیات جہان امام ربانی" دیکھنے کے بعد اس خوشگوار مسرت میں اور اضافہ ہوگا......

ہر لفظ سے رازِ تحقیق ظاہر، عروج نظر ہے جہان مجدد
ہوئے جس سے مسرور اہل طریقت، وہ تازہ خبر ہے جہان مجدد

"باقیات جہان امام ربانی" کی تیسری جلد آپ کے پیش نظر ہے جس کی فہرست شروع میں دے دی گئی ہے جبکہ جلد اول اور دوم کے مشمولات کی تفصیل کچھ یوں ہے......

جلد اول میں حمد رب جلیل ونعت شریف اور مناقب کے بعد افتتاحیہ وابتدائیہ اور تأثرات پھر باب اول میں مجدد دوراں، امام ربانی کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر، مرشد کریم کے نام مکتوبات شریف میں نجی زندگی کی جھلکیاں، وجود وعدم وجود اور امکان (مکتوبات کی روشنی میں)...... باب دوم میں تفردات مجدد الف ثانی، جواہر مکتوبات مقدسہ، سرمایہ ملت کا نگہبان، مجدد الف ثانی کا نظام تبلیغ، نشان وحدتِ ملت اسلامی، اشاعت مسلک اہل سنت اور حضرت مجدد کی اولاد و احفاد...... باب سوم میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور حضرت مجدد الف ثانی کے فلسفہ کا تنقیدی جائزہ (انگریزی) اور جہان امام ربانی کا تنقیدی جائزہ...... باب چہارم میں حضرت مجدد الف ثانی اور علامہ آلوسی، تصانیف رضا میں اذکار امام ربانی اور فتاوی رضویہ میں افکار مجدد الف ثانی...... باب پنجم چودہویں صدی ہجری کے عرب مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، وسط ایشیاء میں سلسلۂ نقشبندیہ کا عروج، کردستان میں سلسلۂ نقشبندیہ کے آخری تاجدار شیخ محمد معصوم، انگلستان کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، لاہور کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، سلسلۂ نقشبندیہ اور اقبال کے علاوہ حافظ سید وزیر علی شاہ نقشبندی، خواجہ سید محبوب عالم توکلی اور حضرت میاں شیر محمد شرقپوری کے تذکرے، مشائخ نقشبندیہ (بخارا، ازبکستان) اور مرقعات پر مشتمل ہے......

جلد دوم میں نعت شریف، مناقب، ابتدائیہ اور تأثرات کے بعد باب اول میں ذکر مجدد اور علم الکلام میں حضرت مجدد کے اجتہادات...... باب دوم میں عہد اکبری مکتوبات امام ربانی کے آئینہ میں، نفاذ شریعت

مکتوبات امام ربانی کے آئینہ میں اور فتنہء دور اکبری و جہانگیری اور مجدد الف ثانی...... باب سوم میں خواجہ یعقوب چرخی (حالات وارشادات)، ملفوظات شریف خواجہ محمد عارف ریوگری اور صد سالہ و ہزار سالہ مجدد...... باب چہارم میں الجنات الثمانیہ (مبیضہ) اور باب پنجم جنات ثمانیہ (ترجمہء اردو) اور مرقعات پر مشتمل ہے......

پیش نظر جلد میں مقالات ومضامین کی اہمیت اپنی جگہ مگر مکتوبات خواجہ سیف الدین (ابن خواجہ محمد معصوم) اور مکتوبات خواجہ عبدالاحد وحدت (ابن خواجہ محمد سعید) کی شمولیت اس جلد کی حیثیت نمایاں کرتی ہے...... اس کے ساتھ ساتھ "جہان امام ربانی" کی بارہ جلدوں کے موضوعاتی اشاریہ کی افادیت سے بھی انکار ناممکن ہے جو کہ بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھنے کے ساتھ ساتھ کسی بھی مصنف ومحقق کو کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے کا ذریعہ بنے گا......

بفضلہٖ تعالیٰ حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کے زیر سرپرستی امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی نے "جہان امام ربانی" کا بارہ جلدوں پر مشتمل عظیم الشان انسائیکلوپیڈیا (۲۰۰۵ء...... ۲۰۰۷ء، کراچی) شائع کر کے عالم اسلام کو "جام مجدد" سے خوب سیراب کیا...... الحمدللہ اب (۲۰۰۸ء) "باقیات جہان امام ربانی" کے نام سے مزید تین جلدیں شائع کرنے کا اعزاز بھی حاصل کرلیا جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے بغیر ممکن نہ تھا ہم اس کریم کی بارگاہ میں سربسجود ہیں......

ان شاء اللہ "جہان امام ربانی" کی بارہ جلدیں اور "باقیات جہان امام ربانی" کی تین جلدوں کو عنقریب ویب سائٹ پر ڈال دیا جائے گا جس کا ایڈریس یہ ہے:

www.almazhar.com

دوران تصحیح ہر ممکن کوشش کی گئی کہ اغلاط نہ رہیں مگر پھر بھی بشری تقاضوں سے انکار ممکن نہیں لہٰذا دوران مطالعہ جو بھی غلطیاں نظر سے گزریں ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ کی اشاعت میں تصحیح کر لی جائے......

حضرت مجدد الف ثانی کی شخصیت اور ان کے افکار و خدمات پر پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، ترکی، نیوزی لینڈ، اسکاٹ لینڈ، کنیڈا، ہالینڈ، برطانیہ، مصر، سعودی عرب، آسٹریلیا اور امریکہ وغیرہ کی جامعات میں تحقیقی کام ہوا اور یہ سلسلہ عالمی سطح پر اب بھی جاری و ساری ہے...... تحقیقی دنیا میں حضرت مجدد الف ثانی کے حوالے سے جوں جوں آگے آگے بڑھتے ہیں نئے نئے افق سامنے آتے جاتے ہیں......

ثمر چمکے گا محشر تک یہ فاروقی نگینہ ہے
قسم اللہ کی یہ فیض سرکار مدینہ ہے

(صلی اللہ علیہ وسلم)......(ثمر جمشید پوری)

۱۷ر محرم الحرام ۱۴۲۹ھ
۲۷ر جنوری ۲۰۰۸ء

احقر
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری
(کراچی، پاکستان)

☆......☆......☆

الحسد یاکل الحسنات
کما تاکل النار الحطب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

تأثرات

☆☆

شیخ الحرم سید آفندی

☆☆

الشیخ الاجل الھمام الکامل فی الطریقۃ النقشبندیہ جل امام منبع العلوم والمعارف والاسرار واللطائف العارف باللہ تعالیٰ الشیخ احمد الفاروقی الحنفی النقشبندی رحمہ اللّٰہ تعالیٰ واعلیٰ درجاتہ

مخطوطہ عطیۃ الوہاب الفاصلہ بین الخطاء والصواب (۱۰۹۴ھ/۱۶۸۳ء) مرتبہ: محمد بیگ اُجکی (۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء) مخزونہ بیت الحکمت ہمدرد یونیورسٹی، کراچی، ۱۱۱)

قاضی احمد الدین احمد المرشدی

☆☆

شیخ الطریقۃ والحقیقۃ العلوم المرحوم المقدوس المبرار الشیخ احمد الفاروقی النقشبندی

(مخطوطہ عطیۃ الوہاب الفاصلہ بین الخطاء والصواب (۱۰۹۴ھ/۱۶۸۳ء) مرتبہ: محمد بیگ اُجکی (۱۱۹۴ھ/۱۷۸۰ء) مخزونہ بیت الحکمت ہمدرد یونیورسٹی، کراچی، ص ۱۰۶)

پروفیسر محمد عارف اظہر

☆☆

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی غائر نظر سے حالات گرد و پیش کا جائزہ لے کر اصلاح احوال کا کام شروع کیا اور ملک کی مذہبی اور معاشرتی حالت کو شریعت اسلامیہ کے سانچے میں ڈھالنے کے

لیے کوشاں ہوے۔ آپ نے مسلمانان پاک و ہند کو ایک ہزار سال کا بھولا ہوا درس یاد دلاتے ہوے ان کی توجہ از سر نو حقیقی اسلام کی طرف مبذول کرائی۔ آپ نے شاہان وقت کو پند و نصائح سے نوازا اور انھیں شریعت کے نفاذ کی تلقین فرمائی۔ اکبر و جہانگیر جیسے جلیل القدر شہنشاہوں کے سامنے نہایت پامردی اور جرأت سے کلمۂ حق بلند فرمایا۔ (نور اسلام مجدد الف ثانی نمبر، جنوری ۱۹۸۸ء، صفحہ ۱۰۴)

پروفیسر آرتھر بیولر

وکٹوریہ یونیورسٹی، نیوزی لینڈ

☆☆

ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی طویل جد و جہد نے شیخ احمد سرہندی کی مثالی زندگی اور تعلیمات کو عام کرنے کے لیے عدیم النظیر اور بے مثال، فاضلانہ و محققانہ مقالات کا مجموعہ "جہان امام ربانی مجدد الف ثانی" گیارہ جلدوں کی صورت میں شائع کیا ہے۔ نفیس طباعت اور خوبصورت جلدیں جن میں سے چھ جلدوں پر اظہار خیال کیا جاتا ہے (کیوں کہ ہنوز یہی چھے جلدیں موصول ہوئی ہیں)۔

ان جلدوں میں سے ہر ایک جلد میں قاری کو سوانحی، ادبی، تقدیسی، تاریخی اور خطاطی کی وسعتیں نظر آئیں گی۔ فضلاء کے لیے چھے صفحات پر مشتمل شیخ احمد سرہندی کا سوانحی اور تاریخی خاکہ ہے، ڈیڑھ صفحہ پر مشتمل ایک مقالہ ہے جس میں مکتوبات میں جو احادیث شریفہ بیان کی گئی ہیں ان کا تجزیہ کیا گیا ہے (ج۔۲) احمد سرہندی کی تصانیف پر مقالات ہیں (ج۔۳) سرہندی کے سلسلۂ نسب اور سلسلۂ طریقت پر مقالات ہیں۔ (ج۔۴) مکتوبات کی تشریحات ہیں (ج۔۵)، سندھ اور سرحد میں سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کے مشائخ پر مقالات ہیں (ج۔۶)

تمام جلدیں اردو میں لکھی گئی ہیں، چھٹی جلد میں دوسری زبانوں کے مقالات کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے تاریخ میں کسی بھی صوفی پر کسی بھی زبان میں ایسا عظیم انسائیکلوپیڈیائی کام نہیں ہوا جس طرح "جہان امام ربانی مجدد الف ثانی" میں پیش کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر مسعود احمد اور ان کی جماعت کو اس جد و جہد پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ۱۲ مارچ ۲۰۰۷ء (ترجمہ انگریزی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم...... باب اول

☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

نذرانۂ عقیدت

درشان حضرت مجدد الف ثانی

ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد
(علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد)

☆☆

آپ نقشبندیوں کے پیر ہیں
بے مثال ہیں بے نظیر ہیں
اکبر کے دین کو ملایا جو خاک میں
واللہ آپ ہی حُسین کی تصویر ہیں
ناشاؔد جیسے اہل دل آپ کے اسیر ہیں
آپ باوقار اور روشن ضمیر ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سرمایۂ ملت کا نگہبان

لیفٹیننٹ کرنل سیّد الطاف محمود ہاشمی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ مجبوبیہ (حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی) موضع سیّدا شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاء الدین

☆☆

تاریخ اسلام میں دوسری اور تیسری صدی ہجری ایجاد و تدوینِ علوم کے اعتبار سے نویکلی صدیاں تھیں۔ ایک جانب تدوین حدیث جاری ہے تو دوسری طرف فقہ کی بنیاد رکھی جارہی ہے، کہیں علم کلام ایجاد ہو رہا ہے تو کہیں علم تفسیر کے اصول وضع ہو رہے ہیں۔ یہ تمام علوم ظاہر سے متعلق ہیں، جبکہ دین کبھی بھی مطلقاً ظاہرداری کا نام نہیں رہا، اس کا باطن سے گہرا تعلق ہے۔ نبوت (نبی نہیں)، جو کہ دین کی اساس ہے، بذات خود باطنی شے ہے۔ باطنی علوم میں سے ''علم رُشد'' انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور دوسرے طالبان دیدار الٰہی کو عنایت فرمایا گیا۔ اسی علم کے حصول کے لیے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام کی صحبت اختیار کی۔ یہ کیسے ہوسکتا تھا کہ محبوب رحیم و کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت کو اس نعمتِ عظمیٰ سے محروم رکھا جاتا؟ لہٰذا جہاں قرآن وحدیث فہمی کے لیے بہت سے علوم کی بنیاد رکھی جارہی تھی وہاں عرفانِ الٰہی اور رسالت فہمی کے حصول کے لیے متعلقہ علوم کی بنیاد بھی فراہم کردی گئی جنہیں بعد ازاں تصوف کے نام سے پکارا گیا۔ ان دو صدیوں میں جہاں بے شمار علوم کے لیے بنیاد فراہم ہوئی وہیں یہ صدیاں تصوف کے لیے بھی خشتِ اوّل ثابت ہوئیں۔ خواجہ حسن رحمۃ اللہ علیہ (۲۱ تا ۱۱۰ھ) نے بصرہ میں اس نور کی شمع روشن کی تو بسطام میں ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ (م، ۲۶۱ یا ۲۶۴ھ) نے ان کیفیات سے سالکین کے قلوب کو توحید کی تجلیات سے گرمایا۔ علم وعرفان کا مرکز، بغداد، حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ (م، ۲۹۸ھ) کے شرح صدر سے بقعہِ نور بن گیا۔

اس عرصہ میں دین کے باقی علوم کے ساتھ ساتھ علم تصوف کو بھی از حد مقبولیت حاصل ہوئی۔ بقیہ علوم پر دسترس تو مطالعہ سے حاصل ہو جاتی ہے لیکن تصوف عملاً کرنے سے تعلق رکھتا ہے اور علم تصوف کی یہی خاصیت اسے باقی ماندہ علوم سے ممتاز کرتی ہے۔ کتابیں پڑھ کر کبھی کوئی صراف نہیں بنا، اس کے لیے کسی صراف سے عملی تربیت لینا ضروری ہے۔ تصوف ہر لحاظ سے ایک سائنس ہے۔ جیسے سائنس کو مطالعہ سے تجربہ گاہ تک لانے میں ہزاریے (milinium) صرف ہوئے ایسے ہی تصوف کے مشاہدات اور کیفیات کو سائنسی شکل دینے میں بھی کئی صدیاں صرف ہو گئیں، اگرچہ کیفیاتی تصوف تو دوسری اور تیسری صدی ہجری میں ہی ظاہر و باہر ہو چکا تھا مگر تصوف کا نصاب مرتب کرتے ہوئے بڑوں بڑوں کے دل دہل گئے۔ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (۴۵۰ تا ۵۰۵ھ) نے تصوف سے حاصل شدہ انکشافات میں سے حقیقت وحی کا تذکرہ کیا ہے[۲] مگر یہاں تک پہنچنے کے لیے ضروری نصاب اور حقیقت وحی کی کیفیت کے بیان سے پہلو تہی کر گئے۔ یہی وجہ ہے کہ علمِ تصوف کئی صدیوں تک سینہ بہ سینہ ہی سفر گزیں رہا یہاں تک کہ ملکِ اُزبکستان کے شہر بخارا کی نواحی غیر معروف بستی غُجدوان کے باسی حضرت عبد الخالق غُجدوانی رحمۃ اللہ علیہ (م، ۶۱۷ھ) نے بالآخر یہ سکوت توڑا اور ہشت اصولی مختصر مگر جامع، سہل مگر پُر اثر نصاب ترتیب دیا۔[۳] یہ تعلیم ظاہر سے باطن میں سرایت کر کے انسان کے اندر ایک انقلاب پیدا کر دیتی ہے۔ حضرت غُجدوانی رحمۃ اللہ علیہ نے راستہ تو کھولا مگر اُن کے چھ پُشتوں بعد حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ (۷۱۷ تا ۷۹۱ھ) تک کسی کو اس میں ترمیم و اضافہ کی ہمت نہ ہو سکی۔ غالباً اِس میدان میں بھی مقلدانہ روش نے ہی محققانہ روشنیوں کو مستور رکھا۔ خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے تین اصولوں کا اضافہ کیا[۴] اور ایک بار پھر لمبے عرصہ کے لیے اُفقِ طریقت پر خاموشی چھا گئی، یہاں تک کہ اس سکوت میں ارتعاش پیدا کرنے کا کام ہندوستانیوں کے سپرد ہوا۔ مشرقی پنجاب کے گاؤں سرہند کے شیخ احمد نے کمرِ ہمت باندھی جنہیں شاید اسی کام کی بناء پر مجدد الف ثانی ایسا لقب عطا ہوا کہ اس میں اصل نام بھی چھپ کر رہ گیا۔ آپ نے سلوک میں لطائف، حقائق اور ماورٰی مقامات کا ایسا نصاب متعارف کرایا جس سے میدان تصوف میں ایک حقیقی انقلاب برپا ہو گیا۔ اسے صوفیہ میں از حد پذیرائی ملی اور آج بھی یہ طریقہ برصغیر پاک و ہند کے علاوہ بنگلہ دیش، افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک کے مذہبی حلقوں میں بے حد مقبول ہے۔

لطائف کو آسانی سے یوں سمجھا جا سکتا ہے، انسانی اعضاء کو نام دیے جانے سے قبل ماہرینِ طب کو آپس میں گفت و شنید میں دشواری پیش آتی کیونکہ اعضاء تو موجود تھے مگر انہیں کسی نام سے پکارا نہ جاتا تھا۔ پہچان اور سہولت کی خاطر انسانی جسم کے اعضاء کے نام رکھ لیے گئے اور رہتی دنیا تک بوقت ضرورت نام سازی کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ان میں سے دل، دماغ، جگر، گردے، پھیپھڑے ایسے اعضاء ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی عضو کام چھوڑ دے تو انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے اسی لیے انہیں اعضاءِ رئیسہ کہا جاتا ہے۔ روح بھی ایسے ہی بے شمار اعضاء پر مشتمل ہے۔ ان کی اسم گری اہم تو تھی لیکن اہم تر یہ بات تھی کہ نام دینے والا خود ان اعضاء سے واقف بھی ہو۔ اس نگری کے باسیوں کی زبان ویسے ہی گنگ تھی۔ اس کام کے لیے ہمت و توفیق کی مہر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر لگائی جا چکی تھی۔ آپ نے روح کے پانچ اعضاء کو ان کی بالیدگی اور نشو و نما کے لیے زندگی پایا، گویا ان روحانی اعضاءِ رئیسہ کو آپ نے صوفیہ کی آسانی اور پہچان کے لیے نام دے دیے۔[٥] روح ایک لطیف شے ہے لہٰذا اس کے اعضاء کو لطائف کہا گیا۔ اعضاءِ رئیسہ چونکہ زندگی کے ضامن ہیں اس لیے ان کی حفاظت کے لیے غذائیں، دوائیں اور معالجے باقی اعضاء کی نسبت زیادہ تکلف سے وضع کیے گئے۔ اسی طرح لطائفِ رئیسہ کی صحت اور نشو و نما کے لیے ذکر کی غذا، فکر کی دوا اور نور کا علاج تجویز کیا۔ اس دریافت نے عملاً دنیاءِ تصوف میں انقلاب برپا کر دیا۔ وہ منزل جسے پہلے عزلت گزینی اور ترکِ موالات کی بنا حاصل کرنا جوئے شیر لانا تصور کیا جاتا تھا اب گھر بیٹھے، معاش میں مصروف رہتے ہوئے ممکن ہو گیا۔ اس طرح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تاریخِ تصوف میں واحد شخصیت ہیں جنہوں نے ایک تیر سے دو شکار کرتے ہوئے ظاہر و باطن کو ایک ساتھ نشانہ بنایا۔ ظاہر معاش میں مصروف ہے تو باطن معاد میں، ظاہر شریعت سے آراستہ ہو رہا ہے تو باطن نورِ خداوندی سے پیراستہ۔ قلب عملاً ذاکر ہو کر اس حدیث مبارک کا مظہر بن جاتا ہے۔

اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ

ترجمہ: مومن کی فراست سے محتاط رہو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔[٦]

لطائف کے تذکرے کے بعد حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے حقائق کے نازک ترین موضوع کو بھی چھیڑ ڈالا۔ یہ منکشف کیا کہ حقائق کی دو صورتیں ہیں، حقائقِ الٰہیہ اور حقائقِ انبیاء (علیہم الصلوۃ والسلام)۔

حقائقِ الٰہیہ میں حقیقتِ صوم (روزہ)، حقیقتِ صلوٰۃ، حقیقتِ قرآن اور حقیقتِ کعبہ شامل ہیں جبکہ حقائقِ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، حقیقتِ ابراہیمی، حقیقتِ موسوی، حقیقتِ عیسوی، حقیقتِ محمدیہ (ﷺ) اور حقیقت احمدیہ (ﷺ) پر مشتمل ہیں۔ زیادہ تر صوفیہ کو حقائقِ الٰہیہ میں سے گزارا جاتا ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ اکثر اولیاء اللہ توحیدی نعرے بلند کرتے نظر آتے ہیں۔ حقیقت الٰہیہ کی تجلی کا ایک مظہر ''کشف المحجوب'' میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کا یہ قول ہے ''بیوی بچوں کو ہر کام سے زیادہ اہمیت نہ دو کیونکہ اگر وہ اللہ تعالےٰ کے دوست ہیں تو اللہ تعالےٰ اپنے دوستوں کو ضائع نہیں کرتا، اور اگر وہ اللہ تعالےٰ کے دشمن ہیں تو تجھے اس کے دشمنوں سے کیا تعلق؟'' سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اس عبارت پر یوں تبصرہ فرماتے ہیں ''اس مسئلہ کا تعلق غیر اللہ سے قطع تعلق سے ہے۔'' حقیقتِ الٰہیہ کے ورود کا ایک مظہر ''ذکرِ خیر'' میں حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول یہ شعر ہے۔[۷]

اللہ کولوں منگ دعائیں، سوئی دھاگے تائیں
اللہ منگیاں ہر دم دیندا، بندہ دیندا ناہیں

ترجمہ: سوئی دھاگے کی سی معمولی ضروریات کے لیے بھی اللہ تعالےٰ ہی کی طرف رجوع کرو، کیونکہ یہ وہی ہے جو مانگنے پر عطا کرنے کے لیے ہر دم تیار رہتا ہے جبکہ بندہ یہ کچھ نہیں کرتا۔

جن حضرات کو حقائقِ انبیاء، خصوصاً حقیقتِ احمدیہ (ﷺ)، کے انوار سے حصہ نصیب ہوا اُن کی روح سدا رسالت کے نعروں سے گونجتی نظر آتی ہے ذرا اس کا ایک انداز ملاحظہ ہو:

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشیِ رحمت کا قلمدان گیا

یہ شعر[۸] احمدی تجلی (ﷺ) کا ایک پرتو ہے۔ حقیقتِ محمدیہ ﷺ کا اظہار بھی ملاحظہ ہو[۹]:

فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانیِ احمد
زمیں پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار
جو انبیاء ہیں، آگے تری نبوت کے
کریں ہیں امتی ہونے کا، یا نبی! اقرار

ایسے صوفیہ کی تعداد نہایت قلیل ہے جنہیں دونوں حقائق سے حصہ دیا گیا اور جنہیں یہ حصہ دیا گیا ان کی کیفیات میں توازن اور ٹھہراؤ دکھائی دیتا ہے۔ خود حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ صوفیہ کی اسی جماعت میں ہوئے ہیں۔ ایک جانب وہ آسمان پر کھڑے عرش کے کنگروں کو ہاتھ ڈالتے نظر آتے ہیں" تو دوسری طرف سنت کی ادائیگی کی خاطر تھوڑی دیر قیلولہ کرنے کو قیام اللیل اور صوم النہار کی عبادات سے اہم گردانتے ہیں۔"

لطائف اور حقائق کی سادہ سی تعلیم فلسفہ، دلائل، وعظ وغیرہ کی ثقیل گھمن گھیریوں سے یکسر پاک ہے۔ نم آنکھیں ہیں تو خمیدہ، زبان ہے تو خاموش۔ تسبیح ہے نہ مالا ہے، کچھ اس کا بھید نرالا ہے۔ اسے ہر مسلمان کبھی بھی شروع کر کے اس سے اپنی لگن، ظرف، سکھانے والے کے کمال اور اللہ تعالیٰ کے کرم کے موافق حصہ وصول کر سکتا ہے۔

مختلف شعبہ ہائے زندگی میں کام کرنے والوں کی اپنی ایک مخصوص زبان ہوتی ہے۔ ہر فیلڈ کی طرح علمِ فقہ، تفسیر و حدیث، علمِ کلام و فلسفہ وغیرہ کے اپنے اشارات و اصطلاحات ہیں۔ ایسے ہی ہر شعبہ سے متعلقہ افراد کی اپنی ایک درجہ بندی ہوتی ہے جس سے عموماً اس فیلڈ کے لوگ ہی شناسا ہوتے ہیں یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام کی درجہ بندی کا تذکرہ تو قرآنِ پاک میں موجود ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ
وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ط

ترجمہ: ہم نے ان رسولوں میں سے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت بخشی۔ ان میں سے کسی سے اللہ تعالیٰ خود ہم کلام ہوا، کسی کو اُس نے دوسری حیثیتوں میں بلند درجوں پر فائز کیا۔ (القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر ۲۵۳)

ایسی ہی درجہ بندی فقہاء، محدثین، مفتیانِ شرعِ متین کے ہاں بھی پائی جاتی ہے۔ صوفیہ کے ہاں قربِ الٰہی اور رسول اللہ ﷺ کے انوار سے تزئین کی بنیاد پر پہچان کی خاطر درجہ بندی ہونا کچھ عجب نہیں۔ اس راہ کے سالکین کو دوسرے سالک کا درجہ معلوم کرنے کے لیے کسی سے پوچھنے کی احتیاج نہیں رہتی بلکہ اُس مقام، لطیفہ یا حقیقت کے انوار کا ورود دیکھ کر معلوم کر لیتے ہیں کہ سالک کس درجہ پر فائز ہے۔ یہ انوار صرف روحانی ہی اثر نہیں رکھتے بلکہ طبعی طور پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ ان اثرات کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔ سائیں مغلی شاہ ناظرہ قرآنِ پاک پڑھے ہوئے تھے مگر دورانِ تراویح حافظ کی غلطیاں

درست کرنے لگے۔ شیخ (حضرت توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ) کے استفسار پر بتایا کہ نماز میں حسبِ معمول حقیقتِ قرآن کا فیض (نور) لیتے ہوئے قرآنِ پاک کی زیرِ تلاوت آیت کے ٹکڑے حافظ کی طرف جاتے اور اپنی طرف آتے دکھائی دیتے۔ جہاں حافظ کو متشابہ لگتا، سائیں مغلی شاہ اپنے سامنے سے گزرنے والے ٹکڑے سے دیکھ کر بتلا دیتے۔ شیخ نے سن کر آئندہ ایسا کرنے سے منع فرمایا مبادا خدائی رازوں کی افشائی اُن کے لیے کوئی فتنہ بن جائے۔[۱۲] ایسے رازہائے درونِ خانہ معلوم ہونے کے باوجود ہونٹوں کو سیئے رکھنا کتنا بڑا امتحان ہے، یہ کوئی صوفی جان سکتا ہے یا مجروحِ عشق۔ یہ طبعی اثرات بالارادہ یا بلا ارادہ ظاہر ہو کر رہتے ہیں۔ اتنی بڑی دولت کو اس قدر آسان طریقہ سے ہر مسلمان کی پہنچ میں لا کھڑا کرنا یقیناً حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا ہی کارنامہ ہو سکتا ہے۔ یہ وہی دولت ہے جسے آپ سے پہلے پُر اسرار بنا کر رکھا گیا تھا، ہر شخص اِسے شجرِ ممنوعہ بنا کر پیش کرتا مگر آج یہ شجرِ طریقت ہر باہمت شخص کی دسترس میں ہے۔

ماضی قریب میں گزرنے والے بزرگوں میں سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایسی ہستی ہیں جن پر اہلِ سنّت کے تقریباً تمام مسالک متفق ہیں اسی طرح طریقت کے تمام سلاسل بھی آپ پر متفق نظر آتے ہیں۔ آپ کا مشہور رسالہ ''الانتباہ فی سلاسلِ اولیاء اللہ'' ان سلاسلِ طریقت کے تذکرے سے مزین ہے جن سے منسلک رہ کر آپ نے کسبِ فیض کیا۔ اُن کی یہ تحریر مجددیہ طریق سے شروع ہوتی ہے، قادریہ سے تعلق کی تفصیل بیان کر کے پھر مجددیہ طریق کے تعارف پر آ پہنچتی ہے۔ بعد ازاں مشائخِ نقشبندیہ کے چند خطوط نقل کیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں انہوں نے نو سلاسل سے اپنی وابستگی کا ذکر کیا ہے جن میں سے تقریباً نصف ضخامت مجددی سلوک پر مبنی ہے۔ ولی اللہی طریقت تمام سلاسل کا مرکب ہے لیکن اس کے باوجود ان پر مجددی سلوک کی چھاپ اتنی گہری ہے کہ وہ درحقیقت مجددی طریقت ہی معلوم ہوتی ہے۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اَطِیْعُوا اللّٰہ (اطاعتِ الٰہی) اور اَطِیْعُوا الرَّسُوْل (اطاعتِ رسول ﷺ) میں ایسا قرآنی توازن دکھائی دیتا ہے کہ خال خال ہی کہیں نظر آئے گا۔ توحید کا ذکر یوں ملتا ہے ''انسان ماسویٰ اللہ کی توجہ سے خالی ہو جائے، اور جب تک دل ماسویٰ اللہ میں گرفتار ہے، اگرچہ تھوڑا ہی ہو، توحید والوں میں شامل ہونے کا حقدار نہیں کہلا سکتا۔''[۱۳] جب کبھی اَطِیْعُوا الرَّسُوْل کا ذکر آیا تو اپنے ہی ترتیب شدہ سلوک کے متعلق یوں گویا ہوئے ''اِس (مجددی سلوک) کے تمام کمالات فقط

آپ ﷺ کی تابعداری سے وابستہ ہیں۔ جسے یہ تابعداری نصیب ہوئی فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِیْماً (بے شک عظیم کامرانیوں نے اُس کے قدم چومے) اور بنا تابعداری کے فَقَدْ ضَلَّ ضَلاً لاً بَعِیْدًا (بلاشبہ وہ گمراہ ہوکر دور جاپڑا)۔[۱۴]

آپ نے طریقت میں اظہارِ بیان کی ایک نئی طرح ڈالی جس کے مطابق چاہے کسی بھی قول وفعل میں اشکال نظر آئیں اور بھلے کسی انداز کے ہوں، بلا اشتثناءِ شخصیت وسلسلہ اُسے واضح کرنا ایک فریضہ سمجھ کر ادا کیا۔ اس بارے میں یہ لحاظ بھی گوارا نہ کیا کہ کہنے والا کس سلسلۂ طریقت سے تعلق رکھتا ہے۔ آپ کی نظر سے اپنے ہی سلسلے کے ایک بزرگ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول گزرا ''میں اَطِیْعُوا اللّٰہ میں اس قدر گرفتار ہوں کہ اَطِیْعُوا الرَّسُوْل سے بھی شرمندہ ہوں، اُولِي الْاَمْر کی اطاعت کی تو کوئی صورت ہی نہیں۔'' اس پر آپ نے آیت مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہ[۱۵] کا حوالہ دیتے ہوئے ایک مکتوب تحریر فرمایا جو اہلِ ذوق کے پڑھنے اور سمجھنے سے تعلق رکھتا ہے۔[۱۶]

مجددی سلوکِ لطائف دو دھاری تلوار ہے۔ اس میں لطائف کے انوار کا منکشف ہونا بڑی سعادت ہے مگر بعض اوقات دورانِ مراقبہ ارتکازِ توجہ کے وقت منکشف ہونے والے نور پر اس وہم کے احتمال کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا کہ یہ نور حقیقی ہونے کی بجائے تصوراتی ہو اور سالک ترقی کرنے کی بجائے اِسی وہم میں گرفتار ہو کر رہ جائے کہ وہ خدائی انوار سے بہرہ بند ہوتا جا رہا ہے۔ اس کا حل شیخِ کامل رہنمائی کے ذریعہ تو کرے گا ہی، لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ سالک کی وہی کیفیت اُسے باغی بنا دے اور شیخ کی رہنمائی اسی بغاوت میں ہی بہ جائے۔ معاشرتی برائیوں کو روکنے کا اعلیٰ ترین درجہ برائی کو ہاتھ سے روکنا ہے، مگر یہ پُر اثر جنس مذہب کی مارکیٹ میں نہایت کم یاب ہے۔ ایسے ہی ان توہمات سے نکالنے کا اعلیٰ درجہ صوفیوں میں بھی خال خال ہی نظر آتا ہے۔ کئی نسلوں بعد ایک آدھ مردِ کامل ایسا پیدا ہوتا ہے جو اپنی آستینوں میں یدِ بیضا لیے پھرتا ہو۔ غالباً اسی خدشے کے پیشِ نظر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے ان لطائف کا تعلق چند روحانی بیماریوں سے بھی بیان کیا ہے۔ مثلاً لطیفۂ روح کا تعلق غصہ سے ہے، جیسے جیسے لطیفہ روح منکشف ہوگا ساتھ ساتھ غصہ قابو میں آتا جائے گا۔ غصہ ختم کرنا مطلوب نہیں بلکہ اس کا ضبط میں لانا مقصود ہے۔ کچھ مقامات ومعاملات ایسے ہیں جہاں غصہ آنا عین منشاءِ الٰہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں پر جہاد کے موقع پر غصہ آنا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی مخلوق پر خواہ مخواہ غصہ انہیں دین سے متنفر کرنے کا باعث بن سکتا ہے اس لیے

غصہ قابو میں رہنا چاہیے یعنی صرف بوقتِ ضرورت ہی اس کا اظہار ہو۔ اگر سالک لطیفۂ روح کا نور تو محسوس کرے لیکن اس کا غصہ قابو میں نہ ہو تو کاملین اس کے انکشافِ نور کو وہم ہی قرار دیں گے، سالک بھلے اس انکشاف میں کتنا ہی پختہ اور راسخ کیوں نہ ہو۔ مجددی سلوک کا یہ پہلو اکثر صوفیوں کی نظر سے پوشیدہ ہے یا جان بوجھ کر چھپایا جاتا ہے کیوں کہ مشائخ کے لیے مریدوں کو انوار کی قوسِ قزح اور انکشافات کی الکھ نگری کے سحر میں مگن رکھنا ان بیماریوں کا علاج کرنے سے کہیں سہل ہے۔ انوار کے ذریعے ان امراض کا قلع قمع کرنا ہر کہ ومہ کے بس کا روگ نہیں لہٰذا صرف دنیائے انوار کے سحر انگیز حسن کی میٹھی قید سے باہر نہیں آنے دیا جاتا۔ لیکن وہ مشائخ جو انہیں انوار کی وساطت سے اِن بیماریوں کا علاج کرنے کا فن جانتے ہیں وہی حقیقتاً صوفی کہلانے کے حقدار ہیں۔ متاخرین میں اس کی خوبصورت ترین مثال میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ یہی صورتِ احوال باقی لطائف کے ساتھ بھی ہے۔ مبتدیوں کے لیے یہاں باقی ماندہ لطائف اور ان سے منسلک بیماریوں کا ذکر دلچسپی کا باعث ہوگا۔ لطیفہ قلب سے شہوت، لطیفہ روح سے غصہ، لطیفہ سِرّ سے حرص و لالچ، لطیفہ خفی سے حسد و بخل جبکہ لطیفہ اخفیٰ سے تکبر و غرور منسلک ہیں۔

کامل مشائخ کبھی انوار کے ورود سے، کبھی مرید کے معاملات سے، اور بعض اوقات دونوں کے امتزاج سے لطائف کے منکشف ہونے کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ اگر کوئی سالک خود کو ان لطائف کے انوار میں غرق دیکھے لیکن موقع میسر آنے پر شہوانی درندگی پر اتر آئے، بخیل اتنا ہو کہ مسکین ہمسایہ بھوکا سونے پر مجبور ہو، یتیم سائل کو دیکھ کر دھکے دینے پر اتر آئے، مبلغ اور پیر ہو کر تکبر میں فرعون کو پیچھے چھوڑتا ہو، تو کون ہے جو اُسے کچھ بھی مقام دینے کے لیے تیار ہو؟ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ نے اپنے ایک خلیفہ کو کیا خوب خط لکھا ''تم پیر ہو چکے، اب انسان بننے کی کوشش کرو۔ پیری کے گھمنڈ میں انسانیت کے حصول سے غافل نہ ہو بیٹھو۔''[۱۷]

معرفتِ الٰہی کے حصول کی خاطر حقائقِ اشیاء تک رسائی اکثر صوفیہ کے نزدیک اس قدر مشکل تھی کہ وہ مقصودِ حقیقی کے علاوہ کسی دوسری جانب متوجہ نہیں ہو سکے۔ وہ کسی دوسری جدوجہد میں مصروف ہو کر معرفتِ الٰہی سے غافل ہو جانے کے خدشے میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ اس جہت سے بھی منفرد حیثیت کے مالک ہیں۔ انہوں نے حکومت کے غیر شرعی اور مشرکانہ احکامات کے خلاف لسانی، قلمی جہاد شروع کیا۔ اُن کا پالا ہندوستان کے مضبوط ترین مغل بادشاہ جلال الدین محمد اکبر اور اس کے بیٹے

نورالدین محمد جہانگیر سے پڑا، جس کے عوض انہیں گوالیار کے قلعہ میں قید و بند کی صعوبتیں جھیلنا پڑیں۔ زندانِ گوالیار، نفسِ مطمئنہ کی آزادی کا پیغام ثابت ہوئی۔ اُن کے سینے کا نور یوں چمکا کہ بادشاہ کے غیر مسلم قیدی کلمۂ طیبہ کا ورد کرنے لگے اور کلمہ گو سرکارِ دو عالم ﷺ کی زلفِ واللیل کے اسیر ہو گئے۔ ایک سال بعد ہی جہانگیر نے باعزت رہائی کے احکامات جاری کر دیے۔ بعض مؤرخوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ بادشاہ نے سیاسی مجبوریوں کے علاوہ مجدد علیہ الرحمۃ کے آقا ﷺ کی خواب میں آمد اور حکم کے پیشِ نظر رہائی کے پروانے پر دستخط کیے۔[۱۸] حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو اس معاملے میں قدرت کی جانب سے یہ اعزاز نصیب ہوا کہ وہ اپنی ظاہری حیاتِ طیبہ میں دینِ اکبری منسوخ کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ انہوں نے اس ضمن میں پیش آنے والی دینی مصروفیات کے علاوہ سیاسی مصروفیات کو راہِ تصوف کی رکاوٹ سمجھنے کی بجائے انہیں بھی رفعتِ منازل کے لیے سیڑھی بنا لیا۔ انہوں نے اس سیڑھی کی گردن پر پاؤں رکھا اور عرشِ اعظم کے نوری پردوں کے پار جھانکنے لگے۔ کیا اس سے بڑا کوئی کارنامہ ہو سکتا ہے؟ کیا ہمارے آج کے تمام علماء و مشائخ مل کر بھی یہ کارنامہ سرانجام دے سکتے ہیں؟ نظامِ مصطفیٰ ﷺ کی منزل قریب آئی تو چند وزارتوں کے عوض اپنے مطالبہ سے اس طرح دستبردار ہوئے کہ آج تک دوبارہ اس نعرہ اور تحریک کی جرأت پیدا نہ ہو سکی۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے کارنامے اتنے کثیر جہتی ہیں کہ ان کا احاطہ چند صفحات میں کرنا ناممکن ہے۔ شریعت کے احیاء کا معاملہ ہو یا دینِ اکبری کی تنسیخ کا، سلوک کے نصاب کا مسئلہ ہو یا طریقت کو شریعت کے تابع کرنے کا، وحدت الوجود کے پردے میں بعض لوگوں کی طرف سے پھیلائے جانے والے مشرکانہ خطرات کا ادراک ہو یا مقامِ نبوت (ﷺ) پر رکیک حملوں کا، ائمہ اہلِ بیت رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی تعظیم کا تعین ہو یا صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کی تکریم کا، یہ شخص ہر محاذ پر چوکنا نظر آتا ہے۔ ہاتھ میں وہ تمام ہتھیار موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ نے عطا کر رکھے ہیں یہاں تک کہ انوارِ خداوندی کا وہ ہتھیار جو زیادہ تر صوفیہ نے آخرت کے لیے سنبھال رکھا تھا اسے بھی اللہ تعالیٰ کے دین اور رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے لیے استعمال کرنے سے گریز نہ کیا۔ کشمیر سے واپسی پر جہانگیر سانس کی بیماری میں مبتلا ہو گیا۔ اطباء کے معالجوں سے ناامید ہو کر اعیانِ مملکت کو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا (جو غالباً لشکر کے ہمراہ تھے)۔ آپ نے دعا کا وعدہ اس شرط کے ساتھ فرمایا کہ جہانگیر اب تعمیر مساجد کا اہتمام کرے گا (اکبر کے دور میں مساجد کی تعمیر پر پابندی لگا دی گئی تھی)۔ جہانگیر نے کہا ”گفتن از شما، و کردن از ما۔“ [ترجمہ: کہنا

آپ کا، کرنا ہمارا۔ یعنی آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی۔] حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی، اسی رات بادشاہ کو مرض سے افاقہ ہوگیا۔ جب سرہند کے قریب پہنچے تو بادشاہ نے آپ سے کہا ''شیخ جیو (یعنی حضرت مجدد)! چونکہ آپ کی دعا سے ہمیں شفا نصیب ہوئی لہٰذا ہم آپ کے گھر کے کھانے سے ہی کھانے کا پرہیز توڑیں گے۔''[19] سلبِ امراض کا فن کچھ تو ناپید ہوگیا، اور جو موجود ہے وہ زیادہ تر اپنی یا اپنی اولاد کی خاطر سہولتیں خریدنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے اس فن کو کیسے استعمال فرمایا اور وہ بھی اللہ کے گھر کی تعمیر سے مشروط۔ اس واقعے میں ایک طرف آپ کا حقیقتِ عیسوی کے استعمال پر کمال نظر آتا ہے تو دوسری جانب اس خدائی نعمت کو معبودِ حقیقی کے راستے میں لٹا دینے میں یکتائی۔

انہوں نے ایسے تصوف کی داغ بیل ڈالی جو صوفی کو قم باذن اللہ کی باطنی طاقت کے ساتھ بازوئے حیدر بھی عطا کرتا ہے جن کے بغیر رسمِ شبیری کا تصور ممکن نہیں۔ انہوں نے طریقت و حقیقت کو صدیقی سوز اور خیبر شکنی کا حسین امتزاج بخشا۔ شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مزاج کی جھلک ان کے سلسلہ میں صدیوں بعد آنے والے متوسلین میں بھی نظر آتی ہے۔ ۱۷۹۹ء میں داغستان کے موضع گمری میں پیدا ہونے والے امام شامل اسی سلسلہ طریقت سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے ۱۸۳۰ء میں روسی افواج کے خلاف اپنی جدوجہد کا آغاز کیا اور ۱۸۳۷ء سے ۱۸۵۹ء تک بائیس برس کے لیے ایک طرف ان کا مردانہ وار مقابلہ کیا تو دوسری جانب داغستان کے بائیس اضلاع میں شرعی حکومت قائم کی۔ یہ دور بعد میں ''عہدِ شریعت'' کے نام سے مشہور ہوا۔ ۲۵ اگست کو داغستان کا یہ ہر دلعزیز رہنما اور روسی استعمار کے خلاف مسلح جدوجہد کا کامیاب قائد، ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوگیا اور یوں تاریخ کا ایک خوبصورت باب اختتام کو پہنچا۔[20]

طالبان نے ایک سپر پاور سے پنجہ آزمائی کے بعد اب دوسری سے برسرِ پیکار ہو کر خود کو مجددی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ کاش کوئی انہیں اس جرأتِ بے فراست سے روک سکتا۔ مجددی ہونے کے باوجود وہ آپ کی حیاتِ طیبہ کے اس رخ کا ادراک نہ کر سکے کہ انتہائی اثر و رسوخ اور کامیابیوں کے باوجود حکومت کے حصول کی خواہش حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ پر کبھی غلبہ نہ پا سکی۔ اسی لیے ان کی جدوجہد میں کہیں برسرِ اقتدار آنے کی موہوم سی آرزو بھی نظر نہیں آتی، بلکہ انہوں نے اُس وقت کی مہیا قیادت سے ہی دینِ اسلام کا کام بھرپور انداز سے لینے کا فیصلہ کیا اور اس فیصلہ پر ثابت قدمی ان کے عہدۂ مجددیت کی طرف سنگِ میل ثابت ہوئی۔ مجھے امام شامل، طالبان اور اپنے مذہبی رہنماؤں میں یہی سب سے بڑا خلاء

دکھائی دیتا ہے کہ یہ لوگ بادشاہوں سے کام لینے پر تیار نہیں ہوتے بلکہ ہر قیمت پر خود بادشاہ بننے کی آرزو ہمیشہ چٹکیاں لیتی نظر آتی ہے جبکہ شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی فراست کی روح اسی خواہش پر غلبہ پانے میں تھی ۔ بادشاہت کی یہی خواہش خدا اور رسول ﷺ سے دوری کا باعث بنتی ہے۔ یہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی فہم وفراست کا ہی نتیجہ تھا کہ مغلیہ خاندان کے بادشاہوں میں سے ایک کے ہاتھوں فقہ کی مشہور کتاب ''فتاویٰ عالمگیری'' مرتب ہوئی جو آج بھی فقہ حنفی میں مشعلِ راہ ہے۔ اس سے پہلے یہ کام بوریا نشین علماء وفقراء ہی کے ذمہ تھا مگر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف ہے کہ خدائی نور بادشاہوں کے سینوں سے بھی ظاہر ہونا شروع ہو گیا۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ ہمہ گیر ولایت کے حامل تھے۔ انہوں نے اپنے مکاشفات میں جو کچھ دیکھا بلاکم وکاست بیان کر دیا۔ وہ بزرگان کا ذکر سلاسل سے نسبت کے لحاظ سے کرنے کی بجائے اللہ تعالےٰ سے وابستگی کے حوالے سے کرتے ہیں جس سے ان کی طریقت (وراثتی اور) روایتی تعصب سے پاک نظر آتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مختلف سلاسل کے بزرگان کے مقامات سے آپ کو آگاہی بخشی تو ان کا ذکر اپنے شیخ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب ایک مکتوب میں یوں فرمایا:

> ''عرش پر اس قدر عروج واقع ہوا کہ مرکزِ زمین سے لے کر عرش یا اس سے کچھ کم تک اور حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ کے مقام تک ختم ہوا۔ اس مقام کے اوپر بلکہ اسی مقام میں تھوڑی سی بلندی میں چند مشائخ مثل شیخ معروف کرخی علیہ الرحمۃ اور شیخ ابو سعید خراز علیہ الرحمۃ تھے اور باقی مشائخ میں بعض اس مقام کے نیچے مقام رکھتے تھے اور بعض مشائخ اسی مقام میں تھے لیکن ذرا نیچے مثل شیخ علاء الدین سمنانی اور شیخ نجم الدین کبریٰ رحمۃ اللہ علیہما کے اور اس مقام کے اوپر امامانِ اہل بیت اور ان کے اوپر خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔''[۲۱]
>
> ''استطاعت مع الفعل کا مسئلہ منکشف ہو گیا ہے۔ فعل سے پہلے انسان کچھ قدرت نہیں رکھتا، فعل کے ساتھ ہی قدرت بخشی جاتی ہے۔ یہ استطاعت، اسباب (کے مہیا ہونے) اور اعضاء کی سلامتی پر منحصر

> ہے جیسا کہ علماء اہل سنت نے ثابت کیا ہے۔ اس مقام میں اپنے آپ کو حضرت خواجہ (بہاء الدین) نقشبندی قدس سرہٗ کے قدم پر پاتا ہوں، آپ اسی مقام میں ہوئے ہیں۔ حضرت خواجہ علاء الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس مقام سے حصہ حاصل ہے۔ اس سلسلہ عالیہ کے بزرگوں میں سے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہٗ اور مشائخِ متقدمین میں سے حضرت خواجہ معروف کرخی، امام داؤد طائی، خواجہ حسن بصری اور حضرت حبیب عجمی قدس سرہم اسی مقام میں تھے۔"۲۲

یہ حقیقت قارئین کے پیشِ نظر رہے کہ ان میں سے زیادہ تر بزرگ سلسلہِ نقشبندیہ سے تعلق نہیں رکھتے۔

بڑے لوگوں کو اکثر متنازعہ بنا دیا جاتا ہے، اس دستبرد سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ اس کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ بڑے لوگوں کی فراست اور بصیرت (Vision) لامحدود ہوتی ہے لہٰذا اس تک ذہنی و قلبی رسائی ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہوتی، اس لیے ان کے نظریات پر اپنی اپنی سمجھ کے مطابق تبصرے شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ حسد کی بنیاد پر بھی یہ کام کرتے ہیں۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کو متنازعہ بنانے کی بھرپور کوششیں کی گئیں، جن میں غیر اختیاری کوششیں بھی تھیں اور اختیاری بھی۔ اوّل الذکر کی وجہ ناقدین کی کوتاہ پروازی تھی جبکہ ثانی الذکر میں حاسدوں کے علاوہ ایسے بلند پرواز لوگ بھی شامل ہو گئے جنہیں پیشہ ور ناقد کہا جاتا ہے۔ ان ناقدین کا دائمی مشغلہ تخلیق میں سے تکنیکی کیڑے نکالنا ہوتا ہے۔ ناقد کا کام تنقید ہے، تخلیق نہیں۔ آخر ناقدین کے ساتھ بھی پیٹ کا جہنم لگا ہے۔ تخلیقی صلاحیتوں سے عاری ہونے کی وجہ سے پیٹ کی آگ کو صرف تنقید کر کے ہی بجھاتے ہیں۔ ادبی دنیا کے کئی ناقدین نے علامہ اقبال مرحوم کے کلام میں بہت سے تکنیکی غلطیاں دریافت کر کے دنیا کے سامنے پیش کر کے دکانیں چمکائیں اور روزی کمائی، مگر ان ناقدین میں سے ایک بھی نہ تو ایسی تخلیق پیش کر سکا اور نہ ہی ان غلطیوں کو دور کر کے درستی کرنے کے قابل ہو سکا۔ یہ حقیقت آج بھی اپنی جگہ مسلّم ہے کہ اگر ان ناقدین کے بیان شدہ عیوبِ تنافر سے کلام اقبال پاک کر دیا جائے تو وہی کلام سڑاند دینا شروع کر دے۔ یہ تنقید

آج تک اقبال کی اقبالیت پہ ذرہ برابر اثر انداز نہیں ہو سکی۔ اقبال کی طرح اس سرہندی شاہباز کو بھی بادِ مخالف کی تندی نے نیچا دکھانے کی بجائے اس کی رفعتِ منازل مین بیش بہا اضافہ کر دیا۔ یہی عروج ان کے کمال، اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت، دربارِ رسالت ﷺ میں منظوری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

لوگ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ''اَسھَدُ اَن'' پر معترض رہے لیکن اس کا کیا کریں کہ مولائے رب للعلمین جل جلالہٗ اور اس کے حبیب رحمۃ للعلمین ﷺ کے ہاں ''اَشھَدُ اَنَّ'' کی جگہ ''اَسھَدُ اَن'' قبول و منظور ہو چکی تھی۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ناقدین اور اہلِ زبان عربوں کی عرب دانی سے کیا علاقہ، انہیں تو درِ محبوب (ﷺ) سے قبولیت چاہیے تھی جو مل چکی۔ آج عالمِ اسلام میں ایک مسلمان بھی ایسا ہے جو بلالؓ کے تلفظ کو غلط کہنے کی جرات کر سکے؟

آپ کے ہاں متقدمین کا ذکر نہایت ادب و احترام سے کیا جاتا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ[۲۳] کے متعلق صوفیہ کے مختلف فرامین ہیں۔ شیخِ جیلان جوانی میں شیخ حماد دباس کی صحبت میں رہا کرتے تھے (اللہ تعالیٰ دونوں پر اپنی رحمت نازل فرمائے) لہٰذا مورخینِ تصوف نے انہیں حضرت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مشائخ میں شامل کیا ہے۔ انہوں نے بحالتِ صحو فرمایا تھا کہ

> ''اِس عجمی (یعنی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) کا ایک قدم ایسا ہے کہ اپنے وقت کے تمام اولیاء کی گردنوں پر ہوگا اور وہ یہ بات کہنے پر مامور ہوگا (یعنی انہیں حکم دیا جائے گا کہ یوں کہیں قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ)۔ وہ جس وقت یہ بات کہے گا تو تمام اولیاء اپنی گردنیں جھکا دیں گے۔''[۲۴]

خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول پر یوں تبصرہ فرمایا ہے:۔

> ''یہ کلمہ عُجب (تکبر) پر مبنی ہے۔ ایسے کلمات ابتدائے احوال میں غلبۂ سُکر کے باعث مشائخ سے ادا ہو جاتے ہیں۔''[۲۵]

ایک بزرگ کے خیال میں شیخ جیلان رحمۃ اللہ علیہ یہ کچھ کہنے پر مامور تھے جبکہ دوسرے چوٹی کے بزرگ کے نزدیک، جن کے نام پر طریقت کا باقاعدہ ایک سلسلہ جاری ہوا، یہ حالتِ سکر کے کلمات میں

سے ہے۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ سُکر کے اداشدہ کلمات مریدوں کے لیے سند کا درجہ نہیں رکھتے۔ شیخ مجدد رحمۃ اللہ علیہ ہر دو عبارات کو نقل کرنے کے بعد یوں تبصرہ فرماتے ہیں۔

> ''اِس کلام میں شیخ (عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ) ہر لحاظ سے سچے ہیں خواہ یہ کلام اُن سے سُکر کے باعث ادا ہُوا ہو یا اِس کلام کے اظہار پر مامور ہوئے ہوں۔''[۲۶]

عجیب وغریب بات یہ ہے کہ ان ناقدین کی نظر میں معتوب مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں کیونکہ وہ حضرت جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کو صرف اُس وقت کے اولیاء اللہ تک محدود سمجھنے کے قصوروار ہیں حالانکہ اس قصور میں شیخ حماد و باس بھی برابر کے شریک ہیں۔ یہ بات بھی سمجھ سے بالا ہے کہ شیخ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سے درگزر کرنے میں کیا حکمت مضمر ہے جنہوں نے آپ کے اِس کلام کو نہ صرف کلمۂ عُجب کہہ ڈالا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اِسے صحوی کلام ماننے سے ہی انکاری ہیں؟

تصوف وطریقت کو ماورائے شریعت کوئی شے ثابت کرنے کے لیے جہاں غیروں نے تمام توانائیاں صرف کیں وہاں نام نہاد صوفیوں نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جبکہ طریقت کی میراث جو خلافت سے منسلک تھی اور ہے، ملوکیت میں بدل دی گئی جس کا فطری نتیجہ یہ نکلا کہ خرقہ ہائے سالوس کے پردے میں مہاجن، کعبے کے برہمن بنے بتوں کی طرح بکنے کے حریص نظر آتے ہیں۔ خلافت کی بجائے گدی نشینی کی روایت نے عقابوں کے لاتعداد نشیمنوں کو زاغوں کی آماجگاہ بنانے میں اہم کردار ادا کیا[۲۷] جبکہ حقیقتاً تصوف اِس دعا کے حصول کی عملی کوشش ہے

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّا حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ ط اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْبَاطِلَ
بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اِجْتِنَابَہٗ ط اَللّٰھُمَّ اَرِنَا حَقَائِقَ الْاَشْیَآءِ کَمَا ھِیَ[۲۸]

ترجمہ: اے ہمارے اللہ! ہم پر حق کو عیاں کر دے اور اس کی اتباع عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے اوپر باطل کو آشکار کر دے اور اس سے اجتناب عطا فرما۔ اے ہمارے پالن ہار! ہم پر چیزوں کے حقائق کو ایسے ظاہر کر دے، جیسی کہ وہ ہیں۔

علمِ تصوف دراصل اشیاء کے حقائق جاننے کا علم ہے۔ اس دنیا میں خوبصورت ترین اشیاء جن کے حقائق جاننے کی خواہش کسی مسلمان کو ہو سکتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ایسی مصنوعات ہیں جو ہمیں اس کی

معرفت عطا کرتی ہیں بمثل نماز، روزہ، حج، کعبہ وغیرہ، ایسے ہی انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی نبوتوں کے امتیازات کی حقیقتیں۔ جو شخص نماز ادا نہیں کرتا وہ اس کی حقیقت کیسے جان سکتا ہے؟ جن انسان کے دل میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی محبت جاگزیں نہیں ہوئی وہ کیسے ان حقائق سے آگاہی کی توقع رکھ سکتا ہے؟ ان دونوں میں سے تو ایک بھی خواہش ایسی نہیں جو شریعتِ محمد ﷺ سے متصادم ہو۔ اگر حقیقتِ صلوٰۃ جانے بنا نماز ادا کر لی جائے تب بھی کوئی حرج نہیں۔ لاہور سے راولپنڈی سو کر سفر کرنے والا اور راستے میں آنے والے تمام مناظرِ قدرت اور حسین مقامات کا بغور جائزہ لے کر ان کے ذریعہ صانع کو جاننے پہچاننے کی کوشش کرنے والا، کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ دونوں مسافروں کے راولپنڈی پہنچنے میں کوئی شبہ نہیں لیکن کیا کوئی ذی عقل ایسا ہے جو دونوں مسافروں کے سفر میں فرق کا ادراک نہ کر سکتا ہو؟

هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

ترجمہ: کیا وہ لوگ جو (حقائقِ اشیاء سے) بہرہ مند ہیں، اُن لوگوں کی مانند ہو سکتے ہیں جو حقائقِ اشیاء کا علم نہیں رکھتے؟ (القرآن، سورۃ الزمر، آیت نمبر۹)

شاعری بغیر معنی جانے پڑھنے اور اُسی شعر کو معنی، تلمیحات، تشبیہات و استعارات کو جان کر مطالعہ کے امتیازات کو نہ سمجھنا کمال تجاہلِ عارفانہ ہے۔ شیخ مجدد علیہ الرحمۃ نے ان تصورات کی پوری شدت سے نفی کی ہے کہ تصوف کے لیے ایسے اعمال و افعال ضروری ہیں جن کا شریعتِ محمدی ﷺ سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ ان کی تعلیمات کا نچوڑ ہی یہی ہے کہ شریعت کو اپنا کر شرعی اعمال و افعال کی حقیقت جاننے کی کوشش کرو۔ اس راہ میں چلتے ہوئے اگر حقائق وا ہوں تو ان کا شریعت کی روشنی میں جائزہ لیا جائے۔

> ''آخرت کی نجات اور ہمیشہ کی خلاصی حضرت سید الاوّلین والآخرین ﷺ کی متابعت سے وابستہ ہے۔ آپ ہی کی متابعت سے حق تعالیٰ کی محبوبیت کا مقام حاصل ہو سکتا ہے اور آپ ہی کی متابعت سے تجلیِ ذات سے مشرف ہوتے ہیں۔''[۲۹]

> ''شریعت کے تین جزو ہیں، علم، عمل اور اخلاص۔ جب تک یہ تینوں اجزاء متحقق نہ ہوں، شریعت متحقق نہیں ہوتی ...... شریعت دنیا اور

آخرت کی تمام سعادتوں کی ضامن ہے اور کوئی ایسا دقیقہ باقی نہیں جس کے حاصل کرنے کے لیے شریعت کے علاوہ کسی اور طرف رجوع کرنے کی حاجت رہتی ہو۔ طریقت اور حقیقت، جن سے صوفیہ ممتاز ہیں، تیسرے جزو یعنی اخلاص کے کامل کرنے میں شریعت کے خادم ہیں۔ پس ان دونوں کی تکمیل سے صرف اور صرف شریعت کی تکمیل مقصود ہے۔"[۳۰]

علامہ اقبال مرحوم، مولٰنا روم کو اپنا پیرو مرشد قرار دیتے ہوئے یوں گویا ہوتے ہیں:۔

پیرِ رومی پیرِ ما روشن ضمیر
کاروانِ عشق و مستی را امیر

ترجمہ: بابائے روم، میرا روشن ضمیر پیر ہے کیونکہ وہ عشق و مستی کے قافلہ کا سالار ہے۔

علامہ مرحوم کا یہ پیرِ روشن ضمیر اخلاص کے متعلق مندرجہ ذیل رائے رکھتا ہے۔

آں بنائے انبیاء بے حرص بود
زاں چناں پیوستہ رونق ہا فزود

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کے ہاتھوں تعمیر ہونے والی عمارات کی رونق آج بھی بحال ہے کیونکہ اُن کی نیتِ تعمیر میں لالچ اور ہوس کی آمیزش نہ تھی

اے بسا مسجد برآوردہ کرام
لیک نبود مسجد اقصاش نام

ترجمہ: امراء و شرفاء نے بے بہا مساجد تعمیر کرائیں لیکن ان میں سے کسی کا نام مسجد اقصیٰ نہ پڑ سکا۔

کعبہ را کش ہر دمے عزّے فزود
آن ز اخلاصاتِ ابراہیم بود

ترجمہ: کعبہ (ایسی عمارت ہے کہ) جس کی توقیر میں (ہر آن) اضافہ ہوتا ہے۔ اس (شرف و) عزت میں زیادتی کی وجہ (صرف) ابراہیم کا اخلاص ہے۔

فضلِ آں مسجد زخاک و سنگ نیست
لیک در بناش حرص و جنگ نیست

ترجمہ: اس مسجد کی فضیلت (اعلیٰ و معیاری سیمنٹ،) مٹی اور (قیمتی، ٹھنڈے مرمر کی) سِلوں کی مرہونِ منت نہیں، بلکہ اس کی وجہ معمار کے سینہ میں حرص و ہوا اور انتقام کی آگ کا نہ ہونا ہے۔

یہی وہ امتیازات ہیں جو اللہ تعالےٰ نے اس شخص کو عنایت فرمائے اور اس کا شہرہ چار دانگِ عالم میں مجدد الفِ ثانی (رحمۃ اللہ علیہ) کے یکتا نام سے ہوُا۔ تمام سلاسل آپ کی تعلیمات سے جگمگا رہے ہیں البتہ وہ خود نقشبندیہ طریق سے ازحد متاثر تھے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ حضرت باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں جس ادا سے اس غیر مرئی جہان سے روشناس کرایا اس کے آگے عصرِ رواں کے تمام حسن ماند پڑ گئے ہوں۔

دنیائے اسلام کا یہ تابندہ ستارہ جو ۹۷۱ھ میں شیخ عبدالاحد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں طلوع ہوا اور آسمانِ تصوف پر ۲۷ برس ضوافشانی سے شبِ اماوس کو شمسِ بے بادل بنائے رکھا، ہزاروں لاکھوں ستارے جس کی ضیاء سے آج بھی دنیا کے ہر ملک اور علاقے میں جگمگا رہے ہیں اور لوگوں کو ہدایت کی خیرات بانٹتے پھرتے ہیں، ۲۸/ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ کو عالمِ فانی سے رخصت ہوتے ہوتے سرہند کی خاک کو مطلعِ انوار بنا گیا۔ اس صاحبِ اسرار کے جسم کے لمس نے اس کی لحد کی خاک کے ذروں کو رشکِ صد اختر بنا دیا۔ اس کے نفسِ گرم کی گرمیِ احرار نے جہانگیر کے سامنے گردن خم نہ کرنے دی۔ ہند میں سرمایۂ ملت کے اس نگہبان کی آخری آرامگاہ آج بھی ہندوستانی پنجاب میں سرہند کے شہر میں مرجعِ خلائق ہے۔ علامہ اقبال نے سرہند شریف میں دورانِ حاضری اُس مزار پر ہمہ وقت ہونے والی انوار کی بارش کا مشاہدہ کیا تو اس کی منظر کشی کچھ یوں کی:۔

حاضر ہوا میں شیخِ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار
اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیِ احرار
وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبر دار

حوالہ جات

۱......قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا (ترجمہ: موسیٰ (علیہ السلام) نے اُس بندے (خضر علیہ السلام) سے کہا" کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تا کہ آپ مجھے بھی وہ علمِ رُشد سکھادیں جو آپ کو عطا کیا گیا ہے (سورہ الکھف، آیت نمبر ٦٦)

۲......المنقذ من الضلال از امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ عبدالرسول ارشد

۳......ہوش در دم، نظر بر قدم، سفر در وطن، خلوت در انجمن، یاد کرد، باز گشت، نگہداشت، یادداشت (تفصیل کے لیے "خیر الخیر" از خواجہ محبوب عالم کا مطالعہ فرمایئے جو خانقاہِ محبوبیہ سیدا شریف، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاء الدین سے مل سکتی ہے۔)

۴......وقوفِ زمانی، وقوفِ عددی، وقوفِ قلبی (تفصیل کے لیے "خیر الخیر" از خواجہ محبوب عالم کا مطالعہ فرمایئے۔)

۵......یہ عالمِ امر کے لطائف کا بیان ہے، عالمِ خلق کے لطائف کا ذکر یہاں نہیں کیا گیا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مکتوب نمبر ۲٦۰ دفتر اوّل اور "خیر الخیر" از خواجہ محبوب عالم۔

٦......سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن۔ ایک اور مقام پر یَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰہ کی جگہ یَنْظُرُ بِنُوْرِ الْقَلْب [یعنی دل کے نور سے دیکھتا ہے] استعمال ہوا ہے جیسا کہ "ذکرِ خیر" میں خواجہ محبوب عالم نے نقل کیا ہے۔

۷......ذکرِ خیر از خواجہ محبوب عالم

۸......حدائقِ بخشش از مولنا احمد رضا خان بریلوی

۹......قصیدہ بہاریہ از محمد قاسم نانوتوی بحوالہ فضائلِ درود شریف از محمد زکریا

۱۰......مکتوب نمبر۲ دفتر اوّل

ولے چوں شہ مرا برداشت از خاک
سزد گر بگزرانم سر ز افلاک

ترجمہ: جب شاہ نے مجھے خاک سے اٹھالیا ہے تو میرا حق بنتا ہے کہ اپنے سر کو افلاک تک لے جاؤں۔

۱۱......مکتوب نمبر۱۱۴ دفتر اوّل (بزرگی، سنّت کی تابعداری سے وابستہ اور شریعت کی زیادہ سے زیادہ بجا آوری پر منحصر ہے، مثلاً سنّت کی نیّت کے بنا قیلولہ کرنے سے سنّت کی پیروی میں دو پہر کو تھوڑی دیر سو رہنا کروڑ کروڑ شب بیداریوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔)

۱۲......ذکرِ خیر از خواجہ محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ

۱۳......مکتوب نمبر۱۱۱، دفتر اوّل

۱۴......مکتوب نمبر۲۵د، فتر اوّل

۱۵......ترجمہ: جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی بے شک اس نے اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کی (سورۃ النساء، آیت نمبر ۸۰)

۱۶......مکتوب نمبر۱۵۲ دفتر اوّل حصہ سوم۔

۱۷......انقلاب الحقیقت از حضرت محمد عمر بیربلوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۸......تاریخِ دعوت وعزیمت جلد۴، از سید ابوالحسن علی ندوی

۱۹......حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی مجددیت وقیومیت از پروفیسر محمد حسین آسی۔ مصنف نے یہ واقعہ خواجہ بدرالدین سرھندی کی کتاب ''مجمع الاولیاء'' کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ ''مجمع الاولیاء'' حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے وصال (۱۰۳۴ھ) کے نو برس بعد ۱۰۴۳ھ میں لکھی گئی۔

۲۰......اردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد۱۱

۲۱......مکتوب نمبر۱، دفتر اوّل

۲۲......مکتوب نمبر۸، دفتر اوّل

۲۳......ترجمہ: میرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے۔

۲۴......نفحات الانس از مولنا عبد الرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ سید احمد علی چشتی

۲۵......عوارف المعارف از شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ سید احمد علی چشتی، تیسواں باب

۲۶...... مکتوب نمبر ۲۹۳، دفتر اوّل

۲۷...... علامہ اقبال مرحوم کی نظم "باغی مرید" سے استفادہ کیا گیا ہے۔

۲۸...... سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے کشف المحجوب (ترجمہ از ایف۔ ڈی۔ گوہر) کے باب "احکامِ سماع" میں اسے حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

۲۹...... مکتوب نمبر ۲۴۹، دفتر اوّل

۳۰...... مکتوب نمبر ۳۶، دفتر اوّل

(نوٹ: مکتوباتِ امام ربانی کے ترجمہ از مولنا قاضی عالم دین نقشبندی سے استفادہ کیا گیا)

☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلطنت عثمانیہ میں فارسی زبان وادب میں حضراتِ نقشبندیہ کی خدمات
بابا نعمت اللہ نخشچیوانی اور شرح گلشن راز

پروفیسر نجدت طوسون
(استانبول، ترکی)

☆☆

نوٹ: پروفیسر نجدت طوسون (شعبۂ الٰہیات، مرمرا یونیورسٹی استانبول، ترکی) نے اپنے تحقیقی مقالے (انگریزی) کا خلاصہ ۲۷ر دسمبر ۲۰۰۷ء کو بذریعہ ای۔ میل ارسال فرمایا۔ وقت کی کمی کی وجہ سے ہم اس کو من وعن شامل کر رہے ہیں۔

(مرتبین)

THE CONTRIBUTION OF THE OTTOMAN NAQSHBANDIS TO THE PERSIAN LANGUAGE AND LITERATURE. THE CASE OF BABA NI'MATULAH NAKHJIVANI AND HIS SHARH-I GULSHAN-I RAZ

Assoc.Prof. Necdet TOSUN

Marmara University-Faculty of Theology (Ilahiyat)

Istanbul

ABSTRACT

In Ottoman period many Sufis, especially Naqshbandis and Mawlavis have authored books in Persian. In this essay, these works were divided into four groups as "Persian Dictionaries, Persian Grammar Books, Original Written Persian Books and Persian Commentaries" and some examples were given. In addition, further information on Baba Ni'matullah Nakhjivânî and his *Sharh-i Gulshan-i Râz* was given. Persian works written by Ottoman Sufis are mostly on Sufism. These Sufis, by writing Persian works, made both important contribution to Persian literature and constructed a bridge between Turkish and Persian cultures.

Key Words: Ottoman, Sufis, Persian, literature, culture, Baba Ni'matullah Nakhjivânî, Sharh-i Gulshan-i Râz.

Introduction:

During the Ottoman period many Sufis wrote some of their books in Persian in addition to the many commentaries on Persian works. In that way, they both made contribution to Persian literature and helped the dissemination of the learning of Persian in Ottoman lands, and established a bridge between the Ottoman and Persian cultures. They acted as the ambassadors of culture between the two nations. Among Sufis, Naqshbandis and Mawlawis had a particular interest in Persian language.

Mawlawis understandably learnt Persian in order to understand Rûmî's great work *Mathnawî* as well as his other works. Similarly Naqshbandis learnt Persian in order to appreciate the great works of Attâr, Rûmî, Jâmî and the great Naqshbandi works of Central Asia and India such as *Fasl al-khitâb*, *Rashahât-i 'ayn al-hayât* and *Maktûbât-i Imâm-i Rabbânî*. Most of the Persian works were written by the Sufis who emigrated from India and Central Asia, since they spoke Persian as their native language. In this essay, I will only examine those works which are written by the Naqshbandis. In addition, I will give further information on Baba Ni'matullah Nakhjivânî and his *Sharh-i Gulshan-i Râz*.

1. Persian Works of Some Ottoman Sufis:

The works of the Sufis in Ottoman Period can be divided as "original written books" and "commentaries on the Persian works". We also have "dictionaries" from Persian to Turkish and "Persian grammar books" written by Sufis, hence we have four kinds of works. We will not include the translation made into Turkish from Persian as well as the Turkish commentaries on Persian works due to their large quantity.

1.1. **Dictionaries**: We can give two examples of dictionaries from Persian to Turkish by Ottoman Naqshbandi Sufis.

1.1.1. *Lughat-i Fârsî* or *Lughat-i Ni'matullah*, by Shaykh Ni'matullah b. Ahmad of Sofia (d. 969/1562)[1]. He was born in Sofia and moved Istanbul. He became a Naqshbandi disciple in Istanbul. His sufi chain is as follows: Bahâuddin Nakshband, Alâuddin Attâr, Ya'qûb Charkhi, Ubaydullah Ahrâr, Abdullah Ilâhî Simâvî, Amîr Ahmad Bukhârî, Mahmûd Chalabi, Abdullatîf Efendi and Shaykh Ni'matullah of Sofia.

Lughat-i Fârsî is divided into three chapters: verbs, particles, and nouns. The author benefited from the earlier works and also added his personal insight to the dictionary. Unfortunately the work is unpublished and it has many copies in Istanbul libraries[2].

1.1.2. *Navâdir al-amthâl*, by Mirak Muhammad Naqshbandi Tâshkendi (d. after 1022/1613). This is a dictionary of idioms from Persian to Turkish[3]. Although we do not have much information about the author, it is known that he was born in Tashkent and immigrated to the Ottoman lands in the beginning of 17th century. He wrote *Navâdir al-amthâl* in order to explain the Persian idioms in the year 1020 A.H. (1611 A.D.).

1.2. **Persian Grammar Books**: The following two works are good examples of grammar books written by the Ottoman Sufis.

1.2.1. *Qavâ'id-i Fârsiyye*, by Muhammad Murâd b. Abdulhalim Naqshbandi (d. 1264/1848). The author is from the Mujaddidiyya branch of Naqshbandiyya order and he acted as the shaykh of the Murâd Mollâ Sufi lodge in Istanbul's Fatih-Çarşambu district[4]. This work was quite popular and it was printed 32 times between 1835 and 1911[5].

1.2.2. *Qavâ'id-i Fârsî*, by Ali Bahjat Qonavi (d. 1238/1822). He was born in 1140 (1727) in Konya and died in 1238 (1822) in Istanbul. He had affiliation with both Mawlavi and Naqshbandi Mujaddidi orders. He acted as the master of Selimiye Tekkesi (sufi lodge) in Uskudar, Istanbul[6]. His work *Qavâid-i Fârsî* has not been published yet[7].

---

[1] For his life see, Ismail Baghdâdî, ***Hadiyyat al-Arifin***, Istanbul 1951-1955, vol. II, p. 497; E. Bertels, "Ni'mat Allah b. Ahmad", ***The Encyclopaedia of Islam***, Leiden 1995, vol. VIII, p. 44.

[2] *Lughat-i Fârsî*'s manuscripts can be found in: (Istanbul) Sulaymaniya Library, Haji Mahmud, no. 5484 (194 folios); Beyazit Devlet Library, Veliyyuddin, no. 3814 (242 folios); Millet Library, Ali Emiri Lugat, no. 105 (289 folios); Marmara University Ilahiyat Faculty Library, Ögüt, no. 1188, (197 folios); same library, Genel, no. 24 (249 folios).

[3] Tâshkendi, ***Navâdir al-amthâl***, Suleymaniye Library, Serez, no. 3822, ff. 11b-77a.

[4] See for his life: Bursalı Mehmed Tâhir, ***Osmanlı Muellifleri***, Istanbul 1333/1915, vol. I, p. 133; Huseyn Vassâf, ***Safîne-i Evliyâ***, Suleymaniye Library, Yazma Bağışlar, no. 2306, vol. II, p. 236-237; Hür Mahmut Yücer, ***Osmanlı Toplumunda Tasavvuf (19. Yüzyıl)***, Istanbul 2003, p. 279-282.

[5] ***Qavâid-i Fârsiyye***'s printed form can be found in Suleymaniye Library, İbrahim Efendi, no. 597.

[6] For his life and works see: Huseyin Vassâf, ***Safîne-i Evliyâ***, vol. II, p. 100-108; Mehmed Tâhir, ***Osmanlı Muellifleri***, vol. I, p. 47; Nihat Azamat, "Ali Behçet Efendi", ***Türkiye Diyanet Vakfı İslâm Ansiklopedisi***, Istanbul 1989, vol. II, p. 382. Naqshbandi silsila of Ali Bahjat Efendi: Ahmad Sirhindî, Muhammad Ma'sûm, Ahmad Jûryânî Yakdast, Abû Abdullah Muhammad Samarqandi, Arabzâda Ilmî Mehmed Efendi, Najjârzâda Mustafa Rizâ, Mehmed Âgâh, Muhammad Amin Karkukî, Ali Bahjat Qonevi.

[7] Qonavi, ***Qavâid-i Fârsî***, Suleymaniye Library, Tâhir Ağa Tekkesi, no. 710, (61 ff.)

1.3. **Perian Works Authored by the Ottoman Sufis:** The following works are good examples to the original works authored by the Ottoman Sufis.

1.3.1. ***Najât al-arvâh min danas al-ashbâh***, by Abdullah Ilâhî Simâvî (d. 896/1491). Abdullah Ilâhî was born in Simav town of Kütayha, he studied in Istanbul and later moved Samarqand. Over there he became the disciple of Ubaydullah Ahrar. Having attained his spiritual perfection and permission to teach the path after his training in Buhara and Samarqand he returned to his original hometown Simav. After some time he moved Istanbul to continue to give guidance in Sufi matters but later he moved Greece and settled in Yiannitsa, where he died in 896 A.H. He wrote his works both in Turkish and Persian[8]. In ***Najât al-arvâh min danas al-ashbâh***, one of his Persian books, he deals with the subject of following the permitted (rukhsah) or decisive ('azimah), malâmat, tawhid (unity), khavâtir and murâqaba (contemplation). The work has been not published[9].

1.3.2. *Divâncha*, by Amîr Ahmad Bukhârî (d. 922/1516). Ahmad Bukhârî is the disciple of Abdullah Ilahi who is just mentioned above. He also became his spiritual successor later. He emigrated from Mâvarâunnahr (Transoxiana) to Anatolia (Turkey) and established his Sufi lodge in the Fatih district of Istanbul under his own name as Amir Bukhârî Tekkesi. His Persian poetry book named as *Divâncha* is yet unpublished. It contains 2 qasidahs, 54 ghazals, 1 rubâ'î, 1 verse (bayt) and a Turkish ghazal[10].

1.3.3. *Hujjat al-abrâr*, by Ahmad b. Mahmûd Hazînî (d. after 1002/1593). The author has both Naqshbandi and Yasawi affiliation. His Naqshbandi silsilah is as follows: Ubaydullah Ahrâr, Muhammad Qâdî, Ahmad Kâsânî, Muhammad Islâm Jûybârî, Khâja Sa'd, Mollâ Amîn, Ahmad b. Mahmûd Hazînî[11]. Hazînî who has moved from Central Asia to Ottoman lands wrote works both in Persian and Turkish. His work which is written in Istanbul in the year 996 (1588) named as *Hujjat al-abrâr* deals with the Naqshbandi and Yasawi manners of conduct in the Sufi path. A copy of the book can be found in Paris National Library[12].

1.3.4. *Mukhtasar al-valâya*, by Abû Abdullah Muhammad Samarqandi (d. 1116/1704). The author has his silsilah from the Mujaddidi branch of Naqshbandi order. His silsilah is as follows: Ahmad Sirhindî, Muhammad Ma'sûm, Ahmad Jûryânî Yakdast, Abû Abdullah Muhammad Samarqandî. He immigrated to the Ottoman lands from Central Asia and settled in Uskudar in Istanbul, where he continued his spiritual services until his death[13]. His work ***Mukhtasar al-valâya*** contains the subjects of tavajjuh (concentration), murâqaba (contemplation), râbita (spiritual bond between the shaykh and disciple), vahdat-i vujûd (unity of being) and sayr u sulûk (spiritual travel). The work is still unpublished[14]. However, its Ottoman translation was published in the Ottoman period.[15].

---

[8] For his life and works, cf. Lâmi'î Chalabi, ***Nafahât al-uns Tercumesi***, Istanbul 1289/1872, p. 461-464; Majdi Mehmed, ***Hadâiq al-Shaqâik***, Istanbul 1269/1853, p. 262-263; Mehmed Tâhir, ***Osmanlı Muellifleri***, vol. I, p. 91; Baghdâdi, ***Hadiyyat al-ârifîn***, vol. I, p. 470; Necdet Tosun, ***Bahâeddin Nakşbend. Hayatı, Görüşleri, Tarîkatı***, Istanbul 2002, p. 270-274.

[9] Simâvî, ***Najât al-arvâh min danas al-ashbâh***, Suleymaniye Library, Pertev Pasha, no. 634, ff. 72b-118a.

[10] Bukhârî, ***Divâncha***, Millet Library, Ali Emiri Fârsî, no. 586, ff. 7b-22a.

[11] Hazînî, ***Menba' al-abhâr fî riyâd al-abrâr***, Suleymaniye Library, Shehid Ali Pasha, no. 1425, ff. 28b-29a.

[12] Hazînî, ***Hujjat al-abrâr***, Bibliotheque Nationale, Pers. A.F. 263, ff. 103b-173b; Francis Richard, ***Catalogue des Manuscrits Persans- Ancien Fonds- (Bibliotheque Nationale)***, Paris 1989, vol. I, p. 274.

[13] Arabzâda Ilmî Mehmed Efendi, ***Mîzân al-tarîk***, as manuscript in my personal library, f. 2b; Huseyin Vassâf, ***Safîna-i Avliyâ***, vol. II, p. 48.

1.3.5. *Risâla-i Haqqiyya*, by Abdullah Nidâî Kâshgharî (d. 1174/1760). The author was born in Eastern Turkistan, he has taken his Naqshbandi training from Mavlânâ Azhar Kâshgharî, and his Qalandari training from Mollâ Amân Balkhî. When he moved Istanbul, he first served in Qalandarkhâna Tekkesi then in Murtazâ Efendi Tekkesi and he also died here. His Naqshbandi silsilah is as follows: Ubeydullah Ahrâr, Muhammad Qâdî Samarqandi, Ahmad Kâsânî, Muhammad Amîn Dahbidî, Khâja Hâshim Dahbidî, Khâja Yûsuf, Hidâyatullah Âfâq Khâja, Mavlânâ Azhar Kâshgharî, Abdullah Nidâî Kâshgharî[16]. His work contains moral and sufi manners. *Risâla-i Haqqiyya* was published by Dr. Güller Nuhoğlu including the Persian text as well as the Turkish translation[17].

1.3.6. *Tûfân-ı Ma'rifat*, by Khoja Nash'at Efendi (d. 1222/1807). His full name is Suleyman Nash'at and he was born in Edirne but spent his youth in Istanbul. He had both Mawlavi and Naqshbandi training. His Naqshbandi master is Shaykh Muhammad Amin Karkuki. He taught Persian in Istanbul and gave lessons on *Mathnawi* of Rûmi. He wrote *Tûfân-i Ma'rifat* and argued that it is superior and better than Mîrzâ Bîdil's (d. 1720) *Tûr-i Ma'rifat*. The work is written both in poetry and prose and contains the subjects of morality, divine love and unity of being (vahdat-i vujûd). *Tûfân-i Ma'rifat* was not published yet. There are almost ten copies of the work in Istanbul libraries.[18].

1.3.7. *Kunûz al-ârifîn*, by Abdulqâdir Balkhî (d. 1923). The author was born in 1255 A.H. (1839) in Qundûz near Balkh. He traveled to Anatolia with his father Shaykh Sulayman, and stayed in Konya for a while, then settled in Istanbul. He became shaykh of Murâd Bukhârî Tekkesi (lodge) in Eyup after the death of his father. He had ijaza (permission) from Mujaddidiyya branch of Nakshbandiyya and Malâmiyye orders. His pedigree of masters from Naqshbandiyya is as follows: Ahmad Sirhindî, Muhammad Ma'sûm, Sayfuddîn Sirhindî, Nûr Muhammad Badâûnî, Mazhar Jân-i Jânân, Abdullah Dihlavî, Mavlavi Sâhib, Sayyid Muhammad Mîrzâ, Sayyid Sulayman Balkhî, Abdulqâdir Balkhî[19]. He has ten books all of whom are written in verse (rhyme). His work *Kunûz al-ârifîn* written in 1905 contains 5453 verses, and explains the sufi states (hâl) and stages (maqâm). I have a manuscript of this work in my private library.

1.4. **Persian Commentaries**: The following works can be cited as examples of Persian commentaries on Persian works.

---

[14] Samarqandî, ***Mukhtasar al-valâya***, Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 1702; Millet Library, Ali Emiri Fârsi, no. 962, ff. 11b-92a; Istanbul University Library, FY, no. 69 (54 folios).

[15] Samarqandî, ***Tarjuma-i Mukhtasar al-valâya*** (tr. Najjârzâda Mustafa Rizâ), Istanbul 1273.

[16] See for his life: Hamid Algar, "From Kashghar to Eyüp: The Lineages and Legacy of Sheikh Abdullah Nidâî", ***Naqshbandis in Western and Central Asia*** (ed. Elisabeth Özdalga), Istanbul 1999, p. 1-15.

[17] Güller Nuhoğlu, ***Abdullah Nidâî-yi Kâşgarî ve Hakkıyye Risâlesi***, Istanbul, Simurg Yayınları 2004.

[18] For the author see: Khoja Nash'at, *Divân* (compiled by Pertev Efendi), Istanbul University Library, TY, no. 42, ff. 1b-6a; Mehmed Tâhir, ***Osmanlı Muellifleri***, vol. II, p. 461; Ali Güzelyüz, "Hoca Neş'et'in Hayatı, Eserleri ve Tûfân-ı Ma'rifet'teki Tasavvufî Görüşleri", ***İlmî Araştırmalar***, no. 5 (Istanbul 1997), p. 167-175. *Tûfân-ı Ma'rifet*'s manuscripts can be found in: Suleymaniye Library, Haji Mahmud, no. 3654; Süleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 2836/1; Istanbul Univertity Library, FY, no. 844.

[19] For his life and works see: Husayn Vassâf, ***Safîna-i Avliyâ***, vol. II, pp. 226-230; Nihat Azamat, "Abdülkâdir Belhî", ***TDV İslâm Ansiklopedisi***, Istanbul 1988, vol. I, pp. 231-232.

1.4.1. *Manâzil al-qulûb*, by Abdullah Ilâhî Simâvî (d. 896/1491). This work, written in 889/1284, is the commentary of Rûzbihân Baqlî Shîrâzî's (d. 606/1209) *Risâla al-Quds*. It has been published by M. Taqî Dânishpijûh, inside the book entitled *Rûzbihânnâma* (Shiraz 1347/1968, pp. 387-421).

1.4.2. *Shaqâiq al-haqâiq*, by Ahmet Ilâhî (d. 9th/15th century). It is said that he comes from Bukhara originally and descends from Sadruddin Qonavi's progeny. He traveled to many countries and studied under several shaykhs, affiliated to Khalvatiyye, Malâmatiyya, Kubraviyya, and Naqshbandiyya orders, then he came to Anatolia during the reign of Fâtih Sultân Mehmed and began preaching in Edremit. He also preached in Ayasofya Mosque in Istanbul for a while and on the order of Fâtih he commented on Sadruddin Qonavî's *Miftâh al-Ghayb*. Later he settled in Bursa and continued preaching sufism in a lodge entitled Yoğurlu Baba Tekkesi. It is said that he died during the reign of Fâtih and was buried in the graveyard of his lodge at Bursa. The exact date of his death is unknown. His *Shaqâiq al-Haqâiq* is a Persian commentary on Mahmûd Shabustari's mystical work named *Gulshan-i Râz*. It is in manuscript and not printed yet[20].

1.4.3. *Sharh-i Mathnawi*, by Muslihuddin Mustafa Surûri of Gelibolu (d. 969/1562)[21]. He was the murid (deciple) of Naqshbandi shaykh Mahmûd Chalabi who was the khalifa (successor) of Amir Ahmad Bukharî. He began writing this six volume Persian commentary on *Mathnawi* of Rûmî in 957 A.H. and completed it seven years later in 964. It is a complete commentary of *Mathnawi*. It is in manuscript form and not printed yet[22].

Sharh-i Gulshan-i Râz, by Baba Ni'matullah Nakhjivânî (d. 920/1514) can be counted among the most important samples of "Persian Commentaries" by Ottoman Sufis.

2. Baba Ni'matullah Nakhjivânî (d. 920/1514) and *Sharh-i Gulshan-i Râz*

2.1. Life and Works of Nakhjivânî:

Baba Ni'matullah b. Mahmûd Nakhjivânî who was born in Nakhjivân. He studied in Tabriz and got sufi education. He was a member of Naqshbandiyya order. A later anonymous *Silsila* (sufi chain) mentions him among the murids of Ubeydullah Ahrar; but this record is unreliable for the reason that it is not supported by other sources[23]. At that time there were two Naqshbandi saykhs in Tabriz, namely Sun'ullah Kûzakunânî and his khalifa Darvish Akhî Khusravshâhî; and it is probable that Nakhjivânî got his sufi education from this line. As a matter of fact, a newly discovered handwritten *Silsilanâma*, mentions a person named Mavlânâ Baba-i Nakhjivânî among the murids of Khusravshâhî; and most likely that he is Ni'matullah Nakhjivânî. According to this source his pedigree of masters goes back to Bahâuddin Naqshband as: Bahâuddin Naqshband, Alâuddin Attâr, Nizâmuddin Khâmûsh,

---

[20] Istanbul, Topkapi Sarayi Muzesi Library, Revan Köşkü, no. 474, (180 folios).

[21] Baghdâdî, *Hadiyyat al-ârifîn*, vol. II, p. 434; Mehmed Tâhir, *Osmanli Muellifleri*, vol. II, pp. 225-226; Sa'id Nafîsî, *Târîkh-i Nazm u Nathr dar Îrân va dar Zabân-i Fârsi*, Tehran 1363./1984, vol. I, pp. 392-393; Edith G. Ambros, "Surûrî", *The Encyclopaedia of Islam* (Leiden 1997), vol. IX, pp. 895-896.

[22] Some manuscripts of *Sharh-i Mathnawî*: Istanbul, Beyazit Devlet Library, Beyazit, no. 3579 and no. 3769; Suleymaniye Library, Nafiz Pasha, no. 557-561 (volumes: 1-2-3-5-6); Suleymaniye Library, Serez, no. 1462 (only volume: 4).

[23] Anonimous, *Silsila al-turuq fi al-tasavvuf*, Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 3680, f. 60b.

Sa'duddin Kâshgharî, Alâuddin Âbîzî, Sun'ullah Kûzakunânî, Darvish Akhî Khusravshâhî, Mavlânâ Baba-i Nakhjivânî[24].

We know that Nakhjivânî visited Khalvatî Shaykh Dede Omar Rûshanî at his death bed in Tabriz in 892 (1487).[25] In Ramadân 902 (1497), Nakhjivânî completed his commentary on the Qur'an, which he had begun writing in Tabriz. In Sha'bân 904 (1499) he left Tabriz and immigrated to Anatolia, and he settled down in 905 (1499-1500) in Akshehir, a city near Konya. For a long time he was engaged in activities of teaching and guidence. He died in 920 (1514)[26]. He is known as Ulwân Akshehrî[27]. His tomb is at the Köyceghiz district of Akshehir city in Konya region. Although there is no information in sources whether he guided murids, he must have educated some murids given the fact that he established a zâwiya (lodge of dervishes). According to the foundation contract (vaqfiya), "Awqâf-i Zâwiya-i Baba Ni'matullah Nakhjivânî" which was written in 992 (1584) during the reign of Sultan Murâd III., Nakhjivânî's son Mavlânâ Hâji 'Ali Chalabi is authorized to appoint the trustees (mutavallî) and the shaykh of the zâwiya, and the restoration and renovation of the zâwiya shall be carried out on his order and approval. Today there is no trace of this zâwiya[28].

Some of the works of Nakhjivânî are: 1- *al-Fawâtih al-ilâhiyya wa al-mafâtih al-ghaybiyya*: It is a commentary (tafsîr) on the Qur'an in Arabic, and supposedly he wrote this commentary without consulting any other previously written commentary on the Qur'an[29]. It has been published in two volumes (Istanbul, 1325/1907). 2- ***Sharh-i Gulshan-i Râz***: It is an exposition (sharh) in Persian on Shabustarî's *Gulshan-i Râz*. 3- ***Risâla***: Although its name is not registered, it is an Arabic work treating the topic of being (vujûd) from the perspective of the theory of unity of being (vahdat-i vujûd). Mehmed Tâhir of Bursa calls it ***Risâla al-wujûd***[30]. Apart from these, Nakhjiwânî is also credited with the authorship of ***Hidâyat al-ikhwân***, ***Hâshiya alâ Fusûs al-hikam*** and ***Hâshiya alâ Tafsîr al-Baydâwî***[31]. Because of carelessness, most of the works registered under the name Baba Ni'matullah Nakhjivânî in library catalogues of Turkey belong, in fact, to the Shâh Ni'matullah Walî Kirmânî (d. 834/1431), founder of the Ni'matullâhiyya order. The following may be concise information about the *Sharh-i Gulshan-i Râz*:

2.2. *Sharh-i Gulshan-i Râz*:

---

[24] Shaykhim b. Mavlânâ Baba-i Shirvânî, ***Silsilanâme***, manuscript in my private collection, ff. 24a-24b.

[25] Majdî Mehmed, ***op. cit.***, s. 282.

[26] Ni'matullah b. Mahmûd Nakhjivânî, ***al-Fawâtih al-ilâhiyye wa al-mafâtih al-ghaybiyye***, Istanbul 1325/1907, quoting from the addition by the publisher at the end of the second volume with the title "tarjuma-i hâl-i mufessir" (unnumbered 2 pages). Some sources registers the date of his death as 902 A.H. See, Muhammad Ali Tarbiyat, ***Dânishmandân-i Âzarbâyjân***, Tehran 1314/1935, p. 61; Mehmed Tâhir, ***op. cit.***,vol. I, p. 40.

[27] Nafîsî, ***op. cit.***, vol. I, p. 282.

[28] Ibrahim Hakki Konyalı, ***Nasreddin Hoca'nın Şehri Akşehir***, Konya 1945, p. 476.

[29] Majdi, ***op. cit.***, p. 360; Khoja Sa'duddin, ***Tâj al-tavârîkh***, Istanbul 1279-1280, vol. II, p. 593-4.

[30] Nuruosmaniye Library, no. 2386, f. 1a-78a. Mehmed Tâhir, ***op. cit.***, vol. I, p. 41.

[31] Majdi, ***op. cit.***, p. 360; Baghdâdî, ***Hadiyyat al-ârifîn***, vol. II, p. 497; Mehmed Tâhir, ***op. cit.***, vol. I, p. 41; Nafîsî, ***op. cit.***, vol. I, p. 282.

This work's manuscript copies are evailable in Istanbul[32], Tehran[33] and Berlin[34]. This work was completed in Jumâd al-Ukhrâ 906 (1500). Since Nakhjiwânî was settled down in Akshehir in 905, he must have composed this work therein. Except for a few quotations from Fariduddin Attâr, he hardly mentions any work or person. He examines the issue of being (vujûd) in this work. The following are quotations from the work to give an idea about his study: "According to the people of love, God has a specific manifestation (zuhûr) at every level of being"[35]. "After the spirit woke up of its sleep of carelessness and forgetfulness, following its natural (fitrî) inclination, it began thinking about its true fatherland and its true origin"[36]. "It is the level of absolute unity (Ahadiyyat), which is also called 'Amâ-yi Mahd and Sawâd-i A'zam, where all divine names and attributes are folded up and disappeared, becomes manifest in the letter "mîm" of the word "Ahmad," which completes the circle of being"[37].

Conclusion:

To sum up, Sufis of Anatolia, who wrote their works in Persian, have made important contribution to Persian language and literature. They constructed a bridge between Turkish and Persian cultures. It is the Sufi literature where these two cultures mostly came together. Today Sufism still has the function of bringing these two neighbour cultures closer, as it had in the past.

BIBLIOGRAPHY

[1] Algar, Hamid, "From Kashghar to Eyüp: The Lineages and Legacy of Sheikh Abdullah Nidâî", *Naqshbandis in Western and Central Asia* (ed. Elisabeth Özdalga), Istanbul 1999, p. 1-15.

[2] Ambros, Edith G., "Surûrî", *The Encyclopaedia of Islam* (Leiden 1997), vol. IX, pp. 895-896.

[3] Anonimous, *Silsila al-turuq fî al-tasavvuf*, Suleymaniye Library, Es'ad Efendi, no. 3680.

[4] Arabzâda, Ilmî Mehmed Efendi, *Mîzân al-tarîk*, manuscript in my personal collection (unnumbered).

[5] Azamat, Nihat, "Abdülkâdir Belhî", *TDV İslâm Ansiklopedisi*, Istanbul 1988, vol. I, pp. 231-232.

[6] Azamat, Nihat, "Ali Behçet Efendi", *Türkiye Diyanet Vakfı İslâm Ansiklopedisi*, Istanbul 1989, vol. II, p. 382.

[7] Baghdâdî, Ismail, *Hadiyyat al-Ârifîn*, Istanbul 1951-1955.

[8] Bertels, E., "Ni'mat Allah b. Ahmad", *The Encyclopaedia of Islam*, Leiden 1995, vol. VIII, p. 44.

[9] Bukhârî, Amîr Ahmad, *Dîvâncha*, Millet Library, Ali Emiri Fârsi, no. 586, ff. 7b-22a.

[10] Chalabi, Lâmi'î, *Nafahât al-uns Tercumesi*, Istanbul 1289/1872.

[11] Eilers, Wilhelm - Wilhelm Heinz, *Verzeichnis der Orientalischen Handschriften in Deutschland: Persische Handschriften*, Wiesbaden 1968.

---

[32] Suleymaniye Library, Lala Ismail, no. 168, ff. 2a-246b; Istanbul University Library, FY, no. 907, ff. 1a-271b.

[33] Tehran University Central Library, no. 4077. bk. Ahmad Munzavî, *Fihrist-i Nuskhahâ-yi Khattî-yi Fârsî*, Tehran 1349/1970, vol. II, p. 1250-1251.

[34] Staatsbibliothek Preussischer Kulturbesitz in Berlin, MS Orient. Oct. 2308. Bk. Wilhelm Eilers- Wilhelm Heinz, *Verzeichnis der Orientalischen Handschriften in Deutschland: Persische Handschriften*, Wiesbaden 1968, p. 97.

[35] Nakhjivânî, *Sharh-i Gulshan-i Râz*, Istanbul University Library, FY, no. 907, ff. 3b.

[36] Nakhjivânî, ibid, ff. 4a.

[37] Nakhjivânî, ibid, ff. 12a.

[12] Güzelyüz, Ali, "Hoca Neş'et'in Hayatı, Eserleri ve Tûfân-ı Ma'rifet'teki Tasavvufî Görüşleri", *İlmî Araştırmalar*, no. 5 (Istanbul 1997), p. 167-175.

[13] Hazînî, Ahmad b. Mahmûd, *Menba' al-abhâr fî riyâd al-abrâr*, Suleymaniye Library, Shehid Ali Pasha, no. 1425.

[14] Hazînî, Ahmad b. Mahmûd, *Hujjat al-abrâr*, Bibliotheque Nationale, Pers. A.F. 263, ff. 103b-173b.

[15] Konyalı, Ibrahim Hakkı, *Nasreddin Hoca'nın Şehri Akşehir*, Konya 1945.

[16] Majdi, Mehmed, *Hadâiq al-Shaqâiq*, Istanbul 1269/1853.

[17] Mehmed Tâhir, Bursalı, *Osmanlı Muellifleri*, Istanbul 1333/1915.

[18] Munzavî, Ahmad, *Fihrist-i Nuskhahâ-yi Khattî-yi Fârsî*, Tehran 1349/1970.

[19] Nafisi, Sa'id, *Târikh-i Nazm u Nathr dar Îrân va dar Zabân-i Fârsî*, Tehran 1363/1984.

[20] Nakhjivânî, Baba Ni'matullah, *Sharh-i Gulshan-i Râz*, Istanbul University Library, FY, no. 907, ff. 1a-271b.

[21] Nakhjivânî, Ni'matullah b. Mahmûd, *al-Fawâtih al-ilâhiyya wa al-mafâtih al-ghaybiyye*, Istanbul 1325/1907.

[22] Richard, Francis, *Catalogue des Manuscrits Persans- Ancien Fonds- (Bibliotheque Nationale)*, Paris 1989.

[23] Sa'duddin, Khoja, *Tâj al-tavârîkh*, Istanbul 1279-1280.

[24] Shirvânî, Shaykhim b. Mavlânâ Baba, *Silsilanâme*, manuscript in my private collection (unnumbered).

[25] Simâvî, Abdullah Ilâhî, *Najât al-arvâh min danas al-ashbâh*, Suleymaniye Library, Pertev Pasha, no. 634, ff. 72b-118a.

[26] Tarbiyat, Muhammad Alî, *Dânishmandân-i Âzarbâyjân*, Tehran 1314/1935.

[27] Tâshkendî, Mîrak Muhammad Naqshbandî, *Navâdir al-amthâl*, Süleymaniye Library, Serez, no. 3822, ff. 11b-77a.

[28] Tosun, Necdet, *Bahâeddîn Nakşbend: Hayatı, Görüşleri, Tarikatı*, Istanbul 2002.

[29] Vassâf, Huseyn, *Safîne-i Avliyâ*, Suleymaniye Library, Yazma Bağışlar, no. 2306.

[30] Yücer, Hür Mahmut, *Osmanlı Toplumunda Tasavvuf (19. Yüzyıl)*, Istanbul 2003.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

Sheikh Ahmad Sirhindi (AH 971/1564-1624 CE)

☆☆

An eminent Indian Muslim sufi, known also as Mujadid 'alf thani "renewer of the second millennium [of the Islamic era]", The first of the great reformers, Sheikh Ahmad Sarhindi al-Farooqi an-Naqshbandi, was born in Sarhind on June 26, 1564. He belonged to a devout Muslim family that claimed his paternal line traced his descent from the caliph 'Umar Radiallahu 'anhu (the second caliph of Islam). His father Sheikh Abdul Ahad was a well-known sufi of his times. Sheikh Ahmad received his basic education at home. His initial instructions in the Holy Quran, Hadith and theology were rendered in Sarhind and Sialkot. Later, he devoted most of his time to the study of Hadith, Tafseer and philosophy. He worked for some time in Lahore as well. But the greater part of his life was spent in Sarhind, where he was to become the champion of Islamic values. It was not until he was 36 years old that he went to Delhi and joined the Naqshbandiya Silsilah under the discipleship of Khawaja Baqi Billah.

He was a prolific writer on Islamic mysticism and theology. His celebrated collection of letters, addressed to his fellow sufis as well as to a few officials of the state, was repeatedly hailed as a landmark in the development of Muslim religious thought in India.

Sirhindi's religious activities were conducted within the Naqshbandi order of the sufis, which was introduced into the subcontinent by Sirhindi's spiritual mentor, Muhammad al-Baqi Billah. Sirhindi became a prominent personality in the order, brought about an expansion of its influence in India and elsewhere, and attracted numerous disciples, whom he instructed in the

Naqshbandi mystical doctrine. He devoted a great deal of attention to the spiritual progress of the believer toward perfection.

His works reflect an unrelenting effort to integrate the basic concepts of Islam into a comprehensive sufi outlook. True to the classical sufi tradition, he endeavored to analyze Islamic concepts in a two-fold fashion in order to discover in each of them the inner and secret (batin) aspect in addition to the outward (zahir) one. In other words, all things have form (surah) and essence (haqiqah), and the highest achievement lies in understanding the inner, essential aspect of commandments and articles of faith.

During this period the Muslims in India had become so deficient in the knowledge of true Islam that they had more belief in Karamat or miracles of the saints than Islamic teachings. The Ulema and theologians of the time had ceased to refer to the Quran and Hadith in their commentaries, and considered jurisprudence the only religious knowledge. Akbar, the Mughal king had started a series of experiments with Islam, propagating his own religion Din-i-Ilahi, an amalgamation of Hindu and Muslim beliefs.

In these circumstances, Sheikh Ahmad set upon himself the task of purifying the Muslim society. His aim was to rid Islam of the accretions of Hindu Pantheism. He was highly critical of the philosophy of Wahdat-ul Wujud, against which he gave his philosophy of Wahdat-ush-Shuhud. In refuting the Naqshbandiyah order's extreme monistic position of wahdat al-wujud (the concept of divine existential unity of God and the world, and hence man), he instead advanced the notion of wahdat ash-shuhud (the concept of unity of vision). According to this doctrine, any experience of unity between God and the world he has created is purely subjective and occurs only in the mind of the believer; it has no objective counterpart in the real world.

He entered into correspondence with Muslim scholars and clerics and laid stress on following the true contours of Islam. To him, mysticism without Shariah was misleading. He stressed the importance of Namaz and fasting. Through preaching, discussions and his maktubat addressed to important nobles and leaders of religious thought, he spread his message amongst the elite in particular. As he and his followers also worked in the imperial camp and army, he was soon noticed by Jehangir. Jehangir, unlike his father, was a more orthodox Muslim. But he still insisted on full prostration by all his subjects. Sheikh Ahmad refused to prostrate before him, as result of which he was imprisoned at Gwalior Fort for two years until the Emperor realized his mistake. Jehangir then not only released Sheikh Ahmad, but also recalled him to Agra. Jehangir thereafter retracted all un-Islamic laws implemented by Akbar.

The most original contribution of Sirhindi to mystical thought seems to be his description of the spiritual transformation that occurred at the end of the first millennium of the Islamic era, following intricate changes in the structure of the mystical "realities" the spiritual condition of the Muslim community improved in a substantial manner. Prophetic perfections, which had been fading away since the death of Muhammad(صلی اللہ علیہ وسلم), regained their splendor. The person in possession of these perfections was the mujaddid, the renewer or revivalist of the second millennium. It is likely that Sirhindi considered himself to be fulfilling this religiously crucial role; his disciples certainly saw him in this light.

One of the most famous written works of him is Maktubat ("Letters"), a compilation of his letters written in Persian to his friends in India and the region north of the Amu Darya (river). Through these letters Shaykh Ahmad's major contribution to Islamic thought can be traced.

Most scholars of medieval Muslim India maintain that Sirhindi performed a crucial role in the history of Indian Islam. Indian Muslims have always faced a dilemma concerning the attitude that they should adopt toward Hindu civilization, and two streams of thought developed among them: some held that Indian Muslims should take into account the sensibilities of the Hindus and seek a common ground for the two civilizations, while others maintained that the Muslim minority, in constant danger of assimilation into the

Sheikh Ahmad's greatest contribution was undoubtedly the task of countering unorthodox Sufism and mystic beliefs. He organized the Naqshbandiya order to reform the society and spread the Shariah among the people. He wrote many books, Sheikh Ahmad continued preaching Islam till the end of his days. He urged people to adhere to the accepted and clearly laid down path of Islam. He passed away in 1624.

نوٹ: یہ مقالہ اسلامک ورلڈ ڈاٹ نیٹ کی خلیفہ انسٹی ٹیوٹ ویب سائٹ سے لیا گیا ہے۔ (شہزاد مسعودی)

واستغفروا الله إن الله غفور رحيم

بسم الله الرحمٰن الرحیم
نحمدهٗ ونصلی علٰی رسوله الکریم

Ahmad Sirhindi
From Wikipedia, the free encyclopedia

☆☆

Shaykh Ahmad al-Farooqi Sirhindi was an Islamic scholar and prominent member of the Naqshbandi Sufi order. He is regarded as having rejuvenated Islam, due to which he is commonly called "Mujadid AlfThañi", meaning "reviver of the second millennium', referring to the Islamic tradition of Mujaddid. Numerous Naqshbandi suborders .such the Mujaddidi .the Khalidi and the Haqqani sub-orders . trace their spiritual lineage through Shaykh Sirhindi, referring to themselves as "Naqshbandi-Mujaddidi". He was born on the day of'Ashura, the 10th of Muharram in the year 971 H., in the village of Sirhind near the city of Lahore in present-day India. Sirhindi's shrine is located in Sirhind, India and is referred to as "Rauza Sharif "

Contents

☆ 1 Early Education
☆ 2 Sirhindi's World view
☆ 3 Works
☆ 4 References
☆ 5 External links

Early Education

He received his knowledge and education through his father and through many shaikhs in his time. He made progress in three tariqas: Suhrawardiyya, Qadiriyya, and Chistiyya. He was given permission to train followers in all three tariqas at the age of 17 years. He was busy in spreading the teachings of these tariqas and in guiding his followers, yet he felt that something was missing in himself and he was continuously searching for it. He felt an interest in the Naqshbandi Sufi Order, because he could see by means of the secrets of the other three tariqats that it was the best and highest. His spiritual progress eventually brought him to the presence of the Ghawth and Qutb of his time, ash-Shaikh Muhammad alBaqi, who had been sent from Samarqand to India by the order of his shaikh, Muhammad al-Amkanaki. He took the Naqshbandi Order from the shaikh and stayed with him for two months and some days, until Sayyidina Muhammad al-Baqi opened to his heart the secret of this tariqat and gave him authorization to train his murids in the Order.

Sirhindi's World view

Sirhindi's worldview focused on the idea that ontologically, the prophethood is far greater than closeness with God. He believed that Sufi ideas which centered around spiritual growth beyond the material world, while exhibiting key concepts, fell short of encompassing Islam as a whole. Sirhindi, still accepting and using these ideas of walayat, or closeness with God, focused on a much more human understanding and reality by focusing on following the sunnah of Muhammad(صلی اللہ علیہ وسلم) and his companions. His influence went so far as implementing jurisprudence in the Islamic world by emphasizing the Shariah and fiqh, integrating both into Indian Muslim government and society. This was accomplished through his 536 letters collectively entitled Collected Letters or Maktubat, to the Mughal rulers conveying his ideas.

Works

His works are his letters written to many of his contemporaries known as Maktubaat.

> "Moving to Allah is a vertical movement from the lower stations to the higher stations; until the movement surpasses time and space and all the states dissolve into what is called the Necessary Knowledge (eilm ul-wajib) of Allah. This is also called Annihilation (fana').
>
> "Moving in Allah is the stage in which the seeker moves from

the station of Names and Attributes to a state which neither word nor sign can describe. This is the State of Existence in Allah called Baqa.

"Moving from Allah is the stage in which the seeker returns from the heavenly world to the world of cause and effect, descending from the highest station of knowledge to the lowest. Here he forgets Allah by Allah, and he knows Allah with Allah, and he returns from Allah to Allah. This is called the State of the Farthest and the Nearest.

"Moving in things is a movement within creation. This involves knowing intimately all elements and states in this world after having vanished in Annihilation. Here the seeker can achieve the State of Guidance, which is the state of the prophets and the people following the footsteps of the Prophet. It brings the Divine Knowledge into the world of creation in order to establish Guidance.

- Maktubat Ahmad Sirhindi

References

o Shari'at and Ulama in Ahmad Sirhindi's Collected Letters by Arthur F. Buehler

o NFIE Research

نوٹ: یہ مقالہ پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیولر کے منتخبات مکتوبات امام ربانی اور "نقشبندی فاؤنڈیشن فار اسلامک ایجوکیشن (امریکہ) کی ویب سائٹ سے لیا گیا ہے۔ (شہزاد مسعودی)

بسم الله الرحمن الرحيم

القارعة ما القارعة

وما أدراك ما القارعة يوم يكون الناس كالفراش المبثوث

وتكون الجبال كالعهن المنفوش صدق الله العظيم

کتبہ: خورشید عالم گوہر قلم برائے
حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت خواجہ شیخ سیف الدین

☆☆

حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ عنہ، حضرت عروۃ الوثقیٰ (خواجہ محمد معصوم) رضی اللہ عنہ کے پانچویں فرزند ہیں آپ ١٠٥٥ھ میں پیدا ہوئے حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ نے آپ کو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کمالات اور خصائص کی خوشخبری دی۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ آپ پر بے حد مہربان تھے۔ آپ نے بادشاہ ہندوستان اورنگزیب، شاہزادہ اعظم شاہ اور دیگر ارکان سلطنت کی دینی اور روحانی نگرانی آپ کے ذمہ لگادی کہ ان سے سلوک باطنی حاصل کریں۔

مکتوبات معصومی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی نسبت وتوجہ اور آپ کے صاحب زادے خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ کی تربیت وصحبت کے طفیل اورنگزیب نے وہ بلند مقامات حاصل کرلیے تھے جو شاہوں کو نصیب نہیں۔ ہم یہاں خواجہ سیف الدین کے نام خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے چند مکاتیب سے اقتباسات پیش کرتے ہیں، یہ مکاتیب اس وقت لکھے گئے ہیں جب خواجہ سیف الدین قلعہ معلّیٰ، دہلی میں اورنگ زیب کی روحانی تربیت میں ہمہ تن مصروف تھے:۔

> ا۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ سلمہٗ ربہٗ کے بارے میں مرقوم تھا یعنی اثرات ذکر در وظائف، حصول سلطان ذکر و رابطہ، 'قلت خطرات'، 'قبول کلمہ حق'، 'رفع بعض منکرات' اور 'ظہور لوازم طلب'، یہ سب باتیں واضح ہوئیں، شکر خدا بجالاؤ، طبقہ سلاطین میں اس قسم کے امور حکم عنقا رکھتے ہیں۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ٢٢ ملخصاً)
>
> ٢۔ تم نے بادشاہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ان کے اندر وسعت 'لطیفہ اخفیٰ' اور اس سے مناسبت تامہ کا پتا چلتا ہے اس بات

کے مطالعہ سے خوشی ہوئی۔ لطیفۂ اخفیٰ سب سے بڑا لطیفہ ہے اور اس کی ولایت سب ولایات سے اونچی ہے۔ اس لطیفے کو خاص سرور کائنات کے ساتھ خصوصیت حاصل ہے۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۳۲، ملخصاً)

۳۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ کے حالات کے متعلق مرقوم تھا، وہ واضح ہوا، طبقۂ سلاطین میں اس قسم کے امورِ غرائب روزگار سے ہیں۔
(جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۴۲، ملخصاً)

آنحضرت آپ کو شاہجہان آباد بھیجا جب آپ وہاں پہنچے تو بادشاہ خود آپ کے استقبال کے لیے آیا۔ اور نہایت عزت واحترام سے شہر میں لا کر اپنے خاص قلعہ میں فروکش ہونے کا اہتمام کیا۔ جب حضرت شیخ قلعہ کے دروازے میں پہنچے تو دروازے پر بہت سی تصویریں تھیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں اس وقت قلعہ میں آؤں گا جب ان تصویروں کو مٹا دیا جائے گا یا ہٹا دیا جائے گا۔

دوسرے دن آپ نے حکم دیا کہ تمام گویّوں، گائنوں اور ناچنے گانے والے لڑکوں اور گانے بجانے والوں کو اور بدعتیوں کو شہر سے نکال دیا جائے۔ بادشاہ نے اسی وقت قطعی حکم جاری کر دیا کہ تمام اہل بدعت کو ہندوستان سے نکال دیا جائے۔

آپ نے امر معروف اور نہی عن المنکر پر اس طرح عمل کیا کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا تھا۔ جب تک زندہ رہے پورے ہندوستان میں کسی کو جرأت نہ تھی کہ کھلم کھلا سرُود کرے یا ڈھولک بجائے۔ آپ کے نمائندے جا بجا پھرتے جہاں کہیں بدعت کی علامت پاتے تنبیہ کرتے، دکن میں ایک امیر نے خفیہ مجلس سرود قائم کی مگر بعد میں ساتھیوں سے کہا کہ اگر شیخ صاحب کو خبر ہو گئی تو مجھے بے عزت کر کے نکال دیں گے یہ کہہ کر گویّوں کو نکال دیا۔

یہی وجہ ہے حضرت عروۃ الوثقٰی رضی اللہ عنہ شیخ صاحب کو ”محتسب امت“ کہتے تھے آپ کا دبدبہ اسقدر تھا کہ امراء و سلاطین میں جرأت نہ تھی کہ شیخ صاحب کے حضور بلا اجازت بیٹھ سکیں۔ آپ کی بارگاہ عالی اطلس کی بنی ہوئی تھی جس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ اس بارگاہ میں سنہری کرسی جواہرات سے جڑاؤ رکھی جاتی۔ جس پر آپ تشریف رکھتے۔ اس کے اردگرد امراء بادشاہ اور خان نہایت ادب سے دست بستہ کھڑے رہتے۔

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ صاحب درویش ہیں انھیں اس قدر شان وشوکت کی کیا ضرورت ہے؟ یہ خیال آتے ہی حضرت شیخ نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ہمارا تکبّر اس کی کبریائی سے ہے۔

ایک معتبر آدمی نے بیان کیا کہ میں نے ٹھان لیا کہ آئندہ کبھی شیخ صاحب کی خدمت میں نہیں جاؤں گا کیونکہ وہ تکبّر کرتے ہیں اسی رات خواب میں دیکھا کہ سپاہی مجھے پکڑ کر لاٹھیوں سے مارتے ہیں۔ میں نے بیدار ہوکر اپنے خیال سے توبہ کی اور حضرت شیخ کی خدمت میں آکر مرید ہوگیا۔

ایک شخص نے کہا کہ مجھے جذام کا مرض تھا میں نے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوکر رفع مرض کے لیے التماس کی، انھوں نے کچھ پڑھ کر دم کیا، فی الفور شفاء نصیب ہوئی۔

ایک دفعہ حضرت قیوم رابع کو لڑکپن میں مرض شدید لاحق ہوا۔ حضرت شیخ آنجناب کو دیکھنے کے لیے آئے۔ حضرت قیوم رابع کی خالہ جو حضرت شیخ کی بہن ہوتی تھی آنحضرت کی شفا کے لیے التماس کی۔ حضرت شیخ نے متوجہ ہوکر فرمایا۔ اس لڑکے کا اللہ تعالیٰ حافظ و مددگار ہے میں دیکھتا ہوں کہ یہ بچہ شیخ عظیم ہوگا۔ ہزاروں لوگ اس کے حلقہ میں بیٹھے ہیں اللہ کو اس سے ابھی بہت سے کام لینے ہیں جن میں سے ابھی ایک کا بھی ظہور نہیں ہوا۔ واقعی حضرت شیخ کا مکاشفہ حضرت قیوم رابع کے حق میں بالکل صادق آیا۔

حضرت شیخ کو جذبہ بہت حاصل تھا۔ آپ کی توجہ سے لوگ بے اختیار ہوجاتے ہزاروں آدمیوں نے آپ سے فیض حاصل کیا اور کامل و مکمل ہوگئے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ ۱۰۹۵ ہجری میں وفات پائی۔

کہتے ہیں کہ آخری وقت میں حضرت شیخ کی خدمت میں ایک ایسا طبیب لایا گیا جو اہل سنت و جماعت کے عقائد کا مخالف تھا۔ آنجناب نے فرمایا کہ یہ کونسا وقت ہے کہ تم مخالف مشرب کو میرے پاس لے آئے ہو، اسے دور لے جاؤ۔ آپ کا مزار حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک سے جنوب کی طرف۔۔۔۔۔ ہے۔ آپ کے مزار پر نہایت عالیشان گنبد بنا ہوا ہے۔ اس کے اردگرد باغ لگایا گیا ہے۔ آپ کی اولاد آٹھ لڑکے اور چھ لڑکیاں ہیں:۔

صاحب زادگان:

۱......شیخ محمد اعظم

۲......شیخ محمد شعیب

۳......شیخ محمد حسین

۴......شیخ محمد عیسیٰ

۵......شیخ محمد موسیٰ

۶......شیخ کلمۃ اللہ

۷......شیخ محمد عثمان

۸......شیخ عبدالرحمٰن

حواشی

۱......خواجہ محمد احسان مجددی: روضۃ القیومیہ، جلد دوم ۲۰۰۲ء، ص ۳۴۵۔۳۵۱

۲......پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: سیرت مجدد الف ثانی۔ کراچی ۲۰۰۵ء ص ۳۸۷۔۳۸۸

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکتوباتِ خواجہ سیف الدین

(مکتوبات شریف، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی
نبیرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہما)

مرتبہ
مولانا محمد اعظم

مقدمہ
پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مقدمہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ (م سنہ ۱۰۳۴ھ) کے پوتے اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ (م سنہ ۱۰۷۹ھ) کے صاحبزادے حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ (سنہ ۱۰۴۹ - سنہ ۱۰۹۶ھ) کے یہ ۱۹۰ مکتوبات ہیں جو ان کے خلیفہ محمد اعظم علیہ الرحمہ۔ (مکتوب ۱۷۶ - ۱۷۷) نے جمع کیے تھے۔

اس مجموعے میں چار مکتوبات (۱-۲-۳-۴) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہیں۔ ان میں سے تیسرے مکتوب میں بادشاہ اورنگ زیبؒ کے احوال بھی ہیں۔ اسی طرح اس بادشاہ کے احوال حضرت شیخ محمد باقر لاہوری کے نام مکتوبات ۱۴۲ - ۱۴۸ میں بھی ہیں اور خود اورنگ زیبؒ کے نام ۱۸ مکتوبات (۲۰-۲۲-۲۳-۲۶-۳۵-۳۹-۵۶-۵۷-۵۹-۶۰-۶۴-۷۲-۷۴-۷۹-۸۰-۱۶۱-۱۶۴-۱۶۵) ہیں جن میں سے مکتوب نمبر ۳۵ میں بادشاہ کی حقیقی بڑی بہن (جو دارا شکوہ سے چھوٹی تھی) روشن رائے بیگم کے انتقال پر تعزیت کی ہے (اس بیگم کا یہ نام ان مکتوبات میں بھی ہے اور اقبال نامہ جہانگیری میں بھی۔ دوسرے عام تاریخوں میں روشن آرا نام آتا ہے) اس کے نام بھی گیارہ مکتوبات (۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۲۴-۳۴-۴۶-۶۲-۷۵) ہیں۔ اور آخری مکتوب میں بیگم کے نئی حویلی میں منتقل ہونے کا ذکر ہے۔ اورنگ زیب کے بڑے صاحبزادے محمد معظم (م سنہ ۱۱۲۴ھ) کے نام مکتوبات ۵۲-۵۳-۵۶ ہیں اور دوسرے صاحبزادے محمد اعظم (م ربیع الاول سنہ ۱۱۱۹ھ) کے نام ایک ہی مکتوب ۹۹ ہے۔ سلطان عبد الرحمٰن ابن نذر محمد خاں (بلخ) کے نام ۱۵ مکتوبات (۲۹ سے ۳۳ تک

پھر ۳۷-۳۸ اور ۴۱ سے ۵۱ تک پھر ۱۸۵-۱۸۶-۱۸۹ ہیں۔ بی بی عرب خانم کے نام ۴۷-۷۳-۷۹-۱۵۵ مکتوبات ہیں جن میں سے مکتوب ۷۹ میں ان کو "والدہ مہربان" خطاب کیا ہے۔

محتشم خان کے نام مکتوبات ۱۹-۱۰۸-۱۵۷-۱۵۸-۱۶۷ (کسی فتح کا ذکر ہے) ۱۸۴ ہیں یہ خطاب ابراہیم (پسر شیخ میر خوافی) کا تھا جو اُسی سال ہجدہم (عالمگیری) میں حج کیا ہوا تھا اور ہزاری یا صدی کا منصب بھی ملا تھا۔ بعد میں وہ سارنگپور میوات اکبرآباد و الہ آباد میں مختلف منصبوں پر فائز رہا پھر منصب سے علیحدہ بھی کر دیا گیا لیکن بیالیسویں سال جلوس میں پھر دو ہزاری منصب ملا ۴۷ سال وفات معلوم نہیں اس کے بیٹے میر محمد خان کو بھی محتشم خان کا خطاب ملا تھا (مآثر الامراء)

مکرم خان کے نام ۱۷-۱۹-۲۱ مکتوبات ہیں اس کا نام مراد کام تھا جو میرزا مراد "التفات خان" (پسر میرزا رستم قندہاری) کا بیٹا تھا۔ یہ التفات خان وہی ہیں جن کا عقد عبدالرحیم خانخاناں کی پوتی صاحبزادی سے ہوا تھا۔ شاہجہانی عہد میں دہ ہزاری منصب ملا اور لکھنؤ پھر بیسوارہ کی فوجداری ملی اور ستائیسویں سال جلوس میں مکرم خان کا خطاب ملا اور عہد عالمگیر کے دسویں سال میرزا مکرم خان کا خطاب دیا گیا۔ ۱۱۰۱ھ میں فوت ہوا۔ شعر بھی کہتا تھا (مآثر الامراء) بحیلاور خان کے نام مکتوب ۶۶ ہے۔ یہ بھی کوئی عہدہ دار ہے۔ ان کے علاوہ ممتاز علماء میں سے شیخ محمد باقر لاہوری ابن شرف الدین العباس کے نام مکتوبات ۲۵-۵۰ پھر ۱۱۸ سے ۱۲۸ تک اور ۱۸۷ ہیں۔ یہ "کحل الجواہر" کے مشہور مصنف ہیں۔ ان کے نام مکتوب ۱۲۲ میں ہے کہ آپ حافظ محمد شریف سے استفادہ کریں جو حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے پھر مکتوب ۱۸۷ میں حافظ صاحب مرحوم کے انتقال کا ذکر ہے۔ انہی مکتوبات میں سے نمبر ۱۲۲ میں شرح احوال بادشاہ دین پناہ و شاہزادہ محمد اعظم ہے اور ۱۲۸ میں شرح احوال بادشاہ دین پناہ ہے۔ حافظ محمد محسن دہلوی (م ۱۱۶۷ھ) جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے احفاد میں تھے۔ اور دہلی میں انہی کے قریب دفن ہیں۔ وہ بھی حضرت خواجہ محمد معصوم کے خلیفہ تھے۔ ان کے نام مکتوبات ۱۷۰-۱۷۲-۱۷۹-۱۸۰ ہیں۔

ملا بایزید محمد تقی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے ان کی مرصع تصنیف — "مجمع البحرین" کی اشاعت کی سعادت اس عاجز کو حاصل ہو چکی ہے۔ ان کے نام مکتوب ۵ ہے۔

حضرت خواجہ محمد معصوم رح کے دیگر خلفاء میں سے خواجہ عبید اللہ کولابی کے نام مکتوب ۱۵۴ ہے اور حاجی محمد یوسف کولابی کے نام مکتوبات ۱۴۹ سے ۱۵۳ تک، خواجہ محمد شریف بخاری کے نام ۶۹ سے ۷۰ تک، پھر ۱۱۱ سے ۱۱۴ تک اور ۱۶۸ ۔ ۱۹۰ بھی ہیں۔ انھی میں سے مکتوب نمبر ۱۰۵ میں بخاری صاحب کی اہلیہ کے انتقال پر تعزیت ہے۔ صوفی سعد اللہ کابلی کے نام ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴ ہیں اور ۸۳ میں "ذکر دخول بادشاہ دین پناہ درین طریقہ" ہے۔ میر محمد ابراہیم بن میر محمد نعمان اکبر آبادی جو جنگ کی ادلسبی پر حد دکن میں ۱۰۸۱ھ میں فوت ہوئے۔ (مآثر الامراء جلد اول) ان کے نام ۱۴۔ ۱۵۔ ۲۶۔ ۲۸۔ ۳۶ ہیں۔ شریف مکہ کے نام بھی ایک مکتوب ۱۱۷ ہے۔ محمد بن سلیمان مکی (۴۹)، مخدوم زادہ محمد حسین (۴۷، ۴۶، ۱۷۵، ۱۷۶)، میر عبداللہ (۱۸)، شیخ عطاء اللہ سورتی (۱۳)، حاجی اسد اللہ وزیر آبادی (۵۱)، ملا محمد جان (۵۴)، ملا محمد امین حافظ آبادی (۸۱۔ ۱۸۸)، ملا محمد محسن سیالکوٹی (۸۵)، شیخ محمد تھانیسری (۸۸)، بایزید سہارنپوری (۹۰ تا ۹۵)، نور محمد بنگالی (۱۰۹۔ ۱۱۰) ملا ابوالقاسم کابلی (۱۵۹۔ ۱۶۰) اخوند ملا شاہ مراد کے نام مکتوب ۱۶۶ (در بیان آنکہ ملاقات سلاطین بہ نیت حسنہ محمود است) اور ۱۶۳ ہیں۔ سندھ کے مخدوم محمد آدم تتہی (م ۱۰۶۶ھ) کے نام مکتوب ۲۶ اور محمد حامد لاہوری کے نام مکتوب ۸۳ ہے۔ گویا مذکورہ بالا ملکی اور بیرونی سلاطین، امرا، رؤسا اور علما سبھی آپ سے مستفیض تھے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ ان مکتوبات کے لکھنے والا ورع و تقویٰ، علم و فضل، خلوص و کمال میں کس قدر بلند مرتبہ ہوگا!

ملا حافظ عبدالرؤف تتہی کے نام ۱۲۷ ہے۔ ملا نجم الدین سلطان پوری کے نام ۱۲۸ اور....

میں اپنے مخدوم جناب مولانا حشمت علی خاں صاحب مدظلہٗ (محلہ تھانہ پاکر رام پور) کا بے حد ممنون ہوں کہ انھوں نے ضعفِ بصارت کے باوجود مکتوباتِ شریفہ کے اس نادر نسخے کی نقل خود اپنے دستِ مبارک سے فرما کر اس کی اشاعت کی سعادت کا موقع بہم پہنچایا۔ اور محترم بھائی مولانا ابوالفتح صغیر الدین صاحب کا بھی عین کرم ہے کہ انھوں نے حسبِ معمول اس مرتبہ بھی متن اور پروف کی تصحیح میں بڑی مدد فرمائی۔ جزاہما اللہ فی الدارین احسن الجزاء۔

احقر ـــ غلام مصطفےٰ خاں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ستایش بے انتہا نثار بارگاہ کبریای نقشبند نقوش موجودات و نیایش بے احصا نیاز درگاہ عز و علا نخل پیوند باغ کائنات کہ دین متین را بہ سیف احمدی از اذیت اغیار معصوم ساختہ بجوہر باقی فرمیت بخشید و نیر اعظم شرع مبین را بر آسمان افضال و اکمال طالع و لامع گردانید و او را علیہ السلام بخطاب مستطاب وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ممتاز و امتانش را بامر واجب الاذعان يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا سرفراز نمود اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَحْبَابِهٖ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَحْمُوْدٌ۔ و احقر خدام طریقت اقوم فقیر حقیر محمد اعظم را باحراز مکاتیب قدسی اسالیب کہ از سرچشمہ بنان الہام ترجمان جناب اقطاب مآب والد بزرگوار این فدویت کردار یعنی حضرت قطب الاقطاب شیخ الشیوخ والشباب ارشاد نژاد فیض نہاد فضل بنیاد دادہ اوج حصول امنیت و مراد نقطۂ دائرۂ ہدایت و سداد مرکز محیط ولایت و رشاد ہادی مصلح صلاح مبدأ و معاد متکای اصحاب اجتہاد و ارباب اسناد غفران پناہ رضوان دستگاہ مروج طریقہ یقین شیخ سیف الدین قدس سرہ و اقتبس برہ اتباع یافتہ بود مستعد فرمود فَحَمْدُ اللّٰهِ ثُمَّ حَمْدُ اللّٰهِ.

نسے این نامہاے رشد فرجام
کہ از آغاز او پیداست انجام
معارف آنچنان در وے ہجوم است
کہ گوئی آسمانے پر نجوم است

درو تابندہ انوارِ الٰہ است — کہ ہر دم مقتبس خورشید و ماہ است
طریقِ احمدی از وے منوّر — مشامِ طالبان از وے معطّر
لباسِ رہنمائی در برِ اُو — رجوعِ پارسائی بر درِ اُو
نمی گویم کہ مدحِ اُو نمودم — ز مدحش اعتبارِ خود فزودم
امامے کو بود معصوم از عیب — کتابِ مستطابش فیہ لاریب
حقایق از مضامینش شگفتہ — رموزش از مخالفِ او نہفتہ
ز سیفش دینِ احمد راست نصرت — ورا انّا فتحنا ہست مدحت
حقایق اندرو گردیدہ مستور — برنگِ اسمِ اعظم ہست مستور
بود تا گرم بازارِ ہدایت — بدوران تا رسد فیضِ عنایت

الٰہی باد ہادی طالبان را
حیاتِ تازہ مردہ روح دلاں را

السیاسۃ فی جمیع کلماتِ وصی العالم

بسم الله الرحمن الرحیم

مکتوب اول۔ در دید قصورِ اعمال و حصولِ بہرہ از نسبتِ ملاحت و یافتن اتحادِ جہدی به آن و ماوراے خود را تعینِ حبّی معلوم نمودن و درمیان آوردن اسرارِ لازم الاستتار و یافتن فیوض و برکات اذان مرتبۂ مقدسه بے حیلولت و مبشّر شدن به ارتفاعِ واسطه و برخے از احوالِ یارانِ خویش به پیرِ بزرگوارِ خود نوشته‌اند ۔

عرضداشت کمترین درویشان محمد سیف الدین به عرضِ احوالِ پراگندہ جرأت نموده گستاخی می نماید و به امیدِ عفو از حدِ خود تجاوز کرده درازنفسی می کند۔ قبله گاها چندانکه خواست و می خواهد که از دائرۂ مباحات قدم بیرون نهد صورت پذیر نمی شود آن قدر ارتکابِ مشتبه و مکروه و محرم نقدِ وقت است که چه بیان نماید عمل به عزیمت خود در حقِ او عنقاے مغرب است و از الشان اولیٰ و اخرا بغایت بعید افتاده۔ اما لله سبحانه الحمد که باوجود این همه خرابی و تباه کاری در محبتِ سگانِ آن درگاه قدمِ راسخ دارد و در اعتقادِ فدویت به آن عتبۂ علیه ممتاز است۔ متاعے ازین بہتر در بساطِ خود نه دارد و نظر به همین اندوخته بعضے سوانحِ سابقه و لاحقه معروض می دارد ؎

تو مرا دل ده و دلیری بین   روبهی خویش خوان و شیری بین

حضرت سلامت پیش ازین بچند سال از غایت ذره پروری به الحاقِ حقیقت الحقایق و به حصولِ بهره از نسبت ملاحت این ذره از کار را مستعد ساخته بودند و این ضعیف نیز آنچه ازین دولتِ عظمیٰ درک می کرد به عرضِ آن مصدع می گشت۔ بعض احیان آن قدر این نسبت علیه زیر باری می کرد که اتحاد جسدی معامله کمون بروز تمثیل می گردید و تکلفے در بدنِ خود احساس می نمود و الحال نیز در کارِ اسرارِ آن حقیقت عجوبه منش غواصی می نماید و چندانکه دُور دُور می رود گویا هیچ نه رفته است۔ به انواعِ مختلفه ظهوری فرماید و هر بار فنا و بقا جدید متوهم می شود

نه حسنش غایتے دارد نه سعدی را سخن پایان
بمیرد تشنه مستسقی و دریا همچنان باقی

لهوا مسکن خود را تعینِ حبی معلوم می کند و خود را محاطِ این تعین که فوقِ او تعینے نیست می یابد و عجایب و غرایب چیزها از راه همین تعین در خود می فهمد و مثلِ ابر نیسان انوار و برکات می بارند و اسرار لازم الاستتار بلوے در میان می آرند۔ در بعضے اوقات چنان متمثل گشته است که مروارید و زیورها را بر وے نثار می کنند۔ و آن قدر مشغوف این نسبت است که نسبتهاے دیگر گویا مستور شده اند و ایضاً این درویش را آن عالی حضرت بارها به ارتفاع واسطه و اخذ فیوض و برکات از مرتبهٔ مقدسه بے حیلولت بشر ساخته اند و وجه علامت کمالِ اتحاد با حقیقت محمدی صلی الله علیه وسلم همین رفع واسطه است۔ و این قسم اتحاد نصیب اقلِ قلیل است۔ چنانچه از مکتوبات قدسی آیات ظاهر می گردد۔ اما بهره از اصالت در حق این قسم شخصے لازم است یا نیست امیدوار است که بجواب سرافراز گردد و قبلهٔ عارفان سلامت صلاح آثار فسیح ظهور الله که از ارباب کشف و شهود است از ابتداے شغل تا این زمان عجایب و غرایب چیزها نقل می کند از عروج افلاک سبعه و ظهورِ انوارِ عرش و صحبت خیر البشر علیه و علیٰ آله من الصلوٰة افضلها و من التسلیمات اکملها بارها ظاهر می ساخت و الحال عروج عناصر اربعه را

درک می کند۔ و صوفی عبد الغفور که حقِ خدمت بجا می آرد محبتے خاص دارد که از راهِ آن در اکثر مقامات امیدوار است که معیت داشته باشد آثارِ وجودِ موهوب در وے متوهم می گردد و صلاح آثار حافظ موسیٰ یکے از یارانِ فقیر است و به شرفِ صحبتِ آن حضرت مشرف گشته در قلبهاتِ وحدتِ وجود بود چنانچه می گفت که هر ذره از ذراتِ وجودِ من ندا اَنَاالحق می زند۔ فقیر خواست که او را ازین حال بر آرد و لمحه در خلوت با وے سکوت نمود بعد از برخاستن ظاهر ساخت که تمام ورقِ من گردانیده اند لِلّٰهِ سبحانه الحمد که ازان مضیق مخلصی یافته به شاه راه افتاد۔ و از یارانِ جدید حاجی عبد الرؤف امام جامع مسجد فتحپوری بیش از دیگران ترقیاتِ عالی نموده از لحوقِ صفات به اصل بے تکلف می گوید و خود را و تمام عالم را گم ساخته به شهودِ خاص ملتذ است و معنیِ بقا نیز درک می کند۔

چون بادشاه و اهلِ عسکر درین شهر نیستند بعضے گوشه نشینان و طالب علمان شکسته دلان که به مراحل از اهلِ عسکر بهتر اند اخلاص بهم رسانیده اند خصوص حافظ عبد الجلیل لنگ که یکے از شیوخ این حدود است و جماعته از اغنیا با وے بسرِ نیاز دارند و ملتفت خان وغیره به ارادت خواست و نیازمندی تمام دارند و به فقیر عجب حسنِ ظن پیدا کرده چند بار صحبت سکونت داشته از راهِ دور به اخلاص و طلب تمام می آید۔ و چندے دیگر به شغل اند که هر کدام به اذکار و مراقبات سرگرم اند۔ و فضائل مآب محمد فاضل پسر میر محمد عارف منگل کوٹی به اخلاص محبت تمام به فقیر همراه می کند امیدوار است که به شرفِ صحبت نیز مشرف گردد۔ بے ادبی از حد گذشت امیدوارِ عفو است۔ حضرت سلامت چون ایامِ رخصت محمد صادق افغان نزدیک رسیده امیدوار است که به توجهاتِ عالیه سیراب گردد و به عنایات و بشاراتِ مخصوص سربلند شود۔ و بباب صوفی پائنده و صوفی سعد الله و ملا درسی که در محبتِ حضرت فدا است ملا عبد الخالق

وحاجی محمد شریف التماس توجهات خاص دارد۔ حضرت سلامت وقت رخصت خواجه محمد سلم خلعتے متبرک مثل یاران دیگر عنایت فرمایند و به بشارات عالیه بهتر سازند که در محبت حضرت فانی است۔ حامل عریضه نور محمد متوطن سرهند بهت امیدوار مهربانی است۔ والسلام

مکتوب دویم۔ در ظاهر شدن اشفاق از مزارات متبرکه و ظهور نمودن امام ربانی و حضرت میان جیو کلان و در اکثر منزل عنایات فرمودن و ظاهر شدن حضرت خواجه نیرنگ به کمال رفعت و مائل یافتن نسبت خود را به نزول و معلوم نمودن راه وصول خود را در نهایت علو و تزئین مخصوص بودن این مسلک بمراد آن۔ و شمه از احوال سلطان وقت نیز به سر بزرگوار خود نوشته اند۔

عرضداشت بندهٔ مهجور محمد سیف الدین به خادمان عتبهٔ علیهٔ عاکفان سدهٔ سنیه می رساند که در اثنائے راه به مزارات متبرکه رسیده شد و آثار اشفاق و مهربانیها از عزیزان در حق خود مشاهده نمود۔ و خصوصی در موضعے که عارف ربانی حضرت میان جیو کلان وصال نموده اند آن حضرت به شان رفیع ظهور فرموده در اکثر منزل عنایات داشتند و هرچند با این شهر معظم نزدیک می شد خلعتهائے فاخره در بر خود می یافت۔ روز عرس به زیارت حضرت خواجه نیرنگ خواجه باقی بالله استسعاد دریافت۔ بجاه و جلال عظیم مانند بادشاهان ظهور نمودند۔ و به نورانیت تمام طلوع فرمودند۔ و نسبت این فقیر به نزول مائل تر است و گاه گاه عروج هم واقع می شود۔ در هنگام عروج به طالبان نشستن خالی از صعوبت نیست۔ درین روزها عروج خاص واقع شد۔ در راه وصول خود را در نهایت علو شان و تزئین عالی دریافت و معلوم شد که این قسم مسلک مخصوص به مرادی است که به سیر مرادی راه رفته باشد و مریدان را ازین جا قدم گاهے نیست۔ و حسن و نضارت آن را به کدام زبان بیان نماید۔ و امر دیگر که از جمله اسرار لازم الاستتار است در خود یافته تعلق به حضور دارد و یضیق الصدر و لا ینطلق اللسان

نقد وقت است لله سبحانه الحمد که بادشاه دین پناه را در خدمت حضرت اخلاص بنوع دیگر است۔ از ذکر لطائف و ذکر سلطانی گذشته به ذکر نفی و اثبات مقید است و ظاهر می سازد که بعضے اوقات خطره مطلقاً نمی آید و گاہے که می آید استقرار نمی گردد۔ ازین راه خیلے محفوظ است و می گوید که بیش ازین من از ہجوم خواطر دل تنگ بودم۔ و شکر این نعمت بجا می آرد۔ و مزیت این طریق عالی را بر طرق دیگر می گوید و به رخصت کردن فقیر راضی نمی شود بالجمله امید وار توجہ غائبانه حضرت است۔ امید که شفقت نموده نگاہے بجانب او نمایند و اگر امرے معلوم شود در عنایت نامۂ فقیر مندرج سازند۔ و تالاب کرکهیت که در تهانیسر است مقرر نموده اند که در آنجا سرائے عالی بنا نمایند۔ سابقاً حسب الحکم به شیخ عبد العزیز در اخراج فاحشات و ارتفاع روز آکادیسی کفار رفته است ظاهر العمل در آمده باشد۔ در امور دینی آنچه گفته می شود بے تکلف قبول می نماید۔ حضرت سلامت جماعه که به فوز غلامی آن حضرت در آمده اند بعرض اخلاص مصدع اند خصوص خان سعادت نشان سزاوار خان و محمد رضا و پسر او و سعادت آثار میرزا جمال الله پسر سعید خان و فضائل مآب شیخ مخدوم و صدیق بیگ و غیرہم که در حلقۂ غلامی استعداد یافته اند و سیادت مآب میر کمال الدین حسین داماد میر ابراہیم مرحوم که الحال به دخول طریقۂ علیه استعداد یافته عرض اخلاص می رسانند و یاران اینجائی خواجه محمد زاہد و میان رفیع الدین و اخوند ملا درسکی و صوفی سعد الله و محمد حسین و ملا قاسم و شیخ عمر عرب و حاجی احمد و خان بیگ و حافظ الہیار و ملا عبد الغفور عرض اخلاص می نمایند و از اخلاص جان فشانیہا و مہربانیہا میر محمد ابراہیم به کدام زبان ظاہر سازد و در در آمدن قلعه و در بازارہا سے در حضور انبار جنس خود در جلو می گردد۔ قبله گاہا دو زانه به سبب ہجوم یاران نوشتن میسر نیامد لهذا بعد از نماز عشا تحریر نمود اگر خطاے رفته باشد معذور خواہند داشت

والسلام!

مکتوب سویم۔ در شوق ملازمت حضرت ایشان و دریوزہ توجہ غائبانہ در حق خویش و در دید قصور اعمال و شمہ از احوال بادشاہ دین پناہ نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

مرا کشید وطنابم بہ گردن اندازید
کشان کشان چو سگانم بہ پیش یار برید

عاصی مہجور محمد سیف الدین کہ از برکات حضور محروم است و درین دار التفرقہ بہ ابناء الدنیا محشور۔ التماس عنایت خاص در خود دریوزہ می نماید ع

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

اشتیاق قدمبوسی را چہ شرح دہد چندانکہ باین مرد مقدمات رخصت آوردہ شد رضامند نمی شود و جذب کشش حضرت در کار است کہ ازین گرداب ضلالت برآرد ع

ترحم یا ولی اللہ ترحم

ہموارہ از قہر الٰہی جل شانہٗ ہراسان است کہ مبادا خرابی این کس را درین اجتماع نہ خواستہ باشند۔ وائے اگر دستگیری حضرت امداد نہ فرماید؎

تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من
پیادہ می روم و ہمرہان سوارانند

فضائل پناہ شیخ عبد الحمید بخدمت گرامی استسعاد خواہد یافت از حقایق اینجائی بہ تفصیل مشارٌ الیہ اطلاع دارد۔ مجملاً آنکہ این مرد بزرگ خطرہ را از قلب مطلقاً منتفی می یابد و در دماغ معادم می کند و بمعیت مشرف شدہ امیدوار توجہ است۔ حضرت سلامت درین روزہا صحبتہائے طولانی واقع نمی شود و بعضے مکاتیب غامضہ مذکور می گردد و بہ اخلاص تمام می شنود۔ امید است کہ از مخلصان خاص حضرت گردد۔ والسلام

مکتوب چہارم۔ در بیان آنکہ مقصود از آشنائی سلاطین رفع مظالم است و در سفارش بعض احبہ بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

حضرت سلامت در وقتِ رخصت بادشاهِ دین پناه گفته شد که مقصود و علتِ غائی از آشنائی شما ارتفاعِ مظالم است والآن العیاذ باللّٰه من ذالک چنانچه عاملِ پرگنه وارِدک عبدالرسول ظالم را بعد از گفتگوے بسیار عزل کنانیده شد۔ و تفصیل بعضے مقدمات در کتابت مبرک قند نوشته از آنجا واضح خواهد شد۔ حضرت سلامت ملا شاه حسین امیدوار عنایاتِ خاص است وکذالک حاجی عاشور بلخی و حاجی شریف بلخی السیر خود سگِ کمترین آن آستانه است یقین که موردِ اشفاق و مهربانیها خواهد شد۔ والسلام

مکتوبِ پنجم۔ به صوفی پائنده در بیانِ تعینات ثلثه و بیانِ آنکه وصولِ منتهی با تعینِ حبی است و همین تعین تعینِ اول است و مرکزِ این تعین ناشی از مقامِ محبوبیت است و تفصیلِ آن ناشی از خلة و ما یناسب ذالک۔

باسمه سبحانه۔ محمود فضلی۔ جناب ارشاد پناهی صوفی پائنده محمد معلوم نمایند که بشارات تعینِ حبی در حضورِ حضرت ایشان در حق شما متحقق شده بود۔ الحال امید است که ترقیاتِ بے انداز فوقِ آن تعین نموده باشند لیکن بدانند و آگاه باشند که وصولِ قدمی فوقِ این تعین ممکن نیست اگر هست وصولِ نظری است و بیانش آن است که فوقِ تعینِ علمی جملی نزدِ شیخ ابنِ عربی و متابعانِ او سیرِ سلوک اصلا نیست و حضرت مجدد الف ثانی فوقِ آن تعین چندین مراتبِ سلوک بیان فرموده اند تا آنکه تعینِ وجودی ظاهر شود و مرتبه که فوقِ آن مرتبه است لاتعین متحقق شد و تا چند گاه تعینِ اول همین وجودی قرار یافت چنانچه نزدِ شیخ ابنِ عربی تعینِ اول تعینِ علمی جملی است و مرتبه که فوقِ اوست آن را مرتبهٔ ذات می گویند۔ آخر الامر در آخرِ حیات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللّٰه تعالی عنه فوقِ تعینِ وجودی حبی منکشف شد و سیرِ سلوک تا اینجا منتهی شد و فوقِ آن قدم و سیر و سلوک را گنجایش نماند۔ الا الحمد للّٰه سبحانه که نظر را از آنجا منع نه فرموده اند

ع   بلا بودے اگر این ہم نہ بودے

این نوع معارف از حیطۂ عقل و بیان خارج است و خواص در رنگ عوام در فہم آن عاجز و قاصر اند۔ و این تعین حبی را حقیقت الحقائق نیز می گویند و مرکز آن تعین اشرف اجزا است ناشی از مقام محبوبیت است۔ و حقیقت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام از اینجا ظہور یافتہ و تفصیل آن تعین ناشی از مقام خلت و حقیقت ابراہیمی است علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام تا کدام صاحب دولت باشد کہ جامع مقامین محبوبیت و خلت گردد و نعمت در حق او تمام شود زیادہ برین تا کجا اطناب نماید۔ امید است کہ درین سیر ما وراء النہر عالمے از وجود شریف منور گردد۔ والسلام۔

مکتوب ششم۔ بہ سلطان وقت در بیان آنکہ عمل بہ رخصت احیاناً عزیمت است و تجمل در لباس بہ نیت حسنہ محمود است و ترک آن بہ قصد شہرت مذموم۔ و بیان آنکہ قبول ہدیہ از سلاطین و غیرہم جائز است و ایراد آثار کثیرہ درین باب ....

از نازکیہائے و احتیاطات امام ہمام چہ نوشتہ آید۔ ہر چند این معانی بیشتر ہم بہ مطالعہ در آمدہ اَمَّا هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَضَوَّعُ۔ لیکن بہ مقتضائے حدیث اِنَّ اللّٰهَ كَمَا يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى بِالْعَزِيْمَةِ يُحِبُّ اَنْ يُّؤْتٰى بِالرُّخْصَةِ عمل بہ رخصت ہم احیاناً عزیمت است كَمَا هُوَ مُخْتَارُ جَمٍّ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَالْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ وَهُمْ فِيْ غَايَةِ الْوَرَعِ و حسن عمل ہمہ واجب۔ مع ذلک عمل آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام در قبول ہدایا از سلاطین و غیرہ معنی است کما فی الاحادیث بعض روایات و غیرہا کہ نوشتہ شدہ بہ مطالعۂ خاص در آید فی مطالب المؤمنین وَلِبَاسُ الشُّهْرَةِ فِي الرَّثَاثَةِ وَالْخُشُوْنَةِ مَكْرُوْهٌ كَذَا فِيْ شِرْعَةِ الْاِسْلَامِ وَسُئِلَ الرَّسْغَنِيُّ عَنْ

الزينة والتجمل في الدنيا۔ قال خرج رسول الله صلى الله عليه ذات يوم وعليه رداء قيمته الف درهم وربما قام الى الصلوٰة وعليه رداء قيمته اربعة الاف درهم۔ ودخل عليه رجل من الصحابة يوما وعليه رداء خز فقال عليه الصلوٰة والسلام اذا انعم على عبد احب ان يرى اثار نعمته عليه۔ وابو حنيفة كان يرتدي برداء قيمته اربعمائة دينار واباح الله تعالى الزينة في قوله تعالى قل من حرم زينة الله التي اخرج لعباده والطيبات من الرزق۔ وكان ابو حنيفة رحمة الله يقول لتلامذته اذا رجعتم الى اوطانكم فعليكم بالثياب النفيسة واياكم والثياب الخسيسة فانه مع زهادته وورعه وكان يوصيهم بذلك كذا في الذخيرة وكان ابو حنيفة رحمة الله يكور قلنسوته وليلا مائة ونفيه ومحمد بن الحسن يلبس الثياب النفيسة في روضة الاحباب فروة بن عمرو خزاعی که از قبل بادشاه روم بر دریاے عمان عامل بود از زمین بلقا شترے سفید که اورا فضه می گفتند و اسپے و دراز گوشے و جامه چند نرم و قباے سندس وطلا به آن حضرت علیه الصلوٰة والسلام برسم هدیه ارسال نمود و حضرت فرستاده اورا قبول فرمود۔ در کتاب مطالب المؤمنین فتوی بر قبول کردن هدیه از سلاطین جائز داده است و دلیل بر اثبات مدعاے خود آورده که في قبول رسول الله صلى الله عليه وسلم الهدية من بعض المشركين دليل على ما قلنا كذا في المحيط ومن رق ثوبه رق دينه۔ و مراد ستر عورت است كذا صح من الثقات۔ و هر ذوق و تکلف حضور در اینجا در حق جماعت است که بدوام حضور بے تکلف نه رسیده اند۔ و اما المنتهی فمعامله

وراء الورع وكما صرح به الامام في موضع آخر وآنچه الم در احتیاط ششم فرموده که
از دل خود فتوی پرسد نه از مفتیان اگر مسئلہ اہل دل است صحیح است در ارتکاب
رخص ولقد احتج من جوز اخذ مال السلاطين اذا كان فيها حلال وحرام
مما لم يتحقق ان عين المأخوذ حرام بما روي عن جماعة من الصحابة انهم ادركوا
ايام الائمة الظلمة واخذوا الاموال منهم ابو هريرة وابو سعيد الخدري وزيد
بن ثابت وابو ايوب وجرير بن عبد الله وجابر وانس رضي الله عنهم عن مروان
ويزيد وعن عبد الملك واخذ ابن عمر وابن عباس من الحجاج واخذ كثير من
التابعين عنهم كالشعبي وابراهيم والحسن وابن ابي ليلى واخذ الشافعي من
هارون الرشيد الف دينار في دفعة واخذ مالك من الخلفاء اموالا جمة
وقال ابو هريرة اذا اعطينا قبلنا واذا منعنا لم نسأل وعن سعيد بن المسيب
عن ابي هريرة كان اذا اعطاه معاوية رضي الله عنه سكت وان منعه وقع
فيه وروى نافع عن ابن عمر ان المختار كان يبعث اليه المال فيقبله ثم يقول
لا اسأل احدا ولا ارد ما رزقني الله ناقة فقبلها وكان يقال لها ناقة
المختار وعن نافع انه بعث ابن معمر الى ابن عمر ستين الفا فقسمها على الناس
ثم جاءه سائل فاستقرض من بعض من اعطاه واعطى السائل ولما قدم
الحسن ابن علي على المعاوية رضي الله تعالى عنهم فقال الا اجيزك بجائزة
لم اجز بها احدا من العرب ولا اجيز احدا بعدك من العرب فقال فاعطاه
اربعمائة الف فاخذها وعن حبيب ابن ثابت لقد رأيت جائزة المختار
لابن عمر وابن عباس فيقبلانها فقيل ما هي فقال مال وكسوة وعن الزبير

ابن عدی انه قال قال سلمان اذا کان لک صدیق عامل او تاجر یقارف الربوا
ای یباشره فدعاک الی طعام او نحوه او اعطاک شیئا فاقبل فان المهنا لک
وعلیه الوزر فان ثبت هذا من الغزالی فالظاهر فی معناه وعن جعفر وعن
ابیه ان الحسن والحسین کانا یقبلان جوائز معاویة وقال حکیم ابن جبیر
وقد جعل عاملا من اسفل الفرات فارسل الی العشقری اطعمونا مما عندکم
فارسلوا بالطعام فاکل واکلنا معه وقال العلاء بن زهیر الازدی اتی ابراهیم
اطعمونا مما عندکم الی وهو عامل علی حلوان فاجازه فقبل وقال
ابراهیم لا باس بجائزة العمال لان للعمال مؤنة ورزقا ویدخل بیته المال
الخبیث والطیب فما اعطاک فهو من طیب ماله فقد اخذ. هؤلاء کلهم
جوائز السلاطین الظلمة هذا ملخص کلام الامام فی الاحیاء. بالجمله طوائف مشائخ
مختلف است وکلهم علی الهدی.

مکتوب هفتم به مغفوره مرحومه روشن راے بیگم در تحریص بر محاسن ذکر و بیان آن که سرعت تاثیر مخصوص این طریقه است و مشائخ وقت بعد از ریاضتهاے شاقه بذکر قلبی می رسند۔ و بیان آنکه طریق توجه و جذبه و تشریع ذکر قلبی در ابتدا همه از تصرفات حضرت ایشان ما است و ترجیح این طریق۔ و بیان فناے نفس و فناے جذبه و بیان آنکه زوال صفات بشری منوط بادل است ؎

آسمان سجده کند بهر زمینے که درو
یک دو کس یک دو نفس بهر خدا بنشینند

چندے از طالبان حق که دریک دیگر فانی شده بنشینند مثمر برکات عظیمه است. حضرت حق سبحانه تعالی به کمال عنایت خویش این دولت را بشما نصیب گردانید و این هم

عجب تر آنکہ این قدر صحبت شما را اثر پیدا شدہ کہ دیگرے ہم منتفع تواند شد۔ چنانچہ از نوشتۂ دیروز بہ وضوح انجامید شکر آن را بجا آرید لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ، مشائخ این وقت کہ خود را بہ شیخی کشیدہ اند سالہا جان می کنند و چلہا می نشینند و ذکر جہری می کنند کہ یک لحظہ ذکر قلبی دریابند میسر نمی شود چہ جائے آنکہ دیگرے را از صحبت ایشان حاصل شود۔ مشائخ نقشبندیہ کہ این سلسلہ احمدیہ معصومیہ انتساب دارند ہمین حال دارند از سلاسل دیگر کہ قادریہ و چشتیہ باشد چہ گوید این ہمہ شیوع ذکر قلبی در ابتداء از تصرفات حضرت ایشان ما ست در اولیائے سابق این نوع کمتر بود و درین آوان خود مطلق رفتہ است و غیر از اسم و رسم چیزے دیگر نماندہ۔ شیخ اوحد الدین کرمانی کہ از مشائخ کبار بود بعد از شصت سال او را دوام ذکر حاصل شدہ بود چنانچہ می فرماید ؎

اوحدی شصت سال سختی دید — تا شبے روئے نیک بختی دید
سال و مہ چون ملک بسر گشتم — تا فلک وار دیدہ ور گشتم
بر سر پائے چلہ داشتہ ام — نہ کہ انا ہر رمہ داشتہ ام
از برون در میان بازارم — وز درون خلوتست با یارم

بہ این بیت آخر اشارتے بہ ذکر دوام می نماید و مراتب دیگر کہ فنائے قلب و فنائے جذبہ و فنائے نفس باشد ازین دوام ذکر بمراتب بالا ست چہ ذکر در رنگ الف و با ہست کہ اطفال را تعلیم می نماید ع

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

نقشبندی کہ بطریقۂ بزرگان ارتباط ندارد تلقین و شغل بہ مریدان کمتر می نمایند و اگر می فرمایند شروع از حبس دم و ذکر نفی و اثبات می کنند و از قوت حبس بعد از مدتہا

یکان یکان را حرکت قلب می شود و ہمین قسم مشائخ قادریہ اول ذکر نفی و اثبات کردہ بعد از سالہا بہ ذکر قلب برسند طریق توجہ و جذبہ و تصرف مخصوص بہ حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ لہٰذا بزرگان ما طالبے را کہ در طریقہ قادریہ مرید می شود اسم ذات تلقین می فرمایند چہ در اواخر ہمہ را بازگشت بدین اسم مبارک ہست۔ اما بعد از ریاضت شاقہ کسے را کہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ بکمال تصرف عنایت فرمودہ ہست می تواند کہ طرفۃ العین القاء ذکر و حضور بہ طالب صادق نماید۔ خوشتر گفت ؎

یک لحظہ عنایت تو اے بندہ نواز　　بہتر ز ہزار سال تسبیح و نماز

این طریقۂ علیہ مشتمل بہ طریق احمدی ہست کہ جامع جمیع سلاسل ہست و خلاصہ جمیع طریقہا فی الحقیقت نسبت این طریق عالی ہیچ طریقہ مناسبت ندارد و از ہمہ بلند ہست۔ کمال عنایت خداوندی عزشانہٗ کہ درین طریق داخل ساخت و شوق سلوک این راہ عنایت فرمود فطُوبٰی لَکُمْ وَبُشْریٰ۔ استغفارے از فنائے نفس نمودہ بودند۔ بدانند کہ ذات ممکن عدم ہست۔ و آنچہ از صفات کمال از وجود و سائر صفات از سمع و بصر و قدرت و حیوٰۃ و کلام و ارادت و غیر آن مستعار و مستفاد از مرتبۂ وجوب ہست و پرتوے ہست از آن مرتبۂ مقدسہ مثلاً علم ممکن پرتوے ہست از علم الٰہی و ظلے ہست از ظلال آن علم۔ و علیٰ ہذا القیاس صفات دیگر ممکن بہ این قیاس عاریتے و باین نمود بے بود خود را صاحب صفات بالاستقلال می داند و شرکت در صفات خاصۂ واجب الوجود می نماید و در امانت خیانت می کند ؎

وصافی خود بزعم حاسد تاکے　　ترویج چنین متاع کاسد تاکے
تو معدومی خیال از ہستی تو　　باشد فاسد خیال فاسد تاکے

و چون بکمال فضل می خواهند که بنده را به قرب خویش بنوازند این معرفت او را عطا می فرمایند تا اعراض از خود و اقبال به اصل می نماید ذاتِ خود را عدم صرف جماد بے حس و حرکت می بیند و آنچه در وے تعبیه کرده اند بذوق می یابد که عاریت و امانت بیش نیست۔ مولوی رومی می فرمایند ؎

چون بدانستی تو خود را از نخست　　سوئے آنحضرت نسب کردی درست
و آنکه دانستی که ظلِ کیستی　　فارغی گر مُردی و گر زیستی

باید که این مراقبه را نیک فهمیده ملاحظه نمایند و صفات را از خود منتفی نموده حوالۂ اصل کنند در فنائے جذبه هر چند سالک خود را گم می یابد اما صفاتِ بشری او هنوز برجا است بسبب غلبۂ جذب از نظر مستور می شوند بخلاف فنائے حقیقی که بالا ذکر یافت۔ صفات از بیخ دین کنده می شوند و اثرے از وجودِ بشری نمی ماند لِلّٰہِ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ که فنائے قلب و فنائے جذبه را خود خوب درک نموده نوشته اند۔ امید که این مراقبه هم بوجه احسن در ذهن قرار گیرد۔ فقیر در نوشتن تقصیر نه کرده نهایتِ کرم اوست تعالیٰ که غائبانه کسب این کمالات نموده اند و معامله بجائے رسیده است که دیگران را از صحبتِ شما بهره برسد۔ در حق سلاطین این قسم امور حکم عنقائے مغرب دارد و معلوم نیست که تا حال در نسلِ پادشاهان خصوص در طائفۂ نساء با این عنایات سرفراز شده باشد۔ هرگاه در فقرا این قسم امور نادر باشد از سلاطین چه گفته آید۔ این همه از کشش جذبِ محبت است که نصیبِ وقتِ شما است۔ والسلام۔

مکتوب ہشتم۔ نیز به بیگم مذکوره در بیان فنائے نفس به طریقِ اجمال۔

هر کسے کو دور ماند از اصلِ خویش　　باز جوید روزگارِ وصلِ خویش

هر ظل را به اصل خود شاه راهے است و هیچ خارے و خسکے در میان شان حائل نیست

اگر خار و خسک است اعراض او، از اصل و اقبال او بجود است۔ اَنْتَ الْغَمَامَةُ عَلَی الْمُسْکِ۔ ع

با ما رسیہ نشین و با خود نشین

مراد از ظل ممکن است و مراد از اصل اسم الٰہی است جل شانہٗ کہ مربی سالک است چہ مقرر این طائفہ علیہ است کہ فردے را از افراد عالم اسمے است از اسمائے الٰہی جل شانہٗ کہ تربیت ظاہر و باطن او از ان اسم است و ہر چہ در آدمی نمودار است از وجود و صفات ہمہ مستفاد از ان اسم است و فنائے نفس عبارت از لحوقِ صفاتِ ممکن است بہ اصلِ او کہ آن اسم باشد۔ و چون این دید عاسیتے غالب می آید سالک وجود و صفاتِ خود را پرتوِ آن اسم می یابد و چون بکمال می رسد جمیع صفاتِ خود را بہ اصلش می نماید و خود را بعدمِ صرف متحقق می شمرد۔ این زمان نہ از عارف نامے می ماند و نہ نشانے چہ ذاتِ او عدم بود و آنچہ او را دادہ بودند بطریقِ امانت بودہ چون امانت بہ اہل آن رجوع کرد آنچہ ذاتی او بود بحال ماند این است بیان طریقِ فنائے نفس بہ طریقِ اجمال ہر چند دیروز ہمین قسم معارف نوشتہ شدہ لیکن برائے وضوح باز نوشتہ آمد نیک ملاحظہ نمایند۔ و اگر در جائے شبہہ ماند باز استفسار نمایند۔ چہ توان کرد عمدہ این کاروبار صحبت است غائبانہ فہمیدن این قسم امور بغایت مشکل است اما للہ سُبْحَانَہٗ الْحَمْدُ کہ غیبتِ شما زیادہ از صحبتہائے دیگران است۔ آنچہ بشما درین مدتِ قلیل غائبانہ دادہ اند بہ طالبانِ حضور بعد از مدتہائے شود۔ این ہمہ ثمرۂ خدمت گاری و خاکساری است کہ بہ فتوائے یاب اللہ از شما بہ وقوع می آید۔ امید وار باشند۔ والسلام:

مکتوب نہم۔ نیز بہ بیگم مرحومہ در جواب مکتوبِ او کہ از اتحاد صفات خود با صفات حق نوشتہ بود و بیان فرق در میان یافتن حسنات خود را عین صفات حق و یافتن آنہا پرتوِ صفات او سبحانہٗ۔

نوشتہ بودند کہ صفات خود را صفات حق می یابم این مقام معتبر ہست بوحدت وجود۔ و بس مقام عالی ہست۔ لیکن درینجا دو دقیقہ الیست یکے آنکہ سالک وجود و صفات خود را عین وجود حق سبحانہٗ می یابد و دیگر آنکہ وجود و صفات خود را پرتوِ وجود و صفات حق می یابد نہ عین آن و تفرقہ درین دو دارد دقیق ہست نیک ملاحظہ نمودہ بنویسند و آنچہ از احوال چندے کہ داخل طریق شدہ اند نوشتہ بودند کہ ذکر دل آنہا جاری ہست باید کہ الحال لطیفۂ روح را نشان دہند و چون این لطیفہ را خوب بفہمند مقامِ لطیفۂ اخفی را تعین نمایند و یکے از آنہا چند مواقع روشن کہ دیدہ بود بغایت عالی ہست احوالِ شما ہست کہ در آنہا منعکس گشتہ ہست نیک بحال آنہا مقید باشند۔ والسلام۔

مکتوب دہم۔ نیز بہ بیگم مغفورہ در بیان آنکہ اہل اللہ بعد از فنا و بقا ہر چہ می بینند در خود می بینند و بیان آنکہ بہ تکرار کلمہ طیبہ نفی جمیع مقاصد باید نمود و ذکر خالص و کمالاتِ این طریقہ علیہ بہ طریقِ اجمال۔

لَہُ الْحَمْدُ۔ اہل اللہ بعد از فنا و بقا ہر چہ می بینند در خود می بینند و ہر چہ می شناسند در خود می شناسند و حیرت الیشان در وجود خود ہست وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ باید کہ نیک بحالِ خود تفکر نمایند و بہ تکرار کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جمیع مقاصد و مرادات نفی نمودہ اثبات معبود بحق نمایند و صفات و افعالِ خود را بہ اصلِ آن حوالہ کردہ متخلق بہ اخلاقِ الٰہی عز شانہٗ گردند و چون این ہر دو کمال کہ مشائخ دیگر کمال گفتہ بہ انجام برسد شروع سیرِ ولایتِ کبریٰ کہ ولایتِ انبیاء ہست علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات می شود۔ و این ولایتِ کبریٰ در اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شائع بود

بعد از زمانِ اصحاب رُو به استتار آورده و درین ہزار سال بر اولیاے امت مختفی ماندہ تا آنکہ نوبت بہ حضرتِ الیشانِ ما رسید حضرت حق سبحانہٗ در این معمارا برآن حضرت کشود۔ و چون این ولایت بہ انجام می رسد ولایتِ دیگر کہ آن را ولایتِ علیا خوانند ظاہر می شود و این ولایت تعلق بملائکہ کرام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات دارد۔ و از گذشتِ این ولایت کمالاتِ نبوت و رسالت جلوہ گری شوند و از گذشتِ آن معاملہ دیگر بسیار ہست۔ آرزوے فقیر آن ہست کہ حق سبحانہٗ از جمیع این کمالاتِ شمارا بہرہ ور گرداند۔ ؎

بس کنم خود زیرکان را این بس ہست
بانگ دو کردم اگر در دہ کس ہست

و جماعۃ را کہ داخلِ طریق ساختہ اند بحالِ شان متقید باشند و ذکرِ لطائف ثلثہ و ذکر نفی اثبات تعلیم شان کنند و درین باب تکاسل نہ ورزند ؎

این دم کہ ترا ہست بادہ در جوش
از خشک لبان مکن فراموش

و کسانِ دیگر ہم کہ شوق طریق داشتہ باشند ذکر را تلقین نمایند و حلقہٴ ذکر و مشغولی را سرگرم دارند۔ والسلام

مکتوب یازدہم ۔ نیز بہ بیگم مذکورہ در تعبیر واقعہ عالی کہ نوشتہ بود و ذکر برکاتِ اعتکاف و رسیدن خطے از ان بہ وے۔

لَہُ الحمدُ۔ نوشتہ بودند کہ در عین مراقبہ روشنائی سہ مرتبہ از جانبِ دست راست در نظر آمد کہ گویا شمع روشن شدہ و ہمان وقت بخاطر قرار شد کہ این نور پرتوے از صفاتِ الٰہی ہست عز شانہٗ و گرم شد چنانچہ در حمام کسی گرم شود شکرِ قادرِ بے ہمتا بجا آوردم۔ مطالعہٴ این احوال خیلے خوش وقت ساخت می تواند

که این نور عبارت از ظهور اسم الٰهی باشد که مربی سالک است و فنا و بقا عبارت از لحوق به آن اسم است لله سبحانه الحمد که موافق یافت این فقیر بشما نیز معلوم ساختند شب اول اعتکاف که مجمع همراه نشسته انوار و برکات بسیار ظاهر شده بود۔ و خاطر این حقیر بجانب شما توجه خاص داشته و معلوم می شد که حظ وافر ازین برکات نصیب شما هم شده چنانچه فقیر نوشته بود که در عنایات این اعتکاف بشما شریک آید و تا حال هم هر گاه وارد سے رو سے می دهد شما بخاطر می خلید و آرزو می شود که بشما هم بهره برسد خصوص امشب آن قدر دعا و توجه در حق شما نموده شده است که چه نویسد۔ امید است که بمرور ایام آثار آن ظهور نمایند۔ والسلام۔

مکتوب دوازدهم نیز به بیگم مذکوره در بیان آنکه حظ وافر از ولایت علیا منوط به کمال استقامت است و همین استقامت علامت صحت احوال است و فقدان آن نشانه استدراج و بیان آنکه مشاهدهٔ احوال مریدان باید که عجب نه اندازد بلکه موجب انفعال و خجالت باشد۔

آنچه از صحیفه عناصر اربعه نوشته بودند به وضوح انجامید و سبب مسرت گردید۔ بدانند که این مقام مخصوص بملائکه عظام است علیهم الصلوٰة والتسلیمات و مسمی است به ولایت علیا۔ و درین مقام ذات عز شانه در پرده صفات متجلی می گردد و چون ملائکه عظام به کمال عصمت موصوف اند و از جمیع گناهان محفوظ سالک را باید که به کمال استقامت متصف شود تا از برکات این ولایت حظ وافر حاصل نماید۔ علامت صحت احوال همین استقامت بر شریعت است هر که در استقامت بیش در معرفت بیش۔ این سررشته را نیک نگاه داشته زندگانی نمایند۔ اگر از احوال و مقامات

عالم عالم بدہند ودر استقامت قدم راسخ عطانہ فرمایند خرابی خود را دران باید دانست واستدراج باید انگاشت واگر استقامتِ تام بر اوضاع شریعت عنایت فرمایند وازاحوال ومواجید ہیچ ظاہر نہ شود غم نہ باید خورد۔ آرے احوال ومواجید چون بہ استقامت جمع شود نورٌ علیٰ نور ہست وآنچہ از احوالِ جماعہ کہ داخلِ طریق شدہ اند اندرک نمودن بعضے فنائے نفس را وبعضے دیگر فنائے قلب را وبرخے سلطان ذکر را وطائفہ ذکر نفی واثبات وذکر لطائف ہمہ معلوم گردید وموجب ازدیادِ شکر گردید لیکن باید کہ منظورِ نظر احوالِ خود باشد وحرکات وسکناتِ خود منظور بود۔ مبادا مشاہدۂ احوال مریدان در عجب اندازد کہ سم قاتل ہست وترقیاتِ مریدان باید کہ سبب انفعال وتخجلت باشد وخود را لائقِ این معنی نداند ہمیشہ خود را در جرگہ مبتدیان دانستہ طلب زیادتی بایدست

ہنوز ایوانِ استغنا بلند است
مرا فکرِ رسیدن ناپسند است

والسلام اولاً وآخراً۔

مکتوب سیزدہم۔ بہ شیخ عطاء اللہ سورتی در بیانِ طریق بر سبیل اجمال۔

نحمدہٗ ونصلّی ونسلّم۔ برادرِ گرامی حقایق آگاہ شیخ عطاء اللہ معلوم نمایند کہ ابتدائے معاملہ این بزرگواران از قلب ہست واز گذشتِ آن بروح بعد ازان بہ لطیفۂ سر بعد ازان بہ لطیفۂ خفی وپس ازان کار وبار بہ لطیفۂ اخفیٰ ہست وہر یک ازین لطائف زیرِ قدم نبی ہست از انبیاء اولوالعزم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات قلب زیرِ قدم حضرت آدم ہست علیہ السلام وروح زیرِ قدم حضرت ابراہیم و حضرت نوح علیہما السلام ولطیفہ سر زیرِ قدم حضرت موسیٰ ہست علیہ السلام۔

ولطیفهٔ خفی زیرِ قدمِ حضرتِ عیسیٰ است علیہ السلام ولطیفهٔ اخفیٰ زیرِ قدمِ حضرت خاتم الانبیاء است علیه وعلیٰ آلہ افضل الصلوٰة ودر ہر یکے ازین لطائف فنائے وبقائے است فنائے قلب بحصول تجلی افعال است وبقائے او بہ آن ومعنی لطیفهٔ روح تجلیاتِ صفات است ومعنی لطیفهٔ سر شیون واعتبارات ومعنی لطیفهٔ خفی صفاتِ سلبیه تنزیهیه وفنائے لطیفهٔ اخفیٰ بتجلیِ ذات عزشانہٗ بہ حصول انجامد۔ این است منتہائے عروج لطائف خمسه عالمِ امر بعد ازان معامله بہ عالمِ خلق است کہ نفس ناطقه وعناصرِ اربعه باشد وسیرِ این لطائفِ خمسه عالمِ خلق بہ ولایتِ علیا وکمالاتِ نبوت مطابق است واز گذشتِ آن حقیقتِ کعبهٔ ربانی جلوه می فرماید وبعد ازان سالک بہ حقیقتِ قرآن مجید واصل می شود۔ پس ازان قربِ حقیقتِ صلوٰة است وکمالاتے کہ فوق حقیقتِ صلوٰة است علیحده است ومعامله کہ بہ حقیقت الحقائق واسرارِ محبوبیت متعلق است خود از بیان خارج است ودرین مقام بہ بعضے احاد شربی از متشابهات و مقطعات قرآنی ارزانی می فرمایند۔ اسرار ودقائق این مقام بہ استتار وبخفا الیق است۔ ع قلم اینجا رسید وسر بشکست۔

بیانِ طریق علی سبیل الایجاز این است کہ حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہ آن مخصوص اند۔ وتسلیکِ طلاب بہ آن راه نموده اند۔ والسلام۔

مکتوبِ چہاردہم۔ بہ سیادت ونقابت پناه میر محمد ابراہیم در جواب مکتوبِ او کہ از ملاحت ونزولِ بے کیف وعنایت جناب سرورِ کائنات علیه افضل الصلوٰت واکمل التحیات وشوقِ زیارت بیت اللہ نوشته بود۔

اِنِّیْٓ اُلْقِیَ اِلَیَّ کِتٰبٌ کَرِیْمٌ۔ صحیفهٔ شریفه کہ مشتمل بر احوالات بلند و

معاماتِ ارجمند بوده رسیده خوش وقت ساخت ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

آنچہ از نیافتنِ زیور و مروارید در برِ خود و معلوم نمودن طاقے زربفت کہ گرداگرد مروارید باشند برسرِ خود و احساس کردن حنا در دست و پاے و غیر آن مندرج ساختہ بودند ہمہ بہ وضوح انجامید و سببِ لذاتِ معنویہ گردید۔ امید ہست کہ این ہمہ عنایات ناشی از مقاماتِ ملاحت گشتہ باشند وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ تشخیص این قسم امور کما حقہٗ تعلق بہ حضور دارد لہٰذا این احقر را آرزوے تمام ہست کہ یک چندگاہ صحبتِ طولانی بہ شما واقع شود و افادہ و استفادہ خاطر خواہ بہ وقوع آید و امرِ شما تمام ادا یابد تا کہ این مرامِ بہ حصول پیوند و خوش گفت ؎

آسودہ شب باید و خوش مہتابی
تا با تو حکایت کنم از ہر بابی

و نیز نوشتہ بودند کہ بعضے اوقات مفہوم می شود کہ بادشاہ در خانۂ ارذل الناس در آید و از شوکت و حشمت بادشاہ چہ قسم احوال رو دہد ہمیں حالت بعینہ معلوم می کند احتمال دارد کہ این معاملہ کنایت از نزول بارگاہِ عظمت و جلال باشد کہ بلاکیف ہست تفصیل این معاملہ نیز بمشافہہ تعلق دارد و معاملہ بس نازک و میدانِ عبارت تنگ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ۔ نقدِ وقت۔ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا۔ این قسم نزول بلاکیف از جملہ حقایق حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تا کرا باین دولت بنوازند۔ ع با کریمان کارہا دشوار نیست۔

و معاملہ فوقِ تعینِ حبی اگر خوب منقح شدہ باشد اعلام نمایند و درین باب فقیر بخصوصیت غائبانہ متوجہ ہست و التصاق و اتصال خاص سابق بودہ درین روزہا باطن خود را

بباطنِ شما می یابد و بہمیں سبب توجہاتِ غائبانہ بے خواست درحقِ شما نمودہ می آید ایضاً اندراج نمودہ بودند کہ الطاف و عنایات جنابِ مبارک سرورِ عالم و عالمیان علیہ من الصلوٰتِ افضلہا و من التسلیماتِ اکملہا خیلے درباب این عاصی مفہوم می شود و بعضے اوقات اعضائے خود را اعضائے جنابِ مبارک علیہ السلام می یابد این دلیل ہست بر اتحاد بحقیقۃ الحقائق و ظاہر شدن عنایات و مہربانی حضرتِ ایشان چہ عجب شما یکے از مقبولانِ خاص آن حضرت اید و آنچہ از اظہارِ شوق کعبۃ اللہ ملہم شدن بآنکہ شاید این راہ را آسان خواہیم نمود نوشتہ بودند مطالعہ آن ذوقے ساخت امید ہست کہ این راہ جامع صورت و حقیقت ہر دو باشد چہ فی الحقیقت حقیقتِ کعبۂ ربانی فوق تعینِ حبی تعلق دارد بلکہ مقاماتِ صفات و افعال نیز فوقِ این تعین ہست تا آنکہ بہ حقیقتِ قرآن مجید وصولِ نظری ہم رسانیدہ نظارہ فوق الفوق نماید قدم را اینجا گنجائش نیست وصولِ نظری او ست ع بس۔ بلا بودے اگر این ہم نہ بودے۔ والسلام

مکتوب پانزدہم

- نیز بہ میر مذکور در جوابِ مکتوب او کہ از مقاماتِ عالی و ظاہر شدن مشائخِ عظام و مغلوب گشتن نسبت آنہا در جنبِ نسبتِ حضرات نوشتہ بود۔

آنچہ از مزجِ ملاحت با صباحت و معاملہ کن مکن (عـــہ) و غیر آن اندراج نمودہ بودند مطالعہ آن سبب لذاتِ معنویہ گردید۔ معاملہ کن مکن خیلے عظیم الشان است و نوافل و مباحاتِ دیگران درحقِ این قسم عارف داخلِ فرائض می گردد و معیتے و محبتے کہ نصیب وقتِ شما ہست دقیقہ از دقائق فرو نہ گذاشتہ فطوبیٰ و لبشریٰ ؎

الا اے طوطیِ گویائے اسرار ۔ مبادا خالیت شکر ز منقار

نوشتہ بودند کہ حضرت خواجہ قطب الدین بہ منزلِ من آمدہ باعث شدند کہ بر سر مزار

عـــہ نہیں پڑھا جاسکا۔

به فاتحه خواندن بیا۔ من نظر به غیرت تو نموده اقدام نه نمودم تا آنکه آثار غیرت خواجه مذکور معلوم شد و در نظر آمد و خواستند که مرا القرف بکنند و بار خود بر من انداخته و خیلے زور نمودن چندان که کردند من نرفتم و از همین جا فاتحه خواندم۔ مخدوما، چون ایشان پیر بجد بودند و خواطر ایشان عزیز بوده چه می شد اگر لمحهٔ رفته فاتحهٔ ایشان می خواندند۔ لیکن همتے و غیرتے که در نهادِ شما کاین است این قسم امور مستبعد نیست۔ حق پیر پرستی همین است که از شما به ظهور آمده۔ و نیز نوشته بودند که چون به بلدهٔ تھانیسر رسیدم حضرت میر انجیو و سلطان العارفین شیخ بایزید بسطامی ظاهر شدند حضرت میر انجیو سکوت و مراقبه داشتند و شیخ بسطامی حرفهاے شکر آمیز می فرمودند من متوجه نسبتِ این عزیزان گشتم و حقیقت نسبتهاے ایشان را دریافتم کاش نسبتهاے این بزرگواران نسبت به حضرتِ ما حکمِ قطره داشتے نسبت به دریاے محیط۔ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ که به شمّه از کمالات پیرانِ خود آگاه شدید۔ والسلام۔

مکتوب شانزدهم۔ نیز بمیر مذکور در جواب مکتوب او که از ظاهر شدن اثر توجه غائبانه نوشته بود و بیان آنکه ظهور مغتنم اثر منوط بمعیت و خصوصیت است و ذکر ناحق شناسی بعضے یاران و اظهارِ تأسف بر فقدانِ طالب صادق درین زمان وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ۔

نحمدهٗ و نصلی و نسلم از این مشتاق مهجور به آن یارِ وفادار سلامِ سلامت انجام برسد از اثرِ توجهِ غائبانه که منشاے آن بزعم این فقیر نسبتِ ملاحت بوده نگاشته بودند که بجدے غلبه کرده که در تمام حویلی انوارِ آن منتشر شد و صریح دانست که درین وقت توجهے بحالِ من نموده باشند لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ که غائبانه اثرِ این قسم عنایت خاص مدرک شده۔ این همه مترتب بر معیتے و خصوصیتے است که نسبت شما کائن است

این نوع معیت دقیقه را از دقائق فرو نمی گذارد که نصیب محب صادق نه گردد خصوص محبتے و فدویتے که نصیب وقت شما است سبب غبطۂ خواص و عوام است والحق هکذا چه این قسم لوازم صدق طلب که از شما به ظهور انجامیده اگر از دیگران عشر عشیر آن به وقوع آید غنیمت باید دانست۔ هرگاه نظر به احوال و اطوار شما می افتد شکر نموده می آید که درین وقت طالب صادق هم بهم برسد که قدر این دولت را شناسد و الا اکثرے باوجود آنکه به کمالات عالی رسیده اند اندک بے التفاتی ظاهری را که به اسباب دنیوی تعلق دارد به آن کمالات و بشارات عدیل نمی دانند۔ این قسم حق عظیم به چیز حقیر لایعنی برضایع می سازند خصوص از آن هنگام که این عاصی را آشنائی بادشاه درمیان آمده و به این بلا مبتلا شده۔ طالب صادق که از حب جاه و ریاست خود خالی باشد کمتر بدست می افتد کو طالبے که دیوانه وار از جمیع تعلقات وارسته محض لله فی الله صحبت دارد و هیچ اثر اضے را بسبب اغراض فاسدۂ خود در حرکات و سکنات راه نه دهد و ننگ و ناموس خود را یک سو داشته خود را فرش راه سازد۔ و جمعے به تعظیم و توقیر و تقدیم و تاخیر مجالس قانع و خورسند اند و طائفه را انتهاے مقاصد معرفت سلطان وقت است والحال اِنَّ هٰذِهِ الْمَعْرِفَةَ لَیْسَ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ مِقْدَارُ مِثْلِ الْبَعُوْضَةِ الغیاث الغیاث ازین حق ناشناسان ع

گر بگویم شرح این بے حد شود

احمد الله سبحانه که باوجود آن بعضے طالبان صادق بهم رسیده اند وَلَوْ عَلٰی سَبِیْلِ النُّدْرَةِ که محل موجب اطمینان خاطر می نماید۔ ع بلا بودے اگر این هم نه بودے۔

عمر بگذشت و حدیث درد ما آخر نشد   شب به آخر شد کنون کوته کنم افسانه را۔ والسلام

مکتوب هفدهم ۔ به خان سعادت نشان مکرم خان در جواب مکتوب او که محتوی بر بلندهمتی و اسوله سوال چند بوده۔ و بیان آنکه بے بشارۃ محبوبیت حصولِ ایمان بالغیب دشوار ست و بیان آنکه قطع نمودن تمام دائرهٔ نفی مخصوص به حضرت خلیل اللّٰه است چنانکه مقامِ اثبات خاصه حضرت حبیب اللّٰه ست و بیان آنکه حصولِ ایمان بالغیب منوط به عدم ملاحظه اسماء و صفات و شیون و اعتبارات ست ۔ و ما یناسب ذٰلک۔

نحمدهٗ و نصلی و نسلم۔ صحیفه شریفه که مشتمل بوده بر بلندهمتی و عدم اکتفا بر آنچه در شهود و مشاهده در آید سبب امیدواریهائے کثیره گردید۔ إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْهِمَمِ۔ علوِ همت و سموِ فطرتِ جبلّی شما ست و علوِ استعداد و بلند پروازِ ذاتی و اصلی۔ شما نوشته بودند که گاه گاه بعضے حالاتِ اصل روی دهند۔ اگر در قیدِ کتابت آرم کاغذها سیاه شوند اما مناسب حالِ خود نمی دانم در تستر حلاوت دیگر است هم چنین است۔ لیکن اخفا و تستر از نامحرمان زیبا ست بخیر خواهان حقیقی و دوستان صمیمی ظاهر ساختن مضائقه نه دارد۔ بلکه در طریقت لازم و ناگزیر۔ و عادت مستمرهٔ مشائخ کرام و راه گفتگوے همواره مفتوح می باشد و مذکور اسرار و معارف واسطه می شود۔ و آنچه نوشته بودند که کمالِ بشریت در مقامِ عبدیت ست تا آنکه تصفیه عنصر خاک بوجه اتم نه شود مشکل که ازین مقام بهرهٔ کامل فرا گیرد اَلامر کذا خوش گفت ؎

خاک شو خاک تا بروید گل
که بجز خاک نیست مظهرِ کل

و نیز نوشته بودند که به یقینِ جازم معلوم شد که ایمان به غیب درین نشاء افضل از ایمان شهادت ست۔ چراکه هرچه مشهود می شود بے شائبهٔ شبه و مثال نخواهد بود الخ مطالعهٔ آن خیلے ذوقین ساخت چه از هزاران یکے را این دولت مشرف

می سازند بلکہ تا انشاء محبوبیت نباشد ازین مقام دم نمی توان زد۔ تمیع مراتب نفی را درگذاشتن و تمام دائرہ نفی را قطع نمودن مخصوص بہ حضرت ابراہیم ست علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ نص قاطع درباب آن حضرت صادر گشتہ و جمعے کہ در زیر قدم آن حضرت اند ولایت ابراہیمی دارند نیز بہ تبعیت و وراثت علیٰ قدر الاستعداد بہرہ ازین مقام بدست می آرند۔ بالجملہ راس و رئیس این مقام حضرت خلیل الرحمٰن ست علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات و مقام اثبات خاصہ حضرت حبیب اللہ ست صلی اللہ علیہ وسلم و خال خالے را ازین امت بہ طفیل او علیہ الصلوٰۃ والسلام می نوازند وَهُمُ الْاَقَلُّوْنَ و تا تمام نفی پس پشت نہ دہند حظ وافر از مقام اثبات حاصل نہ شود۔ و نیز باید دانست کہ ایمان غیب علیٰ وجہ الاتم وقتے متحقق شود کہ ہیچ اسم و صفت ملحوظ نباشد و از جمیع اعتبارات و شیونات گذشتہ ایمان بہ غیب ہویت حاصل نماید۔ بسیار باشد کہ بعضے صفات و شیونات را از غایت لطافت از ذات عز شانہ جدا نیابد۔ و گرفتاری آن را عین گرفتاری ذات فہمد عزیزے آنہ تا این زمان در بند ایمان شہودیست خیلے مدتے بصر باید کہ بہ امتیاز چونی باین فرق ننہند گردد وَلَا يَبْقٰى فِيْ بَصِيْرَتِهٖ صِفَةٌ وَّلَا اِسْمٌ وَّلَا رَسْمٌ وَّلَا اِعْتِبَارٌ خوش گفت ؎

فراقِ دوست اگر اندک ست اندک نیست درونِ دیدہ اگر نیم موست بسیارست

استغفر اللہ مثل من دور از کارے را بہ امثال این نوع سخنان چہ کار آن قدر در لجۂ عصیان فرو رفتہ ست کہ چہ شرح دہد۔ ارتکاب مشتبہات و محرمات نقد وقت است و عزائم امور از دست رفتہ آرزومند ست کہ قدم از دائرہ مباح و رخصت بیرون نہ افتد آن ہم میسر نہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔ والسلام۔

مکتوب هشتم ۔ به مرزا محمد میرک در تعبیر واقعهٔ عالی که نوشته بود ۔

نحمده و نصلی و نسلم ۔ اشفاق پناهی برادر گرامی معین الفقراء مرزا محمد میرک به اعلاے مراتب کمال و تکمیل برسند ۔ صحیفهٔ شریفه رسیده خوش وقت ساخت باید که همین این احوال را نویسان باشند که سبب توجهات غائبانه است ۔ نوشته بودند که در واقعه می بینم که درختے است بستان و خیلے سایه دار و زیر آن پلنگ نشانده و شخصے می گوید که هر جا خواهی این پلنگ ترا می برد و این درخت همراه است ۔ و می بینم که قصد رفتن جاے کرده ام ۔ پلنگ معلق می رود و درخت سایه کنان است و حال آنکه در اثناے راه پست و بلندی هم در میان آمده است و آفتاب هم بهمان طریق بگذشت ۔ تعبیر این را امید دارم متوجه شده بنویسید ۔ مخدوما! واقعه بسیار عالی است مطالعهٔ آن خیلے محظوظ ساخت می تواند که ایمائی به آن معامله ها باشد آنچه حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه در مکتوبات قدسی آیات نوشته اند که مطمئنه بعد از شرح صدر که از لوازم کمالات ولایت کبری است از مقام خود عروج فرموده بر تخت صدر ارتقا می نماید و آنجا تمکن و سلطنت پیدا می کند و استیلا بر ممالکِ قرب می فرماید ۔ و این تخت صدر فی الحقیقت فوقِ جمیع کمالاتِ عروج و ولایت کبری است بر آینده این تخت راه نظر باطن مسدود نمی کند و به غیب الغیب مراتب می نماید ۔ بلکه کسے که به ارفع امکنه صعود فرماید بصر او تا ابعدِ ابعاد نفوذ خواهد کرد الی آخره ۔ سریر عبارت از این تخت باشد و درخت سایه دار گویا کنایت از باطنِ حضرت محبوب سبحانی حضرت ایشان است أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ چون شما از مقبولان آن حضرت اید همیشه سایهٔ آن حضرت بر شما است و امید است که وجود ترقیات باطنی ترقی ظاهری نیز نصیب وقت گردد و این واقعه مشعر به برکات صوری و معنوی باشد ۔

پادشاہے کہ از عنایتِ خویش   ہر دو عالم بیک گدا بخشد

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ والسلام

مکتوب نوزدہم۔ بہ خان سعادت نشان محتشم خان در بیان آنکہ حقیقت کعبہ بہ آخرین تحقیقات حضرتِ ایشان فوق تعیناتِ ثلثہ قرار یافتہ و حقیقۃ الحقائق کنایت از تعینِ حبی گشتہ و مراتب صفاتِ ثمانیہ و حقیقتِ کعبہ و حقیقتِ قرآن و جز آن بماورا این تعین مقرر شدہ و اظہارِ فقدان طالب صادق درین آوان۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم ؎

انصاف بدہ اے فلکِ مینا فام   تا زین دو کدام خوب تر کرد خرام
خورشید جہان تاب تو از جانبِ شرق   یا ماہِ جہان گردِ من از جانبِ شام

خبرِ قدوم مسرت لزوم محبان و مشتاقان را فرحتِ فراوان رسانید لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ عَلٰى ذٰلِكَ چون قدم رنجہ فرمودہ اند زود تر تشریف آرند کہ مشتاقان زیر بارِ انتظار اند و آرزوے استماع اخبار بیت اللہ و روضۂ مقدسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارند۔ حقیقتِ کعبہ حسنا بہ اندازۂ آخرین تحقیقات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالٰی عنہ فوقِ تعیناتِ ثلثہ قرار یافتہ و حقیقت الحقائق کنایت از تعینِ حبی گشتہ و منتہاے وصول قدمی نیز تا این تعین متحقق شدہ۔ و حقیقتِ کعبہ و مراتبِ صفاتِ ثمانیہ و حقیقتِ قرآن مجید وغیر ذلک بماورا این تعین مقرر گشتہ سیر این مراتب بوصول نظری متعین گردیدہ۔ امید کہ آن برادرِ گرامی ازین ہر دو سیر گشتہ بجہتِ تنوّرِ این بقعۂ ظلمانی نزول فرمودہ باشند۔ نزول بہ اندازۂ عروج است و چون عروج بہ این درجہ رسد دعوت صاحب آن

اثر خواهد بود و به نزولِ اثر مشرق خواهد گردید ع

این کار دولت ست کنون تا کرا دهند

امور دیگر متعلق به شفاه و حضور دارد زود تر برسند که معاملهٔ صحبت درین اوقات به نوعِ دیگر است به گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ محرمے مثل شما کو که بر مزداشده حرفے ازان بے نشان با وے توان درمیان آورد و بر بعضے اسرار خاصه اطلاع توان داد و کو طالبے مانند شما که خان و مان و عز و جاه خود را بر باد داده باشند تا سلعتے با وے درد دل توان گفت۔ طالبے که خالی از اغراض باشد درین اواخر الزمان حکم عنقاے مغرب دارد لیکن با وجود عدم خلوص هم خالی نمی یابند بعضے طالبانِ صادق بهم رسیده اند وَهُمُ الْاَقَلُّوْنَ۔ والسلام۔

مکتوب بستم۔ به بادشاهِ دین پناه در فضیلت خوش وقت گردانیدن مؤمن و در دیدن قصورِ اعمال و متهم داشتن نیات وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ لَتُبْلَوُنَّ فِيْ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اَذًى كَثِيْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ کمترین دعا گویان بعد از عرض سلام و تحیه معروض مقدس معلی می گرداند که ورودِ فرمانِ عالی شان سبب سربلندی و موجب مزید اطمینان خاطر و مقهوری اعداے دین و رفعِ ظنونِ فاسده گردید اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِیَدِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ فِی الْحَدِیْثِ مَنْ اَدْخَلَ عَلٰی مُؤْمِنٍ سُرُوْرًا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدِ اتَّخَذَ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا وَمَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ اَبَدًا

اگر ہزار غم است از جہانیان بر دل ہمین بس است کہ او غمگسار ما باشد

وَنِعْمَ مَا قِیْلَ ؎

لَیْتَکَ تَحْلُوْ وَالْحَیٰوۃُ مَرِیْرَۃٌ وَلَیْتَکَ تَرْضٰی وَالْاَنَامُ غِضَابٌ
وَلَیْتَ الَّذِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ عَامِرٌ وَبَیْنِیْ وَبَیْنَ الْعَالَمِیْنَ خَرَابٌ

فِی الْحَدِیْثِ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا۔ قَالَ عَزَّ مَنْ قَائِلٍ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی۔ حضرت سلامت این حقیر خود را از اہل دین و دیانت بمراحل البعد می داند۔ لیکن آن حضرت بہ مقتضائے حسنِ ظن کہ دارند مہربانیہا فرمودہ اند مورد عنایات و الطاف ساختند۔ ؎

گر بر تنِ من زبان شود ہر موئے یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

والا اگر حقیقت کساد و شرارت نہانی او ظاہر شود احدے پیرامون او نہ گردد۔ و از صحبت و آشنائی او گریزان بود۔ اما چون برات تہمت از خود نیز ضروری است شمہ از حقیقت بہتان اعداء اللہ قبل ازین معروض داشتہ بود الحمد للہ کہ بر خاطر اشرف ہمچنین گروید نَحْمَدُ اللّٰہَ لیکن از ذکر عداوت دشمن در دلی اَعْدٰی عَدُوِّکَ نَفْسُکَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْکَ۔ در حق او عدو گشتہ غافل و فارغ بال است و از عیوب کمینۂ خود چشم پوشیدہ بہ عیوب دیگران در آویختہ اصلاح خود را گذاشتہ با صلاح مردم پرداختہ کریمہ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ نقد وقت است حاصل روزگار او خودکامی و ہوس رانی است و بزعم روزگار او خودشناسی و ظاہر آرائی است۔ و طاعت او طاعت ہوا است و عبادت او سمعہ و ریاست۔ کلام او بے غرض نفسانی نیست و سکوت او بے وسوسۂ شیطانی نہ۔ استغنائے او طمع آمیز است

وازدواے او کبر انگیز۔ بالجملہ طالب دنیا ست و تارک عقبیٰ۔ این ہم قالی نہ حالی۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ ہموارہ بہ مزید دعاے فتح و نصرت و مقہوری اعداء دین کہ شیوۂ قدیمی این خیرخواہ ست رطب اللسان ست یَنْصُرُکَ اللّٰہُ نَصْرًا عَزِیْزًا۔ والسلام

مکتوب بست و یکم ۔ نیز بہ جناب سعادت نشان مکرم خان در بیان ظاہر شدن توجہ خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ در حق ایشان معہ دیدن واقعہ عالی دین یاب۔

باسمہ سبحانہ وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَھُمُ الْبَغْیُ ھُمْ یَنْتَصِرُوْنَ۔ فِی الْاَثَرِ ھٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ظُلِمَ عَلَیْہِ وَبُغِیَ عَلَیْہِ وَکُذِّبَ ھُمْ یَنْتَصِرُوْنَ۔ قَالَ یَنْصُرُ مُحَمَّدٌ بِالسَّیْفِ۔ مرحمت نامہ گرامی کہ از وفور شفقت و مہربانی مرسل بودہ در عین انتظار و نگرانی پرتو وصول افگندہ سبب مسرت بے اندازہ گردید و انواع خوشوقتی حاصل روزگار دوستان و ہوا خواہان گشت و اشتیاق ملاقات گرامی را مضاعف گردانید۔ ع

شکر خدا کہ یار سفر کردہ می رسد — اے کاش ہر چہ زود تر از در درآمدے

لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ کہ بغلبہ و تسلط تمام برآمدن میسر شد وَھٰذَا مِنْ اَعْجَبِ الْعَجَائِبِ و چرا نباشد کہ توجہ خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شامل حال آن مشفق ہست کَمَا ظَھَرَ لَنَا قَبْلَ وُصُوْلِ ھٰذَا الْخَبَرِ بہ ایام یسیرۃ اِنَّہٗ قَدْ مَسَّ سَیْفَہٗ فَخَرَجَ مِنَ السَّرْ ھَنْدِ یَوْمَ اِسْتِقْبَالِکُمْ و بعد از رسیدن این صحیفہ کریمہ در حلقۂ فجر ظاہر شد کہ آن برادر داخل خانقاہ شدہ اند و انوار استقامت سنت سنیہ بر جبہہ تابان و لائح ست و حضرت پیر دستگیر قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس

و حضرت والدهٔ مرحومه در مسکن فقیر حاضر شده اند و فقیر در خدمت حضرت ایشان برای ضیافتِ آن جناب مقید است. گویا شادی در خانه برپا گردیده۔ از مشاهدهٔ این واقعه رامیده: امیدهای عظیمه در حق آن برادر بهم رسیده و اشتیاق را مددی و مهلتی نماند والسلام۔

مکتوب بست و دوم

به بادشاه دین پناه در بیان آنکه مطلوب در آن جناب دین خالص و قلب سالم است تحریض بر تخلیهٔ سر از ماسوی و تخلیص قلب از اعدای او سبحانه وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ۔

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا۔ اما بعد احقر فقرا بعد از عرض سلام و تحیه معروض می دارد که اخوی شیخ عبداللطیف از خدمت آن حضرت دعا خوان و از شکر و ثنا رطب اللسان رسید و فرمانِ والاشان با حکایتِ پر موعظت که از روی کرم و عنایت نامزد این درویش و خاکیش شده بود مصحوب مشارٌ الیه شرفِ ورود نموده موجب ازدیادِ دعای ظهر الغیب گردید۔ حقایق بلند و معانی ارجمند آن لذت و ذوقِ فراوان بخشید۔ ع

شکر نعمتهای تو چندانکه نعمتهای تو

الحق که در آن حضرت جل و علا دینِ خالص می طلبند و دلِ سالم از تعلقِ ماسوی می خواهند۔ کریمه أَلَا لِلّٰهِ الدِّينُ الْخَالِصُ۔ و کریمه إِذْ جَاءَ رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ دو گواهِ عدل اند برین مدعی و دو شاهدِ صدق اند برین معنی۔ دلی که مسکنِ ماسوی است در بارگاهِ کبریا خوار و بی نواست۔ و تهی از انوار او تعالی۔ ع در خانه دو مهمان نه گنجد۔ ؎

آمد سحر آن دلبر خونین جگران — گفتار تو بر خاطر من بارِ گران
شرمت بادا که من بسویت نگران — باشم تو همی چشم به سوی دگران

فکر تخلیهٔ سر از اهم مهام است که مهمانِ عزیز خانه خالی می خواهد أَنَا عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ الْقُلُوبِ

لِاَجَلِی۔ در عالمِ حقیقت انکسارِ دل سببِ سلامت اوست برعکس عالمِ مجاز هرچند شکسته تر بود از نایافتِ مرادات و از گنجایشِ ماسوی سالم تر و قابل تر بود برائے ظهورِ انوارِ کبریا۔ و دلی که گرفتارِ غیر است از وے چه توقع خیر است و روے که مائل به کهتر است نفسِ امّاره از وے بهتر است۔ آنجا همه سلامتی قلب می طلبند و خلاصی روح می جویند و ما گرفتاران در فکرِ تحصیلِ اسبابِ گرفتاریِ روح و قلبیم۔ هیهات هیهات ؎

عمر بگذشت و حدیثِ درد ما آخر نشد   شب به آخر شد کنون کوته کنم افسانه را

والسلام۔

مکتوب بیست و سوم ۲۳ ۔ نیز به بادشاهِ دین پناه در ذکر بعضے فوائد که از مکتوباتِ قدسی آیات انتخاب نموده اند۔

اما بعد۔ احقرِ دعاگویانِ قدیمی بعد از عرضِ سلام و تحیه معروضِ مقدس معلی می گرداند که بعضے فوائد از مکتوبات جدِ بزرگوار قدس سرهٗ انتخاب نموده به حضورِ لامع النور ارسال داشت امید که تمام به مطالعه خاص در آیند منها مارا بفضلِ کارساز نه فضل فتوحاتِ مدنیه از فتوحاتِ مکیه مستغنی ساخت منها و این حال تا مدتِ مدید کشید و از ظهور به سنین انجامید۔ ناگاه عنایتِ بے غایتِ حضرت الله جل سلطانهٗ از دریچهٔ غیب در عرصهٔ ظهور آمد۔ و پردهٔ روپوشِ بے چونی و بے چگونگی را برانداخت۔ علومِ سابق که مبنی از اتحاد وحدتِ وجود بودند رُو به زوال آوردند۔ و احاطه و سریان و قرب و معیتِ ذاتیه که دران مقام منکشف شده بود مستتر گشته و به یقین معلوم گشت که صانع را جل شانهٗ با عالم از نسبتهائے مذکوره هیچ ثابت نیست احاطهٔ او تعالیٰ علمی است چنانچه مقرر اهلِ حق است۔ شکر الله تعالیٰ سعیهم منها

ازعلوم ومعارف واز احوال ومقامات در رنگِ ابرِ نیسان ریختند وکارے کہ بدُ کہ بعنایت اللہ سبحانہ کردند والحال آرزوے نماندہ ہست۔ الّا آنکہ احیاءِ سنتے از سننِ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ نمودہ آید احوال ومواجید مرا ارباب ذوق اسلم باشد۔ می باید کہ ظن را بہ نسبتِ خواجہا بزرگوار قدس اللہ تعالےٰ اسرارہم معمور داشتہ ظاہراً بہ کلیہ۔ بہ متابعتِ سننِ ظاہریہ متحلّی ومزین دارند ع

کار این ست غیر این ہمہ ہیچ

منہا۔ بعد از طے منازلِ سلوک وقطع مقاماتِ جذبہ معلوم شد کہ مقصود ازین سیر و سلوک تحصیل مقامِ اخلاص ہست کہ مربوط بہ فنائِ آلہہ آفاقی وانفسی ہست واین اخلاص جزوے ہست از اجزائے شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزو ہست۔ علمؐ وعملؐ واخلاصؐ پس طریقت وحقیقت خادمِ شریعت اند در تکمیلِ جزوِ او کہ اخلاص ہست حقیقتِ کار این ہست۔ اما فہمِ ہر کس اینجا نہ رسد اکثر عالم بہ خواب وخیال آرمیدہ اند وبجوز ومویز اکتفا نمودہ اند از کمالاتِ شریعت چہ دانند وبہ حقیقتِ طریقت وحقیقت چہ وا رسند۔ شریعت را پوست خیال می کنند وحقیقت را مغز می دانند ونمی دانند کہ حقیقتِ معاملہ چیست بہ ترہاتِ صوفیہ مغرور اند وبہ احوال ومقامات مفتون۔ ھَدَاھُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ سَوَاءَ الطَّرِیْقِ۔ منہا۔ جمعے را ازین طائفہ کہ بہ حقیقتِ نماز آگاہ نہ ساختند وبہ کمالاتِ مخصوصہ اطلاع نہ بخشیدند۔ معالجاتِ امراضِ خود را از امورِ دیگر جستند وحصولِ مراداتِ خود را بہ اشیاءِ دیگر مربوط ساختند۔ بلکہ گروہے ازیشان نماز را دور از کار دانستہ مبنائے آن را بر غیر وغیریت داشتند لاجرم تسکین خود را از سماع ونغمہ ووجد وتواجد جستند ومطلوبِ خود را در پردہ ہائے نغمہ

مطالعه نمودند و در رقص و رقاصی میدان خود گرفتند با آنکه شنیده باشند مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِی الْحَرَامِ شِفَاءً. اگر شمه از حقیقتِ کمالاتِ صوتیه بر ایشان منکشف شدے ہرگز دم از سماع و نغمه نه زدندے و یاد وجد و تواجد نه کردندے. منها. حضرت خواجه احرار قدس الله سرهُ الاقدس می فرمودند که اگر من شیخی کنم ہیچ شیخے در عالم نه ماند. اما مرا کارِ دیگر فرمودند و آن ترویج شریعت و تائیدِ ملت است لاجرم به صحبت سلاطین می رفتند و بتوسلِ ایشان ترویج شریعت می فرمودند تَمَّ کَلَامُهُ الشَّرِیْف. بجاوِ واثق است که موجب انبساطِ خاطرِ مقدس گردد و به ملال نه انجامد. والسلام

مکتوب بست و چهارم. به مرحومه و مغفوره روشن ندائے بیگم در بیان آنکه ولایتِ کبریٰ مدتہا بعین پرتو افگنده بعدهٗ رو به استتار آورده و از اولیا حضرت ایشان مابه اظهار آن مخصوص گشته اند و ذکرِ معارف و خصائص این طریقه بر سبیلِ اجمال و بیان آنکه حصولِ کمالات مذکوره در صحبتِ خیر البشر علیه الصلوٰة والسلام به مجرد ایمان آوردن بوده بعدهٗ مختفی گشته و معارفِ فنا و بقا و توحیدِ وجودی شائع شده تا آنکه نوبت به حضرتِ ایشان رسیده و کمالاتِ مذکوره از سرِ نو جلوه گر گردیده. وَ مَا یُنَاسِبُ ذٰلِكَ.

باسمہٖ سُبْحَانَهٗ حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا. مکتوب شریف که مشتمل بر احوالِ شما و مریدانِ شما بوده رسید و سبب لذاتِ معنویه گردید. ع

اے وقت تو خوش که وقتِ ما خوش کردی

آنچه از حصولِ ولایتِ کبریٰ و یافتِ ذات و صفاتِ او سبحانهٗ نزدیک تر از ذات و صفاتِ خود نوشته بودند به وضوح انجامید. شکرِ این دولتِ عظمیٰ بجا آرند لیکن

مگر ثُمّ لَاَزِیدَنَّکُمْ. این ولایتِ عظیم الشان ولایتِ انبیاء علیهم الصلوات و التسلیمات است. حضرتِ ایشان مجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه به اظهار آن مخصوص گشته اند۔ و درین هزار سال هیچ یکے از اولیاء الله تکلم نه نموده در زبانِ صحبت شیوع داشت۔ و در تبع تمکین هم پرتو افگنده بود و بعد از آن رو به استتار آورده و ولایتِ صغری که عبارت از فنا و بقا باشد ظهورِ تمام داشت تا آنکه نوبت به حضرت امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رسیده و این معمه را بر آن حضرت کشودند و حال آنکه این ولایت شروع کارِ آن حضرت است. چه بعد از تمامی این ولایتِ علیا است که ولایت ملائکهٔ عظام است علی نبینا و علیهم الصلوٰة و التسلیمات و از گذشتِ آن کمالاتِ نبوت و رسالت است و بعد از آن کار و بار به حقیقتِ کعبهٔ ربانی می افتد و فوقِ آن حقیقتِ قرآن مجید و بلند تر از آن حقیقتِ صلوٰة است و بعد از آن حقیقة الحقایق که عبارت حقیقتِ محمدی است جلوه گری شود۔ و اسرار مقطعات و متشابهات قرآنی منکشف می گردد و اسرارِ محبوبیت در میان می آرند این است بیانِ طریقتے که حضرتِ حق سبحانهٗ و تعالی حضرتِ ایشان مارا به آن طریق ممتاز ساخته است از ابتدا تا نهایت بنیادش نسبتِ نقشبندیه است. برین بنیاد کوشکها و عمارتها ساختند. تخم از بخارا و سمرقند آورده در زمینِ هند که مایه اش از خاکِ یثرب و بطحی است کشتند و به آبِ فضل سالها آن را سیراب داشتند و به تربیتِ احسان مربی ساختند چون آن کشت و کار به کمال رسید این علوم و معارف ثمرات بخشید۔ باید دانست که سلوکِ این طریقِ عالی مربوط است به رابطهٔ محبت که شیخ مقتدا که به سیرِ محبوبی به این راه رفته باشد و به قوتِ انجذاب به این کمال منصبغ گشته نظرِ او

شافی امراض قلبیه ست و توجه او دافع علل معنویه۔ صاحب این کمالات امام وقت ست و خلیفهٔ روزگار۔ اقطاب و بدلا به ظلالِ مقاماتِ او خورسند اند و اوتاد و نجبا از بحارِ کمالاتِ او به قطره قانع۔ نور هدایت و ارشادِ او در رنگ نورِ آفتابِ بے جوار ست او بر همه کس فائض ست۔ فکیف که بخواهد۔ و این کمالات که به تفصیل ذکر یافتند در صحبتِ خیر البشر علیه و علی آله الصلوٰت به مجرد ایمان آوردن به اصحاب آن حضرت علیه السلام می رسیدند و هر که یک بار به شرفِ صحبتِ او علیه الصلوٰة والسلام مشرف می شد از جمیع کمالات بهره ور می گردید۔ بعد از زمان آن سرور علیه الصلوٰة والسلام این کمالات مختفی شدند و کمالاتِ فنا و بقا و معارفِ توحیدِ وجود و غیر آن که حاصل ولایتِ صغریٰ ست شیوع پیدا کرده بودند تا آنکه حضرت حق سبحانهٗ همچنین عارفے کاملے را برانگیخت و از پرتوِ آن کمالات جلوه گر شدند۔ جماعة که به شرفِ صحبت حضرت مجدد الف ثانی و حضرت ایشان مشرف شدند ازین کمالات حظ وافر گرفتند حق سبحانهٗ این فقیر را دران جماعة محشور داراد و در کفش گاهِ محبانِ آن حضرت داخل گرداناد۔ و باید که این چند سطر را به اتفاق عصمت مآب خانم جیو و بی بی حافظه بخوانند تا از کمالاتِ پیرانِ خود آگاه گردند و جمیع اهلِ طریقه را بشنوانند که سبب مزید اعتقاد گردد۔ و احوالِ جماعة که داخل طریق شده به تفصیل نوشته بودند همه به وضوح انجامید و سبب امید واریها گردید جمعے را که ذکر لطائف شده ست طریقِ ذکرِ سلطانی را نشان دهند و جمعے که ذکر سلطان و نفی اثبات گرفته اند طریقِ فنائے قلب را نشان دهند بالجمله به احوالِ طالبان خوب مقید باشند خصوصاً همشیره دینی خیر النسا خیلے رشیده و مستعد می نماید۔ آنچه از احوال و وقائع نوشته همه معلوم گردید

این قسم طالبان مغتنم اند۔ و ہمشیرہ بی بی حافظہ خوب استعداد دارد سجال او معتقد باشند و از احوال خود و جماعہ کہ داخل طریق اند ہمین طریق می نوشتہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ ہست۔ والسلام

مکتوب بست و پنجم

بہ معارف آگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در بیان آنکہ انفتاح معاملہ مقطعات قرآنی اول در حق آن حضرت بودہ و کذلک شروع بشارات حقائق ثلثہ بل اکثر خصائص حضرت مجدد الف ثانی از یاران آن حضرت شدہ و بیان ترقیات اصحاب خولیش و ذکر شمہ الطاف و عنایات حضرت ایشان کہ در حق آن قبلہ بہ وقوع آمدہ و تعداد منن الٰہی عز شانہ۔

نحمدہٗ و نصلی و نسلم۔ امابعد فَقَدْ وَصَلَ مِنْ جَنَابِکُمْ کِتَابٌ کَرِیْمٌ۔ کِتَابٌ تُعْرَفُ فِیْ وُجُوْہِ عِبَارَاتِہٖ نَضْرَاتُ النَّعِیْمِ۔ آنچہ از سوانح جدیدہ و یافتن خلعت در بر خود و مشاہدہ نمودن بعضے عنایات عالی اندراج یافتہ بود فرحت بر فرحت افزود۔ ہمانا کہ این خلعت جدید ناشی از حقیقت قرآن مجید گشتہ و خلعت سابق کہ در حضور بہ آن مہتد شدہ بودند کنایت از حقیقت کعبہ معظمہ بودہ و الآن جمع بین الحقیقتین شدہ و راہ وصول بہ آن مرتبہ مقدسہ کہ فوق تعین حبی ہست و سعی پیدا کردہ و ہر حرفے از حروف قرآنی خصوص حروف مقطعات و متشابہات موصل آن کعبہ مقصود ہست و شاہ راہے ہست میان محب و محبوب ملاحظہ نمایند کہ بہ کدام یکے از حروف مقطعات مشابہت دارید و راہ وصول خود می یابید۔ این حقیر خود در زمان حیات حضرت ایشان مناسبت خود را بہ حرف الف یافتہ بود و حظ وافر گرفتہ بحکم وَ اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ اظہار این نعمت عظمیٰ می نماید کہ اول انفتاح

این معاملهٔ عظیمه در حق این عاصی بوده۔ بعد ازان به بعضے یارانِ این حقیر بحکم وَ الْاَرْضُ مِنْ كَاسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ نصیبے رسیده۔ بعد ازان چون بشارات انتشار یافتند بعضے یاران به خدمتِ حضرتِ ایشان معروض داشتند که چون این معاملهٔ فخیمه به اصحاب فلانے درمیان آمده ماہم امیدواریم تا آنکه بعد از توجهاتِ کثیره به بعضے فرموده اند و علی هٰذا القیاس اکثر خصائص حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللّٰه تعالیٰ عنه بتوسل این دوراز کار به ظهور آمده و شروع بشارات از یارانِ فقیر شده و به فضل اللّٰه سبحانهٗ در امور عظام که تشخیص کرده به خدمت حضرتِ ایشان عرض می کردم غالب آن بود که درجهٔ پذیرائی می یافت چنانچه بشارتِ حقیقتِ صلوٰة اول از یارانِ فقیر شروع شده۔ و کذالک حقیقتِ کعبهٔ معظمه و حقیقتِ قرآن مجید و معاملهٔ التفصیل و ببعضے از منسوبانِ این درویش اسرارِ ملاحت و کمالاتِ خلت نیز فرموده بودند۔ و سفر اول که فقیر بموجب طلب سلطانِ وقت به شاہجہان آباد رفته بود معامله بعضے یاران را فوقِ تعین حبی به تمکین و ظن بعودی یافت۔ چون شرفِ حضور یافت در اول صحبت تصدیق نمودند۔ و معاملهٔ ترقی آن را از ذاتِ موهوب و نصیب یافتن ازان که سالها سربسته بود اول به این فقیر درمیان آمده و باوجود این عصیان و گرفتاری ہاے که معاملهٔ ارشاد روز افزون ہست۔ و بعد از ارتحال آن حضرت آن اجتماع باقی ہست اکثر فرمودهٔ آن حضرت ہست که به فقیر فرموده بودند که مناسبتِ بارشاد داری بارہا به فقیر می فرمودند که غیر مکرر شان و جامعیت در تو معلوم می شود فَوَقَعَ بِحَمْدِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ كَمَا اَخْبَرَنَا قَدَّسَنَا اللّٰهُ بِسِرِّهِ الْاَقْدَسِ۔ و گاہے می فرمودند که جمعے

که از تو توجه می گیرند به ما احتیاج نه دارند و بالجمله عنایات و الطاف که این عاصی روسیاه از آن حضرت در خود و یاران خود مشاهده نموده اثر منتهاے عظیمه او سبحانهٗ است۔ لهٰذا شمۂ ازان بمعرض بیان آورده شد مقصود ازان تعداد منتهاے الٰهی است عز شانهٗ نه تفضیل خود بر دیگران۔ بس

دلے چون شه مرا برداشت از خاک   سزد گر بگذرانم سر ز افلاک
من آن خاکم که ابر نوبهاری   کند از لطف بر من قطره باری
اگر بر روید از تن صد زبانم   چو سوسن شکر لطفش کے توانم

والسلام۔

مکتوب بست و ششم۔

به بادشاه دین پناه در فضائل تعزیت و تحریص بر اکرام سلاطین و بیان آنکه به مهر ظل را به اصل خود شاه راه است و ذکر فضائل اشتغال به حق و ذکر او سبحانهٗ۔

نحمدهٗ و نصلی و نسلم۔ اما بعد۔ کمترین دعاگویان پس از عرض سلام معروض باریافتگان محفل مقدس معلیٰ می گرداند۔ ورود مرحمت آمود فرمان والاشان و تشریف خلعات که به تقریب عزا بر مصیبت از روے عنایت شرف صدور یافته بود باعث امتیازی تفراوبی نو گردید و موجب مزید دعاء دولت دوسرا و معموری مخاذیل اعدا گشت۔ اَخرَجَ الترمذیُّ من حدیثِ ابنِ مسعودٍ رضِیَ اللهُ عنهُ من عَزّٰی مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجرِهٖ۔ وَاَخرَجَ ابنُ ماجهَ مِنْ حَدِیثِ ابنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنهُ مَا مِنْ مُؤمِنٍ یعزّی اَخَاهُ بِمُصِیبَتِهٖ اِلَّا کَسَاهُ اللهُ تعالیٰ من حلل الکرامَةِ یَومَ القِیٰمَةِ کَذَا فی تنزیهِ الشریعَةِ

وَاَخْرَجَ الْخَطِيْبُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْ اَدْخَلَ عَلٰی اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَرَحًا وَسُرُوْرًا فِيْ دَارِ الدُّنْيَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ خَلْقًا يَدْفَعُ بِهٖ مِنْهُ الْاٰفَاتِ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا فَاِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَانَ مِنْهُ قَرِيْبًا فَاِذَا مَرَّ بِهٖ هَوْلٌ اَفْزَعَهٗ قَالَ لَهٗ لَا تَخَفْ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَيَقُوْلُ اَنَا الْفَرَحُ وَالسُّرُوْرُ الَّذِيْ اَدْخَلْتَهٗ عَلٰۤی اَخِيْكَ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا۔ كَذَا فِيْ غَايَةِ الْعُمَّالِ۔ نمی داند که شکر عموم نعمتِ امنیت که شامل کافهٔ برایا هست ادا نماید یا سپاس خصوص عنایت که دربارهٔ غربا رست به تقدیم رساند مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ۔ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ اَكْرَمَهٗ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَهَانَهٗ اَهَانَهُ اللّٰهُ۔ واز آنجا که ظل را به اصل شاه راه است امید که باطنِ حق مواطن بدوام حضور و نگرانی ملتذ بوده به مقتضای تعشق که ظل را به اصل کائن است فنا و بقا دران حریم متعال حاصل نموده رفع حجب فرموده باشند فی غَايَةِ الْعُمَّالِ لِلشَّيْخِ الرَّضِيِّ الْمُتَّقِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلَى الْعَبْدِ الْاِشْتِغَالُ بِيْ جَعَلْتُ بُغْيَتَهٗ وَلَذَّتَهٗ فِيْ ذِكْرِيْ۔ فَاِذَا جَعَلْتُ بُغْيَتَهٗ وَلَذَّتَهٗ فِيْ ذِكْرِيْ عَشِقَنِيْ وَعَشِقْتُهٗ فَاِذَا عَشِقَنِيْ وَعَشِقْتُهٗ رَفَعْتُ الْحِجَابَ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ۔

شمول عنایت دربار فضائل مآب اخوی شیخ عبد اللطیف باعث خوش وقتی دعاگو گردید امیدوارست که مورد مزید الطاف والا شود که بکمالات ظاهر و باطن محلی ست۔ فی الحديث اَكْرِمُوا الْعُلَمَاءَ وَوَقِّرُوْهُمْ وَاَحِبُّوا الْمَسَاكِيْنَ وَجَالِسُوْهُمْ۔ اخوان دینی شیخ محمد باقر و حافظ محمد محسن که به تقریب تعزیت رسیده اند

عرض سلام می نمایند۔ والسلام

مکتوب بست و هفتم۔ ارسل الی واحد من اهل الحرمین حین توجه الی الهند برؤیة سید الانام فی المنام علیه الصلوة والسلام واعطائه خلعة الخاصة لسلطان الوقت وامره بالباسها ایاه۔

نحمده ونصلی ونسلم وبعد فقد وصل الینا من جنابکم العالی کتاب کریم یعرف فی وجوه عباراته نضرات النعیم فشرفنا وفرحنا بوصوله غایة الفرح والسرور وحدث لنا مزید شوق الی لقائکم الکریم وکیف لا فانکم توجهتم من الدیار النورانیة والتنویر هذه البقعة الظلمانیة وقد تشرفت وتنورت جمیع الهند بقدومکم المبارک لعل الله یجمع بیننا وبینکم بمنه وکمال کرمه وما کتبتم من رؤیة سید الانام علیه وعلی اله الصلوة والسلام واعطائه صلی الله علیه وسلم خلعة الخاصة بمولانا السلطان وامرکم بالباسه ایاه فهو امر غریب وبشارة خاصة ما ظهر الی الان واللائق بحضرت السلطان ان یکافی ویجازی فی مکافات هذا الاحسان بجائزة لم یعط احد قبلکم بل ینفق ما فی یدیه شکر الله تعالی وتحمیل با العباء کما فعله الصدیق رضی الله تعالی عنه ولکن السلطان ما عرف حقیقتکم وما اطلع علی فضائلکم وکمالاتکم ونحن کتبنا المکاتیب لبعض محبینا من اعوان السلطان وعرفنا فضلکم وکمالاتکم والغالب ان یقدر المعرفة بعظم قدرها ویعامل معکم بما هو حری

بِمَآلِكُمْ۔ ثُمَّ اِنَّ الْاَخَ الصَّالِحَ الْجَامِعَ بَيْنَ الْعُلُوْمِ الشَّرْعِيَّةِ وَالطَّرِيْقَةِ الشَّيْخُ مُحَمَّدْ بَاقِرْ لَهٗ مَعْرِفَةٌ بِمَوْلَانَا السُّلْطَانِ وَهُوَ مُقِيْمٌ فِيْ جَهَانْ آبَادْ فَلَابُدَّ لَكُمْ اَنْ تَجْتَمِعُوْا بِهٖ وَقَدْ كَتَبْنَا لَهٗ اَيْضًا كِتَابًا مُشْتَمِلًا بِبَعْضِ فَضَائِلِكُمْ وَاَنْتُمْ فِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَمَرْضَاتِهٖ وَلَا تَنْسَوْنَا مِنْ صَالِحِ دُعَائِكُمْ۔ والسلام۔

مکتوب بست و ہشتم۔ بہ سیادت و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکر توجہ غائبانہ کہ در تشخیصِ نسبت مشارٌ الیہ فرمودہ اند و جواب آنچہ از غلبۂ حیرت و ظہور نسبت بے کیفی نوشتہ بود و بیان بر کثرتِ عروج و قلتِ نزول و ذکرِ اسباب آن و جوابِ سوالِ او کہ گاہے تشبث بہ اسباب نزول نمودہ و عروج رو دادہ و بیان آنکہ منشاے ہواجسِ اہلِ کمال طبائع و عناصر ہست کہ در ابقاءِ آن حکم و مصالح است و راہِ ترقی مفتوح۔ وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ۔

باسمہ سبحانہ۔ نحمدہٗ و نصلی و نسلم۔ سیادت و نقابت پناہا وعدۂ توجہ غائبانہ در حق شما رفتہ بود۔ اتفاقاً شبے توجہ خاص در تشخیصِ نسبت شما نمودہ شد و خیلے بطول انجامید و در بدوِ نظر معاملہ کہ فوقِ تعین حبی ہست قریب الحصول معلوم شد بعد از دقتِ نظر و توجہ بسیار عروج نظری بہ آن مرتبۂ مقدسہ نیز لائح گردید۔ وَالْغَيْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔ فقیر را بر متخیلاتِ خود اعتماد نیست مکشوفات و معلوماتِ خود را داخلِ اوہامات و خیالات می داند۔ صحیفۂ شریفہ کہ مشتمل بر احوالاتِ بلند و مقاماتِ ارجمند بودہ رسیدہ سببِ لذاتِ معنویہ گردید۔ ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

از غلبۂ حیرت و ظہور نسبت بے کیفی کہ نوشتہ بودند نیک مبارک ہست اعرفہم باللہ

اَشَدُّہم تحیراً فیہ۔ و آنچہ نوشتہ بودند کہ اکثر اوقات عروج رو می دہد و نزول کم وجہش آن است کہ چون معاملہ عارف بصرف ذات فرشانہ می افتد نزول بے علاقہ متعذر و متعسر می گردد و بہ ہمین اشارت است کہ آنچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در مکتوبات جلد ثالث برنگاشتہ اند کہ گاہ باشد کہ درین وقت ظلمت جوار نافع آید و کفر و فسق ہمسایہا بدو نماید چنانچہ منقول است کہ آن حضرت را مدتے نزول در نقطہ عدم صرف کہ مقابل وجود صرف است واقع نمی شد تا آنکہ روزے در مسلمانہ جہانگیر بادشاہ تشریف بردہ بودند از کثرت ظلمت جوار آن نزول متوقع بحصول انجامید۔ و بعضے اوقات، درین ہنگام کثرت مباشرت نسا جمیلہ و تناول نمودن طعام لذیذ علاقہ نزول می گردد و بسبب جامعیت تام در مقام تکمیل و ارشاد می شود و معاملہ بجائے می رسد کہ تا زمانے کہ تشبث بہ این دو امر نمایند در جانب تکمیل و ارشاد و تکمیل تمام رُو می دہد۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات جلد اول قلمی نمودہ اند۔ این قسم امور از اسرار معارفہ خاصہ است حال خالے را بگرد این دولت تحریک سازند۔ و آنچہ نوشتہ بودند بعضے اوقات تشبث بہ اسباب نزول کردہ است و عروج رو دادہ آیا درین چہ سر خواہد بود و سرش کمال مناسبت است بہ بزرگان خود فطُوبیٰ لکُمْ و بُشریٰ۔ نوشتہ بودند کہ پیش بادشاہ استادہ بود ناگاہ بخاطر گذشت کہ چہ شود کہ بادشاہ فلان مہربانی را کمین کند کہ باعث عزت شود۔ ہمان زمان ندا در دادند الہاماً کہ تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُہَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا۔ آن زمان دانستم کہ از جملہ وساوس شیطانی بودہ است استغفار بسیار کردم تا بحدے کہ آن وسوسہ زائل شد بلکہ محسوس شد کہ مثل دُود از سینہ بدر رفت۔

الحمد لله که زود بر موقع خطا متنبه ساختند و فشار این قسم هواجس و وسواس اهل کمال را طبایع و عناصر است که در ابقاے آن حکم و مصالح است و راه ترقی مفتوح کما وَرَدَ فِی الحدیث. اِنَّهٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً. همین ظلمت است که خواص را به عوام مشتبه می سازد و خاک در چشم محجوبان می اندازد خوش گفت. ؎

کار پاکان را قیاس از خود مگیر　　گرچه باشد در نوشتن شیر و شیر　والسلام

مکتوب بست و نهم. به سلطان عبد الرحمٰن در ذکر اجتماع اهل الله و تحریص بر صحبت.

بسم الله الرحیم. عنایات و الطاف الٰہی عز شانه شامل حال. صحیفه شریفه که مصحوب قاصد ارسال داشته بودند رسید و سبب خوش وقتی گردید دو کوزه شیرینی که بجهت ختم حضرات خواجها قدس الله اسرارهم فرستاده بودند وقت افطار با جمعے از اہل دل ہر دو ختم نموده شد امید است که مقبول افتد. مخدوما درین رمضان المبارک حضرت ایشان ختم قرآن مجید نمودند و سال گذشته این قدر قوت نداشتند طرفه اجتماع اہل الله و یاران طریق برپا شده که پیشتر این قسم نه شده باشد قریب به پانصد کس رسیده اند. پسران شیخ نیز به کمال فدویت و خاکساری تا رمضان اینجا اقامت دارند و بعضے خدمات شایسته از آنها به وقوع می آیند. اگر درین طور وقت رخصت گرفته می رسیدند عین وقت است که معامله کمال و تکمیل به مرتبهٔ تمامی رسیده. خوش گفت. ؎

گر شنود قصهٔ این بوستان　　مکه شود طائف و ہندوستان　والسلام

مکتوب سی ام۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیان اجتماع اہل طلب و ذکر میرزا دہا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ترقیاتِ ظاہری و باطنی نصیب وقت باد۔ صحیفہ شریفہ کہ مصحوب قاصد مرسول داشتہ بودند رسیدہ۔ سبب مسرت گردید للّٰہ سبحانہ الحمد کہ احوال این حدود بہ خیریت و عافیت گذران است حضرت ایشان درین رمضان دو ختم شنوانند۔ اجتماع یاران بسیار بود کہ قریب پانصد و ششصد کس جمع شدہ بودند پسر کلان شیخ میر مرحوم یک ختم خواند۔ و پسر میانگی ہم یک ختم کرد۔ عجب جوانان موفق اند خدماتِ حضور از کفش برداشتن و دولے برداشتن و غیر ذلک بر خود گرفتہ بودند۔ بالجملہ خیلے خدمتِ فقرا نمودند در اعتکاف عشرۂ آخر شریک بودند۔ بجانب شما ہم خاطر خیلے نگران است و خواہان ترقی دارین شما است اگر درین رمضان رخصت حاصل نمودہ مشتاقان را از زیر بارِ انتظار تخفیف می دادند بر محل بود۔ والسلام۔

مکتوب سی و یکم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ۔

عنایت نامہائے گرامی بتواتر رسیدند۔ و فقیرزادہا سالماً غانماً از سر تا قدم مملو احسانہا و انعامہائے آن سلطان الفقرا داخل وطنِ مالوف شدند۔ زمانی آن قدر ہر واحد از فقیرزادہا و خدام و صوفیان ہر کدام آن قدر شکر عنایات والطاف بجا آوردند کہ چہ شرح دہد۔ حق سبحانہ تعالیٰ دنیا و آخرتِ شما را معمور کناد۔ دیگر طلب یکے از یاران صاحبِ علم ظاہر و باطن نمودہ بودند بموجب امر آن جناب یکے را از میانِ یاران انتخاب نمودہ شدہ است۔ لیکن ہندوستانی ست ملا شاہ محمد نام دارد و متوطن بلدہ تتہ خیلے صاحبِ حال است و در علم ظاہر مہارت تمام دارد

اگر باز اشاره فرمایند مشارٌ الیه روانه نموده آید اغلب آنکه بپسند خاطر مبارک آید که بسیار به تواضع و شکستگی موصوف است۔ والسلام۔

مکتوب سی و دوم۔ نیز بمومیٰ الیه در فضیلتِ تواضع و شکستگی۔

حامداً و مصلیاً۔ اما بعد ؎

گر بر تنِ من زبان شود هر موی   یک شکر تو از هزار نتوانم کرد

عنایت نامه رسید و بسبب اطمینانِ خاطر پریشان گردید ع

اے وقت تو خوش که وقتِ ما خوش کردی

اعزاز و اکرام فقیر زادہا که روزِ داخل شدن شهر ازان معدنِ جود و کرم به وقوع آمده تفصیل معلوم شد مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ۔ امید است که این همه فروتنی و شکستگی موجب رفعت دارین گردد لیکن به سبب این همه تکلیف و زیر خرچ آمدن آن جناب خاطر مستحیی است جَزَاكُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَنَّا وَعَنْ اَوْلَادِنَا وَعَنْ اَصْحَابِنَا خَيْرَ الْجَزَاءِ۔ درین سفر از سر نو یک تعلق به شما پیدا شده و امیدواریهائے کثیره بر آن متفرع گردیده۔ حضرت حق سبحانه و تعالیٰ همیشه آن جناب را بخیریت داشته افزونی طاعت و توفیق در عبادت کرامت فرماید۔ والسلام۔

مکتوب سی و سوم۔ نیز به مشارٌ الیه در تعزیت۔

اَمَّا بَعْدُ۔ فَاَعْظَمَ اللّٰهُ لَكَ الْاَجْرَ وَاَلْهَمَكَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِيَّاكَ الشُّكْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَهْلِيْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْبَهِيَّةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدِعَةِ يُمَتِّعُ بِهَا اِلٰى اَجَلٍ مَعْدُوْدٍ وَيَقْبِضُهَا بِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرُ اِذَا اَعْطٰى وَالصَّبْرُ اِذَا ابْتَلٰى اِنَّمَا

يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ استماع این خبر وحشت اثر سبب محزونی و گرانیٔ خاطر دوستان گردید۔ چون مقام بندگی و بیچارگی است غیر از رضا به قضا چاره نه۔ به آیت ترجیع خورسند باشند۔ حضرت حق سبحانه و تعالیٰ در عمر شما افزونی کرامت فرموده ازدیادے در اداے توفیق طاعات عطا فرماید۔ محبان و دوستان را درین مصیبت شریک دانند و جزع و فزع نه نمایند۔ و به صبر و شکیبائی متصف بوند۔ والسلام۔

مکتوب سی و چهارم۔ به مقبول فقرا روشن رائے بیگم در بیان آنکه وسعت سینه دلالت بر شرح صدر دارد۔ و این شرح منتهاے ولایت کبریٰ است و خواب و واقعه عالی که نوشته بود و بیان آنکه یافتن بالیدگی در بقا ضروری نیست۔

اَلْحَمْدُ فَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ—

وسعت سینه که در ولایت کبریٰ معلوم شود دلالت بر شرح صدر دارد۔ و این شرح صدر منتهاے این ولایت است۔ و فوق این ولایت ملائکه عظام است و آنچه از ظاهر شدن فرشتها و حوران در مراقبه نوشته بودند احتمال دارد که نظرے بمقام فرشتها افتاده باشد۔ فقیر درین باب خیلے مقید است۔ امید وار است که شمّهٔ از آن ولایت بشما عطا فرمایند آنچه باز بینند آگاه سازند۔ و معلوم نمودن بالیدگی هیچ ضرور نیست در وقت تحقق بقا بالله بعضے را ظاهر میشود و به بعضے نمی شود و معاملهٔ شما الحال فوق فنا و بقا است۔ والسلام

مکتوب سی و پنجم۔ به سلطان وقت در تعزیت مغفوره روشن رائے بیگم۔ و ذکر شمّهٔ توفیق آن مرحومه و بشارت مغفرت در حق آن مبروره۔

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَبَرَكَاتُهٗ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرُوْا وَلْتَحْتَسِبُوْا أَمَّا بَعْدُ فَأَعْظَمَ اللّٰهُ لَكُمُ الْأَجْرَ وَأَلْهَمَكُمُ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَإِيَّاكُمُ الشُّكْرَ فَإِنَّ أَنْفُسَنَا وَأَمْوَالَنَا وَأَهْلِيْنَا وَأَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْبَهِيَّةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ تُمَتِّعُ بِهَا إِلَى أَجَلٍ مَعْدُوْدٍ وَيَقْبِضُهَا بِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ إِذَا أَعْطَى وَالصَّبْرَ إِذَا ابْتَلَى فَإِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوْا وَإِيَّاهُ فَارْجُوْا فَإِنَّ الْمَحْرُوْمَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ۔ کمترین دعاگویان و خیرخواهان بعرض والا می رساند که از استماع این واقعهٔ هائله آن قدر باین عاصی و دیگر فقرای این طریقه علیه غم و اندوه رو آورده که چگونه معروض دارد رَضِیْنَا بِقَضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی الیقین که آن حضرت به آیهٔ ترجیع خرسند خواهند بود۔ آن مرحومه محترمه درین اواخر عمر عجیب توفیق یافتند و در حق مساکین و محتاجان خیلے شفقت داشتند جزاها الله سبحانه خیر الجزاء و آنچه شیوهٔ خیرخواهی حقیقی است این حقیر با جمیع از درویشان سرگرم است به دعا و استغفار ممد و معاون۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيْقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُدْخِلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔ ماسے مستورالحال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم را در یقظه دید

کہ می فرمایند کہ چون بیگم مرحومہ خدمتِ فقراء بسیار نمودہ بود ازین سبب ایشان را بخشیدند۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْز۔ والسلام۔

مکتوب سی و ششم۔ بہ سیادت پناہ و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکر واقعہ عالی کہ در حق آن حضرت دیدہ و جواب آنچہ از احوالِ خویش نوشتہ و بیان آنکہ تصفیہ عناصر ثلثہ بہ ولایتِ علیا تعلق دارد و تصفیہ عنصر خاک بکمالات نبوت مخصوص است۔

نحمدہٗ و نصلی۔ صحیفہ شریفہ جنابِ سیادت پناہی در عینِ انتظار رسیدہ کمالِ بہجت و مسرت بخشیدہ۔ واقعہ عالی کہ نوشتہ بودند کہ آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام در حقِ تو می فرمایند کہ از محبانِ خاصِ ماست و جمیع امور دینی و دنیوی بوے تفویض کہ آنچہ او خواہد بکند بہ وضوع انجامید و سربلندی حاصل گشت این عاصی قابلِ ہیچ چیز نیست۔ لیکن ع

دادِ حق را قابلیت شرط نیست

ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

بالجملہ ع برین مژدہ گر جان فشانم رواست

و آنچہ احوالِ خود نوشتہ بودند کہ اکثر اعتبار مثل دُود از چشم و گوش و از دہن و بینی صعود می کند مثل ابرہا شدہ بہ جانبِ آسمان می رود۔ روزے در مراقبہ نشستہ بودم کہ خود را می دیدم کہ آتش شدہ ام و تمام عالم را احاطہ کردہ ام بعد ازان می بینم کہ آب شدہ ام کہ جاری شدہ یا زمی رود و باز می بینم کہ خاک شدہ ام و در من ہیچ حس و حرکت نماندہ ہمہ بمطالعہ در آمد و سببِ

حضرت گردید۔ احوال مسطور صریح است در تصفیهٔ عناصر۔ و برآمدن غبار مثل دُود اوّل دلیل بر آن بدانند که تصفیهٔ عناصر ثلثه سوائے عنصر خاک تعلق به ولایت علیا دارد و تصفیهٔ عنصر خاک مخصوص به کمالات نبوت است در حضور هم ازین قسم امور عالی بیان می نمود۔ الحال امید است که رو بقوت آورده باشند امیدوار بوند و به استقامت زندگی زندگانی نمایند فَاِنَّ الْاِسْتِقَامَةَ فَوْقَ الْكَرَامَةِ۔ و آنچه از ملاقات نمودن بندگان حضرت و مهربانی و اعزاز نمودن آن حضرت مرقوم بود سبب خوش وقتی دوستان گردید آنچه حضرت میر جیو در روضهٔ متبرکه در حقِ این عاصی فرموده اند موافق حسنِ ظنِ شما است و الّا این دور از کار مطلقاً قابلِ این قسم امور نیست۔ والسلام۔

مکتوب سی و هفتم۔

به سلطان عبد الرحمن در بیان آنکه جمعیت ماهِ رمضان سبب جمعیت تمام سال است و تحریص بر ذکر و مراقبه و بیان فضیلتِ نفقه بر فقرا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ که آثار مزید توفیق روز افزون است و مع هذا شفقت و مهربانیهائے شما بحالِ فقرا فَحَمْدُ اللّٰهِ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ قدومِ ماهِ مبارک رمضان بخیریت و خوبی مبارک و میمون باد۔ یقین که استماع قرآن مجید میسر شده باشد جمعیت و خوبی ماه مبارک رمضان سبب طراوتِ تمام سال است فَطُوْبٰى لِمَنْ مَضٰى عَلَيْهِ هٰذَا الشَّهْرُ الْمُبَارَكُ وَرَضِيَ عَنْهُ شکر این نعمتِ عظمیٰ بجا آرند لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ۔ دیگر الحمد لله که حقائق و معارف آگاه شیخ شاه محمد منظور نظرِ خاص شدند و صحبتِ ایشان پسند خاطر افتاد و اگر مجلس سکوت و مراقبه با ایشان می داشته باشند گنجایش دارد خوش گفت ؎

آسمان سجده کند بهر زمینے که درو یکدو کس یکدو نفس بهر خدا بنشینند

شیخ مشارٌ الیه هم از شمولِ عنایات و مهربانیها که شاملِ حال ایشان است خیلے نگاشته بود۔ خانهٔ ایشان آباد و ملتفت و تفقد این قسم مردم نامراد و بے نوا که از ظلمت وجود و هستی گذشته اند باعثِ ترقیاتِ دارین است و موجب نجاتِ اُخروی۔ امید که بیش از بیش بحال شیخ موصی الیه مشفق و مهربان باشند والسلام عَلَیْکُمْ وَعَلیٰ مَنْ لَدَیْکُمْ۔ فقیر زادها محمد اعظم و محمد حسین و محمد شعیب سلام می رسانند والسلام

مکتوب سی و هشتم۔ نیز به مشارٌ الیه در جواب مکتوب او۔

حضرت حق سبحانهٗ و تعالےٰ به الطاف و عنایاتِ خویش ممتاز گردانیده۔ به استقامتِ ظاهر و باطن موصوف داراد۔ صحیفهٔ شریفهٔ آنجناب قاصد رسانید و عریضه که در خدمتِ حضرت ایشان مرسول داشته بودند بنظرِ مبارک درآمد مکتوب عالی مشتمل بر معارفِ عالیه بنام شما مرقوم نموده اند بلکه داخلِ مکتوبات نیز ساختند مطالعه خواهند ساخت و بکنهِ آن خواهند رسید و کیفیتے که بعد از مطالعهٔ آن رُو دهد اطلاع خواهند داد و وسعت را در قلب ملاحظه نمایند امید که دریچه از غیب در باطنِ شما کشاده گردد۔ والسلام۔

مکتوب سی و نهم۔ به پادشاهِ دین پناه در شرحِ احوال ایشان و بیان آنکه بنای این طریقهٔ علیه بر خلوت در انجمن است و بیان فرق در حضور مبتدی و حضور منتهی۔

باسمه سبحانه۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ سلام و تحیه ازین محب اُخروی در معرض قبول آرند۔ لله سبحانه الحمد که استیلاے نسبت و حضور او تعالیٰ بر نهجے غلبه نموده است

که دوام آن غفلت و هنگام اختلاط بیشتر جلوه می فرماید وَهٰذَا مِنْ اَعْظَمِ عِنَایَاتِهٖ تَعَالٰی۔ در نفحات الانس در احوال حضرت خواجه نقشبند قدس سرهٗ می آرد که شخصے از ایشان پرسید که در طریقهٔ شما ذکر و صوت و سماع می باشد فرمودند که نمی باشد پس گفت بنایِ طریقه بر چیست۔ فرمودند خلوت در انجمن بظاهر با خلق و بباطن با حق ؎

از درون شو آشنا واز برون بیگانه وش
این چنین زیبا صفت کم می شود اندر جهان

آنچه حق سبحانهٗ و تعالٰی می فرماید رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اشاره به این مقام است تَمَّ كَلَامُهُ الشَّرِيْفُ۔ عزیزے فرموده ؎

در دل ما غم دنیا غم معشوق شود
باده گر خام بود پخته کند شیشهٔ ما

اما باید دانست که فرق است میانِ حضورِ مبتدی و حضورِ منتهی۔ نسبت مبتدی ضعیف است۔ آن قدر قوت نه دارد که با وجود مشاغل شتّٰی بر حالِ خود باشد۔ اما حضوری که منتهی را عنایت شده است قوت تمام دارد و در مواضع غفلت متزاید می گردد۔ و این حضور را حضور خود بخود می گویند۔ یعنی حضرتِ حق سبحانهٗ خود را خود حاضر است چه این حضور بعد از فنا و لحوق صفات به اصل او را مرحمت شده است بخلاف مبتدی که ظلماتِ نفس او هنوز باقی است آن قدر قوت نه دارد که تحملِ ظلماتِ دیگر نماید فَظَهَرَ الْفَرْقُ بَيْنَ حُضُوْرِ الْمُبْتَدِيْ وَحُضُوْرِ الْمُنْتَهِيْ وَالْفَارِقُ اَلْعَطَاءُ شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا شکر این نعمتِ عظمٰی بجا بیارند لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب چهلم۔ در بیان ظاهر شدن اسرار لازم الاستتار و معلوم نمودن توجه جمیع عالم بجانب خویش۔

باسمه سبحانهٗ۔ فضائل و کمالات دستگاها درین روزها طرفه معامله عجیبه گذشت

واسرارِ لازم الاستتار در میان آوردند۔ و معلوم می شد کہ توجہ جمیع عالم از محیط عرش تا مرکزِ فرش بہ جانبِ احقر ست۔ و دران وقت شما را با خود اتحادِ خاص می یافت و لائح شد کہ شما در بحارِ آن اسرار غواصی نمودہ و انوار و برکات را کہ در وقتِ عروج مشرف شدہ بودند ہمراہ خود آوردہ نزول نمودند و بہ نظرِ ظنِ غالب خود آن اسرار بہ مقامِ ملاحت می یافت وَالغَیبُ عِندَ اللّٰہِ سُبحَانَہٗ شکرِ این عطیۂ عظمیٰ بجا آرند کہ غایبانہ موردِ این ہمہ عنایات گشتہ اند لَئِن شَکَرتُم لَاَزِیدَنَّکُم۔ والسلام

مکتوب چہل و یکم۔ بہ سلطان عبدالرحمٰن در نصیحت و بیان آنکہ فنائے قلب نتیجۂ تجلیِ افعال است و کمالِ فنا منوط بہ تجلیِ ذات وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

حامداً و مصلیاً۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ با خود دارد و از اندیشۂ غیرِ خود رہائی کرامت فرماید ع اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ ؎

ہر چہ جز عشقِ خدائے احسن ست
گر شکر خوردن بود جان کندن است

او تعالیٰ از کمالِ کرمِ خویش بہ کسبِ مرضیاتِ خود سرگرم دارد۔ دنیائے دون حیثیت قدیم ہیچ کس را از دور و نزدیک بر یک حال نہ گذاشتہ عاقبت از دوستان و خویشان بریدہ قطعِ دنیائے بے مدار باید کرد۔ عاقل آن ست کہ عمرِ چند روزہ خود را صرفِ طاعتِ حق کردہ متوجہ دارِ خلود باشد ؎

گوئے توفیق و سعادت در میان افگندہ اند
کس بمیدان در نمی آید سواران را چہ شد

ہمت بران گمارند کہ در جمیع امور چہ در خوردن و چہ خفتن و چہ گفتن از حدودِ شرعیہ تجاوز واقع نہ شود و در لباسِ نیک احتیاط نمایند۔ لباسِ حریر بر رجال حرام است سعی تمام مبذول دارند کہ بہ این محظورِ شرعی مرتکب نہ گردند کہ ابتلائے عام است

و بذکر چندان مداومت نمایند کہ ماسوائے مذکور از ساحت سینہ رخت بر بندد۔ بنوعے کہ اگر بہ تکلف یاد کنند بیاد نیاید۔ این حالت تعبیر بہ فنائے قلب است و نتیجہ تجلی افعال۔ بعد ازان اگر فضل الٰہی عز شانہٗ مدد نماید شروعے در تجلیات صفات خواہد افتاد و نفس را فی الجملہ فنائے و اطمینانے حاصل خواہد شد کمالِ فنا و البتہ تجلی ذات است درین موطن بہ فنائے اتم مشرف می گردد۔ چون محبت این سبب درست آید امیدوار باشند فَاِنَّ الْمَرْءُ مَنْ اَحَبَّ۔ بشارتے ست عظمیٰ۔ صحیفہ شریفہ کہ مشعر بر کمال اختصاص و محبت بودہ رسید مسرت بے اندازہ گردید امید کہ تا ہنگام ملاقات راہ مراسلات را مفتوح دارند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ والسلام

مکتوب چہل و دوم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در تحریص بر صحبت فقراء و استقامت۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ نامہ نامی کہ نامزدِ این احقر شدہ بود بہ ورودِ آن مفتخر و مباہی گردید۔ و چیزہاے کہ از راہ شفقت و مہربانی فرستادہ بودید رسید بغایت خوش شدیم

ع
اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

این ہمہ تصدیع کشیدید خانہ شما آباد۔ آنچہ از ضبطِ اوقات و تقید بہ ذکر و مراقبہ و صحبت سکوت داشتن با میر انجیو مرقوم بود فرحت بر فرحت افزود زَادَکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اِسْتِقَامَۃً وَّتَرَقِّیَاتِ الظَّاہِرِ وَالْبَاطِنِ صحبت و توجہ خدمت میر انجیو مغتنم شمردہ بیش از بیش سرگرم باشند و آنچہ از واردات رُو دہد نویسان باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است دیگر خاطر ہموارہ خواہانِ استقامت ظاہر و باطن ایشان است فَاِنَّ الْاِسْتِقَامَۃَ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ۔ والسلام۔

مکتوب چہل و سوم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیانِ علو ارشاد و تکمیل حضرت ایشان

و ذکر برخے از ترقیات اصحاب خویش و تحریض بر تواضع و ما یناسب ذلک۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ آن محب الفقرا را بہ ترقیاتِ صوری و معنوی سربلند داشتہ بہ عافیت و استقامت موصوف داراد۔ صحیفہ شریفہ کہ بہ این کمترینِ درویشانِ سلسلۂ احمدیہ معصومیہ فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت و عریضہ کہ در خدمتِ حضرت ایشان ارسال داشتہ بودند بہ نظرِ مبارک درآمد۔ چون آن حضرت چند روز ضعیف بیشتر اند قوت نہ داشتند کہ جواب بنویسند۔ ازین جہت قاصد را دو سہ روز نگاہ داشتہ چند کلمہ بہ دستخطِ خاص حاصل نمودہ فرستادہ شد۔ دیگر معلوم فرمایند کہ معاملۂ تکمیل و ارشاد کہ درین روزہا طراوت پیدا کردہ تا کجا بیان نماید خصوص یارانے کہ بتوسل این عاصی بہ حضرت ایشان محبت درست نمودہ اند امتیازِ خاص دارند۔ پیران شیخ میر بکمال خاکساری خود را فرشِ خانقاہ ساختہ بودند و اکثر اوقات ملازم این مسکین می بودند در اندک مدت ترقیاتِ عالی نمودند چندے از یاران را ہمراہ خود بجہت حلقہ و مجلس سکوت گرفتہ اند و بکسر کمالاتِ دستگاہ میان شیخ پیر دران شہر مغتنم اند گاہ گاہے اگر ہم صحبت شدہ باشند بغایت احسن است۔ عزم دیگر نمبلاحدہ و زنادقہ چہ قدر رفتگی دارند۔ اگر طریق راہ تواضع و شکستگی پیش گیرند کمال زیبائی است۔ والسلام۔

مکتوب چہل و چہارم۔ نیز بہ مشار الیہ در تحریض بر صحبت حضرت ایشان و نازبرداری فقراء باب اللہ۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ حضرت واہب العطیات عز شانہ بہ ترقیاتِ ظاہر

و باطن آن جناب مشفق الفقراء را مستعد گردانیدہ بہ معیتِ فقراء منکسر القلوب موصوف دارد بالنّبیّ العربیّ و آلہ الامجاد علیہ و علیہم الصلوات و التسلیمات۔ اشفاق پناہا اشتیاقِ ملاقاتِ سامی را چہ شرح دہد کہ از حد افزون است در صحیفۂ شریفہ کہ مصحوب جلوہ دار مرسل بود نگاشتہ بودند کہ در شہرِ رمضان المبارک رخصتے حاصل نمودہ متوجہ این حدود خواہند شد۔ و معلوم شریف ایشان باد کہ چون ایشان بہ دخول طریقہ علیہ مستعد گشتہ اند و مدار این طریقہ بر صحبت است اگر صحبتِ حضورِ پرنور میسر گردد خود نورٌ علیٰ نور است و گرنہ تا رسیدن حضور با جماعۃ اہلِ کمال کہ اصحابِ حضرتِ ایشان اند انعقاد صحبت نمایند تا سببِ جمعیتِ باطن گردد و بعضے فقراء ہر چند بہ حسب ظاہر حقیر و شکستہ باشند اما نظر از ظاہر معروف داشتہ مترصد ثمرات و نتائج باطنیہ آنہا باشند و ناز برداری فقراء را سعادت دانند ؎

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنینِ عالم است   نازکی کے راست آید بار می باید کشید

می باید کہ منزلِ شریف مجمعِ یارانِ طریقِ خاص مشخص باشد و جماعۃ از صوفیہ بمراقبہ و حضور سیری می بردہ باشند کہ سبب ترقیاتِ صوری و معنوی است۔ والسلام

مکتوب چہل و پنجم ۔ نیز بہ مشار الیہ در ذکر دعا و توجہ در حق او و تحریص بر تعمیر اوقات۔

حامداً و مصلیاً۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ظاہر را بہ ظاہر شریعت متحلّی داشتہ باطن را از حقیقتِ آن منور گردانیدہ بہ ترقیاتِ صوریہ و معنویہ مستعد و ممتاز دارد بمنہ و کمالِ کرمہ۔ از دعاے ظہر الغیب غافل ندانند بعضے اوقات بے خواست دعا و توجہ خاص در حق شما نمودہ می آید امید واریم کہ آثار آن بزودی ظہور فرمایند

و باید که از کیفیاتِ ظاهر و باطن اطلاع می داده باشند که سبب مزید ارتباطِ معنوی است پاره از تبرکات حضرت ایشان مرحوم که اَعَزُّ مِنْ کِبْرِیْتِ اَحْمَر است مصحوب حاجی عوض برائے شما فرستاده شد این قسم تبرکات بغایت دشوار است و اندک بجهت فقیر رسیده بود نظر بر کمالِ اتحاد و اخلاص شما نموده قلیلے از آن فرستاده شد و آنچه از تقید به ذکرِ قلبی و تلاوتِ قرآن و مراقبه و نماز و ذکر لسانی نگاشته بودند مسرت بر مسرت افزود و ہمیں دستور اوقات را بذکر و فکر معمور دارند۔ والسلام۔

مکتوب چهل و ششم۔ بروشن رائے بیگم مرحومه در بیان آنکه معتبر در فنا آن است که در بیداری خود را معدوم بیند و بیان آنکه قائلان وحدتِ وجود تفرقه در میان ظل و اصل نمی کنند و آنچه از حضرت خواجه عبد الخالق منقول است که اگر یکے از فرزندانِ من دران وقت بودے منصور را ازان مقام گذرانیدے موافق مذاق حضرتِ ایشانِ ماست وَکَمَا یُنَبَّأُ سَبَبُ ذٰلِكَ۔

حامداً و مصلیاً۔ نوشته بودند که در بیداری چشم خود را گم می یابد و صفات را از خود جدا می بیند و پرتو صفاتِ حق می یابد۔ بغایت اصیل است چه معتبر در فنا همان است که در تیقظ و بیداری خود را معدوم بیند و همچنین است در سائرِ احوال بعضے مردم به خواب و خیال آرمیده اند و از حقیقتِ معامله غافل اند ؎

چو غلامِ آفتابم همه ز آفتاب گویم
نه شبم نه شب پرستم که حدیثِ خواب گویم

صفاتِ خود را پرتوِ صفاتِ حق یافتن علامتِ تجلی صفات است و فنا و لطیفه روح از ظهورِ صفاتِ الٰهی عز شانه حاصل میشود بسیار خوب فهمیده۔ این مراقبه را نوشته اند و از لطافتِ استعدادِ شما خبر می دهند جمعے که صفاتِ خود را عینِ صفاتِ حق می یابند

و به وحدت وجود قائل اند تفرقه میان ظل و اصل نمی توانند کرد و ظل را عین اصل می دانند۔ چنانچه مختار شیخ محی الدین عربی است و منصور حلاج و بایزید بسطامی درین مقام گذشته اند۔ و آنچه نوشته بودند که این دید موافق فرموده حضرت ایشان است الحق همین طور است چه نزد آن حضرت افراد عالم مظہر اسماء و صفات اند۔ و ظلال آن مرتبهٔ مقدسه این دید بغایت عالی است و از مقام وحدت وجود بلند است چه محبوسان مقام وحدت از کمالات که فوق این مقام اند محروم اند والے اگر به شیخ کامل نه رسند و بند این مقام باشند حضرت ایشان ما قدس الله تعالے سرهٔ الاقدس طالبانے را که کشف توحید وجودی می شد بتصرف از ان مقام در می گذرانیدند و آنچه در کتاب رشحات از خواجه عبدالخالق نقل می کنند که اگر یکے از فرزندان من دران وقت بودے منصور را از ان مقام گذرانیدے موافق مذاق حضرت ایشان ما است لله سبحانه الحمد شما را ہم مدت قلیله درین مقام داشته متوجه فوق ساختند۔ چنانچه در یکے از نوشتهاے شما که سابق نوشته بودند که من صفات خود را عین صفات حق می یابم معلوم شده بود۔ شکر بجا آرند که از کوچه تنگ توحید بر آمده به شاہراه افتادید۔ مشائخ بسیار در ہمین مقام رفته اند درین راه غیب الغیب بے تصرف پیر کامل راه رفتن بغایت دشوار است۔ مقام شیخی سخت مقامے است عالی و کار ہر بے سر و برگے نیست ؎

هزار نکتهٔ باریک تر ز مو اینجاست   نه هر که سر بتراشد قلندری داند

و آنچه از احوال جماعه که داخل طریق شده اند نوشته بودند به مطالعهٔ آن سبب خوش وقتی ہا گردید۔ و دیگر آنچه نوشته بودند که بعضے از آنها در مراقبه چیزها شاہد

می نمایند بغایت عالی است خصوص احوال حافظہ فاطمہ کہ در مشغولی خود را نمی بیند ظاہر پرتوے از فنا بہ طریقِ انعکاس از باطنِ شما بوے رسیدہ۔ و بحال او بیشتر مقیّد باشند۔ والسلام

مکتوب چہل و ہفتم۔ بہ بی بی عرب خانم در تعزیت سید امیر خان مرحوم و بیان شمہ از مصائب کہ بر سلف گذشتہ و تحریص بر صبر۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی۔ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ٥ نمی داند کہ چہ نویسد و چگونہ شرح دہد کہ از استماعِ خبرِ وحشت اثرِ واقعۂ ہائلہ خان مغفرت نشان محبوب القلوب تغمدہ اللہ سبحانہ بغفرانہ چہ قسم الم و اندوہ بہ این دل افگار رسیدہ و چہ نوع درد و غم رو نمودہ بہ گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ روزے کہ این خبر رسیدہ حالے کہ بہ جمیع اہل خانہ طاری شد کہ تابِ بیان نہ دارد۔ و اگر بعضے موانع از مرض و کم اندرون و مثلِ آن نمی بود فقیر خود بجہتِ تعزیت در انجا می رسید این ماتم تنہا بہ شما نیست ما ہم شریک این ماتم ایم۔ لیکن چہ توان کرد کہ ہیچکس را ازین شاہ راہ گریز نیست ہرگاہ انبیاء و اولیا علیہم الصلوٰت والتسلیمات در دنیا ہمیشہ نہ باشد بدیگران چہ رسد اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ۔ نص قاطع است ما را و شما را ہم ہمین راہ در پیش است جَآءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ۔ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْهِ

آہ ازین منزلے کہ در پیش است
کہ گذرگاہ شاہ و درویش است

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ اند کہ امام اجل محی السنۃ در حلیۃ الابرار می نویسند کہ در زمانِ عبد اللہ بن زبیر سہ روز طاعون واقع شد

و دران طاعون هشتاد و سه پسر از حضرت انسؓ که خادم حضرت پیغمبر ما بود علیه و علی آله الصلوات والتسلیمات و آن سرور در حق او دعاے برکت فرموده فوت کردند و چهل پسر از حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنهم فوت شدند هرگاه که به اصحاب کرام خیر الانام علیه و علی آله الصلوات والتسلیمات این معامله فرمایند ما عاصیان در کدام حساب۔ نیز آنحضرت قدسنا الله بسره الاقدس در هنگام واقعهٔ ارتحال حضرت میان محمد صادق مخدوم زاده کلان برنگاشته اند که مفارقت فرزندی اعزی از اعظم مصائب است معلوم نیست که کسے به مثل این مصیبت مصاب شده باشد اما صبر و شکر که حضرت سبحانه و تعالیٰ درین مصیبت این ضعیف قلب را کرامت فرموده از اجل نعم و اعظم انعامات است۔ از حضرت حق سبحانه مسئلت می نماید که جزاے این مصیبت ممد به آخرت باشد در حدیث است که حق تعالےٰ می فرماید که اے ابنِ آدم اگر تو صبر کنی نزد صدمهٔ اولی راضی نمی شوم براے تو ثوابے را غیر جنت۔ والسلام

مکتوب چهل و هشتم

در بیان آنکه فتح و نصرت دو قسم ست یکے صورتِ آن که مربوط بالشکر غزا است۔ و دوم حقیقتِ او که منوط به لشکر دعا است و در ترجیح قسم ثانی بر اول۔

وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ فضائل و کمالات دستگاها آنچه از زبانِ مبارک بیان ایماے که بحکم حدیث نفیس مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَمَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ فرموده اند مرقوم بود به وضوح انجامید۔ این فقیر همواره در اوقاتِ رجا و آدابِ مظنهٔ اجابتِ دعا و زمانِ اجتماع فقرا فتح و نصرت بر اعداے آفاقی و نفسی

می خواهد تقویت و تائید دولتِ قاهره که ترویج شریعت باہره به آن منوط ہست از لشکرِ دعا که ارباب فقر و اصحاب بلا اند می جوید۔ فتح و نصرت دو قسم است قسمے ہست که آن را معلق به اسباب ساخته اند و آن صورتِ فتح و نصرت است که تعلق به لشکرِ غزا دارد و قسمِ دیگر حقیقتِ فتح و نصرت ہست از نزد مسبب الاسباب است و کریمه وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اشاره به آن ہست متعلق به لشکرِ دعا است پس لشکرِ دعا به واسطۂ ذل و انکسارِ خود از لشکرِ غزا سبقت نمود و از سبب به مسبب دلالت فرمود۔ ع

بردند شکستگان ازین میدان گوے

فرمود

و ایضاً دعا ردِ قضاے نماید چنانچه مخبرِ صادق فرمود علیه و علی آله الصلوٰة والسلام لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ۔ و سیف و جهاد این قدرت ندارد پس لشکرِ دعا با وجود ضعف و شکستگی بقوت تر افتاد از لشکرِ غزا۔ و نیز لشکرِ دعا ہمچون روح است مر لشکرِ غزا قالب ہست مر او را پس لشکرِ غزا را از لشکرِ دعا چاره نبود که قالبِ بے روح قابلِ تائید و نصرت نباشد۔ ازینجا ہست که گفته اند کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ۔ ہر چند این فقیر شایان آن نیست که خود را در عدادِ لشکرِ دعا داخل سازد۔ اما بمجرد اسم فقر و احتمالِ اجابت خود را از دعا فارغ نمی دارد و امید وار ہست که آن حضرت بد آنچه عزیمت فرمایند مبارک و میمون باشد رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ والسلام۔

مکتوب چهل و نهم۔ در ذکرِ فیوض و برکات که در عرس حضرت ایشان ظاهر شده و بیان آنکه درین قسم اوقات از غلبۂ حضور غفلت به تکلف ہم میسر

نمی شود وکفر وفسق همسایه با مدد می نماید۔ وبیان آنکه شمول انعام الٰہی جل شانہ وعموم مغفرت او سبحانہٗ درین طور اوقات متوقع است وَمَا يُنَبَّأُ بِسَبَبِ ذٰلِكَ۔

لَهُ الحمد۔ وسلام وتحیہ ازین عاصی قبول فرمایند۔ عجائب فیوض وبرکات از امروز ظهور فرموده۔ آن قدر ریزش انوار وبرکات شده که قوت بشری از برداشت آن عاجز است نَحْمَدُ اللّٰهَ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ درین قسم اوقات هرچند به تکلف خود را به غفلت انداخته می شود میسر نمی شود۔ چنانچه شیخ الاسلام هرویؒ می فرماید که هر که یک ساعت مرا از حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ غافل سازد امید است که جمیع گناہان او بہ بخشند۔ حضرت مجدد الف ثانی در مکتوباتِ قدسی آیات قلمی فرموده اند که چون معاملۂ عارف به صرفِ ذات عز شانہٗ می افتد عروج وترقی متعسر می گردد۔ دران وقت کفر وفسق همسایہ مدد می فرماید وهرچند اختلاط بہ اہلِ غفلت بیشتر راہ ترقی کشاده سرش آنست که ظلمت هم برای ظهورِ نور الانوار درکار است وبضدها تتبین الاشیاء۔ ودرہمین مقام سالک بہ طوع ورغبت خود بہ اہلِ غفلت محشور می شود۔ سبحان الله عجب کاروبار است۔ آنچہ بدیگران مانع ترقی است اہل الله را زینۂ ترقی است وعروج۔ وَهٰذِهٖ مَعْرِفَةٌ دَقِيْقَةٌ خَارِجٌ عَنِ الْاِدْرَاكِ الْخَوَاصِ فَكَيْفَ الْعَوَامِ ؎

فریادِ حافظ این همه آخر بہ ہرزه نیست هم قصۂ غریب وحدیثِ عجیب است

واین همه شمول انعامات در مجلس این قسم اعراس وغیره گاه گاه افاضه می شود ومانند ابر نیسان بہ جمیع خلائق می ریزند وَاِنْ كَانُوْا مِنْ اَهْلِ الْغَفْلَةِ۔ ودرین طور اوقات مرجوہ عموم مغفرت متوقع است بے تکلف دراز نفسی نموده می آید که طرفه سکرے رو داده حضرت میانجیو قدس سرہٗ بہ علوِ شانِ خاص ظاهر می شوند۔ والغیب عند الله سبحانہٗ۔ والسلام

مکتوب پنجاهم ۔ به کمالات دستگاه شیخ محمد باقر لاهوری در جواب مکتوب او که از ظاهر شدن مقامِ عالی نوشته بود۔ و بیان آنکه مرتبهٔ که فوق تعین جبی است عمده در حصولِ آن حقیقتِ قرآنی است و مرتبه که فوقِ تعین وجودی است حقیقتِ صلوٰة را دران مدخلت تمام است۔ و بیان آنکه قرار یافتن معاملهٔ ذاتِ بحت فوقِ تعینِ وجودی پیش از ظهورِ تعینِ حبی است۔ و بعدهٔ آن مرتبه داخلِ تعینات گشته و جواب سوالے که نموده بود۔

باسمه سبحانهٗ۔ نحمدهٗ و نصلی و نسلم۔ بجنابِ آن برادر ارشاد مرتبت سلام سلامت انجام برسد۔ صحیفهٔ شریفه متعاقب یک دیگر رسیدهٔ خوش وقت ساختند چون مشتمل بر احوالِ بلند بوده مسرت بر مسرت حاصل گردید۔ آنچه نوشته بودند که مقامی عالی ظاهر شد خود را آنا گو دران مقام داخل یافت و معلوم شد که مرتبهٔ مقدسه ذات بحتِ ذات ست تعالت و تقدست۔ همانا که این مرتبهٔ مقدسه آن مرتبه باشد که آخرینِ ذات است و فوق تعین جبی است و عمده در حصولِ این دولت حقیقتِ قرآن مجید ست و مرتبه که فوقِ تعینِ وجودی است حقیقتِ صلوٰة دران مدخلے تمام است۔ چنانچه در مکتوبات قدسی آیات واقع است که حدت در نظر دران مقام والبسته به ادای صلوٰة است۔ دران وقت مرتبهٔ ذاتِ بحت تعالت و تقدست فوقِ تعینِ وجودی قرار یافته بود۔ و سیر و سلوک به آن مقامِ عالی منتهی باشد چون تعینِ جبی بمنصهٔ ظهور آمد معامله سابق داخلِ تعینات شد و کاروبار در وصول قدمی به وصولِ نظری قرار یافت و درین هنگام عروج نظری به حقیقتِ قرآن مجید منوط گشت۔ برین تقدیر تناقض لازم نمی آید و جوابے از سوالِ شما نیز پیدا شد

که حقیقت صلوٰة به اصل الاصل متعلق است وحال آنکه التذاذ خاص در تلاوت قرآن مجید به حدے معلوم می گردد که در ادائے صلوٰة مفقود است. چه اصل الاصل گفتن بین از ظهور تعین حبی است. واگر بعد از گذشتن تعین حبی کیفیت والتذاذ زیاده از صلوٰة فهمند وجهے دارد چه حیلولت حقیقت صلوٰة درمیان حقیقت قرآن مجید و مرتبهٔ مقدسه ذات بحت تعالت وتقدست از حضرت قبله گاهی مسموع نه شده والله اعلم بالصواب بعد از نماز جمعه چون بزیارت روضهٔ منوره رسیده شد معیت خاص شما را با خود یافت امید غالب است که تنزلے ازان مقام عالی شده باشد. والسلام

مکتوب پنجاه و یکم. به حاجی اسدالله وزیرآبادی دربیان درجات متابعت آن حضرت علیه الصلوٰة والسلام وتحریص بر طول محبت واعتقاد تام بر وجهے که ذرهٔ اعتراض را به شیخ راه نه دهد وتعلق حصول برکات صحبت بران وبیان آن که مجرد اخلاص بے مشقت کافی است وَمَا يَنَاسِبُ ذٰلِكَ.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى. حقائق ومعارف آگاه حاجی الحرمین الشریفین حاجی اسدالله سلام وتحیه قبول نمایند. مکاتیب شریفه متعاقب یک دیگر می رسند و در ارسال جواب کوتاهی واقع می شود معذور خواهند داشت وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ. ثانیاً معلوم نمایند که متابعت آن حضرت صلی الله علیه وسلم هفت درجه است درجه اولیٰ را علمائے ظواهر بیان فرموده اند. واین صورت متابعت است وشش درجه دیگر مخصوص به اهل باطن است نوشتن هر درجه به تفصیل در حوصلهٔ کتابت نمی گنجد. لیکن مجملاً آنکه در درجهٔ ششم کمالات واسرار محبوبیت ذاتی مکشوف می شوند ونصیبے از حروف متشابهات قرآنی و

منزلے از حروف مقطعات فرقانی حاصل روزگار می شوند و این حروف متشابہات و مقطعات رمزے ہست خاص میان محب و محبوب و ہر چند این معاملات مخصوص بہ انبیاء اند علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات لیکن بہ بعض افراد این امت بہ طریق تبعیت نیز شربے ازانہا داشتہ اند و درجہ ہفتم متعلق نزول ہست کہ بہ تکمیل و ارشاد خلق تعلق دارد تا کدام صاحب دولت را بہ این نعمت و درجہ مشرف سازند۔ و این قسم اسرار و معاملات ورائے شہود و مشاہدہ ہست۔ و ورائے فنا و بقا و ورائے تجلیات و ظہورات و ورائے ولایت صغریٰ و ولایت کبریٰ و ولایت علیا ہست ع

گر بگویم شرح این بے حد شود

و بہ گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ طول صحبت و اعتقاد تام بہ شیخ کامل و مکمل درکار ہست بنوعے کہ جمیع حرکات و سکنات شیخ در نظر مرید زیبا و مستحسن در آید و ذرہ اعتراض را راہ نہ دہد۔ او ہر چہ می کند بہ الہام می کند و بہ اذن او سبحانہ جمیع امور را سرانجام می دہد۔ پس برین تقدیر اعتراض را گنجائش نباشد۔ اگر بہ رخصت و مباح عمل می نماید بہ فضل اللہ سبحانہ حکم فرائض و واجبات می گیرند و رخصت عزیمت پیدا می کند و تا این قسم اعتقاد بہ پیر نہ داشتہ باشد از برکات و ثمرات صحبت محروم مطلق ہست۔ اگرچہ سالہا در صحبت بگذراند و ریاضتہائے شاقہ پیش گیرد کہ غیر از حرمان نتیجہ نیست۔ و مجرد اخلاص و محبت بے مؤنت ریاضت و مشقت در حصول کمالات کافی ہست۔ آرے اگر مشقت و ریاضت با محبت و اخلاص جمع شود نور علیٰ نور خواہد بود و الا محبت مجرد محبت ہم بہ کمال می رساند۔ باید کہ بہ حال خود نیک تامل نمایند۔ اگر این قسم اعتقاد کہ مذکور شد در خود یابند پس سیر سرہند را القصد نیاز

روضہ مطہرہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مغتنم دانند و چندگاہ مجاورت آن روضۂ مطہرہ منورہ اختیار نمایند۔ گوہرے ازان کمالات کہ بالا ذکر یافت بدست آیند۔ و اگر این نوع اعتقاد و گرویدہ در خود نہ فہمند پس تصدیع نہ کشند و دیگرے را در تصدیع نیندازند۔ چون مکرر و مؤکد طلب نصائح و فوائد نمودہ بودند بنا بر آن شمہ ازان چہ علم داشت ابلاغ نمود۔ و الا این حقیر سراسر شرارت و نقص متہم است زیادہ چہ تضیع اوقات نماید۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و دوم۔ بہ شہزادہ سلطان محمد معظم در فضیلت ذکر خفی و مزیت دوام حضور کہ مخصوص این طریقہ است و بیان آنکہ افادہ و استفادہ این طریقہ علیہ انعکاسی است و بیان آنکہ ذکر ہرچند از اسباب وصول است اما مشروط برابطہ و فنا فی الشیخ است۔ وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِكَ۔

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ۔ فِی الْحَدِیْثِ اَلذِّكْرُ الَّذِیْ لَا تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ تَزِیْدُ عَلَی الَّذِیْ تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ سَبْعِیْنَ ضِعْفًا۔ در نفحات در احوال شیخ ابی سعید بن ابی الخیر مذکور است کہ شیخ را گفتند فلان کس بر روے آب می رود۔ گفت سہل است بزغی و صعوہ نیز بر آب می رود۔ گفتند فلان کس در ہوا می پرد گفت زغنی و مگس نیز در ہوا می پرد۔ گفتند فلان کس در یک لحظہ از شہرے بہ شہرے می رود گفت شیطان نیز در یک نفس از مشرق بہ مغرب می رود۔ این چنین چیزہا بس قیمت نیست۔ مرد آن بود کہ در میان خلق نشیند و داد و ستد کند و زن خواہد و با خلق درآمیزد و یک لحظہ از خدائے خود غافل نباشد۔ احقر دعاگویان بعد از تبلیغ سلام و تحیہ بعرض عالی متعالی می رساند

که بموجب امر عالی بعضے فوائد که تعلق به شغل باطنی دارند معروض می دارد استماع فرمایند. شغل باطنی در طریقهٔ اکابر این طریق بر اقسام است. قسم اول ذکر اسم ذات و طریقهٔ آن بالمشافه بیان کرده شد که از کیفیت آن اطلاع بخشند. عمده آن است که ذکر ملکهٔ دل می گردد و صفت لازمهٔ او شود چنانچه سمع صفت سامعه و بصر صفت باصره بعد از حصول این حالت کار و بار به لطیفهٔ روح است و روح به جانب یمین صدر است و بعد انصرام معامله روح و قطع الاحوال و المعارف متعلقه بها تنکشف اللَّطَائِفُ الثَّلٰثَةُ الْاُخَرِ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ يَنْشَرِحُ الصَّدْرُ وَيَضْمَحِلُّ النَّفْسُ ثُمَّ تَزُوْلُ مَعَهٗ مَا تَزُوْلُ وَيَصِيْرُ مِنْ مُلُوْكِ الدِّيْنِ. باید دانست که افاده و استفاده این طریق انعکاسی و انصباغی است و مدار معامله به صحبت است به شرط مناسبة الطرفین ذکر هر چند از اسباب وصول است لیکن غالباً مشروط به رابطه و فنا در شیخ است. لهذا گفته اند که مقدمهٔ فنا فی الشیخ مقدمهٔ فنا فی الله است این رابطه فقط یا الطاف شیخ کامل بے التزام طریق ذکر موصل است. چنانچه التزام ذکر که خالی ازین رابطه باشد موصل نیست وَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا.

و ذکر نفی و اثبات هم فوائد بسیار دارد. در تطهیر باطن سیر از ماسوا او را دخل عظیم است. بعد از اطلاع بر کیفیت اسم ذات طریق آن نوشته خواهد شد. درین باب منتظر امر عالی است و دیگر مراتب خیرخواهی و دعاگوئی ظاهر و باطن که مرکوز خاطر فقیر است از حیطهٔ تحریر و تقریر خارج است و ظهور آثار بر مزید عنایات بادشاهانه است

ع شاهان چه عجب گر بنوازند گدا را

بقیة المعروض آنکه جامع علوم ظاهری و باطنی نتیجة الاکابر سید علی عرب منتظر

طلبِ عالی ہمت والیفاے وعدہ از مکارمِ اخلاق۔ بالجملہ سید مذکور از عزیزان است قابلِ محبت وعنایت۔ برادرِ گرامی فضائل مآب حافظ مقصود علی کہ سالہا در صحبتِ فقر السیر بُردہ مشمولِ عنایات والطافِ خاصہ خواہد گردید وبعضے التماسہا در خلوت بعرضِ عالی خواہد رسانید۔ ارشاد پناہ شیخ محمد باقر کہ از خلفاے رشید این طریقہ است صحبت وملاقاتِ او غنیمت است۔ والسلام

مکتوب پنجاہ وسوم۔ نیز بشاہزادہ مذکور در بیان آنکہ مقصود از سیرِ سلوک تحصیلِ مقامِ اخلاص است وبیان آنکہ طریقت وحقیقت خادمِ شریعت اند وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ۔

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا۔ امابعد احقر دعاگویان بعرضِ عالی متعالی می رساند کہ از ان ہنگام کہ بہ شرفِ ملازمت استسعاد یافتہ ہموارہ محبتِ خاص بآن جناب عالی در خود می فہمد و در مراتبِ دعاگوئی وخیرخواہی روز افزون ہر چند از قدیم بہ استماعِ اخبارِ حق پرستی واستقامت بر طریقۂ مرضیہ کہ حضرت حق سبحانہ تعالےٰ بخصوص بہ آن صاحبِ عالم کرامت فرمودہ شادان وخورم بودہ غائبانہ دل را نگرانی وہواداری ہم رسیدہ۔ لیکن بعد از مشاہدۂ اخلاق واوصاف حالت دیگر دارد ومراتبِ ہواخواہی ولوازمِ دعاگوئی در تضاعف واشتیاقِ ملازمت گرامی بیش از بیش۔ خوش گفت ؎

تا دیدہ رخت عمرے سودا بتو ورزیدم   فارغ ز تو چون باشم اکنون کہ رخت دیدم

بموجبِ حدیث نفیس مَنْ اَحَبَّ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْ اِيَّاهُ۔ شمہ از ان معروض داشت۔ یقین کہ آن حضرت ہم عنایت وشفقت خاص بحالِ این دعاگوے

داشته باشید۔ بقیة المعروض آنکه مقصود از سیر و سلوک و قطع مقامات جذبه و سلوک تحصیل مقام اخلاص است که مربوط به فنای آفاقی و انفسی است و این اخلاص جزوے است از اجزای شریعت چه شریعت را سه جزو است علم و عمل و اخلاص۔ پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند در تکمیل جزو او که اخلاص است حقیقت کار این است و فهم هر کس به اینجا نرسد اکثر عالم به خواب و خیال آرمیده اند و به جوز و مویز اکتفا نموده اند از کمالات شریعت چه دانند و به حقیقت طریقت وا رسند شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند که حقیقت معامله چیست بترهات صوفیه مغرور اند و بحال و مقامات مفتون هداهم الله تعالی سبحانه سواء الصراط جاذب الفقیر والامیر مشفق الصغیر والکبیر قاضی محمد منیر که وسیله این دعا گوے است بجناب عالی متعالی بعضے مطالب معروض خواهند داشت توقع که جواب باصواب مرحمت شود صلاح آثار برادر گرامی حافظ مقصود علی از مدتے صحبت فقرا قیام دارد۔ امیدوار عنایات و الطاف بادشاهانه است والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب پنجاه و چهارم ۔ به ملا محمد جان درسکی در بیان بعضے خصائص و کمالات مجدد الف ثانی قدس سره۔

نحمده و نصلی و نسلم۔ به جناب آن برادر گرامی سلام سلامت انجام برسد بعضے از خصائص و کمالات و مزایا که حضرت حق سبحانه به محض فضل و کرم خویش بحضرت مجدد الف ثانی عطا فرموده است نوشته می شود بگوش هوش استماع نمایند از آنجمله آن است که آن حضرت مبشر شده بودند به آن که دنیا ترا حکم آخرت دادیم

این کلمهٔ جامعه مشتمل است بر چندین بشارات چنانچه به تفصیل حضرت ایشان ما در بعضے مکاتیب شرح این را قلمی فرموده اند و چند معنی داخل آن درج نموده یکے از آنها آنکه تنعم و تلذذ و ترفع این دارِ فنا که موجب نقصان درجات آخرت است در حق دیگران و در حق آن حضرت موجب رفع درجات است و عین مرضی محبوب آیۂ کریمه وَلَقَدْ اٰتَیْنَاهُ اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَا وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِیْنَ۔ گویا ایمائے است به این معامله وَهِیَ نِعْمَةٌ عَظِیْمَةٌ فِیْ حَقِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ واز انجمله آن است که به آن حضرت الهام واقع شد که این نسبت خاصه تو در بعض فرزندان تو تا قیامِ قیامت باقی ماند۔ واز انجمله آن است که می فرمودند که اگر مشتے از خاکِ پاک قبرِ من در قبر شخصے بیندازند امیدوار بهائے عظیمه است در حق او و قلیلے از ان تربت مقدس باقی مانده اگر بندگان حضرت بفرمایند برائے ایشان فرستاده شود۔ واز انجمله آن است که فرموده اند که معارف و اسرارِ ما که در مکتوبات قدسی آیات مرقوم گشته به نظر حضرت مهدی موعود خواهد در آمد و مقبول حضرتِ او خواهد گردید۔ و از ان جمله آن است که می فرمودند که از من تا مهدی دیگرے به این کمالات ظهور نه خواهد نمود۔ واز انجمله آن است که آن حضرت مبشر گشته بودند که بقعه که قبرِ مبارکِ ایشان در انجا است یا محل آن روضه است از ریاضِ جنت۔ واز ان جمله است آن که ورائے کمالاتِ ولایت که اولیائے امت به آن ممتاز بوده اند و سکریات و شطحیات در غلبات از انها سر بر زده به آن حضرت راهے که موصل کمالاتِ نبوت است مکشوف یافتند که هیچ ولی سوائے اصحاب و تابعین به آن تکلّم نه نموده۔ واز انجمله است آن که بے طریق ریاضات و مجاهدات شدیده بلکه با رعایتِ توسط احوال طریق تسلیک طلاب آنحضرت اقرب است

به وصولِ مطلوب و این طریق به وجودِ مبارک حضرت ایشان ما شیوع پیدا کرده از فرزندانِ دیگر این قسم خدمت به وقوع نیامده۔ و ازان جمله است عدم تعین سجادۂ والدنا عدم تقیید بیکے مرد مومن فی الحقیقة جانشین کسے است که بیشتر رشد و ارشاد از وے به وقوع آید وَهٰذَا بِخِلَافِ مَا هُوَ مَرْسُوْمٌ عِنْدَ مَشَائِخِ هٰذَا الْوَقْتِ دیگر تا کجا احصا نماید که خارج از حیطهٔ نوشتن است شنیده شد که سیادت مآب میر محمد ابراهیم ترک منصب نمودند۔ عجب از ایشان که فقیر را مطلع نه ساختند و این همه استعجال نمودند اَلْخَيْرُ فِيْمَا صَنَعَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ۔ رَزَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلْاِسْتِقَامَةَ الَّتِيْ هِيَ فَوْقَ الْكَرَامَةِ۔ دیگر آنچه از شوق زیارت حرمین شریفین با رفاقت میر محمد ابراهیم نوشته بودند مبارک است يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا. کاش مرا هم این سعادت میسر شود۔ لیکن خدمات و رضامندی حضرت والده از اهم اُمور است ایشان اذن نمی فرمایند به خدمت بادشاه دین پناه بموجب وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ نیز عرض نمایند اگر ایشان رخصت دادند ما هم رخصت نمودیم ارتفاع هرچند یک ظلم از عبادات نافله به وجوه فاضل تر است۔ اگرچه فرض گشته خود حاجت پرسیدن نیست فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى سُبْحَانَهٗ مُقَدَّمٌ عَلٰى سَائِرِ الْحُقُوْقِ۔ والسلام۔

مکتوب پنجاه و پنجم۔ در وصولِ برکات از حقیقت حضرت جبرئیلؑ و یافتن اتحادِ خاص به این حقیقتِ علیا و اشاره به حقیقتِ حضرت اسرافیل

بعد الحمد والصلوٰة به آن برادر عزیز می رساند که احوال و اوضاع فقرای این حدود بخیر و عافیت است و غیر از ماتمِ عصیان اندوهے واقع نیست امید که

بدعاء ظهر الغیب محمد و معاون باشند دیگر از سوانح جدیده آنکه از حقیقت حضرت جبریل علی نبینا و علیه الصلوٰة والسلام درین روزها انوار و برکات فراوان فائض گشتند و طرفه اتحادے به آن حقیقت معلوم شد و عنایت خاص آنحضرت را در حق خود یافت وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَهٗ و حقیقت حضرت اسرافیل علی نبینا و علیه الصلوٰة والسلام و مناسبت آن به حقیقت الحقائق در مکتوبات جلد ثالث حضرت مجدد الف ثانی در مکتوب نفیس حبی نگارش فرموده اند از انجا مطالعه خواهند نمود۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و ششم۔ اُرْسِلَ اِلٰی سُلْطَانِ الْوَقْتِ فِی الْاِحْتِرَازِ عَنِ الْمَظَالِمِ وَالْمَنْعِ عَنْ اِعَانَةِ الظَّلَمَةِ وَالرَّفَضَةِ وَاِغْرَاءِهِمْ فِی الزَّجْرِ عَنِ التَّسْوِیْفِ فِیْ ذٰلِكَ۔

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ سُبْحَانَهٗ وَبَرَكَاتُهٗ تَعَالٰی۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِیْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَیْءٌ فَلْیَتَحَلَّلْهُ مِنَ الْیَوْمِ قَبْلَ اَنْ لَّا یَكُوْنَ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ یَكُنْ لَهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَیْهِ۔ وَاَیْضًا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ فِیْنَا۔ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَصِیَامٍ وَزَكٰوةٍ وَیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا اَوْ سَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطٰی هٰذَا

حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔ ہرگاہ فرائض را این حال خواہد شد فما بال النوافل فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِي الْاَبْصَارِ۔ وبالجملہ اِعَانَةُ الظَّلَمَةِ وَالرَّفَضَةِ وَاِعْزَازُهُمْ وَاحْتِرَامُهُمْ اِعَانَةٌ لَّهُمْ عَلَى الْمَعْصِيَةِ قَالَ سُبْحَانَهٗ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ فَالْحَذَرَ ثُمَّ الْحَذَرَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُسَوِّفُوْنَ۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و ہفتم۔ نیز بہ پادشاہ دین پناہ در فضیلت سلطان عادل و سفارش درویشی۔

حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا وَّمُسَلِّمًا۔ اما بعد کمترین دعاگویان و خیر خواہان بعد از عرض سلام معروض مقدس معلّٰی می گرداند کہ دعاگوے قدیمی ہموارہ بہ دعاے ظہر الغیب کہ شیوۂ قدیمی است رطب اللسان است و چرا نباشد کہ تقویت دین متین و نصرت ملت مبین وابستہ بہ سلاطین عظام است فِي الْحَدِيْثِ اَلْاِسْلَامُ وَالسُّلْطَانُ اَخَوَانِ تَوْاَمَانِ لَا يَصْلُحُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا اِلَّا بِمُصَاحِبِهٖ فَالْاِسْلَامُ اُسٌّ وَالسُّلْطَانُ حَارِسٌ وَمَا لَا اُسَّ لَهٗ مُنْهَدِمٌ وَمَا لَا حَارِسَ لَهٗ ضَايِعٌ اَلدَّيْلَمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَيْضًا فِي الْحَدِيْثِ اَلسُّلْطَانُ الْعَادِلُ الْمُتَوَاضِعُ ظِلُّ اللّٰهِ وَرُمْحُهٗ وَيُرْفَعُ لِلْوَالِي الْعَادِلِ الْمُتَوَاضِعِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ عَمَلُ سِتِّيْنَ صِدِّيْقًا كُلُّهُمْ عَابِدٌ مُّجْتَهِدٌ اَبُو الشَّيْخِ عَنْ اَبِي بَكْرٍ۔ حضرت سلامت جامع الفضائل برادر دینی حافظ مقصود علی کہ حافظ قرآن مجید و بحلیۂ صلاح و حق پرستی آراستہ است و سابق بہ منصب دو صد پنجاہی سربلندی داشت و مدتے ہست کہ

در صحبت فقرا به وضع صلاح و وصف عبادت می گذارند و جمعی کثیر با خود وابسته دارد امیدوار است که یومیه فراخور او از پیشگاه خلافت و جهانداری مرحمت شود که درین کبر سن به جمعیت به عبادت و دعاگوئی مشتغل باشد۔ اخوی کمالات دستگاهی شیخ عبد اللطیف که از مدتی به مرض مبتلا بود و الحال شفا یافته به دعای محمودی دارین آن حضرت مشغول است و بعرض سلام جرأت می نماید۔ والسلام

مکتوب پنجاه و هشتم

به شاهزاده سلطان معظم در ذکر بعضی خصائص و مزایای این طریقه علیه و بیان آنکه عمده در حصول آنها وحدانی التوجه ساختن است خود را در خدمت پیر کامل و فانی شدن است در وی.

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ ما بعد۔ احقر دعاگویان به عرض عالی متعالی می رساند که انان هنگام که عنایت نامه گرامی رسیده طرفه بهجتی به جناب آن صاحب عالم پیدا شد عنایات که در ان مندرج است شکر آن را چه گونه ادا نماید توقع چنان است که از حاشیه خاطر عاطر منسی نه فرمایند و از دعاگویان و خیرخواهان دارین تصور فرمایند۔ به مقتضای هواخواهی بعض خصائص و مزایای این طریق عالی که بنیادش نقشبندیه است و بران بنیاد کوشکها و عمارتها بنا ساخته اند معروض می دارد۔ بدانند طریقی که بزرگان ما اختیار کرده اند ابتدائش از عالم امرست مِنَ الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ وَالسِّرِّ وَالْخَفِيِّ وَالْاَخْفٰى وَحُصُوْلِ الْاَحْوَالِ الْمَوَاجِيْدِ وَالتَّجَلِّيَاتِ يَخْتَصُّ بِكُلِّ فَرْدٍ مِنْ هٰذِهِ اللَّطَائِفِ الْمَذْكُوْرِ ثُمَّ يَصِيْرُ النَّفْسُ مَعَ تَوَابِعِهَا مُضْمَحِلًّا مُتَلَاشِيًا فَانِيًا مُسْتَهْلِكًا ثُمَّ يَنْشَرِحُ الصَّدْرُ وَيَحِقُّ الْاِنْشِرَاحُ ثُمَّ يَحْصُلُ التَّصْفِيَةُ وَالتَّزْكِيَةُ لِلْعَالَمِ الْخَلْقِ وَنَعْنِيْ بِالْعَالَمِ الْخَلْقِ اللَّطَائِفَ الْاَرْبَعَةَ

مِنَ الْهَوَاءِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ وَالتُّرَابِ فَحِيْنَئِذٍ يُعَامَلُ مَعَهُمَا يُعَامَلُ وَهٰذِهِ الْأَحْوَالُ لَا تَتَيَسَّرُ إِلَّا بِمُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ أَكْمَلُهَا۔ حقیقتِ کار این است اما فہم ہر کس اینجا نرسد اکثر عالم بہ خواب و خیال آرمیدہ اند و بجوز و مویز اکتفا نمودہ از کمالاتِ شریعت چہ دانند و بہ حقیقت و طریقت چہ وا رسند شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند۔ نمی دانند کہ حقیقتِ معاملہ چیست بہ ترہات صوفیہ مغرور اند و باحوال و مقامات مفتون هَدٰهُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ سَوَاءَ الصِّرَاطِ بخلافِ این اکابر کہ بہ ظاہر و باطن بر شریعت قدم راسخ دارند و از نص بہ فص نمی گرایند و از فتوحاتِ مدنیہ بہ فتوحاتِ مکیہ التفات نمی نمایند آن تجلی ذاتی کہ دیگران را برقی است این بزرگواران را دائم است شہودِ وحدت را در کثرت در قدم اول گذاشتہ بہ فوق الفوق شتافتہ اند نظرِ شان شافی امراضِ قلبیہ است و توجہ شان دافعِ عللِ معنویہ بیمن التفات شان آن حاصل است کہ در جاہای دیگر بہ عبادات و ریاضات بدست نیاید۔ خوش گفت ؎

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار اند کہ برند از رہ پنہان بہ حرم قافلہ را
از دلِ سالک رہ جاذبہ صحبتِ شان می برد وسوسۂ خلوت و فکر چلہ را

و ایضا باید دانست کہ عمدہ در حصولِ مطالبِ ارجمند و صداقی التوجہ ساختن است خود را در خدمتِ شیخ کامل مکمل و فانی شدن است در و لہٰذا فرمودہ اند کہ فنا فی الشیخ مقدمۂ فنا فی اللہ سبحانہ رَزَقَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَإِيَّاكُمْ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْمَعَارِفِ وَالْأَسْرَارِ ؎

دادیم ترا از گنج مقصود نشان　　گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

فضائل مآب برادر گرامی حافظ مقصود علی را بخدمت عالی فرستادہ شد یقین کہ عنایات و الطاف خاصہ شاملِ حالِ او خواہند مرعی داشت بعضے ادعیۂ ماثورہ و اعمالِ مجربہ بنظریہ محض خیر خواہی دارین نمودہ مصحوب حافظ ارسال داشتہ بمطالعہ خاص خواہد در آمدہ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب پنجاہ و نہم۔ بہ سلطانِ وقت در بیان آنکہ بلا و مصیبت ہر چند بظاہر تلخ است اما فی الحقیقت ترقی بخش است۔ و بیان آنکہ از ضغطۂ قبر ہیچ کس را نجات نیست و در دید قصورِ اعمال و متہم داشتنِ نیات و ذکرِ فضائل مبطون و امثالِ آن۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَفِي الشَّدَائِدِ وَالرَّخَاءِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ مَا اُوْذِيَ نَبِيٌّ نَحْوَ اِيْذَائِهٖ وَمَا ابْتُلِيَ رَسُوْلٌ مِثْلَ اِبْتِلَائِهٖ بِهٰذَا صَارَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَسَيِّدَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ۔ وَرَدَ فِي الْحَدِيْثِ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يُعَزِّيْ اَخَاهُ بِمُصِيْبَتِهٖ اِلَّا كَسَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَنِ ابْنِ حَزْمٍ۔ کمترین دعا گویان محمد سیف الدین بعرض والا می رساند کہ بہ ورودِ فرمانِ عالیشان سربلند گردید غریب نوازی فرمودند و دلہائے شکستہ را بدست آوردند فِي الْحَدِيْثِ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ اَجْرُهٗ۔ مثل این ہمہ تفقدات و مراحم بہ احوالِ نامرادان دلالت بر کمالِ تواضعِ آن حضرت دارد ~

من کہ باشم کہ بران خاطرِ عاطر گذرم　　لطفہا می کنی اے خاکِ درت تاجِ سرم

چون شیوهٔ دعاگوئی و خیرخواهی از قدیم داریم همواره به دعاے سلامتی دارین آن حضرت رطب اللسان می باشیم خصوص درین ایام مصیبت از صمیم قلب دعاها در حق آن حضرت نموده شد به اجابت قرین باد مصیبت و بلا هرچند در ظاهر تلخ و بے مزه است لیکن فی الحقیقت ترقی بخش است و بحلاوت و طراوت چه جفاے محبوب بنسبت به الفا او بیشتر لذت بخش و فرح آور است لِاَنَّ فِی الْجَلَالِ وَالْاِیْلَامِ مُرَادُ الْمَحْبُوْبِ خَالِصٌ بِخِلَافِ الْجَمَالِ وَالْاِنْعَامِ فَاِنَّهُمَا مَشُوْبَانِ بِمُرَادِ النَّفْسِ۔ در دنیا تمکین که هست همین اندوه و حزن است خوش گفت ؎

غرض از عشق توام چاشنی درد و غم است
ورنه زیر فلک اسباب تنعم چه کم است

آرے ماتم و مصیبت که هست از عصیان است که با وجود مشاهدهٔ این قسم امور هیچ متنبه نمی شویم و بیش از بیش به حظوظ نفسانی راغبیم و خواهان ترفع و تعلی خود۔ حالانکه نص قرآنی است تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا و در احادیث کثیره وارد شده که از عذاب قبر هیچ کس را نجات نیست فَمِنْهَا مَا وَرَدَ الطَّبْرَانِیْ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُوُفِّیَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ فَرَاَیْنَاهُ مُهْتَمًّا شَدِیْدَ الْحُزْنِ فَتَحَدَّدَ عَلَی الْقَبْرِ وَجَعَلَ یَنْظُرُ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فِیْهِ فَرَاَیْتُهٗ یَزْدَادُ حُزْنًا ثُمَّ خَرَجَ فَرَاَیْتُهٗ سُرِّیَ عَنْهُ فَتَبَسَّمَ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ کُنْتُ اَذْکُرُ ضِیْقَ الْقَبْرِ وَضُعْفَ زَیْنَبَ وَکَانَ ذٰلِكَ یَشُقُّ عَلَیَّ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْهَا فَفَعَلَ وَلٰکِنْ ضَغَطَهَا ضَغْطَةً سَمِعَهَا مَنْ بَیْنَ الْخَافِقَیْنِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ۔ وَمِنْهَا مَا اَخْرَجَ سَعِیْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ وَابْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنْ زَاذَانَ قَالَ لَمَّا دُفِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

ابنته رقیة جلس عند القبر فتربّد وجهه ثم سُرّی عنه فسأله اصحابه فقال ذکرت ابنتی وضعفها وعذاب القبر فدعوت الله ففرّج عنها و ایم الله لقد ضمت ضمة سمعها ما بین الخافقین الا الجن والانس۔ و منها ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا الذی تحرّک له العرش وشهده سبعون الفا من الملائکة لقد ضم ضمة ثم فرّج عنه یعنی سعد بن معاذ قال الحسن تحرّک له العرش فرحا بروحه هرگاه به این جماعة که مشواے اهل اسلام اند این نوع سلوک نمایند وای بر ما عاصیان خصوص معامله این روسیاه که به عُصاة دیگر نمی ماند همیشه مصروف بظاهر آرائی وقبول خلق است ومطمح نظر او حظوظ عاجله ومنتهاے مقاصد او ترفع وتکبر بر اقران فالویل کل الویل چنان باید نمود که این نوع مخادع را چه قسم جزا خواهد بود وما ظلمهم الله ولکن کانوا انفسهم یظلمون این است حاصل عمر ونتیجه سیر وسلوک با همین عنوان این عاصی را القصور فرموده گمان صلاح ودرویشی دور نمایند ودر قطار اهل دنیا داخل دانند وچنانچه باگمانت بحسب ظاهر مهربانی می فرمایند این دور از کار را نیز ازین زمره دانسته مهربانی می فرموده باشند نه بعنوان صلاح ودرویشی که بمراحل ازان دور ومهجور است۔ واین معنی را بر تکلف وتحمل محمول نه فرمایند که واقع ونفس الامری است حضرت سلامت ضعیفه مرحومه که قریب سیزده وچهارده سال بانواع امراض مبتلا بود که یکے ازانها علت بطن است۔ ودر حدیث آمده که من قتله بطنه لم یعذب فی قبره۔ ونیز وارد شده که المبطون شهید عن ابی هریرة رضی الله عنه ان اکثر شهداء امتی لاصحاب الفرش ورب قتیل

بَیْنَ الصَّفَّیْنِ۔ وَاللہُ اَعْلَمُ بِبُغْیَتِہِمْ نظر بہ این احادیث امید وار عظیم است وَ الْغَیْبُ عِنْدَ اللہِ سُبْحَانَہٗ۔ والسلام۔

مکتوب شصتم۔ ایضاً بہ سلطان وقت در بیان آنکہ دید قصور اعمال مشعر از کمال است۔ و این معرفت مراقبہ اخص خواص است۔

اما بعد می رساند کہ فرمان عالیشان و عطر کہ از روے عنایت مرحمت شدہ بود ورودِ کرامت آمود فرمود و فلانے بہ زبانی نیز اظہار تفقدات مقدس نمودہ اداے سپاس بے قیاس نمود۔ و باعث جمعیت خاطر شد و موجب مزید دعا دولت دوسرا کہ از قدیم وظیفۂ فقر است گشت۔ این فقیر از اشتغال بہ این امر خطیر ہموارہ فارغ نیست و نخواہد بود وَکَیْفَ یَفْرُغُ کہ از عہد بعید ربقۂ خیر اندیشی در رقبۂ جان دادہ و این سر رشتہ را متین و مستحکم می دارد وَ لِلّٰہِ الْمِنَّۃُ کہ آثار خیر خواہی بر ضمیر فیض پذیر ہم مبرہن گردید و این معنی مراراً بر زبانِ الہام ترجمان گذشتہ و الآن نیز رجا بلقاے مناسبت معنوی واثق کہ این ہمہ عنایات از آثار است و دید قصور کہ مرقوم قلم محتشم گردیدہ مشعر از کمال دید است از انجا کہ ممکن مرآت کمالات وجوب است و تقابل لازم مرآت پس ممکن ہر چند در دید قصور بیش تقابلِ کمالات آن مرتبۂ مقدسہ آئینہ داری بیش و لضدہا تتبین الاشیاء و این معرفت مراقبۂ اخص خواص است و کَلَّ لسان مناسب است۔ والسلام۔

مکتوب شصت و یکم۔ غالباً بہ والدۂ شاہزادہ سلطان محمود مرحوم در تحریص بر محبت و اخلاص بہ جناب تقدس نقاب بارگاہ ثریا جاہ تتق نشین ہودج عصمت و شہریاری پردہ گزینِ سرادقات مکرمت و جہان داری احقر فقراء عرض

می دارد کہ ہر چند بہ جناب عالی نور دیدۂ دانش و بینش خلافت جہانبانی، نور حدیقۂ آفرینش سلطنت و کامرانی شاہزادہ والا درجہ ملاقات صوری نہ شدہ لیکن ازانجا کہ الطاف و عنایت خاصہ در غیبت شامل حال فقرا بے نوا فرمودہ بہ نشان خاص مرحمت اختصاص نگاشتہ انامل قدسی کو امل ممتاز و مفتخر می فرمایند لوازم وظائف دعاگوئی روز افزون می شود و مراسم یکجہتی و خیر خواہی در تضاعف و ارتباط معنوی مزید می گردد قدسیہ سلامت مدار این طریقۂ علیہ بر محبت و اخلاص قلبی و اتحاد حقیقی است ہرگاہ این معنی میسر گشت مقاصد دارین حاصل گردید۔ اگر کسے در ظاہر دوریست و اخلاص صمیمی بہ این سلسلۂ علیہ دارد بہ سبب محبت از راہ معیت بتوجہات باطنی این بزرگواران تمام امید مرام صوری و معنوی است و ترقیات محبت با فقرا ثمرۂ رفعت دنیا و آخرت ہست۔ والسلام۔

مکتوب شصت و دوم۔ بہ روشن رائے بیگم مرحومہ در جواب مکتوب او کہ از تصفیۂ عناصر و جز آن نوشتہ بود۔ و بیان آنکہ در ظہور انوار کعبۂ ربانی تصفیہ عنصر خاک دخل تمام دارد و در تحریص بہ تعمیر اوقات۔

صحیفۂ شریفہ کہ متضمن وارد عالی بود رسیدہ مطالعۂ آن سبب لذات معنویہ گردید۔ الحمد للہ سبحانہ کہ در انوار و برکات کہ در حضرت دار الارشاد فائض و وارد اند شریک می باشید و ہموارہ از راہ محبت معنویہ ہمراہید۔ و آنچہ نگارش یافتہ بود کہ در تصفیۂ عناصر بودم نورے ظاہر شد می تواند کہ این نور از حقیقت کعبۂ ربانی منعکس گشتہ باشد۔ چنانچہ سابق ایمائے بہ این معنی رفتہ بود و توجہ غائبانہ درین امر معروف نمود۔ حمد اللہ سبحانہ کہ پرتوے از انوار کعبہ در باطن تافتہ

اگرچہ بہ طریقِ انعکاس باشد نعمتے ہست عظمی۔ بتصفیۂ عناصر خصوص تصفیۂ خاک را دخل تمام ہست در ظہورِ آن نورِ صرف۔ وچون این تزکیہ وتصفیہ بحدِ کمال خواہد رسید امید ست کہ اصالتہً آن نسبت ظہور فرمایند امیدوار باشند واوقات را بہ ذکر وفکر معمور دارند۔ واین حقیر را بہ توجہاتِ غائبانہ ممد ومعاون دانند۔ شبِ چہارشنبہ باجمعے از درویشان در مسجد معتکف شدیم۔ خیمہ کہ فرستادہ بودید بہ وقت رسید سہ چوبہ دیادشے را در صحنِ مسجد استادہ کردہ فقرا بہ آسودگی بسر می برند وبدعاے خیریتِ شما رطب اللسان اند۔ والسلام۔

مکتوب شصت وسیوم۔ در بیان سببِ قبض وبستگی باطن وتحریض بر محبت واستقامت در جمیع امور۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ صحیفۂ شریفہ آن برادرِ گرامی در عینِ انتظار رسید خوش وقت ساخت وسببِ توجہ غائبانہ گشت چون مشتمل بر درد وشوق بودہ فرحت بر فرحت افزود۔ ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

اشعارِ رنگین ودلکش بہ مطالعہ درآمد وحظہا از خواندنِ آن یافتم۔ ؎

الا اے طوطیِ گویاے اسرار　　مبادا خالیت شکر ز منقار

باید کہ بہ ہمین آئین از احوالِ خیر مآلِ خویش اطلاع می دادہ باشند کہ موجبِ مزید ارتباط وسببِ توجہاتِ غائبانہ ہست۔ دیگر از قبض وبستگیِ باطن در آزار نباشند کہ قبض وبسط مرغ دو بازوے طیرانِ عروج اند یا آنکہ گوییم کہ سالکے کہ علم بہ احوالِ خود ندارد بسا ہست کہ نسبت بہ باطنِ او ہمیشہ جلوہ گر باشد وظاہر را از ان علم نباشد

و باین سبب منقبض و محزون بود۔ غیر از قبض و بستگی از احوال خود تعبیر تواند کرد۔ استعدادات طلاب مختلف افتاده اند عمده کار محبت و رسوخ است به شیخ خود و استقامت تام است بر اوضاع شرعیه در جمیع امور چه در ماکول و مشروب و ملبوس و چه غیر آن اگر این معارف نقد وقت است۔ ہیچ غم نیست چه این دولت عظمیٰ بے تجلی به نسبت صورت پذیر نیست و اگر درین دو چیز مسطور خللے واقع شود و با وجود آن احوال و جمعیت باطن بحال باشد غیر از خرابی و استدراج ہیچ نیست بالجمله این حقیر را از یادِ خود غافل نه دانند و از دعا و توجه ممد و معاون شناسند در وقت تحریر کتابت توجه به جانب شما نموده شد و امیدواری تمام حاصل گشت بلکه بحکم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ نسبتِ خاصه سائر باطن شما جلوه گردید۔ وَ اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔

مکتوب شصت و چهارم

۔ در بیان آنکه حضورِ معتبر نزد اکابر این طریقه حضورِ بے غیبت است و بیان یادداشت و تفصیل آن و بیان آنکه مقصود از سیر و سلوک تحصیل مقام است و مدح این طریقه علیه و ترجیح آن بر سائر طرق۔

مخدوما در عبارات اکابر این سلسلهٔ علیه قدس الله تعالیٰ اسرارہم واقع شده است که نسبتِ ما فوقِ همه نسبتها است از نسبت حضور و آگاهی خواسته اند و حضورے که نزدِ ایشان معتبر است حضورِ بے غیبت است که تعبیر از آن به یادداشت نموده اند۔ پس نسبتِ این عزیزان عبارت از یادداشت باشد که به فهم قاصر فقیر قرار یافته برین تفصیل است تجلیِ ذات عبارت از ظهور حضرتِ ذات است تعالیٰ و تقدس و حضور او سبحانهٗ بے ملاحظهٔ اسما و صفات و شیون

واعتبارات وآن تجلی را برقی گفته اند یعنی لمع یسیر ارتفاع شیون واعتبارات متحقق می شود وباز در پردۂ شیون واعتبارات متواری می گردد پس برین تقدیر حضورِ بے غیبت متصور نباشد بلکہ زمان یسیر حضور ہست واغلب اوقات غیبہ۔ پس این نسبت نزد این عزیزان معتبر نباشد وحالانکہ تجلی را مشائخ سلاسل دیگر نہایت النہایت گفته اند۔ ہرگاہ این حضور دوام پذیرد واصلا استتار قبول نہ کند وہموارہ بے پردۂ اسماء وصفات وشیون واعتبارات متجلی شود حضور بے غیبت خواہد بود۔ پس نسبتِ این اکابر را بانسبتہاے دیگران قیاس باید نمود وبے تکلف فوق ہمہ باید داشت۔ این قسم حضور اگرچہ پیشِ اکثر مردم مستبعد می نماید۔ شعر

هَنِيئًا لِأَرْبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا　　وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِينِ مَا يَتَجَرَّعُ

این نسبتِ علیہ بر نہجے غرابت پیدا کردہ است کہ اگر فرضاً پیشِ اربابِ ہمین سلسلہ بزرگ گفته شود محتمل کہ اکثر آنہا در مقامِ انکار آیند وباور نہ دارند نسبتے کہ الحال درمیانِ اربابِ این خانوادۂ بزرگ متعارف شدہ است عبارت از حضورِ حق است سبحانہٗ وشہود او تعالیٰ بروجہے کہ از وصف شاہدے ومشہودے منزہ باشد وتوجہے است معرا از جہاتِ ستۂ متعارفہ۔ اگرچہ جہت فوق متوہم باشد ولہٰذا ہر دام پذیرد واین نسبت در مقامِ جذبہ فقط نیز متحقق می گردد۔ فوقیتِ آن را وجہے ظاہر نیست بخلافِ یادداشت بمعنی سابق کہ حصولِ آن بعد تمامی جہت جذبہ ومقاماتِ سلوک است وعلو درجۂ آن بر ہیچ احدے مخفی نیست۔ اگر خفاے ہست در حصولِ اوست ولیس حاسدے اگر از حسد انکار

نماید و ناقصے از نقص خود دعوی کند معذور ہست

قاصرے گر کند این طائفہ را طعن قصور　　حاش للہ کہ برآرم بہ زبان این گلہ را
ہمہ شیرانِ جہان بستۂ این سلسلہ اند　　روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

مخدوما بعد از طے منازلِ سلوک و قطعِ مقاماتِ جذبہ معلوم شد کہ مقصود ازین سیر و سلوک تحصیلِ مقامِ اخلاص ہست کہ مربوط بہ فنائے آلہہ آفاقی و انفسی ہست و این اخلاص جزوے ہست از اجزائے شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزو ہست علم و عمل و اخلاص۔ پس طریقت و حقیقت خادمِ شریعت اند در تکمیلِ جزوِ او کہ اخلاص است حقیقتِ کار این ہست۔ اما فہم ہر کس اینجا نرسد۔ اکثرِ عالم بخواب و خیال آرمیدہ اند و بجوز و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالاتِ شریعت چہ دانند و بحقیقت و طریقت چہ وارسند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند نمی دانند کہ حقیقتِ معاملہ چیست بہ ترہاتِ صوفیہ مغرور اند و بہ احوال و مقامات مفتون۔ ھَدَاھُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ سَوَاءَ الصِّرَاطِ ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ۔ بدانکہ طریقے کہ اقرب ہست و اسبق و اوفق و اوثق و اسلم و احکم و اصدق و اولیٰ و اعلیٰ و ارفع و اجل و اکمل طریقہ نقشبندیہ ہست قدس اللہ تعالیٰ ارواح اہالیہا و اسرار موالیہا۔ این ہمہ بزرگی این طریق و علوِ شانِ این بزرگواران بہ واسطۂ التزامِ متابعتِ سنتِ سنیہ ہست علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ و التحیۃ و اجتناب از بدعتِ نامرضیہ ایشانند کہ در رنگِ اصحابِ کرام علیہم الرضوان من الملک المنان نہایتِ کار در بدایتِ شان مندرج گشتہ۔ و حضور و آگاہیِ ایشان دوام پیدا کردہ و بعد از وصول بدرجہ کمال فوق آگاہیہا دیگران شد۔

درمیان نباشد لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ وکَانَ فِیْ قَوْلِهٖ سُبْحَانَهٗ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ اَیْ نَفْسَکَ اِیْمَاءً اِلٰی هٰذَا وَهٰذِهِ الدَّوْلَةُ الْقُصْوٰی لَا تَتَیَسَّرُ اِلَّا بِصُحْبَةِ اَهْلِ الْبَاطِنِ بِشَرْطِ حُسْنِ الظَّنِّ ازان حضرت استفسار نمایند کہ بیشتر التذاذ در مراقبہ ذکر قلبی است یا در ذکر نفی واثبات یا در تلاوت قرآن مجید ویا در ادائے نماز بطول قنوت لِکُلٍّ مِنْهَا وَقْتٌ مُعَیَّنٌ وَحَالٌ مَخْصُوْصٌ ۔ واز تحسین عدد ذکر نفی واثبات نیز استفسار نمایند بالجملہ در خیرخواہی آن حضرت خود را معاف ندارند این حقیر ناقابل ہم غائبانہ این امر خیر غافل نیست وبہ این تقریر نسبت شما نیز بیشتر توجہ مصروف است وترقیات وتنویر باطن شما ازینجا ملحوظ می گردد واتحاد خاص باخود می فہمد اغلب کہ نسبت ضمنیت آغاز نمودہ باشد بمشیت سبحانہ۔ بعد از وضوح تام بازہم استشعار خواہم نمود۔ ظاہر شدن توجہ غائبانہ ودریافتن اثر آن می تواند کہ عبارت ازین معاملہ عظیم باشد وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔

مکتوب شصت وششم۔ بہ بختاور خان در فضائل قضاء حوائج مسلمان۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ فِی الْاَرْبَعِیْنَ لِلشَّیْخِ الْاِمَامِ الْمُتْقِنِیْنَ الْحَافِظِ قُدْوَةِ الْمُحَدِّثِیْنَ رُکْنِ الدِّیْنِ اَبُوْ مُحَمَّدٍ عَبْدُ الْعَظِیْمِ بْنِ عَبْدِ الْقَوِیِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُنْذِرِیِّ الْحَافِظِ۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَخِیْهِ حَاجَةً کُنْتُ وَاقِفًا عِنْدَ مِیْزَانِهٖ فَاِنْ رَجَحَ وَاِلَّا شَفَعْتُ لَهٗ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ وُصْلَةً لِاَخِیْهِ الْمُسْلِمِ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ فِیْ مَبْلَغِ بِرٍّ اَوْ تَیْسِیْرِ

مکتوب شصت و پنجم۔ به حقائق آگاهی حافظ محمد محسن دهلوی در فضائل ذکر قلبی و بیان آنکه کمال در ذکر بلکه جمیع عبادات آنست که وجودِ ذکر و عابد درمیان نه باشد و کما یناسب ذٰلک۔

بعد الحمد والصلوٰة و ارسال التحیات به جناب آن برادر گرامی می رساند که انچه از عنایت و شفقت بندگان حضرت و انعقاد مجلس سکوت قلبی بود به وضوح انجامید و سببِ ازدیادِ دعاء دولت قاهره گردید

آسمان سجده کند بهر زمینے که درو
یک دو کس یک دو نفس بهر خدا بنشیند

فضائل ذکر نه آن قدر ست که احصار تواند نمود۔ صاحب کتاب صراط مستقیم که از اجله محدثان است و سوے عمل صحیح آنحضرت صلی اللہ علیه وآله وسلم دران کتاب مندرج نیست۔ و می فرماید چون ایام وحی نزدیک رسید خلوت و تنهائی را دوست گرفت و در کوهِ حرا که سه میل راه است تا کعبه خلوت می داشت۔ و دران کوه غارے ست خورد که درازیِ آن چهار گز شرعی است و پهنائے آن یک گز و ثلثے و در بعضے مواضع باقی کمتر دران غار خلوت بچه نوع بود بعضے گفته اند که عبادت وے به فکر بود۔ و بعضے گفته اند عبادت به ذکر بود و این قول صحیح تر ست و دران ایام از مجموع اشیا که به آن معاشر و مصاحب بود تا از اهل و مال و ذات کلی دوری نمود و در دریاے ذکرِ قلبی مستغرق شد و از اضداد بکلی منقطع شد و انس بیاد آنکه در خلوت براے وے بود پیدا گشت و همیشه دران انس می بود و محل وحی صفا بر صفا می افزود و درین باب ما لقی درجات کمال رسید الی آخره حاصل و کمال ذکر بلکه جمیع عبادات آن است که وجود ذاکر و عابد

عُسْرٍ اَعَانَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی اِجَازَةِ الصِّرَاطِ عِنْدَ دَحْضِ الْاَقْدَامِ۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرْتُ الْخَیْرَ وَالشَّرَّ فَطُوْبٰی لِمَنْ جُعِلَتْ مَفَاتِیْحُ الْخَیْرِ عَلٰی یَدَیْهِ وَوَیْلٌ لِمَنْ جُعِلَتْ مَفَاتِیْحُ الشَّرِّ عَلٰی یَدَیْهِ۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّهُمْ اِلَیْهِ اَنْفَعُهُمْ اِلَیْهِ۔ وَعَنْ كَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ اٰلٰی عَلٰی نَفْسِهٖ اَنْ لَا یُعَذِّبَهُمْ بِالنَّارِ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ وُضِعَتْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ یُحَدِّثُوْنَ اللّٰهَ وَالنَّاسُ فِی الْحِسَابِ۔ وَعَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَشٰی فِیْ عَوْنِ اَخِیْهِ وَمَنْفَعَتِهٖ فَلَهٗ ثَوَابُ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَخِیْهِ الْمُسْلِمِ كَانَ كَمَنْ اَحْرَمَ لِلّٰهِ عُمْرَةً وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ شُعْلَتَیْنِ مِنْ نُوْرٍ عَلَی الصِّرَاطِ یَسْتَضِیْءُ بِضَوْئِهِمَا عَالَمٌ لَا یُحْصِیْهِ اِلَّا رَبُّ الْعِزَّةِ۔ اشفاق پناها صحیفهٔ شریفه مشتمل بر معانی حنین فضائل پناه حقایق و معارف آگاه شیخ فلان و تفصیل اسعاف اوطار حافظ مقصود علی و فرزند ملا عبد الحق در رفعت مآب زین العابدین و سائر اهل اسناد که نوشته این جانب می برند و گذرانیدن رقائم نیاز به جناب معلّٰی و جریان کلمة الوعد

در باب نگارش جواب برزبانِ والا و گماشتن حیله به سزا ولے تیاری سند مبلغ مرمت خانقاه و حصول پروانگی رسیدن فضائل پناه قاضی فضل الله در معیتہ به حضور سعادت ظهور و اصدار حکم رفع بدعت مبتدعان از بلده اورنگ آباد درود مسرت آمود نمود و انبساط اخلاص مناط افزود۔ ازان رو که امر خطیر القرام مهام مسلمین بموجب احادیث مسطوره فی الصدر مستوجب درجاتِ عظیمه و مستلزم مثوباتِ فخیمه است شکر توفیقِ احراز این موهبتِ کبریٰ بر اصحاب این امنیتِ قصویٰ اهمّ و ازان جهت که این خادم فقرا به وسیلۂ جمیلۂ مساعی ایشان درین عمل خیر محصلِ اجر جزیل و جزاء جمیل می گردد اداے این حق به دعاے مزید دولت نشاتین برین کس لازم و ازان وجه که سببے در حصول این منزلت با نشان ازین جانب وقوعے دارد۔ اگر این معنی را باعثِ ثبوتِ حق گفته شود رواست و اگر سبقت اداے حق متاخر ایشان نامیده آید سزاوار۔ ازان سبب که اهلِ حوائج توسطے در وصولِ ایشان به نتائج باقی آن جهانی دارند می توان گفت که اینها هم حقوق باشند کمله چون اینها وسائط دولتِ اُخروی اند حقوق شان راجح باشند تبارک الله این جماعه با وجود خواری و بے اعتباری اعتبارے بهم رسانیده اند ـــ

غلام خویشتنم خواند لاله رخسارے
سیاه روئی من کرد عاقبت کارے

وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِيْنَ

این همه به واسطۂ ترغیب ازدیاد همت و الاحق توجهاتِ سامیه و ماده فقرا بے شمار است و تحمل ایشان تکالیف کثیره مصارف را موجبِ کمالِ استغنا رسانے

اطلاق معذرت و تکلیف در مقامے کہ نظر دوربینان حدید البصیرۃ را اسرار کریمہ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ نفوذ کردہ باشد و دلِ فانیہ در جنب نعم یافتہ مضمحل شدہ چہ ملایم سبحان اللہ وبحمدہٖ این دو کلمۂ مبارکہ چہ جامعیت دارد کہ علوم مرتبۂ فنا در کلمۂ اولیٰ مندرج است و معارف موطن بقا در کلمۂ ثانیہ مندمج۔ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ مؤید آن است کہ اَلْقُرْاٰنُ يُفَسِّرُ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔ خوش گفت ؎

گر بر سر کوے ما کشتہ شوی
شکرانہ بدہ کہ خون بہاے تو منم

قلم بجاے دیگر افتاد و ما نحن فیہ از دست رفت۔ نعم ما قال۔ بوے گلم چنان مست کرد کہ دامنم از دست برفت۔ یقین کہ در آیندہ بیش از بیش شفیق غربا بودہ توجہ در صدورِ جواب عرائض خواہند فرمود و سند تعمیر خانقاہ ارسال خواہند نمود۔ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب شصت و ہفتم۔ بہ بادشاہِ دین پناہ در نصائح ضروریہ و سفارش بعضے احبہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَوْثَقُ الْعُرٰى كَلِمَةُ التَّقْوٰى وَخَيْرُ الْمِلَلِ مِلَّةُ اِبْرَاهِيْمَ وَخَيْرُ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْرَفُ الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ وَخَيْرُ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَفْضَلُ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ وَاَعْمَى الْعَمٰى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى وَخَيْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ وَخَيْرُ

الهدى ما اتبع وشر العمى عمى القلب واليد العليا خير من يد
السفلى وما قل وكفى خير مما كثر والهى وشر المعذرة حين يحضر
الموت و شر الندامة يوم القيامة ومن الناس من لا يأتي
الصلوة الا دبرا واعظم الخطايا اللسان الكذوب وخير الغنى غنى
النفس وخير الزاد التقوى وراس الحكمة مخافة الله عز وجل وخير
ما وقر في القلوب اليقين والارتياب من الكفر والنياحة من عمل
الجاهلية والغلول من حر جهنم والكنز كي من النار والشعر من
مزامير ابليس والخمر جماع الاثم والنساء حبالة الشيطان والشباب
شعبة من الجنون وشر المكاسب كسب الربو وشر الماكل مال
اليتيم والسعيد من وعظ بغيره والشقي من شقي في بطن امه و
انما يصير احدكم الى موضع اربع اذرع والامر بالاخرة وملاك
العمل خواتمه وشر الرويا رويا الكذب وكل ما هو آت قريب
وسباب المؤمن فسوق وقتل المؤمن كفر واكل لحمه من
معصية الله وحرمة ماله كحرمة دمه ومن يتالى على الله يكذبه
ومن يغفر يغفر الله له ومن يعف يعف الله عنه ومن يكظم الغيظ
ياجره الله ومن يصبر على الرزيه يعوضه الله ومن يتبع السمعة
يسمع الله به ومن يصبر يضاعف الله له ومن يعص الله يعذبه۔ اللهم
اغفر لي ولامتي قالها ثلثا اخرجه البيهقي في الدلائل والديلمي
وابن عساكر عن عقبة بن عامر۔ احقر فقرا العرض مقدس معلی با رساند

که دعاے خیریت دارین و محمودی نشاتین بندگان حضرت هر چند بر کافهٔ انام لازم و ثابت است لیکن نظر بر خصوصیت و عنایات پیغامات که از قدیم شامل حال این فقیر است واجب دانسته بدل و جان در دعاگوئی مشغول است از قریب مجیب حضرت سلامت فضیلت دستگاه اخوی شیخ عبد اللطیف که غربت و نامرادی و مراتب فضل و کمال ظاهری و باطنی او بر بندگان حضرت هویدا است از عرصه به مرض شکم مبتلا است اگر چند روز صحت است باز عود می نماید در حدیث نفیس آمده سَافِرُوا تَصِحُّوا وَ تَرْزُقُوا۔ اَخْرَجَهٗ ابن السنی و ابو نعیم فِی الطب عَنْ اَبی سعید چون درین ایام قوت سفر بهم رسانده بود بحضور موفور السرور فرستاده شد عمده استعداد خدمت بندگان حضرت است یقین که مورد عنایات و الطاف بادشاهانه خواهد گردید که از صمیم القلب در دعاگوئی و ختم حضرات خواجهاے بزرگوار مشتغل می باشد حضرت سلامت کمالات اکتساب سید علی عرب عیدروس بعد از شکر عنایات که شامل حال او ثنا و سلام و تحیه معروض می دارد و امید از مزید الطاف بادشاهانه است خاندان سید مشارٌ الیه در دیار عرب شهرتے تمام دارد هر قدر که حضرت در حق مومی الیه مهربانی فرمایند بموقع است۔ عزیزے است دیگر از قبیلهٔ سید مذکور حمید علوی نامی در علم حدیث بے نظیر است و کذلک فی الفقه و حفظ القرآن و مع هٰذا از خصائص این فرقه خط وافر بر داشته و به اتفاق این فقیر زین العلم فی شرح عین العلم تالیف نموده و جرح و التعدیل احادیث آن نموده و احادیث دیگر نیز مندرج کرده۔ بالجمله نسخهٔ مذکور غیر مکرر مؤلفه شده بمشیئت سبحانه متعاقب ارسال حضور پر نور خواهد نمود و این عزیز ارادهٔ وطن دارد و اعانت آن حضرت در حق او مطلوب است۔ اگر حکم والا صادر شود

بہ ملازمت عالی مشرف شدہ متوجہ آن حدود گردد۔ درازنفسی از حد گذشت۔ والسلام

مکتوب شصت و ہشتم۔ در بیان آنکہ حالت معتبر ہمان ہست کہ بر دوام باشد و بیان آنکہ تحیر و جہل از لوازم تجلی ذات ہست و ترقی بخش یافتن غم و اندوہ دنیوی از آثار بقاے خاص ہست۔

اِنَّ اَعْرَفَہُمْ بِاللّٰہِ اَشَدُّہُمْ تَحَیُّرًا فِیْہِ۔ مکتوب مرغوب آن برادر ارشد کہ مشتمل بر احوالات بلند و مقامات ارجمند بودہ رسیدہ فرحت فراوان رسانید آنچہ از استمرار حال و عدم ادراک کہ عجز از لوازم آنست نوشتہ بودید نیک مبارک است۔ حالت معتبر ہمان ہست کہ علی الدوام باشد وَلَا یَکُوْنُ مَخْصُوْصًا بِوَقْتٍ دُوْنَ وَقْتٍ فَاِنَّ الذَّاتَ اِذَا تَجَلّٰی اِلَّا اِسْتِتَارَ لَہٗ عِلْمٌ وَعَدَمُ عِلْمٍ۔ و جہل کہ نگاشتہ اند از لوازم تجلی ذات ہست فَاِنَّ النِّسَبَ فِیْ تِلْکَ الْمَرْتَبَۃِ الْمُقَدَّسَۃِ کُلُّہَا مَفْقُوْدَۃٌ وَاَجْہَلُہُمْ اَتَمُّ فَہْمُہُمْ لِشَانِ آن مقام۔ از حضرت ذات بہرہ استہلاک ہست۔ استہلاکی از تصور پاک ہست۔ آن معرفتی ہست نامش پاک ادراک بسیط۔ آنجا چہ محل دانش و ادراک ہست و بعضی اوقات کہ خود را بعنوان محجوبیت می یابند چہ عجب وَلِلْاَرْضِ مِنْ کَاْسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ غم و اندوہ و تباہی کہ موجبات ترقیات می شود از آثار بقاے خاص ہست۔ عارف درین ہنگام قائم بمراد اوست عزشانہٗ و جماعہ کہ داخل طریقہ علیہ شدہ اند۔ و سلام فقیر بجماعۃ رسانند و باحوال شان متوجہ باشند۔ والسلام۔

مکتوب شصت و نہم۔ بہ شہزادہ سلطان محمد اعظم در بیان آنکہ از مبدأ فیض ہیچ گاہ تعطیل نیست و مراتب قبول و عدم آن بہ اندازۂ اقبال و اعراض

مستفیض است۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْاَعْظَمُ مِنْ کُلِّ عَظِیْمٍ سُلْطَانُهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِهِ الرَّفِیْعِ شَانُهٗ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِیْنَ اَنَارُوْا بُرْهَانَهٗ۔ اما بعد صحیفۂ شریفہ محبت انگیز وملاطفۂ لطیفہ سعادت آمیز مصحوب حافظ مقصود علی در ہنگامے که خاطر خلاص مآثر اخبار خیریت اشتمال بود ووصول صحت مشمول نمود۔ لِلّٰهِ الْحَمْد که سیماے اتحاد بہ فقرا از جبین آن پیدا وصورت وداد بہ این فرقۂ علیا از آئینۂ آن ہویدا بود این معنی مورث امیدواریہاے حصول کمالاتِ ظاہر وباطن موجب رجاے مزید سعادات صورت ومعنی گردید ایماۓ از تقیید بہ اشتغال واستدعاے ہمت ازین بے پروبال رفتہ بود۔ بزرگان گفتہ اند که از مبدء فیض تعطیل نیست ودر ہر لحظہ ابوابِ فیوض مفتوح۔ ع

فراغت از تو میسر نمی شود ما را

مراتب قبول وعدم آن بہ اندازۂ مدارجِ اقبال واعراض از جانبِ مستفیض است خوشا وقتِ ہوشیاری که بہ دوامِ اقبال موصوف بود ومدار بہ اضمحلال مشغوف رمزے از اشتیاق که بہ قلم محترم درآمدہ ما ناکه پرتوے شوقِ این جانب بودہ ازین طرف نیز قصۂ اشتیاق برخوانند وحدیثِ نفیس وَاِنَّ اِلَیْهِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا بمطالعہ فرمایند۔ برادر دینی حافظ مقصود علی که از یاران مخصوص است از مہربانی گرامی رطب اللسان واز شفقتِ سامی عذب البیان رسید باعثِ ازدیادِ توجہ ودعا گردید۔

دو کلمہ در باب مشار الیہ سیادت پناہ میر مرتضیٰ نوشتہ شدہ یقین که ہرگاہ میر مذکور معروض دارد بسمع اجابت مسموع خواہد گشت۔ والسلام۔

مکتوب ہفتادم۔ در بیان آنکہ اہل اللہ سہ طائفہ اند۔ طائفہ ارباب علم اند از ابتدا تا انتہا۔ و طائفہ ارباب جہل اند کذالک۔ و طائفہ برزخ اند بین العلم والجہل و ترجیح این طائفہ بر فریقین۔

فَمِنَّا مَنْ عَلِمَ وَمِنَّا مَنْ جَهِلَ بَعْدَ مَا عَلِمَ وَبَقِيَ عِلْمُهٗ عَلَى الْاِجْمَالِ۔

ازین خیرخواہ سلام عافیت انجام در معرض قبول افتد۔ اہل اللہ سہ طائفہ اند۔ طائفہ ارباب علم اند از ابتدا تا انتہا و طائفہ ارباب جہل اند من الابتداء الی الانتہا و طائفہ برزخ اند بین العلم والجہل وَهُمْ اَحْسَنُ حَالًا مِنَ الْفَرِيْقَيْنِ۔ چہ علم تفصیلی بسا ہست کہ از کثرت ظہور انوار غیر مطلب را مطلب داند و در راہ بماند و طائفہ کہ بجہل متصف اند بسا ہست کہ سستی در طلب شان پیدا شود فَالْاَفْضَلُ هُوَ التَّوَسُّطُ بَيْنَ الْاِفْرَاطِ وَالتَّفْرِيْطِ لِخُلُوِّهٖ عَنِ الْاٰفَاتِ۔ و بعد از وصول ہر سہ فریق در نفس ولایت برابر اند۔ صاحب علم را بر صاحب جہل مزیتے نیست در رنگ آنکہ دو شخص بکعبہ رسیدند یکے در راہ تماشا کنان رفت و دیگرے را بہ چشم بستہ رسانیدند بعد از وصول ہر دو مساوی اند۔ اگر گویند کہ ارباب جہل را علم بہ ولایت خود چگونہ شود و چہ طور دانند کہ ما از اولیائیم۔ جواب آنکہ اگر شیخ او صاحب علم ہست بہ حصول مراتب او را آگاہ خواہد ساخت كَمَا شَاهَدْنَا فِيْ صُحْبَةِ شَيْخِنَا وَاِمَامِنَا اَنَّ اَكْثَرَ مِنْ اَصْحَابِهِ الْكُمَّلِ وَصَلُوْا اِلٰى دَرَجَاتِ الْوِلَايَةِ وَمَا حَصَلَ لَهُمُ الْعِلْمُ بِحَالِهِمْ اِلَّا عَلٰى سَبِيْلِ النُّدْرَةِ۔ و جواب دیگر آنکہ حصول یقین مر ارباب جہل را مشاہدۂ احوال مسترشدان خود میشود۔ چنانچہ بسیارے اہل جہل را مریدان ہستند کہ در تجلیات و ظہورات مستغرق اند و آن از راہ انعکاس ہست و شیخ آنجماعہ چندانے حضور قلب را ہم

نمی دانند بالجملہ عمدہ کار شیخ کامل اگر بہ حصولِ مراتبِ ولایت مریدے را کہ از اربابِ جبل ہست بشاراتِ بعضے مراتبِ قرب بدہند و مرید نہ فہمد ہیچ قصورِ نیست هٰكَذَا شَاهَدْنَا وَسَمِعْنَا مِنْ شَيْخِنَا وَإِمَامِنَا وَلْنَتِمَّ الْمُقَابَلَةَ بِالْمُرَقَّعَةِ قِبْلَتِنَا۔ الْمُجَدِّدُ لِلْأَلْفِ الثَّانِي فِي بَعْضِ مَكَاتِيبِهِ هٰذَا والسلام

مکتوبِ ہفتاد و یکم

در فضائلِ ذکرِ خفی و تحریض بر رابطۂ محبت و رعایت ادبِ شیخ و بیان آنکہ افادہ و استفادہ این طریق انعکاسی ہست بخلافِ سائر طرق کہ مدار آنہا بر وظائف و اوراد ہست۔ و بیان آنکہ ریاضتِ این طریقہ اتباعِ سنت و اجتنابِ بدعت ہست و بیان طریقِ ذکرِ اسم ذات کہ قدمِ اول این راہ است وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ

فِي غَايَةِ الْعُمَّالِ الذِّكْرُ الَّذِي لَا تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ يَزِيدُ عَلَى الذِّكْرِ الَّذِي تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ سَبْعِينَ ضِعْفًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهَا اُذْكُرُوا اللّٰهَ حَامِلًا قِيلَ وَمَا الذِّكْرُ الْحَامِلُ قَالَ الذِّكْرُ الْخَفِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ فِي الزُّهْدِ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ مُرْسَلًا خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي۔ رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي مسنده والبيهقي في شعب الايمان وابن حبان صَحِيحِهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى مَنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَمَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ مِنَ النَّاسِ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَأَطْيَبَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زُبْدَةُ الْمُحَدِّثِينَ وَأُسْوَةُ الْمُتَأَخِّرِينَ مَوْلَانَا عَلِيُّ الْقَارِي رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي شَرْحِ حِصْنِ الْحَصِينِ فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ اے فِي سِرِّهِ وَهُوَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذِكْرًا قَلْبِيًّا أَوْ لِسَانِيًّا

إِخْفَائِیًا ذَكَرْتُهُ فِیْ نَفْسِیْ اَیْ فِیْ ذَاتِیْ مِنْ غَیْرِ اِطِّلَاعِ حَالِہٖ عَلٰی غَیْرِیْ مِنْ مَخْلُوْقَاتِیْ وَقِیْلَ الْمَعْنٰی اُخْفِیْ ثَوَابَهٗ عَلٰی مِنْوَالِ عِلْمِہٖ۔ وَادَّخِرُ فِیْ نَفْسِیْ اِثَابَتَهٗ لَا اَكِلُهٗ اِلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِیْ وَفِیْهِ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ الذِّكْرَ الْقَلْبِیَّ اَفْضَلُ ثُمَّ اللِّسَانِیُّ الْاَخْفَائِیُّ لِمَا وَرَدَ مِنْ اِنَّ اَفْضَلَ الذِّكْرِ الْخَفِیِّ الَّذِیْ لَا تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ سَبْعُوْنَ ضِعْفًا۔ وَوَرَدَ خَیْرُ الذِّكْرِ الْخَفِیِّ۔

در طریقهٔ ما مدار وصول بدرجهٔ کمال مربوط برابطهٔ محبت است به شیخ مقتدا۔ لیکن طالب صادق از راه محبتے که به شیخ دارد اخذ فیوض و برکات از باطن او می نماید و بمناسبت معنویه ساعةً برنگ او می برآید۔ گفته اند فنا فی الشیخ مقدمه فنائے حقیقی است۔ ذکر تنهائے رابطهٔ مسطوره و بے فنا فی الشیخ موصل نیست ذکر هر چند از اسباب وصول است لیکن غالباً مشروط برابطهٔ محبت و فنا در شیخ است آرے این رابطه تنها بارعایت آداب صحبت و توجه التفات شیخ بے التزام طریق ذکر موصل است و در سلوک و تسلیک اختیاری که بطریق دیگر وابسته است مدار کار بر وظائف و اوراد و اذکار است و بنیاد معامله بر ریاضات و اربعینات و به پیر طریقت بدان مثابه رجوع نیست۔ و درین طریق که طریق صحابهٔ کرام است علیهم الرضوان افاده و استفاده انعکاسیست صحبت شیخ مقتدا بارعایت آداب کافی است و وظائف اذکار و طاعات نیز از ممدات و معاونات است۔ صحبت خیر البشر علیه و علی آله الصلوٰة الزاکیات والتسلیمات والتحیات النامیات در حصول کمالات بشرط ایمان و تسلیم و انقیاد کافی بود۔ لهذا راه وصول درین طریقه اقرب گشته است و در اخذ فیوض و برکات از شیخ کامل مکمل کهول و صبیان و شیوخ و احیاء و اموات برابر اند۔

ریاضت درین طریق عالی که متضمن اندراج نهایت است در بدایت اتباع سنت سنیه است واجتناب از بدعت نامرضیه۔ طریق ما طریق دعوت اسما نیست اکابر این طریق استهلاک در مسمی این اسما اختیار فرموده اند۔ از نسبت این بزرگواران اگر اندک بدست افتد اندک نیست زیرا که نهایت دیگران در بدایت ایشان مندرج است۔ استماع فرمایند که شغل باطنی در طریقهٔ ما اقسام است قسم اول ذکر اسم ذات است و طریق این ذکر آن است که طالب را باید که زبانِ خود را بکام بچسپاند و به جمع همت متوجه قلب صنوبری چپ واقع است گردد و این قلب صنوبری آشیانهٔ قلب حقیقی است که از عالم امر است و آن را حقیقت جامعه نیز گویند۔ و لفظ مبارک الله را در دل به طریق خطور بگذراند و زبانِ دل این لفظ را خطور بگوید بے آنکه صورت دل را تصور کند و نفس را بند نه کند و در ذکر گفتن هیچ گونه آن را دخل نه کند۔ نفس بطور خود می آمده باشد و از لفظ مبارک الله ذات بیچون خواهد و هیچ صفت آن ملاحظه نماید و از ذروهٔ ذات به تخصیص صفات فرود نه آید و از تنزیه به تشبیه نگراید باید دانست که همچنانکه قلب به جانبِ دست چپ دارد چنانچه بالا گذشت روح بدست راست تعلق دارد۔ آن نیز محل ذکر است۔

مکتوب هفتاد و دوم۔ اَرْسَلَ اِلٰی سُلْطَانِ الْوَقْتِ فِی النَّصَائِحِ النَّافِعَةِ وَذَمِّ الْكَفَرَةِ وَالرَّافِضَةِ حَيْثُ وَضَعُوا الْقَوَاعِدَ عَلٰی خِلَافِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَاِجْمَاعِ السَّلَفِ۔

قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ الْعَالِمُ الْهُمَامُ خَاتَمُ الْحُفَّاظِ مُرَبِّی الْمُرِيدِيْنَ

القطب الربانی والعارف الصمدانی الشیخ عبد الوهاب الشعرانی قدس
الله تعالی روحه مما انعم الله تعالی علیّ بعد المجاهدة علمی بکون الحق
تعالی یکرهنی او یحبنی وذالك بنظری الی اعمالی وما انا منظور الیه
فان نظرت فی نفسی ورأیتها متبعة الکتاب والسنة مهتدیة
بهدی السلف الصالح بحسب طاقتها حکمت بان الحق تعالی یحبها
وهو راض عنها وان رأیتها مخالفة الکتاب والسنة قلیلة الورع
قلیلة الزهد قلیلة الخشوع قلیلة الخوف من الله تعالی ذاکرة
للدنیا ولذاتها ومناصبها ناسیة للآخرة ودرجاتها ومراتبها حکمت
بان الله تعالی یکرهها فعلیك یا اخی بالتعمل بهذا المیزان صباحا
ومساء ان لم تستطع ذلك فی جمیع الساعات لتعلم ما لك وما علیك
ولا تنتظر احدا یخبرك بینك الی فعل ذلك فانه مفقود فی هذا
الزمان وقد قال الله تعالی بل الانسان علی نفسه بصیرة۔ فعلم
انه یتاکد علی کل شخص لیس له شیخ او اخ صادق ان یزن
اعماله بالکتاب والسنة وکلام الائمة لینظر فی ربحه وخسرانه
والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم وقال فی موضع اخر ان الله
تعالی قد طوی علم المصالح عن عبادہ لطفا به واعطاهم بدل میزان
الشریعة فما کان من محمود فهو من المصالح وما کان من مذموم فهو
من المفاسد فالحمد لله رب العلمین۔ قال عز من قال قل ان کنتم
تحبون الله فاتبعونی فلا وربك لا یؤمنون حتی یحکموك فیما شجر بینهم

ولا تتبع اهواء الذين لا يعلمون۔ ولئن اتبعت اهواءهم من بعد
ما جاءك۔ الآية۔ يا داود انا جعلناك خليفة۔ وقال صلى الله عليه
وسلم لا يؤمن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به وهذا
اجمال جميل ولكل تفصيل جزيل وبالجملة ملاك السعادات الدينية
والدنيوية اتباعه صلى الله عليه وسلم في جميع ما جاء به وهو الدين
والاسلام وتحكيمه صلى الله عليه وسلم فيما شجر بانشراح الصدر ومشى
حيث مع الشرع ويقف حيث يقف مع الشرع۔ ؎

محب الله لا يهوى خلافه
وان اعطى على ذلك الخلافه

كل ذلك مفصل في كتب الفقه وبينا من ذلك في الدستور الشريف
الاعظم ولكن النفس من شانها ان تحب الاطلاق والانشراح وتكره
التحجير ولو من الشارع وقل من الناس من يحب لنفسه تحجير الشارع
وايثاره على هواها ولذلك ترى الذين يستحبون الحيوة الدنيا على
الآخرة من الكفرة والرفضة والجهلة وضعوا قواعد وضوابط من
من عند انفسهم على خلاف ما ورد به الكتاب والسنة واقوال الائمة
من المعاملات مع الرعايا والكفار واهملوا ذلك الدستور الشريف و
لا عبرة به على ما نشاهد فان ارادوا التبديل الذين تمتعهم عه ومن يبتغ
غير الاسلام دينا الآية وان ارادوا التكميل (عه) اليوم اكملت
دينكم الآية وقد قال الله تعالى ان ينصركم الله فلا غالب لكم فمن
جاءه موعظة من ربه الآية واسال الله التوفيق والسلامة والعافية۔

عه ان کی تحقیق نہ ہو سکی

مکتوب ہفتاد و سیوم ۔ به بی بی عرب خانم در جواب آنچه عدم یافت احوالِ باطن نوشته بود و بیانِ اختلافِ مشائخ در فقدان و وجدان و ترجیح اول بر ثانی و ذکر فضائلِ محبت و سخاوت ۔

آنچه از عدم یافت احوالِ باطن و فقدانِ حلاوت و اشتغال نوشته بودند معلوم آن عصمت پناه باد که درمیانِ مشائخ کبار اختلاف ہست که وجدانِ قربِ محبوب بہتر است یا فقدان. آن جمعے از مشائخ عظام و اکمل بر آنند که نایافت به احوالِ باطن بہتر ہست که آن از لوازمِ ایمان به غیب ہست و ایمانِ غیب بہتر از ایمانِ شہودی ہست حق تعالے در کلامِ مجیدِ خود مومنینِ غیب را ستایش می کند۔ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ اَلْاٰیَة ۔ و نیز نایافت به ارادهٔ محبوب ہست بخلاف یافت که دران حظِ نفس را نیز دخل ہست و آنچه ارادهٔ محبوب ہست ہمان احب ہست ؎

گر ہجر بود مرادِ دلبر
از وصل ہزار بار خوشتر

و اغلب آن ہست که استعدادِ شما را مناسبت به جہالت و حیرت بیشتر ہست ازین دل تنگ نه باشند که بعضے طلاب را باوجودِ استعدادِ عالی نسبت به جہالت و حیرت می کشد و حضرت مجدد الف ثانی یکے از خلفاے کبارِ خود را که باوجود کمالِ حال و ارشاد از احوالِ خود ہیچ علم نه داشت و مردم دیگر از وے خوارق بسیار نقل می کردند و او را از وے اطلاعے نه بوده۔ این عبارات بجہت تسکین خاطرِ او نوشته اند۔ صحیفه شریفه وصول یافت نوشته بودند که ذوقے و فرحے که اول داشت حالا در خود نمی یابد و این را تنزلی خود می داند۔ معلوم اخوی باد که حالتِ اولی در رنگِ حالتِ اہلِ وجد و سماع بوده که جسد را دران دخلِ تمام بود۔ و

حالتے کہ الحال میسر شدہ جید از انجا قلیل النصیب است بہ قلب و روح بیشتر تعلق دارد و عدم وجدان ذوق و فقدان فرح فوق فوق وجدان ذوق و فرحت است و نسبت ہر چند بجہالت بکشد و بحیرت انجامد از جید دور تر رود اصیل است و بمجہول مطلوب نزدیک تر۔ زیرا کہ دران موطن جز عجز و جہل را گنجایش نیست۔ و نیز از احوال این عزیز حضرت ایشان بہ یکے از یاران نوشتہ اند۔ اخوی اعزی مولانا احمد برکی کہ عوام او را از علمائے ظاہری دانند و او نیز علم بہ احوال خود و یاران خود ندارد و سرش آن است کہ باطن او متوجہ شہود تنزیہی است کہ موطن جہل است و ایمان او در رنگ علما ایمان بہ غیب است باطن او از بلند فطرتی التفاتے شہود کثرت آمیز نکردہ است و ظاہر او بہ ترہات صوفیہ مفتون و مغرور نگشتہ انتہی کلامہ الشریف۔ دیگر سبب نایافت احوال آن ہمشیرہ این است کہ علم احوال از امتداد صحبت شیخ مقتدا می باشد چون ایشان را صحبت ممتد نہ شدہ بنا بران علم بہ احوال ندارد۔ امیدوار است کہ بعد از کثرت توجہات با وجود حضور صحبت علم احوال نیز بہ آن ہمشیرہ انشاءاللہ العزیز میسر گردد و بالفعل آنچہ در ایشان صحبت خدا و رسول او صلی اللہ علیہ وسلم کہ علاقہ محبت درویشان و امداد و اعانت ایشان است نقد وقت است جز از وصول مراتب کمال می دہد چنانچہ در حدیث شریف آمدہ از ابن مسعود کہ گفت مردے بخدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ پس گفت یا رسول اللہ چہ گونہ می فرمائی تو در حق مردے کہ دوست داشتہ است قومے را کہ ملحق نہ شدہ بہ آنہا یعنی عمل نہ کردہ مثل اعمال آن قوم پس فرمود رسول صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ یعنی مرد با کسے است کہ دوست داشتہ است آن را۔ و از انس رضی اللہ عنہ آمدہ کہ بدرستی مردے گفت یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے آمدنی ہست قیامت۔ فرمود صلی اللہ علیہ وسلم ویل ہست ترا
چہ آمادہ کردۂ تو برائے آن۔ گفت آن مرد ہیچ آمادہ نہ کردہ ام مگر آنکہ بدرستی من
دوست دارم خدا و رسول او را۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود تو با کسے ہستی کہ دوست
داری آن را۔ انس رضی اللہ عنہ گفت پس ندیدم مسلمانان را کہ خوش وقت شدند چیزے بعد از
اسلام مثل خوش وقتی ایشان باین کلمہ و آنچہ حق سبحانہ و تعالی آن ہمشیرہ را بہ صفت
جود و سخا آراستہ کردہ شکر این نعمت عظمی بجا می آرند کہ چہ قدر صفت این خصلت
حسنہ در حدیث وارد شدہ۔ علی الخصوص کہ اموال ایشان اکثر بخدمت اہل اللہ مصروف
است۔ در حدیث شریف از ابی سعید مروی ہست کہ پیغمبر فرمود صلی اللہ علیہ وسلم کہ
در زمان پیشین بادشاہے بود بسیار ظالم و عاصی۔ چون طعام می خورد و سفرۂ او را
بر مزبلہ می افشاندند یکے از عابدان بر مزبلہ آمدہ آنچہ پس خوردہ افتادہ می بود می
خورد و بہ آن اوقات می گذاشت۔ بعد از آن آن بادشاہ بمرد و بہ سبب گناہان او
وے را داخل دوزخ کردند۔ بعد از آن عابد بہ گیاہ و آب صحرا می گذرانید۔ بعد
از آن آن عابد نیز بمرد۔ پس حق تعالی فرمود آن عابد را و او اعلم ہست ہیچ کس را بر تو
احسانے ہست کہ مکافات آن کنی۔ گفت نے۔ فرمود پس از کجا بود معاش تو گفت
بر مزبلہ بادشاہے می رفتم آنچہ آنجا می یافتم می خوردم۔ چون تو قبض کردی آن بادشاہ
را بہ گیاہ و آب صحرا قناعت کردم۔ پس امر کرد حق تعالے آن را۔ پس بر آوردہ شد
از دوزخ ہمچو انگشت سوختہ شدہ۔ گفت عابد ہمین ہست کہ می خوردم از سفرۂ او
پس فرمود حق تعالے بگیر دست او را و داخل کن در بہشت بہ سبب احسانے کہ
بودہ است او را بہ سوے تو۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و چہارم۔ غالباً بہ بادشاہ دین پناہ در بیان آنکہ وقوعِ حضور و آگاہی در اماکن غفلت مشعر از قوتِ نسبت است و بیان فرق در حضور مبتدی و حضور منتہی۔ ؎

باده گر خام بود پختہ کند شیشۂ ما　　دردلِ ما غمِ دنیا غمِ معشوق شود

سلام و تحیہ ازین خیرخواہ در معرضِ قبول آرند سبحانہٗ لِلّٰہ الحمد کہ استیلائے حضورِ او تعالیٰ بہ نہجے غلبہ نمودہ کہ در اماکن غفلت و ہنگام اختلاط بیشتر جلوہ می نماید این امر جلیل آن قدر از اعظم عنایات اوست سبحانہٗ و از قوت نسبت باطن خبر می دہد و مشعرٌ انجام کار در نفحات الانس در احوال حضرت نقشبند می آرد کہ شخصے از ایشان پرسید کہ در طریقۂ شما ذکر جہر و خلوت و سماع می باشد فرمود کہ نمی باشد پس گفت بنائے طریقۂ شما بر چیست فرمودند خلوت در انجمن بظاہر با خلق و بہ باطن با حق سبحانہٗ تعالیٰ ؎

این چنین زیبا صفت کم می بود اندر جہان　　از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش

آنچہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ می فرماید کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اشارہ بہ این مقام است۔ لیکن باید دانست کہ فرق است در حضور مبتدی و حضور منتہی۔ مبتدی چونکہ بہ شرف فنا فی اللہ متحقق نہ شدہ است و نفس او ہنوز باقی است حضور او صاف نہ شدہ است و منتہی چون جمیع صفات وجود را بہ اصل سپردہ و بہ فنا فی اللہ مشرف شدہ حضورِ او در کمال انجلا است لہٰذا آن حضور را حضور خود بخود نامند یعنی حضرت سبحانہٗ و تعالیٰ خود را خود حاضر است چہ سالک درین وقت رخصت بہ صحرائے عدم کشیدہ و مظہر تجلیاتِ اسمائی ز

صفاتی گشته معشوق هرگاه می خواهد بباطن او بے خواست متجلی می شود شکر این قسم نعمت عظمی بجا آوردن ضروری است لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ۔ والسلام۔

مکتوب هفتاد و پنجم۔ در تحقیق بقا و ذکر آنچه سودمند است درین مقام حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ چون سالک این راه خود را بعدم صرف ملحق می سازد و از کمال بنده نوازی ذاتے از نزد خود او را عطا می فرمایند و تعبیر از آن ذات موهوب به بقاے می نمایند بعد ازین حالت اگر خود را موصوف خواهند یافت به آن صفات موصوف خواهند بود و درین وقت هر دو جهت فنا و بقا به اتمام می رسند و مرتبه ولایت خاصه حاصل می شود۔ ولایت را دو جزو است فنا و بقا در فنا صفات وجود را از خود نفی می یابند و در بقا صفات دیگر از آن جناب قدس عطا می فرمایند به بقاے ابدی سرفراز می سازند لله سبحانه الحمد که مناسبتے به این مقام بهم رسانیده اند چنانچه نوشته بودند که وجود و صفات را همه از آن جناب می دانند بیشتر تقید نمایند که به حقیقت این مقام برسند و الحال مناسبت وقت ذکر کلمه لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ است به حضور تکرار آن نمایند هر قدر توانند بگویند۔ و اگر عدد معین را مقرر نموده وظیفه سازند بهتر است تا پنج هزار هر روز خوانده شود خیلے سودمند خواهد بود که تکرار از کلمه مبارکه کوه وجود بشری را زائل می سازد۔ ؎

تا به جاروب لا نه روبی راه　　کے رسی در سراے الا الله

واقعه که امشب دیده اند بغایت عالی است از مناسبت تام خبر می دهد۔ والسلام۔

مکتوب هفتاد و ششم۔ به بادشاه دین پناه در تهنیه فتح بعضے بلاد کفار و اخذ جزیه از آنها و ذکر فضائل جهاد۔

امابعد ـــــ احقر بعد از تبلیغ قدیم دعوات ترقی درجات معروض می دارد که از استماع خبر از لال رانا که راس کفره فجره است این دعاگوے صمیمی و جمیع مسلمین شادیها نموده اند که تفصیل آن در دفترها نه گنجد۔ و شک نیست که از لال رانا یا این همه غلبه و اخذ جزیه به انواع تحف و هدیه از کمال اعزاز دین متین است و معلوم نیست که در ملک هند از مبدا ظهور اسلام تا این زمان رانا که مرکز کفر هندوستان بود هیچ یکے از بادشاهان بدین غلبه حکمرانی کرده باشد تا به اخذ جزیه چه رسد که آن در دیگر ممالک هند هم پیش ازین کمتر به وقوع آمده مثل این فتوح را اگر از مقدمات ظهور امام مهدی موعود شمرده شود بعید نیست۔ زبان از شکر این نعمت که شامل حال جمیع کافه اهل اسلام شده قاصر است قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ۔ والحال آنکه عنان عزیمت نصرت قرین براے اعزاز دین بطرف دکن معطوف ساخته اند اعاظم جهاد است پاک ساختن ساحت اسلام از لوث بغی و کفر از نتائج این سفر است و صاف کردن راه طائفان حرمین الشریفین از لوازم این عزم مبارک از حق سبحانهٗ و تعالی به فضل و کرم خویش به احسن وجوه سرانجام بخشاد خوش وقت و حال آنانے که درین امر خطیر و مهم عظیم کمر همت را در خدمت پر بهجت حیث بر بسته اند۔ و به نیت صالحه این سفر صعب را که فی الحقیقه ثمر خیرات و برکات است وسیلهٔ ترقی درجات به شوق برگزیده اند رسول خدا صلی الله علیه وسلم فرموده اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا لِلْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اَبُوْ هُرَیْرَةَ

روایت کردہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ مُوْقِفُ سَاعَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِنْ قِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بِمَکَّةَ عِنْدَ حَجَرِ الْأَسْوَدِ رَوَاہُ الْبَیْهَقِیُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِهٖ۔ قَالَ الْعُلَمَاءُ فَیَکُوْنُ مُوْقِفُ سَاعَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِنْ قِیَامِ مِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ شَهْرٍ لِأَنَّ قِیَامَ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بِمَکَّةَ بِمِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ شَهْرٍ فِیْ غَیْرِهَا۔ وَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ روایت کردہ ست کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ مَنْ رَابَطَ لَیْلَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَارِسًا مِنْ وَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ کَانَ لَهٗ أَجْرُ مَنْ کَانَ خَلْفَهٗ مِمَّنْ صَامَ وَصَلّٰی رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ بِإِسْنَادٍ جَیِّدٍ قال العلماء۔ وَهٰذَا الْحَدِیْثُ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَکْتُبُ لِلْوَالِیْ مِثْلَ أَعْمَالِ مَنْ عَبَدَ اللّٰہَ (سہ) فِیْ مَحَلِّ وِلَایَتِهٖ بِمُجَانَبَتِهٖ لَهٗ وَمَا أَجْزَلَ هٰذَا الْفَضْلَ الْعَظِیْمَ۔ افسوس کہ این دور از کار ازین قسم نعمت خوشگوار بحسب ظاہر محروم است و بجہت بعضے عوائق و موانع از جہاد فی سبیل اللہ مہجور۔ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ لیکن ازروے باطن باخود دانند و از راہ دعا و توجہ کہ وظیفہ فقرا است مدد و معاون تصور فرمایند۔ اگر فقراے اہل عزلت سالہا ریاضت کنند و اربعینات کشند بگرد این عمل نہ رسند۔ طاعات و عبادات کہ دران مقام بہ وقوع آید باضعاف بر طاعت عزلت زیادہ است۔ ذکر و تسبیح آن موطن ثواب دیگر دارد و نماز الجماعة رتبہ علیحدہ و صدقات و نفقات آن محل را درجہ بزرگ و امراض آن معرکہ را نتیجہ جدا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود طُوْبٰی لِمَنْ أَکْثَرَ فِی الْجِهَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ فَإِنَّ لَهٗ بِکُلِّ کَلِمَةٍ سَبْعِیْنَ أَلْفَ حَسَنَةٍ

سہ نہ پڑھا جاسکا۔

مِنْهَا عَشَرَةُ اَضْعَافٍ مَعَ الَّذِیْ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْمَزِیْدِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیْ و نیز فرمود علیہ الصلوٰۃ والسلام صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ تَعْدِلُ بِعَشَرَةِ اٰلَافِ صَلٰوۃٍ وَصَلٰوۃٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تَعْدِلُ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ۔ وَالصَّلٰوۃُ بِاَرْضِ الرِّبَاطِ بِاَلْفِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ۔ رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخِ وَ ابو حیان۔ و نیز فرمودہ علیہ وعلٰی آلہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ صَلٰوۃَ رُبَاطٍ تَعْدِلُ خَمْسَمِائَةِ صَلٰوۃٍ۔ وَنَفَقَةُ الدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمِ مِنْهُ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِمِائَةِ دِیْنَارٍ مُنْفَقَةٍ فِیْ غَیْرِهٖ۔ و نیز فرمودہ علیہ وعلٰی آلہ الصلوٰۃ والسلام۔ مَنْ اَعَانَ مُجَاهِدًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ غَازِیًا فِیْ عُسْرَتِهٖ اَوْ مُكَاتَبًا فِیْ رَقَبَتِهٖ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیْ و نیز فرمودہ علیہ وعلٰی آلہ الصلوٰۃ والسلام مَوْقِفٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یُسَلُّ فِیْهِ سَیْفٌ وَلَا یُطْعَنُ فِیْهِ بِرُمْحٍ وَلَا یُرْمٰی فِیْهِ بِسَهْمٍ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّیْنَ سَنَةً لَا یُعْصَی اللّٰهُ فِیْهِ طَرْفَةَ عَیْنٍ رَوَاهُ ابْنُ النَّجَّارِ و نیز فرمودہ علیہ وعلٰی آلہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ مَرِضَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ اَوْ سَاعَةٍ غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَكُتِبَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ عَدَدَ عِتْقِ بِمِائَةِ اَلْفِ رَقَبَةٍ قِیْمَةُ كُلِّ رَقَبَةٍ مِائَةُ اَلْفٍ رَوَاهُ ابْنُ زَنْجُوْیَه و شک نیست کہ این خدمت و ہم کہ بہ آن توجہ دارند جہاد فی سبیل اللّٰہ است۔ اَخْرَجَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالذَّهَبِیْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا یَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ۔ وَاَخْرَجَ الدَّارَقُطْنِیْ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَیَاْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ قَوْمٌ لَهُمْ۔ نیز

يُقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ۔ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيهِ قَالَ.....

مکتوب ہفتاد و ہفتم۔ بہ مغفورہ مرحومہ روشن رائے بیگم در بیان آنکہ ہر زمین را فیض علیحدہ است و ذکر مکاشفہ مخصوصہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ درین مقام۔

صحیفۂ شریفہ در اسعد آنات ورود بہجت آمود فرمود تشریف بردن بہ حویلی جدید با واردات و مکاشفات تازہ مبارک باشد آنچہ از فیض و برکات آن مکان برکات نشان مرقوم قلم محترم بود باعث لذات معنویہ گردید زَادَهُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ شَوْقًا وَّذَوْقًا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ اند کہ ہر سرزمین را فیض علیحدہ است و ہر جائے را خاصیت جدا لِكُلِّ أَرْضٍ حِصَّةٌ وَلِسَاكِنِيهَا حِصَّةٌ زمینے مناسبت بفنا دارد و بقعۂ ملائمت بہ بقاء

ہر خوش ایمرے را حرکاتے دگر است

حضرت پیر دستگیر ما رضی اللہ تعالیٰ عنہ در بعضے مکاتیب از مکتوبات قدسی آیات برنگاشتہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی در ہنگامے کہ بہ تقریبے بہ لاہور تشریف بردہ بودند اول در حویلی شخصے فرود آمدند معارف فنا در آنجا فائض شد و بعضے مکاتیب معاملات فنا در ہمان جا بہ قلم محترم در آمد۔ چون آن حویلی کہنہ بود بہ حویلی دیگر کہ در محلہ دیگر بود انتقال فرمودند و پیش از انتقال بر زبان الہام ترجمان آوردند کہ دران حویلی معارف بقا فائز خواہد گشت و بعد از انتقال

، همچنان واقع شد و بعضے مکاتیب مشتمل بر معارف لقا هما نجا تحریر گردید و نیز بعضے برنگاشته اند که حضرت مجدد الف ثانی برکات و انوار خانهاے خود و خانها که همسایه بودند بیان می فرمودند و در هر منزل و قریه که می فرا آمدند حقائق آن منازل و قریٰ بر آن حضرت منکشف می گشت حقایق بعضے مومن و حقایق بعضے کافر و قریه کافره را به ایمان دعوت می کردند۔ این مکاشفه از خصائص خاصه آن حضرت است رضی اللہ تعالٰی عنه ظهور این دارد از غرائب روزگار است سجدات شکر انکشاف این معنی در جناب قدس خداوندی جل سلطانه بتقدیم رسانید و خواهان مزید بر مزید باشید لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ دو هزار روپیه نیاز و هدایاے متعدده دیگر به واسطه بی بی جیو و فقیر زادها موافق فرد علیحده خصوص قرآن مجید و رحل که هر دو غیر مکرر تحفه اند فرستاده بودند رسید و سبب خوش وقتیها گردید۔ والسلام۔

مکتوب هفتاد و هشتم۔ فی ذکر احکام القبور من التسنیم و التسطیح التجصیص و البناء و الکتابة علیها۔

قال فی غایة السروجی و یسنم القبر و لا یسطح ای لا یربع و به قال موسٰی بن طلحه و زید بن ابی حبیب و الثوری و اللیث و مالک و ابن حنبل و ابی هریرة رضی الله عنهم و قال الشافعی یسطح و مثله عن مالک فی الجلاب للجمهور ما روی البخاری فی صحیحه عن سفیان التمار انه رای قبر النبی علیه السلام مسنما و مسند البخاری عن النخعی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سنم قبره

وعن محمد بن علي ان قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم لسنم وعن الشعبي
قال رأيت قبور شهداء أحد مسنمة وعن محمد بن الحنفية انه جعل
قبر ابن عباس مسنما۔ اختار التسنيم ابو علي الطبري وابو علي ابن
ابي هريرة والجويني والغزالي والروياني والسرخسي وذكر القاضي حسين
اتفاقهم عليه وخالفوا الشافعي رحمة الله من ذلك فان قيل فقد
روى الترمذي عن ابي الهياج الأسدي واسمه حيان قال قال
لي علي ألا ابعثك على ما بعثني الله رسول الله صلى الله عليه وسلم أن لا
ادع قبرا مشرفا الا سويته ولا تمثالا الا طمسته قيل له المراد به هذه
المشرفة المبنية التي يطلب بها المباهات انتهى۔ وقال في البحر يسنم
قدر شبر وقيل قدر اربع اصابع۔ وما ورد في الصحيح من حديث علي رضي
الله عنه أن لا أدع قبرا مشرفا الا سويته محمول على ما زاد على قدر
التسنيم المنتهى۔ وقال مولانا علي القاري في شرح المشكوة قال العلماء
يستحب أن يرفع القبر قدر شبر ويكره فوق ذلك ويستحب الهدم ففي
قدره خلاف قيل الى الارض تغليظا وهذا أقرب الى اللفظ او لفظ
الحديث من التسوية وقال ابن الهمام هذا الحديث محمول على ما
كانوا يفعلونه من تعلية القبور بالبناء الحسن العالي وليس مرادنا
ذلك في تسنيم القبر بل قدر ما يبدو من الارض ويتميز عنها والله سبحانه
أعلم رواه مسلم قال مبارك رواه ابو داود والترمذي والنسائي
وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يجصص القبر

وَ ان یبنی علیہ قال فی الازھار والنہی عَنْ تجصص القبر للکراھَة وھو یتناول البناء بذالک وتجصیص وجھہ والنہی فی البناء للکراھة ان کان فی ملکہ وَ للحرمَة فِی المقبرة المسبلة ویجب الہدم و ان کان مسجداً انتہٰی کلامہٗ۔ و ایضاً یکرہ تجصیص القبر وَ البناء علیہ فی حریمہ وَ خارجہ نعم ان خشی نبش او حفر سبع او ھدم سیل لم یکن البناء وَ التجصیص مکروھاً بل قد نظر امامہ وسیعلم من ھدم ما فی المسبلة حرمة البناء فیہا اذ الاصل انہ لا یہدم الا ما حرم وضعہ کذا فی التحفة و ایضاً یکرہ الکتابة علی القبر لما روی من النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلّم انہٗ نہی عن تجصیص القبر وان بنی علیہ وان یکتب علیہ وان یوطأ ولو بنیَ علیہ ھدم ان کانت القبر مسبلة وان کان القبر فی ملک فلا کذا فی شرح الوجیز وکذا لو اوصی ان یبنی مسبلة للمسلمین لم ینفذ ذلک حرام وان کان فی ملکہ فہو مکروہ کما فی السراج الوھاج و ایضاً یحرم البناء علیہ للزینة لما رویناہ ویکرہ الاحکام بعد الدفن لان البناء للبقاء والقبر موضع الفناء لا الدفن فی مکان بنی فیہ قبلہ لعدم کونہ قبراً حقیقة بدونہ کذا فی البرھان شرح مواھب الرحمان۔

مکتوب ہفتاد و نہم۔ بہ بی بی عرب خاتم مرحومہ در تحریص بر طلب و محبت فقرا و مدح کلام حضرت مجدد الف ثانی و بیان آنکہ طریق مرضی و محبوب درین زمانہ طریق اکابر ماست۔

والدهٔ مهربان من. بورود عنایت نامه گرامی مسرور گردید. او سبحانهٗ در طلب خود و محبت دوستان خود روز افزون کناد. عزیزی می فرماید خداوندا مرا ازین قوم گردان یا از نظاره کنان این قوم گردان که قوم دیگر را طاقت نه دارم الحمد لله که این معنی در نهاد آن مشفقه کائن است و شفقت خاص بفقرا معلوم می شود. خوش گفت ؎

گرد مستان گرد او گر کم رسد بوے رسد
گرچه بوے هم نباشد روئے ایشان بس است

از غایت حسن ظن طلب نعلین این عاصی نموده بودند الْاَمْرُ فَوْقَ الْاَدَبِ دانسته فرستاده شد جاے آن است که این معنی ازین جانب به وقوع آید چه آن جناب را نسبت جزئیت به آن سرور دین و دنیا است علیه و علیٰ آله من الصلوٰة افضلها ومن التسلیمات اکملها بهر حال رضامندی ایشان منظور داشته این بے ادبی نموده شد. دیگر بعضے مکاتیب از مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی انتخاب نموده شد. یقین که بمطالعه خاص خواهد درآورد و اطلاع خواهند بخشید این قسم دقایق این راه درین اواخر الزمان در کتب دیگر دیده نمی شود و اکثر فقرا این وقت عزیمت دعوت و تسخیر خلائق را منظور داشته ریاضتهاے شاقه اختیار کرده اند و بهمیں نیت چلها و خلوتها می نشینند و جمعے دیگر سماع و رقص را که از ممنوعات شرعیه است دیدن خود کرده خوب رواج داده اند و طریق مرضی و محبوب درین زمانه طریق اکابر ما است که جامع جمیع طرق است. الا این بزرگواران امورے را که موجب امتیاز است نزد عوام کالانعام قصداً پس پشت داده اند و در تستر احوال و اخلاص قلبی که خلاصه احوالات است مبالغه تمام دارند. لیکن چه توان کرد که ازین معامله کسے

واقف شد بزرگی می فرماید ـــہ

پری نهفته رخ و دیو در کرشمه و ناز
بسوخت عقل ز حیرت که این چه بوالعجبیست

مکتوب هشتادم به سلطان وقت در فضیلت ذکر و تلاوت و سفارش بعضی احبه

یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ وَاَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنْ کَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَالذِّکْرِ لَوْلَا ذٰلِکَ مَا اَمَرَ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ وَالْقِتَالِ اِنَّهٗ قَدْ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالذِّکْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔ کمترین خیرخواهان به عرض والا می رساند که بعضی ادعیه ماثوره که از آنحضرت صلی الله علیه وسلم در حین قتال به ثبوت پیوسته مصحوب کمالات دستگاه میر محمد عارف که از دعاگویان قدیمی است و متوجه ملازمت معلی ارسال داشته آمد یقین که بمطالعه خاص خواهند در آمد و این حقیر بسبب محرومی ملازمت خود را برکات سعادت برساند منتظر اشاره است قَالَ الشَّیْخُ الْعَالِمُ الْعَارِفُ الْکَامِلُ الشَّهِیْرُ فِی الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ بِالشَّیْخِ الشَّعْرَانِیِّ قَدَّسَنَا اللّٰهُ بِسِرِّهِ الْاَقْدَسِ فِیْ کِتَابِهِ الْمُسَمّٰی بِالْمِنَنِ اَوْ مِمَّا اَنْعَمَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ عَلَیَّ مَحَبَّتِیْ لِوُلَاةِ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَمُشَارَکَتِیْ لَهُمْ فِی الْهُمُوْمِ وَالْاَمْرَاضِ لَا سِیَّمَا السُّلْطَانُ الْاَعْظَمُ وَقَدْ مَرِضْتُ لِمَرَضِهٖ مَرَّتَیْنِ وَضُرِبْتُ عَلٰی مَفَاصِلِ رِجْلِیْ مَرَّاتٍ اٰخِرُهَا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ وَسَبْعِمِائَةٍ لَمَّا سَافَرَ لِقِتَالِ الرَّوَافِضِ وَمَکَثْتُ مَرِیْضًا مِنْ اَوَّلِ رَمَضَانَ اِلٰی اٰخِرِهٖ فَلَمَّا شُفِیَ السُّلْطَانُ شُفِیْتُ تَمَّ کَلَامُهٗ حضرت سلامت برادر دینی میر محمد عارف امیدوار است که مورد عنایات و الطاف بادشاهانه

مقصر می داند۔ اگرچه مقدس باشد خود را

گردد وَکَانَّهٗ شَابٌ نَشَاءَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ ـ والسلام

مکتوب ہشتاد و یکم ـ بہ ملا محمد امین حافظ آبادی در تحریض بر ارتباط معنوی و طلب ترقی و بیان بعضے کمالات بہ طریقِ اجمال و ذکر احوال بعضے

حامداً و مصلیاً ـ برادر طریق فضائل و کمالات دستگاه ملا محمد امین از ین عاصی دور افتاده سلام عافیت انجام در معرضِ قبول آورده مشتاق دانند آن ہنگام که متوجه آن حدود بہ دعاے و سلامتی یاد نه نموده اند موانع جز استغراق مطلوب حقیقی جل شانہٗ امر دیگر مباد ـ بہر حال ارتباط معنویه را در ازدیاد دارند که مدار کار بر آن ہست و شب و روز خواہان ترقی بود مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاہُ فَہُوَ مَغْبُوْنٌ شنیده باشند بالجملہ سعی نمایند که از اسم الظاہر عروج نموده بہ سیر اسم الباطن که معبر بہ ولایت علیا ہست برسند تا ہر دو بازوے طیران درست گردد ـ بعد از ان بمحض فضل خداوندی عز شانہٗ از جمیع صفات و شیون بر آمده بہ ذاتِ بحت که معرّا ہست از نسبتہا و اعتبارات و وصل عریانے از لوازم آن مقام ہست مستعد گردند ـ ع

این کارِ دولت ہست کنون تا کرا دہند

دیگر سعادت آثار میان شیر محمد بدخولِ طریقۂ علیه استفاده یافته ظاہرا بشما معرفی ہم دارد لوازم ہم پرکیمیا را ایجا خواہند آورد و بتوجہاتِ باطنیه ممد و معاون خواہند بود ـ دیگر از حقیقت احوالات ظاہری و باطنی خویش اطلاع می داده باشند که بارہا توجہاتِ غائبانه ہست و ہیچ کس داخلِ طریق شده ہست یا نه اگر شده بچه کیفیت ہست مفصلاً خواہند نوشت که خاطر نگران ہست ـ دیگر خدمت حقائق آگاه حافظ محمد شریف درین نوبت امتیاز تمام در یاران حاصل کردند و بشارات خاص مشرف

کنند۔ چنانچه از حقیقت کعبه و حقیقت قرآن مجید و اسرار خلت بهره تام گرفتند بالجمله کار ایشان از اکثر یاران گذشت۔ و میان محمد باقر هم آن قدر ترقی نمودند که چه نویسد بالجمله کار سنین را درین مدت قلیله قطع کرد۔ والسلام۔

مکتوب هشتاد و دویم۔ به حقائق آگاه صوفی سعد الله کابلی در بیان ترقیات اصحاب خویش و ذکر متوسل شدن حاجی اسد الله وزیر آبادی به آن حضرت و میسر شدن غائبانه بعضے یاران به بشارت عامیه۔

برادر گرامی حقائق آگاه صوفی سعد الله از حقیقت صلوٰة بهره وافر گرفته متوجه فوق باشند کتابهاے شما رسید و در فرستادن جواب توقف می شود معذور خواهند داشت۔ درین روزها آن چهار کس از یاران این فقیر حقیقت صلوٰة فرمودند و بعضے الحاق بحقیقت الحقائق هم نشان دادند معامله محبت درین آوان به نوع دیگر هست۔ امیدواریم که آن برادر گرامی از زیاده محبت بهره ازین کمالات برداشته باشند ترقیات یاران این فقیر اظهر من الشمس گشته یاران جاهاے دیگر حسرت ها دارند زود تر برسند که ما منتظر شمائیم کتابتے که مصحوب خواجه عوض ارسال داشته بودند به مطالعه در آمد وقت جواب نوشتن کم شده۔ آنچه از ملاقات نمودن به شاهزاده نوشته بودند مبارک هست بعد از استخاره ملاقات بکنند و به پسران شیخ میر نیز ملاقات نمایند و به حقائق آگاه حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد صالح سلام فقیر رسانند و یارانے که پیش شما داخل طریقه گشته اند به سلام مخصوص اند۔ حاجی اسد الله از خلفاے شیخ آدم که در وزیر آبادی باشد به فقیر متوسل شد و سه چهار توجه ازین عاصی گرفت

و خیلے محظوظ رفت. به اخوی خواجه محمد شریف سلام رسانند و بگویند که سلام فقیر به شیخ عبد العلیم رسانند و ظاهر سازد که حاجی اسد الله وزیر آبادی که از اعاظم خلفاء شیخ آدم است خاصه پیش فقیر داخل طریقهٔ علیه احمدیه معصومیه گشت. و خیلے محظوظ شد و به پسر شیخ آدم که شیخ اولیا نام دارد و کتابتے نوشته فرستاد که من استفاده کرده‌ام شما را هم اگر طلب حق باشد آمده خدا طلبی نمایند و در خانقاه شیخ آدم هم شورے برخاسته است حضرت ایشان هم از توجه گرفتن او بسیار خوش وقت شدند از مضمون این کتابت مثل خواجه محمد شریف و خال بیگ و تیمور بیگ را مطلع خواهند ساخت که از ترقیات یاران این مسکین مطلع گردند در خانقاه طرفه شورے است به میان محمد باقر لاهوری غائبانه حضرت ایشان بشارات حقیقت صلوٰة و مقامے که فوق آن است و لحوق به حقیقت الحقائق نوشتند بعد از رسیدن به صحبت بعض اسرارها دیگر فرمودند و سلام

مکتوب هشتاد و سیوم نیز به موصی الیه در ذکر دخول بادشاه دین پناه در این طریقه و هجوم اهل طلب.

له الحمد علی نعمائه. کمالات دستگاه معارف آگاه صوفی سعد الله به اعلا مراتب کمال و تکمیل برسند. مخفی نماند که بادشاه به دخول طریقهٔ علیه مشرف گشته بسیار متاثر گشت سه صحبت با حضرت ایشان داشت. چون شاهجهان وفات یافت به جهت ضرور متوجه اکبرآباد گشت. دیگر از هجوم اهل طلب که مانند مور و ملخ غلو دارند چه نویسد که از حیطهٔ نوشتن خارج است فقیر در خانهٔ عبد الرحمان سلطان سکونت دارد از غایت اخلاص بید شده بخانهٔ خود آورده بسیار خدمت گاری می نماید حضرت ایشان بعد از چند روز ظاهراً متوجه آن حدود گردند و فقیر در رفتن متردد است

بعض یاران باعث اند که شما همین جا اقامت نمایند و معالجه مریض نموده به وطن بردید ظاهراً مانده شود اما متعین نیست۔ والسلام۔

مکتوب هشتاد و چهارم نیز به مشارٌ الیه در جواب مکتوب او که از انکشاف حقیقتِ قرآنی و غیر آن نوشته بود۔

حامداً و مصلیاً۔ کمالات اکتساب ذوالمعارف العالیه والحالات القویه صوفی سعد الله به جمیع خصائص و کمالات طریقه احمدیه معصومیه بهره ور باشند کتابت شما با کتابت فضائل پناه شیخ عبدالباقی رسیده مضامین هر کدام معلوم گردید زادکم الله سبحانه ذوقاً و شوقاً۔ آنچه از انکشاف حقیقت قرآن و غیر آن مندرج بود به وضوح انجامید۔ حقیقتِ قرآنی بس مقامے است عالی۔ منشاء آن وسعت بے چونی است که بذاتِ غیب متعلق است حق سبحانه بهره ازان کامل روزی گرداناد ملاحظه وسعت برادر خود خواهند نمود که از لوازم آن حقیقت است چون قاصد بر راه بود به ضرورت بر چند کلمه اختصار افتاد و متعاقب ان شاء الله تعالیٰ کتابت حضرت ایشان و جواب کتابت کمالات پناه میان شیخ عبدالباقی فرستاده خواهد شد۔ والسلام۔

مکتوب هشتاد و پنجم۔ در ذکر ملا محمد محسن سیالکوٹی

باسمه سبحانه۔ حامداً و مصلیاً۔ سلام و تحیه ازین عاجز مسکین قبول فرمایند چون کمالات دستگاه شیخ محمد محسن سیالکوتی که خود را در اعلاء کلمهٔ حق فدا ساخته است و امر معروف و نهی منکر شیوهٔ مرضیهٔ اوست به جهت تبلیغ بعضے امور دینی متوجه ملازمت است بنا بر آن به این چند کلمه دراز نفسی نمود معاف خواهند فرمود۔

ویک مکتوبے از مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مناسبت ا [illegible] بہ خدمت گرامی فرستادہ شد بہ مطالعہ شریف خواہند در آمد امید کہ نافع آید۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و ششم۔ بہ عاشور بیگ در تحریص بر دوام ذکر و نگاہش بر ترک آشنائی فقرا۔

برادر طریقت صلاح آثار عاشور بیگ چندان بذکر قلبی مداومت نماید کہ دل را استغراق تام در مطلوب میسر شود بحدے کہ اگر بہ تکلف یاد ماسوا نماید بہ یادش نیاید۔ این حالت معتبر بہ فنائے قلب است دیگر مدتے است کہ از شما ہیچ خبرے نہ رسیدہ است از احوال خویش آگاہ می ساختہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ دیگر صحبت حقائق آگاہ صوفی سعد اللہ مغتنم شمردہ گاہ گاہ می رسیدہ باشند کہ از یاران خاص است و بہ ہمشیرہ خود خواہند گفت کہ با فقرا آشنائی کردہ یا از قطع نمودن خوب نیست احتمال ضرر غالب است۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و ہفتم۔ در جواب مکتوب او کہ از متضمن معارف بلند بودہ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات می رساند کتابتے کہ از راہ محبت فرستادہ بودند رسیدہ مسرت بخش گردید از مدرک شدن حقیقت قرآنی نیسا و انبساط و وسعت بے کیفی آن و اتحاد زیادتی با حقیقت فقر و ولایت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و زیادتی مناسبت بہ اخفی و یافتن معاملہ تفصیل بہرہ یافتن از محبت و یافتن پرتوے از حقیقت صلوٰۃ بر باطن شما و ظاہر شدن تفوق آن حقیقت قرآنی کہ نوشتہ بودند ہمہ بہ وضوح پیوست از کرم او تعالیٰ چہ عجب کہ بندہ را بہ خصائص نعم مخصوص سازد و بمزایا ممتاز گرداند إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ

المغفرة مامول از دوستان دعا است۔ والسلام۔

مکتوب ہشتاد و ہشتم۔ بہ شیخ محمد تھانیسری۔ در تعزیت۔

للہ الحمد علی کل حال۔ جناب برادر گرامی میاں شیخ محمد سلام و تحیہ بمعرض قبول آرند۔ و درین درد مصیبت کہ درین کبر سن بہ شما رو دادہ است شریک خود دانند و از کیفیت رو داد مشروحاً اطلاع بخشند و در جمیع امور ممد و معاون خود دانند تاخیر در مراسلات و اجوبہ بیشتر بہ واسطہ عدم اطلاع است بر روندگان آن حدود و از راہ غفلت نیست و چگونہ غفلت را گنجایش باشد کہ اتحاد خاص بہ شما ساکن است مع ہذا از اداے حقوق کما حقہ متہم یم معذوری داشتہ باشد۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و نہم۔ ارسل الی محمد بن سلیمان المکی فی فضل حرم الحرم ومدح هذه الطریقة العلیه۔

نحمد الله حق حمده۔ ونصلی ونسلم علی رسوله وعبده وعلی آله وصحبه رجوم العدی ونجوم الهدی الکرام الاعلام ما جرت بذکره وذکرهم جیاد الاقلام فی میادین الاعلام وتهدی سلاما الطف من لقاء الحبیب واطرف من منادمة اللبیب الی جناب واسطة عقد الریاسة ومطلع شموس الفراسة ذی المقام الاسمی الذی یتقاصر عنه عوالی الهمم ویقدر البالغ اعلی واسنی مراتب اعظم الساطع فی العالم ذکره حتی صار اشهر من نار علی علم الحایز من بحور علوم المنقول منها والمعقول لالی الجواهر وجواهر اللآلی والحائز قصبات السبق فی حلبة معانی الایام واللیالی علامة العلماء البحر الذی لا ینتهی۔

ولكل لج ساحن الملاذ الهمام جمال الدنيا والدين الشيخ محمد بن سليمان سلمه الله وادام رياض علوم الناضرة بانوار بيانه مشرقة للطالبين و بحار معروفه المعروف من فيض منانه متدفقة للراغبين. وبعد فالداعي على زبرانوبور طي المسطور المنثور اهداء السلام عليكم ورحمة الله وبركاته على الدوام والقيام بوظائف الاخوة القديمه في الاوقات الخالية الصافيه والازمنة الرائقة الانقه الخوال التي تطعناها في حمى ميادين الانبساط ونب ليتشبعاخرون فضل ولم يكن عسبها الا في سهول الوصال حيث كانت الارواح قبل الاشباح جنود مجندة كما في الاحاديث المرفوعة المعروفة المسندة وهذا النهر ولله الحمد من ذالك الحبر وما ضرنا بعد المسافة بيننا من اثركم تسرى الينا فتلتقى وما شاع وذاع شغف للاسماع ونشط الطباع ووقع عليه الطباق والاتفاق بين اهل الخلاف والوفاق مما خولتموه من كرائم الخلال المرضية ومنحتموه من تويم السير على سنن السيرة السنة السنية المرضية وهذه نعمة كبرى وغاية قصوى وعاجل بشرى وثناء الاخيار عنوان صحيفة المؤمن يوم القيمة كما ورد في الاخبار فحسن نشرها المستحب حسن قناع سترها مع ضميمة الاعلام بالحب في الله المامور بذكره وتفويع لشرطه ومجاورتكم بجوار ذالك الحرم الامين وانتظامكم في سلسلة الثمين المتين وذلك هو الفوز المبين بالقيام باداب والتزام زكوة نصابه محط الامنيات ومنتهى الرغبات و

مهبطا للتنزلات والبركات فمن ثمة لم تنزل الافئدة إلى الوفود
عليه على له يجد فنهل مشاقه ملناحة ولم ترح الارواح إلى رواح
مراحه تادين الى المولى سبحانه اكف الضراعة والابتهال فى بلوغ
غاية المآرب والامال من الدوام على التزام الطريقة السنية
النقشبندية الاحمدية التى اساس عمادها ومركز عمودها متابعة
الكتاب والسنة ومجانبة البدعة ولو كانت فى الجملة مستحبة كما
يعلمه من سير سير السلف الصالح واقتفى آثارهم من اهل العناية
فهى اقرب طرق السادة الصوفية المرضية ارباب المراتب العلية
على جزيل عددها وجليل مددها مسلكا ونهاية واليق اهل الزمان
والنسب بابناء الاوان لانفرادها المزيد اختصاص وكمال الاختصاص
من اندراج النهاية فى البداية وهى فى حلقة ذلك البرهان غاية
الغاية وقد صح الخبر المروى وهو فى التنويه يكفى خير الذكر الخفى و
كذلك الاجتماع فى ذلك الحرم الميمون الامن على احسن حال وانعم
بال ثم مهما كانت حاجة نعرض إلى سلطان زماننا ملك بلادنا مما
يتعلق بخدمة الحرم الحرام وجيرانه الكرام فلابد وان تشرفونا
بالاعلام بذلك والتنبيه على ماهنالك لنتشرف بخدمة وتنظيم
فى سلك خدمته هذا وقد رقمنا صحيفة نعرض على مولانا الشريف
عماد حرم الله تعالى المنيف الوريف روما للاتصال بجنابه وطلبا
للتوصل الى خطابه وكتابه فيكون جوابه وجوابكم تفضلا مال

او ثواب الدلالة على الخير محصلا و تقربوه منا السلام و رحمة الله و برکاته والمکاتبة کما قیل بعض المشاهدة و بلوغ السلام من التلاق والسلام علیکم و رحمة الله و برکاته و علیٰ من حل بالنادی و اقام بذلك الوادی وصلی الله علیٰ سیدنا محمد و اٰله و اصحابه وسلم اولا و اخرا۔

مکتوب نودم۔ به حقایق آگاه شیخ بایزید سهارنپوری در تحریض بر زیارت روضه هاے باسمه سبحانه حقایق و معارف آگاه ازین مشتاق دیدار سلام و تحیه در معرض قبول آرند مدتی شد که بتقریب زیارت روضهاے متبرکه سیری باین دیار نه کشیده اند۔ ع انتظار از حد گذشت احباب را۔

اما ارتباطهاے معنویه مقتضی آن است که گاه گاہے محبان را به ملاقات فائض البرکات خوش وقت می ساخته باشند ؎

ما بدان مقصد اعلیٰ نتوانیم رسید
هم مگر لطف شما پیش نهد گامے چند

صحیفه شریفه رسیده لذات روحانی بخشید۔ والسلام۔

مکتوب نود و یکم۔ نیز به مشارٌ الیه در بیان آنکه مدار بر باطن است۔

باسمه سبحانه حقایق و معارف آگاها۔ به وصول ملاطفه گرامی مبهج و مسرور گردید۔ خاطر بجانب شما همیشه نگران می باشد اگرچه در ظاهر در بعضے احیان نسیان واقع شده باشد لیکن مدار بر باطن است خوش گفت ؎

ما برون را ننگریم و قال را
ما درون را بنگریم و حال را

فقیرزادها سلام می رسانند مخدوم زادها بکمال برسند۔ والسلام

مکتوب نود و دوم۔ نیز بسوی الیہ در بیان خلاصہ سلوک حضرت مجدد الف ثانیؒ

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ از جمیع مراتب ظلال و اصول گذرانیدہ بہ وصول حضرت احدیت مجردہ کہ منزہ است از شیون و اعتبارات مشرف و مستسعد سازاد بحرمت من ما زاغ بصرہ و ما طغیٰ علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات العلیٰ۔ این کمال از کمالات مرتبہ نبوت علیٰ مصدرہا السلام ناشی است و از ولایات ثلثہ صغریٰ و ولایت کبریٰ و ولایت علیا باشد برتر واقع شدہ است چہ ولایت صغریٰ تعلق بہ ظلال اسماء و صفات دارد و ولایت کبریٰ و ولایت علیا ہر دو بہ اصول اسماء و صفات متعلق اند و فوق آنہا نیست مگر کمالات نبوت کہ دران جا ظہور ذات بحت است علی الدوام۔ این است بیان خلاصہ سلوک حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالے عنہ۔ مکتوب شریف رسیدہ باعث خوش وقتی گردید۔ ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

قبلہ گاہی حضرت میاں جیو را از صعب درگلو بہم رسیدہ بود للہ سبحانہ الحمد والمنۃ کہ بعافیت مبدل شد۔ والسلام۔

مکتوب نود و سیوم۔ نیز بہ مشار الیہ در تفضیلِ ارتباط معنویہ۔

لہ الحمد۔ عرفان پناہا۔ عجب چیزے است اشتیاق طرفین بحد کمال و عجب صورت اتفاق نمی افتد لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔ و ازین ہم عجب تر آنکہ کتابت یکے بہ دیگرے نمی رسد۔ کتابتہائے شما خوب بتواتر می رسند ہر چند فقیر مقصر است در ارسال جواب لیکن باوجود آن بارہا جواب نوشتہ ارسال داشتہ۔ سبب عدم وصول تا چہ باشد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ۔ بعد از آمدن لاہور در کتابت نوشتہ شدہ

دلشمانه رسید الخیر فیما صنع الله سبحانه اما لله سبحانه الحمد که ارتباط معنویه روز افزون است و هو المطلب الاقصیٰ و الغایة است۔ خوش گفته ؎

آسوده شبے باید و خوش مہتابے
تا با تو حکایت کنم از ہر بابے

السلام علیکم و علیٰ من لدیکم۔

مکتوب نود و چہارم۔ نیز بمشار الیہ در بیان آنکہ جلال و جمال را مساوی باید یافت بلکہ از جلال بیشتر راضی باید شد۔

الحمد لله و سلام علیٰ عباده الذین اصطفیٰ۔ کتابتے کہ آن فضائل مآب کمالات انتساب بہ این احقر درویشان ارسال داشتہ بودند در احسن اوقات رسیده سبب خوش وقتی گردید لله سبحانہ الحمد کہ دوستان خدا جل شانہ این دور از کار را گاہے بخاطر خود راه می دہند و بچند کلمہ ارشاد می فرمایند۔ لیکن استماع واقع کہ درین روزہا از بعضے مقتدیان نسبت بخاندان شما بہ وقوع آمده است موجب بے حلاوتی گشتہ۔ اما چون فعل جمیل مطلق است و ہر چہ از ان طرف برسد ہر چند بظاہر تلخ نماید فی الحقیقت عین خوبی و بہبودی است۔ عاشقان صادق جلال و جمال را مساوی می یابند بلکہ از جلال بیشتر راضی و خوش وقت اند۔ خوش گفتہ ؎

من از تو روے نپیچم گرم بیازاری
کہ خوش بود ز عزیزان تحمل خواری

جعلنا الله سبحانہ و ایاکم من المحبین الصادقین والسلام

مکتوب نود و پنجم۔ نیز بمشار الیہ در فضیلت قرب معنوی۔

باسمہ سبحانہ بحمده و نصلی و نسلم تسلیمات سلامت انجام بہ جناب آن برادر گرامی معارف آگاہی در معرض قبول افتد صحائف شریفہ اکثر می رسند و بہ سبب

عدم علم به مترددین آن حدود در جوابها توقف واقع می شود۔ می داشته باشند که خصوصیتِ شما نه ازان قبیل است که موقوف بر سمیاتِ ظاهر باشد ارتباط و قرب معنویه بمشیئت سبحانه روز افزون است اظهار اشتیاق ملاقات نموده بودند این جانب را نیز مشتاق دانند و حدیث و انا الیهم لاشد شوقا بر خوانند الامور مرهونة باوقاتها اخوی شیخ بهار الدین و محمد کاظم سلام خوانند۔ والسلام۔

مکتوب نود و ششم۔ به خواجه محمد شریف بخاری در جواب مکتوب او۔

باسمه سبحانه۔ کمالات دستگاهی خواجه بیرنگ به استقامت باشند مکتوب شما رسید و واقعه عالی که شب برات دیده بودند بمطالعه در آمد و سبب لذاتِ معنویه گردید حق سبحانه و تعالی همیشه به جمعیت و عافیت دارد۔ والسلام

مکتوب نود و هفتم۔ نیز به مشارٌ الیه در فضائلِ محبتِ فقرا و خدمتِ ایشان و میان آنکه برابر محبت هیچ بشارت نیست

حامدا و مصلیا۔ حقائق آگاه برادر گرامی خواجه محمد شریف بجمیع کمالات که خاصه حضرت مجدد الف ثانی است بهره مند گردند۔ صحبتے که نصیب وقتِ شما است خیلے عزیز دانند و طلب زیادتی نمایند۔ هر که از جهان آباد می آید آن قدر از شما اظهار رضامندی می نماید که از نوشتن خارج است خصوصاً حاجی یوسف و ملا ابوالحسن آن قدر مملو احسان و اشفاق شما اند که چه نویسد خوش وقتی فقرا باعث ترقیاتِ دارین است۔ آن را امر سهل نه دانند حق سبحانه و تعالے عنایت است که در حق شما کرده است و شما را از جمیع یاران امتیاز داده۔ برابر محبتِ شما هیچ بشارتے نیست۔ والسلام۔

مکتوب نود و ہشتم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در فضیلت ارتباط معنوی۔

لہ الحمد۔ کمالات دستگاہی برادر گرامی خواجہ محمد شریف ہموارہ بہ استقامت باشند ذکر خیر شما اکثر غائبانہ می شود و سبب امیدواریہا مے گردد۔ و مکاتیب گرامی متعاقب یک دیگر برسند و گاہے در جواب کوتاہی می شود معذور می داشتہ باشند۔ عمدہ کار ارتباط معنوی است۔ بحمد اللہ سبحانہ آن روز افزون است۔ درین روزہا نیازے کہ برائے فقیر حضرت والدہ ماجدہ فرستادہ بودند رسید فاتحہ خواندہ شد تقبل اللہ سبحانہ منکم۔ والسلام۔

مکتوب نود و نہم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در ذکر ترقیات یاران خویش و شمہ از خدامت و اخلاص میرزا دہا۔

لہ الحمد۔ برادر دینی خواجہ محمد شریف بہ استقامت باشند کتابتے کہ فرستادہ بودند رسید للہ سبحانہ الحمد کہ روزگار خواجہ عبد اللہ صورت پذیرفت دیگر یاران این فقیر ترقیات عالی نمودہ اند۔ چنانچہ ہفت کس بہ حقیقت صلوٰۃ مشرف گشتہ اند و چہار کس بہ حقیقت الحقائق استعداد دارند پسران شیخ میر مرحوم آنچہ حق خدمت بود بجا آوردہ اند۔ چنانچہ در بازارہا پیادہ در رکاب فقیر می رفتہ اند پنج شش روپیہ از جانب خود بہ بعضے مردم روزینہ کردہ اند و می خواہند کہ روضۂ منورہ را از سر نو تازہ سازند قریب دہ ہزار روپیہ خرج خواہد شد۔ والسلام۔

مکتوب صدم۔ نیز بہ مومی الیہ در جواب وقایع روشن کہ نوشتہ بود۔

حامداً و مصلیاً۔ جناب حقائق آگاہ خواجہ محمد شریف سلام و تحیہ قبول نمایند کتابتے کہ بدست میر سید علی فرستادہ بودند رسید و کتابت کہ بحضرت ایشان

فرستادہ بودند رسانیدہ شد نسبت خواجہ عبداللہ مبارک است در وقت خوش از آن حضرت فاتحہ خواہد گرفت۔ انشاء اللہ تعالے چند وقائع روشن کہ در مکتوب حضرت جیو مرقوم بود بغایت روشن است و امیدوار بخشش متعاقب بہ دستخط خاص جواب حاصل نمودہ فرستادہ خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام۔

مکتوب صد و یکم۔ نیز بمشار الیہ در بیان فضل محبت۔

حامداً و مصلیاً۔ نجابت و سعادت دستگاہ خواجہ محمد شریف بکمال جذبہ و سلوک متحقق گشتہ بہ معارفے کہ فوق این در کمال اند و از ولایت صغریٰ مزیت دارند داخل ولایت کبریٰ اند عروج نمایند محبت شما امید است کہ دقیقہ از دقائق را فرو نگذارد فان المرء مع من احب۔ حامل مکتوب شیخ ابو الحسن کہ در خدمت فقیر بودہ است برائے بعضے مطلبہا متوجہ آن حدود است۔ امیدوار شفقت و مہربانی شما است۔

مکتوب صد و دوم۔ نیز بہ مشار الیہ در فضل محبت اہل اللہ و ما یناسب ذالک

لہ الحمد۔ امیدواریم کہ معاملہ باطنی آن برادر گرامی روز بروز آناً فاناً در ترقی باشد۔ محبتے کہ حق تعالے الغیب شما گردانیدہ است باعث غبطہ است امیدوار باشند فان المرء مع من احب بشارتے است دور افتادگان را صحیفہ شریفہ را عوض باقی رسانید و نیاز نامہ کہ بحضرت ایشان مرسل بودہ بنظر مبارک گذشت بدستخط خاص جواب قلمی فرمودہ اند للہ سبحانہ الحمد حضرت ایشان با ضعفے کہ رو دادہ بود و تا دیر ماندہ درین روزہا روز بروز بہ تخفیف است چنانچہ آنحضرت غسل کردہ اند و بیرون می آیند۔ دیگر نوشتہ بودند کہ برخوردار خواجہ عبداللہ را داخل طریقہ سازند للہ سبحانہ الحمد کہ در سلک مریدان منسلک گشت۔ حامل رقیمہ

صلاح آثار صوفی سعد اللہ از یاران مخصوص است و تا چندگاہ در صحبت بسر بردہ است و کسب بعضے کمالات نیز کردہ است۔ چون جزوے قرض بر ذمہ خود دارد اگر تکلیف نباشد جزوے امداد بہ مشارٌ الیہ نمایند کہ موجب اجر عظیم است۔ والسلام۔

مکتوب صد و سیوم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیان آنکہ محبت جاذب جمیع کمالات است و تحریص بر صحبت و ذکر بعضے احبہ۔

الحمد۔ برادر گرامی حقایق آگاہ خواجہ محمد شریف امید است کہ از غایت محبت بہرہ از جمیع کمالات حاصل نمایند بلکہ بحکم المرء مع من احب بہ بشارات عظیمہ سربلند گشتہ اند نہایتش ظہور بعضے مقامات تعلق بہ حضور دارد۔ اگر یکبارے بہ صحبت رسیدہ باز گردند چہ بلا زیبا است۔ غائبانہ فقیر قصد دارد کہ از حضرت ایشان بشارات عظیم بگیرد موقوف بر وقت است۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقت خوش یافتہ التماس نمودہ خواہد شد و فقیر ہم متوجہ خواہد بود۔ حقایق آگاہ میان شیخ پیر خیلے اظہار رضامندی از شما نمودہ بودند۔ این سبب فرحت تام گردیدہ چنانچہ در حق بعضے یاران خدمتگار رسیا و نوازہم دوستیہا نمودہ اند در حق مشارٌ الیہ بیش از بیش متوقع است و جناب کمالات دستگاہ میران سید اسرائیل ہم آنجا تشریف دارند اگر گاہے ملاقات بہ ایشان می شدہ باشد بسیار خوب است بالجملہ این دو عزیز از یاران مخصوص اند۔ السلام علیکم۔

مکتوب صد و چہارم۔ نیز بہ مومیٰ الیہ در فضل محبت و ارتباط معنوی۔ و ما یناسب ذالک۔

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ سبحانہٗ آن برادر گرامی را

به مراتب کمال وتکمیل موصوف دارد مکتوب مرغوب که از کمالِ اخلاص ومحبت ارسال داشته بودند رسیده خوش وقت ساخت۔ می باید که همبرین منوال از احوالِ ظاهر وباطن خوش می نوشته باشند که سبب توجهات غائبانه است۔ چون محبتِ شما با فقرا قوی است باعث امیدواری عظیم است المرء مع من احب حدیث نبوی است علی صاحبها الصلوٰة والسلام رابطه معنوی هر چند استوار بود از کمالات باطنی بزرگان زیاده از مقصود نصیب وقت باشد۔ خوش گفت ؎

هیچ نکشد نفس را جز ظل پیر　　سایهٔ آن نفس کش را سخت گیر

از حضرت حق سبحانه ازدیاد این نسبت واسطه خواهند که مدار کار برین است۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجم۔ نیز به مشارٌ الیه در عزای اهلیهٔ او۔

باسمه سبحانه۔ مکتوب محبت اسلوب آن برادرِ گرامی رسید وخبر ارتحالِ والدهٔ فرزندان شما سبب گرانیِ خاطر گردید وتاسف وتالم رو داد رحمها الله سبحانه رحمة واسعة۔ فاتحه مغفرت در حق آن مرحومه خوانده شد وتوجه غائبانه کرده آمد اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ آن مغفوره از معتقدات خاص حضرت ایشان قدس سره بوده امیدواریهای کثیره دربارهٔ آن مغفوره متوقع است در روضهٔ منوره جای موجود بوده لیکن در مسئله خالی از اشکال نیست اختیار دارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و ششم۔ نیز بمشارٌ الیه در بیان آنکه عنایتے که متمثل بخلعت شود کتابت از اعطای نسبت است۔

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ انواع عنایات حضرت خداوندی جلت عظمته شامل حال آن برادر دینی باد بالنبی العربی وآله الامجاد علیه وعلیهم الصلوٰة والتسلیمات

کتابت شریف شما رسیدہ سبب خوش وقتی گردید۔ آنچہ از وقایع نوشتہ بودند بہ وضوح انجامید و باعث مسرت معنویہ گردید۔ می باید کہ ہمبرین منوال از احوال ظاہر و باطن می نوشتہ باشند واقعہ کہ اول کتابت مندرج بود بغایت مبارک است و امید بخش است۔ عنایتے کہ متمثل بہ خلعت شود کفایت ہست از آنکہ نسبت خاصہ خویش عطا نمودہ باشند وقایع دیگر ہمہ خوب و روشن بودند۔ چون حضرت ایشان را چند روز ہست کہ ضعف بدنی عارض شدہ ہست بنابران در خدمت عالی گذرانیدہ نہ شدہ ہست۔ انشاء اللہ تعالے وقتے کہ صحت کامل رو دہد حضور ایشان عرضداشت شما گذرانیدہ خواہد شد۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در ذکر توجہ غائبانہ کہ از حضرت ایشان در حق او بہ وقوع آمدہ و تحریص بر وجدانی التوجہ بودن و اشارہ ترقیات یاران خویش۔

للہ الحمد۔ حقایق آگاہ نجابت دستگاہ خواجہ محمد شریف این فقیر را بظاہر و باطن متوجہ خویش دانند و از دعوات غائبانہ غافل نہ شمرند شب جمعہ گذشتہ در حضرت روضہ مقدسہ بجہت شما از حضرت ایشان دربارہ توجہے گرفتہ شد۔ امید کہ آثار آن ظاہر گردد۔ گاہے بہ جانب شما غائبانہ نظر کردہ می شود شما را با خود خصوصیتے خاصہ می فہمد و بعضے کمالات بلند در حق شما متوہم می گردند اگر قبلہ توجہ وجدانی ہست و پراگندہ نہ گشتہ۔ امید ہست کہ کار سنین بہ ساعات منقضی گردد۔ چنانچہ بعضے یاران کہ بہ فقیر می نشستند حضرت ایشان فرمودند کہ کار سنین آنہا در ساعات میسر شد۔ سعادت آثار ملا حضور معا را بہ فنائے قلب رسانیدہ ہست

و در اخلاص و فدویت بے نظیر۔ امید که در حق مشار الیه توجهات خاصه دریغ نه دارید۔ والسلام۔

مکتوب صد و ششم۔ به خان سعادت نشان محتشم خان در بیان آنکه قول حضرت علی لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً و امثال آن هنگام عروج است و در وقت نزول عارف محتاج به دلائل می گردد۔ و بیان آنکه بهره وافر از مقام اثبات موقوف بر تمامیت معامله نفی است۔ و مجموع معامله نفی و اثبات بے قران ولایت محمدی و ولایت ابراهیمی صورت نمی بندد۔

نحمده و نصلی و نسلم۔ مرحمت نامه آن برادر مهربان که مشتمل بود بر فور شفقت و الطاف بود در رسید متضمن احوالات و واردات بوده فرحت بر فرحت افزود ع

اے وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی

متوقع که همیشه بر این منوال این قسم اذواق و مواجید که متاع ارباب کشف و شهود است محبان و خیرخواهان را خوش وقت می ساخته باشند فانکم فی العالم مثل القلب والروح فی الجسد فی صلاحکم صلاح العالم۔ نوشته بودند که بعضے اوقات حالتها رو می دهند که بے اختیار التصدیق قول حضرت علی مرتضیٰ کرم الله وجهه که لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً می شود۔ و مع هذا فقدان نقد وقت است و کلما احس بالک او خطر فی خیالک فالله سبحانه وراء ذلک کمر شکن این حالت است۔ بغایت اصیل و بس بلند است و واصلان آن اقل قلیل۔ لیکن این هست که این معامله هنگام عروج است فقط و وقت نزول عارف محتاج بدلائل و براهین می گردد و در رنگ عوام از اثر به مؤثر پے می برد و از دال به مدلول می گراید۔

گر بگویم شرح این بے حد شود

کریمه رَبِّ اَرِنِی کَیْفَ تُحْیِی الْمَوْتٰی۔ گویا نشان حال آن مقام است با وجود علو این وارد طلب ورار الورا نمودن و این مشهود دخل ہوا ساختن و تحت لا آوردن از بلندی استعداد و علو ہمت مشعر است فطوبیٰ لمن جمع بینهما باید دانست که سر حلقه نفی حضرت خلیل الرحمٰن است علیٰ نبینا وعلیه الصلوٰة والسلام ہیچ ذره از ذره ہاے شرک نه گذاشت که مسدود بگداز نه ساخت۔ کریمه وَمَا کَانَ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ مؤید این معنیٰ است۔ و تا تمام معامله نفی را قطع ننماید و از مقام خلت حظ وافر نه گیرد از مقام اثبات که خاصه حضرت پیغمبر ما است علیه من الصلوٰة افضلها ومن التسلیمات اکملها بہره حاصل نه کند۔ از اینجا است که تجلی ذات بے تخلل صفات وشیون مخصوص به ولایت او علیه الصلوٰة والسلام گشت۔ و دیگران را به تبعیت و وراثت تنزلے ازان ارزانی فرمودند و او علیه الصلوٰة والسلام در دنیا بروئیت بصری مشرف گشت و دیگران را موعود به آخرت شد و غیره از ایقان که ثمره روئیت است الغیب نه شد حتیٰ که بعضے محققان صوفیه منع روئیت قلبی نموده اند بروئیت بصری خود چه رسد سبحانه الله بعضے از متصوفه به ظہور شعیدہا قائل روئیت بصری درین دار فانی شده و مخالفت کتاب و سنت و سیر صالحین اختیار کردند ضلوا فاضلوا ضاعوا فاضاعوا برسر اصل سخن رویم و گوئیم که مجموع معامله نفی و اثبات بے اقتران ولایت محمدی و ولایت ابراہیمی علیٰ نبینا وعلیه الصلوٰة والسلام صورت نه پذیرد و کمالات مقام خلت که تعلق به محیط دائره دارد به مرکز دائره که حاصل اصل مقام محبوبیت است جمع نه شود و بوے از مقام اثبات به مشام جان نه رسد۔

و اجتماعِ این دو بحرِ محیط بے تقرب شیخ کامل ممکن الحصول نہ، بالجملہ طول صحبت و رسوخِ تام ہر دو در کار اند الحمد للہ کہ رسوخ و فدویت تام در ان برادر بجناب حضرت پیر دستگیر مفہوم می شود۔ والسلام

مکتوب صد و نہم۔ بہ سید نور محمد بنگالی در بشارت معیت و تصفیہ عناصر اربعہ و اشارتے بہ ہیئتِ وحدانی۔

باسمہ سبحانہ۔ حامداً و مصلیاً۔ اما بعد میران سید نور محمد معلوم نمایند کہ دیروز در مجلسِ سلوک در حق شما بسیار امیدوار شدیم معیت خاص با خود یافتہ شد و چنان متخیل گشت کہ معاملہ کہ تعلق بہ عالمِ خلق داشتہ یعنی تصفیہ و تنقیہ عناصر اربعہ منوط بودہ منقضی شدہ باشد والغیب عند اللہ سبحانہ الحال امیدوار معاملہ کہ بہ ہیئتِ وحدانی تعلق دارد باشند و فقیر را جانب خود متوجہ شناسند و بہ دعاے سلامتی خاتمہ ممد و معاون بوند۔ والسلام۔

مکتوب صد و دہم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بشارتِ مناسبت بہ لطیفۂ اخفیٰ و لطیفۂ خاک و در دید قصور اعمال۔

لہ الحمد۔ اما بعد۔ سیادت پناہ برادر گرامی میران سید نور محمد معلوم نمایند کہ این فقیر از احوال شما غافل نیست و خواہانِ ترقیاتِ شما می باشد۔ قبل ازین بچند گاہ مناسبتِ شما بہ لطیفۂ اخفیٰ کہ اعلیٰ ترین لطائف عالمِ امر است دریافتہ بود والحمد للہ علیٰ ذٰلک و اسرار نازکیہاے این لطیفہ از نوشتن و گفتن خارج است ولایتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تعلق بہ این لطیفہ دارد و زیر قدم آنحضرت است علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ چنانچہ شرح و بسط آن در مکتوبات قدسی آیات مندرج از انجا

تشفی نمایند وامروز در حلقۂ صبح مناسبت شما بہ لطیفۂ خاک متوہم شد واین لطیفہ راس در پیش لطائفِ عالمِ خلق است ومعاملہ کہ بہ او مربوط است فوق جمیع لطائف عالمِ امر وخلق است کما حقق فی المکتوبات القدسیہ فلیراجع هناک .
ہر چند این دور از کار را بر دید ویافت خود مطلقاً اعتماد نیست لیکن نظر بر استقامت احوال وصدق طلب کہ نقد روزگارِ شما است حصولِ این معنی جاے استبعاد نیست فطوبیٰ لکم وبشریٰ ومعاملہ کہ فوقِ جزو ارضی است بہ ہیئت وحدانی انسانی مربوط است وتفصیل آن در مکتوب بیان طریقِ جدید در مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی مبین است پیش فرزندے ارشدی محمد اعظم آن مکتوب تکرار نمایند وبکنہ آن برسند والسلام اولاً وآخراً ۔

مکتوب صد ویازدہم ۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در جواب مکتوبِ او ۔

باسمہ سبحانہ ۔ مکتوبِ محبت اسلوب آن برادرِ گرامی رسیدہ خوش وقت ساخت ۔ از انوار وبرکات روز عرفہ کہ نوشتہ بودند معلوم شد وسببِ لذاتِ معنویہ گردید بہ ہمین آئین احوال را نویسان باشند کہ سبب توجہاتِ غائبانہ است والسلام .

مکتوب صد ودوازدہم ۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیان فضائلِ محبت واخلاص .

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ ۔ امابعد دو مکتوب محبت شما رسیدند یکے را فرہاد بیگ رسانید وقہوہ بن نیز رسید جزاکم اللہ سبحانہ خیرا ۔ محبت و اخلاص کہ در نہادِ شما از قدیم متمکن است اظہر من الشمس است لہذا امتیاز خاص است شمارا فطوبیٰ لکم امیدوار بہاے عظیمہ ہم در عقبیٰ وہم در دنیا در حق شما متوقع است اگر فضائل وکمالات این محبت کما حقہ بنویسد دفترہا گنجائی ندارد پس سخن کوتاہ باید والسلام .

مکتوب صد و سیزدہم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در فضائل محبت اہل اللہ۔

باسمہ سبحانہ۔ برادر قدیم بہ ترقیات: ازین سربلند باشند کدام سعادت برابر آن تواند بود کہ کسے تمام عمر خود را در محبت بزرگان صرف کردہ باشد درین محبت شما را امتیاز تمام است و امیدواریہاے عظیمہ در حق شما متوقع است فضائل وکمالات این محبت در دفترہا نگنجد۔ لہٰذا عنان قلم را ازان باز داشت۔ والسلام۔

مکتوب صد و چہاردہم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در جواب مکتوبش کہ از وقایع اعلیٰ نوشتہ بود۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ جناب نجابت دستگاہ برادر گرامی خواجہ محمد شریف ازین احقر سلام عافیت انجام مطالعہ نمایند۔ احوال این فقرا مقرون بخیریت است المسئول منہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم کتابتے کہ مصحوب ذہاد بیگ مرسل بود رسید باید کہ ہمیشہ برین منوال احوال را نویسان باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است و آنچہ از وقایع روشن مندرج بود مطالعہ آن سبب امیدواریہاے عظیمہ گردید۔ دیگر سابقاً مصحوب سعادت آثار خان بیگ یک عصا متبرک کہ بہ استعمال حضرت ایشان درآمدہ بود بہ جہت شما فرستادہ بودیم معلوم نشد رسیدہ باشد یا نہ و ظاہر این است کہ نرسیدہ است و گرنہ شکرانہ این قسم نعمت بجا می آوردند و عجب است کہ ہیچ اشعار ننمودہ اند البتہ مطلع خواہند ساخت۔ والسلام۔

مکتوب صد و پانزدہم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیان آنکہ عروج عناصر اربعہ بکمالات نبوت تعلق دارد و معاملہ ہیئت وحدانی منوط بحقیقت کعبہ ربانی است۔

الحمد للہ برادر گرامی خواجہ محمد شریف عناصر اربعہ را بہ تفصیل تصفیہ نمودہ از

کمالات ہیئت وحدانی انبیاء را حظ وافر اخذ نمایند۔ عروج عناصر اربعہ بہ کمالات نبوت تعلق دارد و معاملہ ہیئت وحدانی منوط بہ حقیقت کعبۂ ربانی است و از گذشت آن حقیقت قرآنی است۔ و پس از وے حقیقت صلوٰۃ است للہ سبحانہ الحمد کہ جمعے از یاران فقیر بہ وصول این حقایق ثلثہ امتیاز دارند۔ امید کہ آن عزیز نیز بہ این خواص استعداد یابند۔ حقایق آگاہ میان نور اللہ و فضائل مآب میان عطاء اللہ کہ آمدند صحبت ایشان را مغتنم خواہند شمرد۔ باقی حقایق را از میان نور اللہ زبانی معلوم خواہند کرد۔ والسلام۔

مکتوب صد و شانزدہم۔ نیز بہ مشار الیہ در بیان فنا و بقا بہ طریق اجمال

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اللہ سبحانہ وتعالی آن برادر گرامی را بہ خفایات و واردات خاصہ ممتاز داشتہ شربے از فنائے نفس کرامت فرماید۔ فنائے نفس وقتے میسر گردد کہ سالک وجود و توابع آن را از خود نفی نماید و این دید غالب آید بحدے کہ خود را معدوم محض خالی از ہمہ صفات مثل جمادے بے حس و حرکت یابد۔ این زمان آنچہ در روے از وجود و صفات دیگر کہ از روے امانت بود ہمہ روے بزوال می آرد و وجود و صفات دیگر راجع بہ اصل خود کہ اسمے است از اسمائے الہی جل شانہ و مبدأ او و عین او ہست می گردد و فنائے اتم حاصل روزگار او می شود۔ و بعد ازان صفاتے کہ ازین زائل شدہ بود و عدمیت ذاتی نصیب وقت او بود عنایت الہی جل شانہ از کمال کرم صفات و وجود از ان طرف بہ سالک عطا می فرمایند و بہ آن بقا می بخشند و سالک متخلق بہ اخلاق اللہ می گردد این است بیان فنا و بقا کہ کمال مربوط بہ آن است۔ خوش گفتہ

ہیچکس را تا نہ گردد او فنا   نیست رہ در بارگاہ کبریا

دیگرے می فرماید ؎

از تست حجاب تو یقین است   شرط ہمہ رہروان ہمین است
می بین و مگوے مذہب این است   می باش و مباش مشکل این است

دیگر کتابے کہ فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت آنچہ از واقعات و واردات مرقوم بود بہ وضوح انجامید کتابت شمارا بجنس در خدمت حضرت قطب الاقطاب حضرت الیشان گذرانیدیم پسند فرمودند کہ جواب آنہارا ما خواہیم نوشت از مکتوب شریف آنحضرت جواب آن را خواہند فہمید۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفدہم۔ ارسل الی شریف مکۃ المعظمۃ فی فضل الحرم الشریف۔

الحمد للہ الرفع اعلام الملۃ الغراء بنصب الائمۃ الاعلام و المحکم بحکام الشریعہ الزہرا مالعتہ وہن من الاحکام وجعل البیت الحرام مثابۃ للناس وامنا ووعد لمن وفاہ حقوق المثوبۃ الحسنیٰ و الصلوٰۃ والسلام علیٰ عمدۃ الاولیا وعماد الاٰلاء وعلیٰ الہ المنوہ بمجدہم فی التنزیل فی قولہ عز من قائل قل لا أسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ وعلی المشہود لفضلہم فی الاولیٰ کالعقبیٰ وکلا وعد اللہ الحسنیٰ وتبلیغ سلاما یشرح الخواطر ویسرح فی ریاضہ الناظرۃ النواظر متعطف من فنون افنان ازہارہ ویجتنی من عیون اعیان انوارہ متحوفا باسنی التحیات العظام محفوفا بازاکی الاجلال والاکرام الی حضرت مستقر

الغر؛ منبع الكرم ومطلع الجود ومرتع عوالى اليهم حيث السنة المحمدية مادة الرواق والطريقة الاحمدية عاقدة النطاق ذى القدر المعلىٰ والمجد الواقر الاعلىٰ المغمور بيطال جوده العميم كل ناد وواد والمغمور بنوال فضله الجسيم الحاضر والباد فلم يزل الاهامعان عليهم وغاديان و رائحان اليهم مولانا الغنى عن البيان اذ هو برهان ولا يقام الدليل سه

اساميا لم تزده معرفته   وانما لذة ذكرناها

السيد السنى المنيف بما هى حوزه بلد الله المحرمه المكرم الوريف ابو السعادات واخو البركات .... سلمه الله تعالىٰ ولا زالت ربوع الاسلام بعواطف لطفه عامرة المعاهد وربوع الضلال بعواصف قهره دامرة المشاهد ومعالم الهدى ببيانه وبنانه واضحة المقاصد ودواعى الغى ليشهب رجومه طامسة الموارد ولا يبرح علم علمه مرفوعا ابدا وبناء مجده العالى العماد منصوبا بخفض الاعين اما اقتدى هاد و بمناره وغشى غاش داره وعشى عاش الى ناره تحرير سطور المسطور لاهداء السلام عليكم ورحمة الله وبركاته على الدوام والتلذذ بذكر بعض اخلاقكم الكرام المشهورة بين الخاص والعام والتشرف بمخاطبتكم ومكاتبتكم ومواصلتكم علىٰ ما يحب ويرضى ونحمد الله لكم مع طلب الوقوف علىٰ احوالكم القارة واخباركم السارة جعلها الله كما تحب على ما يحب و يرضى لا سيما وقد اتممتم ميزان المعدلة بذلك الحمى المنيف والخيم ركايب الانصاف بالوادى الشريف وتممتم البلاد التلاد والعباد التلاد

بالمصالح کما ہو شان السلف الصالح ادام اللہ عمارۃ حصونہ الحصینۃ بوجودکم وحرس اقبیتہ المنیفۃ بجمع جنودکم وجمعنا علیٰ احسن حال واتم مسرۃ وبانعم بال دائم مبرۃ انہ علیٰ ما یشاء قدیر وبالاجابۃ حری وجدیر والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد واٰلہ واصحابہ اجمعین۔

مکتوب صد و ہیژدہم۔ بہ معارف آگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در بیان آنکہ زوال علم حصولی عبارت از فنائے قلب ہست و زوال علم حضوری معبر بفناء نفس و ما یناسب ذلک۔

حق سبحانہ وتعالیٰ از رقیت ماسوا مجرد کناد۔ زوال علم حصولی عبارت از فنائے قلب ہست۔ چون عنایت حضرت ازلی و واہب العطایا در رسد و بالاتر از مقام قلب عروج واقع شود زوال علم حضوری کہ بذات این کس متعلق ہست و معبر بہ فنائے نفس ہست حاصل روزگار خواہد گردید۔ و وجود و صفات تابع او بہ اصل خود کہ مبدا تعین اوست رجوع خواہد نمود۔ و دین نتیجہ تجلی صفات ہست و چون حضرت ذات تجلی فرمایند آن عدم کہ حقیقت انسان ہست و در تجلی صفات فنا شدہ بود این زمان رو باختفا خواہد آورد و جہلے و دہشتے از عارف نخواہند ماند

این کار دولت ست کنون تا کرا دہند

والسلام۔

مکتوب صد و نوزدہم۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ بہرہ از مطلوب حقیقی غیر از جہل و عجز نیست و این جہل و عجز عین ادراک و معرفت ہست۔ و بیان آنکہ حصول اسلام حقیقی منوط بزوال عین و اثر ہست۔ و در تحریض بر صحبت صوفیہ علیہ

وتعلق حصول حقیقت اخلاص بر ان وذکر حرارت ہنگامہ اہل طلب وبیان شمہ خصائص حضرت ایشان بر سبیل اجمال۔ ؎

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار
بگذارند و سر طرۂ بازی گیرند

فضائل مآب کمالات اکتساب میان محمد باقر بموجب حدیث نبوی علیٰ مصدرہ الصلوٰۃ والسلام لن یؤمن احدکم حتیٰ یقالُ انّہٗ لمجنونٌ۔ از جمیع تعلقات شتیٰ کہ مانع وصول مطلوب حقیقی اند فارغ البال گشتہ وقطع ہمہ آنہا نمودہ دیوانہ وار بظاہر و باطن متوجہ و گرفتار مطلبے باشند کہ ہیچ چیز از ان بدست نیاید وغیر از عجز وجہل حاصل روزگار نہ گردد عدم ادراک ونکارت در ان متوطن نفس ادراک وعین معرفت ہست کما قال الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ العجز عن درک الادراک۔ چہ غیر از استہلاک واضمحلال از ان حضرت غراسمہ نصیبے نیست۔ خوش گفت ؎

از حضرت ذات بہرہ استہلاک ہست
استہلاکے کہ از تصور پاک ہست
آن فرقیست نامش ادراک بسیط
آنجا چہ محل دانش ادراک ہست

جمعے کہ ببرکت صحبت حضرت قبلہ گاہی مشرف اند و بقدر اکمل استعداد دارند بر دوام باین استہلاک واضمحلال موصوف اند ونامے ونشانے از خود نہ گذاشتہ وعین واثر را از خود برباد دادہ متوجہ فوق اند وتابکمال این انقطاع متحقق نگردد از اسلام حقیقی بے بہرہ ہست ہرچند صورت اسلام را علمائے ظواہر درست نمودہ اند وعلم وعمل را بدرجہ کمال رسانیدہ۔ اما از حقیقت اخلاص کہ کالروح ہست مر اعمال را ولے تحقق بہ آن علم وعمل را از حیز اعتبار ساقط شمہ مشام جان شان نرسیدہ ہست

پس خدمت صوفیه و التزام صحبت شان از ضروریات دین است خصوص این نوع اجتماع و صحبت لله فی الله که امروز در حضرت سرهند میسر است بعد از هزار سال به وجود آمده و اسرار و معارف کتاب و سنت را که در خیر القرون جلوه داشته اند سر نو طراوت بخشیده۔ طالبان که از اطراف و جوانب چون مور و ملخ می ریزند بهرها از ان معارف می برند۔ جمعے به کمالات ولایت ثلثه که ولایت صغریٰ و ولایت کبریٰ و ولایت علیا باشد متحقق اند و طائفه به کمالات نبوت مشرف و گروهے به حقیقت کعبه ربانی و حقیقت قرآن مجید و حقیقت صلوٰة مستسعد و احادی باشند که ازین کمالات ترقی فرموده به مقاماتے که ..... فوق این کمالات اند و افاضه انعام در انجاے به محض فضل و احسان است و علم و عمل را در ان مدخل نیست رسیده باشند و بعد از گذشت این مقام مقامے است بس عالی ترقی دران مقام به محبت صرف متعلق است تفضل و احسان دیگر است و محبت و عشق دیگر۔ اسرار محبت ذاتیه درینجا موید است و معارف خلت ازین چشمه جوش زده است و دقائق محبوبیت ذاتی که نصیب خاتم نبوت است علیه الصلوٰة والسلام ازین مقام اتباع فرموده است حاصل جماعة که ملتزم طریقه احمدیه معصومیه اند ؎

گر شنود قصهٔ این بوستان   مکه شود طالب هندوستان

اے خاطر اکثر بجانب شما متعلق است و خواهان کمال و تکمیل شما بالجمله نگرانی خاص بنسبت شما واقع است۔ فقیر گاه گاهے در وقت خاص بیاد حضرت میانجیو شما را نیز می دهند و ملا محمد امین نصیبے از استهلاک و اضمحلال یافته است و از حضور خود بخود بهره برداشته امید است که بکمال آن متحقق گردد والسلام تسبیحے که در استعمال حضرت قبلهٔ کونین

در آمده فرستاده شد خواهند گرفت و مترصد ثمرات و نتائج آن باشند۔ بجانب قدوة العلماء مولانا ابو القاسم سلام و تحیه می رسانند در خدمت حضرت حافظ جیو سلام رسانند و هدایاے که مصحوب حاجی کمال مرسل بود رسید تقبل الله سبحانه منکم۔

مکتوب صد و بستم۔ نیز به شیخ مذکور در سفارش درویشی۔

حامداً و مصلیاً۔ کمالات ولایات ثلثه زینهاے عروج کمالات نبوت و رسالت و محبت و خلت و محبوبیت گشته نصیب وقت باد۔ مخدوما صلاح آثار محمد صادق که مدتے در خانقاه بسر بُرد و بعضے خدمات شایسته بجا آورد و برخے از ضروریات این طریق نیز کسب نمود چون پخته کارے متوجه آن حدود است مشتاق ملازمت است توقع که اشفاق کریمانه در حق وے مرعی دارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و بست و یکم۔ نیز به شیخ مذکور و بیان آنکه مراتب قرب متفاوت اند۔ قربے است که به ظلال اسماء و صفات منوط است و قربے است که مربوط به اصول آنها است و آن نیز بر دو قسم است قربے است که ناشی از کمالات نبوت است و این فوق جمیع مراتب قرب است و در تحریض بر صحبت حضرت الیشان۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ حضرت واهب العطایا آن مجموعه فضائل صوری و معنوی را در مراتب قرب خویش ترقیات بے اندازه کرامت فرماید۔ مراتب قرب متفاوت اند قربے ست که بظلال اسماء و صفات متعلق است و معبر است به ولایت صغری۔ و قربے که وابسته به اصول صفات ست بر دو قسم است قسمے که ملحوظ دران غیر از صفات امر دیگر نیست۔ و از مرتبه حضرت ذات غیب هویت که منتهاے مقاصد است بوے به مشام جان درین مقام نمی رسد۔ این قرب مسمی بولایت کبری است

که ولایتِ انبیا است علیهم الصلوٰة والتسلیمات۔ وقسم دیگر هر چند مثبت به اصول صفات است لیکن ذات عزشانهٗ در پردهٔ صفات بر عارف متجلی می گردد و نشانے ازان بے نشان هویدا می شود اما از ذات مجرد بے نصیب است۔ تعبیر ازین ولایت به ولایتِ علیا کرده اند که ولایتِ ملاءِ اعلیٰ است علیٰ نبینا وعلیهم التحیات والبرکات وچون بفضل خداوندی جل شانهٗ سیر از مراتب اصول بلندتر واقع شود از جمیع مراتب اصول در رنگ مراتب ظلال ترقی نماید و اصل قرب ذات عزّ برهانه خواهد گشت۔ و وصول عریانی حاصل روزگار او می گردد و این قرب ناشی از کمالات مرتبه نبوت است تا کدام صاحب دولت باشد که بجمیع این کمالات مشرف و مستعد گردد و زبانِ حال او باین ابیات گویا شود ؎

هم از در باز گردے بادِ نوروز — که من بوئے گل خود دارم امروز
مده پیشِ شب از مردم اکنون — که من با هوشِ خود شادم اکنون
گر اوّل می ربود از گریه آبم — کنون خوش می برد در جاده خوابم

این خلاصه سلوک است که حضرت مجدد الف ثانی رح به حصول آن ممتاز اند ومن بعد هذا ما یُدق صفاته وما کتمه احظی لدیه واجمل امروز این معارف ارجمند در حضرت سرهند بیک التفات حضرت پیر دستگیر سلمه الله حاصل است فعلیکم بصحبة ثم علیکم بصحبة ؎

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان — گر ما نرسیدیم و تو شاید برسی

مکتوب صد و بست و دویم۔ نیز به شیخ مذکور در ذکر حافظ محمد شریف مرحوم و تحریص بر احراز صحبت حضرت ایشان۔

لله سبحانه الحمد که خدمت حقایق آگاه حافظ محمد شریف درین سفر از راه معنی که به حضرت ایشان دارند بهره از کمالات مرتبه نبوت به طریق تبعیت یافتند و به این سعادت عظمی که منتهاے از کمال اولیاست مشرف شدند وجود شریف ایشان مغتنم شمرده کسب سعادات نمایند حافظ جیو خیلے اظهار اخلاص شما می نمودند از حضرت حق سبحانه ثبات و استقامت طلب نمایند محبت با این طائفهٔ علیه از جل نعم خداوندی است جل شانه المرء مع من احب بشارتے است دورافتادگان را. فضائل مآب ملا احمد این هم بعضے فوائد حاصل نمودند و متوجه فوق اند سعادت آثار اگر یکبار خود را به حضرت سرهند رسانند و بدیدار فائض الانوار حضرت قبله گاهی مشرف گردند. چه نعمتے است عظمی. ذکر خیر شما در خدمت آنحضرت فقیر بسیار نموده است. بالجمله مهربانی خاص در حق شما مفهوم کرده می شود اما اگر به صحبت برسید و منظور نظر خاص گردید و از درجهٔ تابعی به درجهٔ صحابی ترقی فرمایید نور علی نور باشد

اے دل بکوے دوست گذارے نمی کنی
اسباب جمع داری و کارے نمی کنی

والسلام علیکم و علی سائر من اتبع الهدی والتزم متابعة المصطفی علیه و علی آله من الصلوات افضلها و من التسلیمات اکملها.

مکتوب صد و بیست و سیوم. نیز به شیخ مذکور در تفضیل سیر اجمالی بر سیر تفصیلی و جواب آنچه از وسعت قلب و یافتن اعضاے خود را عین اعضاے آن حضرت نوشته بود.

حامداً و مصلیاً. مکاتیب گرامی بتعاقب یکدیگر رسیده خوش وقت ساختند زادکم الله ذوقاً و شوقاً. نوشته بودند که دائرهٔ وصول معلوم خوب شده. شاید

مثل ظلال اتفاق علم شان نیفتد۔ بدانند کہ سیر اجمالی نزد اکابر این طریق خیلے معتبر است۔ اجمال بہ حضرت ذات عز شانہٗ مناسب است وتفصیل بہ اسما وصفات پس ہر کہ سلوکش از ابتدا بہ اجمال قرار گرفت طوبیٰ لہٗ وبشریٰ دائرہ ظلال بہ این عزت کہ شما قطع نمودہ آید خال خالے را مگر بہ این دولت مشرف سازند امید کہ از مراتب اصول عبور نمودہ بذات بحت واصل گردند واصل در رنگ ظل در راہ بگذارند و آنچہ از تمکین قلب ووسعت آن مندرج بود بہ وضوح انجامید نیک مبارک است قلب را آن قدر وسعت بہم می رسد کہ اگر زمین وسماوات را در زاویہ آن بنہند از فراخی آن ہیچ محسوس نہ کنند۔ امید کہ معلوم شما نیز شود این دید مخبر استعداد تام است۔ وآنچہ در بعضے اوقات اعضائے خود را عین اعضائے فقیر می یابند بغایت عالی است واز مناسبت تام مشعر صاحب این حالت محمل کہ بہ اندک صحبت جمیع کمالات را جذب نماید۔ دیگر خاطر اکثر بہ جانب شما نگران می باشد از کیفیات احوالات مشروحًا اطلاع می بخشیدہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است وفقیر را از توجہ غائبانہ غافل ندانند والسلام۔ خدمت اعلم العلماء والد شریف شما سلام فقیرانہ قبول نمایند۔ ذکر خیر ایشان را در خدمت حضرت نمودہ فاتحہ گرفتہ شد۔

مکتوب صد وبست وچہارم۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ سیر اسم العلیم منوط بہ ولایت علیا است واز لوازم آن تصفیہ عناصر ثلثہ است وتصفیہ عنصر خاک کہ بکمالات نبوت متعلق است۔

حضرت حق سبحانہ از جمیع مراتب اصول ترقی ارزانی فرمودہ بوصول بذات بحت کہ معرا است از جمیع نسبت واعتبارات کرامت فرماید صحائف گرامی

متعاقب یک دیگر می رسند واز فرستادن جواب تقصیر می رود معذور خواهند داشت والعذر عند کرام الناس مقبول. وآنچه از سیر اسم العلیم نوشته بودید مبارک است این سیر مشعر به ولایت علیا است. واز لوازم این مقام تصفیهٔ عناصر ثلثه است سوای عنصر خاک که تزکیهٔ آن در کمالات نبوت متحقق است. تصفیه عناصر ثلثه در خود ملاحظه خواهند نمود۔ ایضاً درین مقام ذات ملحوظ است در پردهٔ صفت خصوصیات این مقام را در خود مطالعه نمایند و بحکم المرء مع من احب معنی خاص شما را بخود می فهمد۔ امید ست که ازین راه به جمیع کمالات مستعد گردید۔ چون ایام رمضان است جواب حضرت ایشان میسر نه شد۔ بعضے واردات که در کتابت اخیر مندرج بود از فنائے لطائف وانکشاف عالم مثال وغیر آن وآنچه از احوال مسترشدان مرقوم بود به وضوح انجامید قاصد مستعجل بود بنا بران بسرعت نوشته شد۔

مکتوب صد و بست و پنجم ۔ نیز به شیخ مذکور در تحریص بر احوال ایمان غیب و بیان آنکه نسبت حضرت ایشان فوق آفاق وانفس است ونسبت سائر طرق در آفاق است وتنبیه بر عدم غلط اول با ثانی.

بسم الله الرحمن الرحیم۔ در مدارج قرب مترقی باشند وکتابت شما یک دیگر بتعاقب رسیدند۔ عرض داشت که خدمت حضرت قبله گاهی کرده بودند به نظر اشرف در آمد چون قاصد مستعجل بود جوابش بر وقت دیگر موقوف ماند ان شاء الله درین نزدیکی خواهد رسید آنچه از سرگذشت احوال نگاشته اید نیک ومبارک است همت بلند دارند وهر چه مشهود ومکشوف گردد آن را تحت لا داخل ساخته ایمان بالغیب حاصل نمایند ایمان غیب بالغیب عوام است بالغیب اخص خواص متوسطان به شهود ومشاهده

ملتذ اند۔ سعی نمایند که دائرهٔ نفی به اثبات رسد و از مقام اثبات حظ وافر نقد وقت گردد۔ از حصول نسبتها و انکشاف ارواح که قلمی بود به وضوح انجامید بسیار عالی است۔ لیکن باید قبلهٔ توجه پراگنده نه گردد۔ دیگر بدانند که نسبت خاصه حضرت ایشان از هر دو نسبت فوق است و هیچ کدام از ینها مساس ندارد و مباد آن را به این نسبت خلط سازند هر چند از شما این معنی بعید است اما خبر کردن لازم است حضرت در وقت مطالعه مکتوب شما نیز اشارتے نمودند که نسبت درین سفر نصیب شما شده است فوق آن نسبتها است زنهار حصول آن را از ارواح مشائخ نه فهمند چه کمال مشائخ طریق چه نقشبندیه و چه قادریه منحصر در دائرهٔ انفس است و خارج آن قدم گاہے ندارد۔ و شروع نسبت حضرت مجدد الف ثانی تعلق به ماوراء الانفس و آفاق دارد ع۔ قیاس کن ز گلستان من بهار مرا۔

این سیر به اقربیت تعلق دارد۔ ملاحظه این معنی خواهند نمود۔ احوال بعضے یاران که در کتابت مندرج بود بعرض عالی رسانیده تحسین فرمودند۔ شجره‌ها که طلب داشته بودند نقل آن ظاهرا پیش شما خواهد بود حاجت نیست۔

مکتوب صد و بیست و ششم نیز شیخ مذکور در جواب مکتوب او که از احوالات بلند نوشته بود و اشاره به حصول آنها۔

الحمد۔ برادر طریق میان محمد باقر فقیر سیف الدین را مشتاق ملاقات خویش تصور نموده سلام عاقبت انجام مطالعه نمایند۔ صحیفه شریفه که متضمن اذواق و اشواق بوده۔ عبد الواحد کهار و اجهانج نمرکه انگوری و سیب و بهی رسانیدند و محبتے و معیتے که به شما نی همه امورے که نوشته اید حصول آن در حق شما مستبعد نیست

بلکہ بحکم المرء مع من احب توان گفت کہ واقع و حاصل کتابت شما بہ نظر مبارک حضرت قیوم وقت مدظلہ العالی درآمد مہربانی فرمودہ بدستخط خاص جوابش مع بشارات واشارات قلمی فرمودند وسابقاً در جواب مکاتیب سابقہ کتابتے مفصل فرستادہ شدہ ہست محتمل کہ رسیدہ باشد۔ معاملہ تفصل را چون سرانجام دہند امید دار باشند کہ اضافہ کمالات از راہ محبت فائض گردد۔ و تشخیص این معاملات کما حقہ تعلق بہ صحبت دارد۔ بہرکیف یکان باری متوجہ این حدود گردند والسلام۔ چون فقیر درین ایام خون کم کردہ بود بہ شیدالواحد کہمار زیادہ از یک مرتبہ نشستن میسر نہ شد۔ یک تسبیح بہ شما فرستادہ شد قبول نمایند۔ کتابت را ہم بہ تکلف نوشتہ ہست قوت کمال ہنوز نہ شد۔ والسلام۔

مکتوب صد و بیست و ہفتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ متضمن احوالات بلند بودہ۔

الحمدللہ اولاً و آخراً۔ صحیفہ شریفہ برادر گرامی کمالات انتساب میان محمد باقر کہ متضمن احوالات بلند و معاملات ارجمند بود رسید سبب مسرت بے اندازہ گردید کتابتے کہ بہ حضرت ایشان مرسول بودہ بنظر مبارک آنحضرت درآمد وقت خواندن آن آثار انبساط و سرور بر بشرہ مبارک ہویدا گردید بلکہ از زبان مبارک فرمودند کہ متوجہ فوق ہم گشت قُبل من قبل بلا علة بالفعل وقت مساعدت ندارد کہ فقیر جواب مفصل بنویسد۔ از حضرت ایشان توانہ جواب حاصل نمودہ متعاقب بہ مشیئت سبحانہ مقصدی جواب خواہد گشت۔ دیگر سفر شاہ جہان آباد غالب می نماید کہ درین چند روز معین شود انتظار جواب آن طرف ہست ظاہرا در دو سہ روز غلب از

آن حدود برسد۔ خاطر فقیر خیلے خواہان ہست کہ مثل شما درین سفر رفیق باشند باید کہ بزودی بہ بلدۂ لاہور رسیدہ وازجانب این مسکین در خدمت والد بزرگوار التماس نمودہ متوجہ این حدود گردند۔ متعاقب آنچہ کیفیت رو دہد خواہد نوشت۔

مکتوب صد وبست وہشتم

نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از انکشاف معاملۂ خلت ومہربانی سید الکونین علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام نوشتہ بود۔ وبیان آنکہ محبوبیت ومحبیت تعلق بہ مرکز دارد وخلت ناشی از محیط آن مرکز است۔

الحمد اولاً وآخراً۔ برادر گرامی فضائل وکمالات دستگاہ میان محمد باقر این عاصی را مشتاق لقاے بہجت افزاے خویش تصور فرمایند صحیفۂ شریفہ کہ درین وقت مرسل بود با صحیفہ کہ مصحوب میان نجم الدین سلطان پوری فرستادہ بودند رسیدہ خوش وقت ساختند۔ آنچہ از انکشاف معاملۂ عظیمۂ خلت مندرج بود نیک ومبارک است حق سبحانہ بہرۂ تام ازین مقام عنایت فرماید در مکتوب آخر از شفقت ومہربانی سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات نوشتہ بودند سعادت عظمیٰ است امید ہست کہ از کمالات محیط ومرکز حظ وافر نصیب گردد محبیت ومحبوبیت تعلق بہ مرکز دارند وخلت ناشی از محیط مرکز است محبتے وخصوصیتے کہ نصیب وقت شما ہست در حق شما حصول نسب مذکورہ مستبعد نیست بلکہ واقع دیگر رفتن شاہ جہان آباد مقرر گشتہ است۔ بادشاہ کتابتے دیگر بہ اخلاص تمام باخرجی راہ در طلب بہ آن حضرت فرستادہ است۔ اگر توانند درین سفر رفاقت نمودن خود بغایت مستحسن می نماید بے اختیار دل می خواہد کہ شما در سر سفر ہمراہ باشند۔ اگر آمدن میسر گشت فبہا والا بدعاے خیر یاد نمایند۔ ثانیاً آنکہ چون حضرت ایشان را از امروز در پاے مبارک دردے حادث گشتہ۔

بجہت حصول جواب التماس نمودہ شد بلکہ رفتن شاہ جہان آباد بالفعل تا چند روز موقوف می نماید۔

مکتوب صد و بست و نہم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ مشتمل بر مہربانی حضرت سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام بود۔

للہ الحمد۔ امید کہ بہرہ از حقیقت الحقایق بردارند۔ در کتابت اخیر آنچہ از مہربانی حضرت سید الکونین علیہ و علی آلہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا دربارۂ خود کہ مشاہدہ نمودہ اند محتمل این اشفاق و الطاف از راہ حقیقت او علیہ الصلوٰۃ والسلام باشد؎

چشم دارم کہ دہد اشکِ مرا حسن قبول   آن کہ دُر ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

مکتوب صد و سی ام۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان ترقی یارانِ خویش و ذکر بشارت حقیقت صلاۃ بہ مشارٌ الیہ۔

محمد عارف و نعمت اللہ درویش و عبد الواحد کہار کتابہا را مع ہدایاً مرسولہ رسانیدند جواب تفصیلی ارسال خواہد داشت ان شاء اللہ تعالیٰ بعد از عید قربان ظاہراً رخصت شان صورت پذیرد۔ درین روزہا کاربار صحبتِ نبوی دیگر ہست و کثرتِ ازدحام ہم نیست۔ بسہ کس از اصحاب این فقیر حضرت ایشان بشارت حقیقتِ صلاۃ فرمودند این از جملہ نوادر ہست۔ دیروز بعد از نماز ظہر بے خواست توجہے بجانب شما پیدا شد در باطن شما حقیقتِ مذکور بکمال لطافت و وسعت متخیل شد۔ والغیب عند اللہ سبحانہٗ۔

* * *

مکتوب صد وسی ویکم۔ نیز بہ شیخ مذکور در بشارت معبودیت صرف و الحاق بحقیقت الحقایق وحصول بہرہ از ذات موہوب ودر تحریض بر استقامت و ازدیاد رابطہ معنویہ۔

لالحمد للّٰہ سبحانہ الحمد کہ آنچہ این عاصی از روے ظن وتخمین خود مصحوب میان عطاء اللہ نوشتہ ارسال داشتہ بود حضرت قبلہ دارین از کمال بندہ نوازی نیز نگارش فرمودند از اقتدائے صلوٰۃ کہ مقام معبودیت صرف ہست ایضاً نصیبے در حق شما نشان دادہ واز الحاق بہ حقیقت الحقائق وبحصول بہرہ از ذات موہوب کہ از راہ عارف قیوم است ہم اشارتے نمودہ جائے کہ نوشتہ اند کہ باوجود در بعضے ازین معاملات مشہود می گردید۔ تصریح بہ حصول این دوام جلیل القدر پیش این مسکین کردند ہر چند از لفظ آن عبارت معلوم ہست شکر خداوندی عز شانہ بجا آرند ودر ازدیاد استقامت بجا کوشند فان الاستقامۃ فوق الکرامۃ۔ این سہ چہار بشارت کہ غائبانہ در حق شما فرمودہ اند یاران دیگر را اگر در سالہا قلیلے ازانہا بدست افتد ہم ہزار مغتنم می دانند و در حق شما چون محض از راہ محبت کہ بہ اکابر این سلسلہ رحمانیہ متعلق است۔ بہ حصول انجامیدہ۔ پس لازم کہ در ازدیاد رابطہ معنوی سعی بلیغ مرعی دارند تا از جمیع بقایا این مقامات بہرہ ور گردند۔ بعضے از لوازمات کہ بہ الحاق حقیقت الحقائق متعلق اند در خاطر بود کہ بنویسد۔ اما چون درد سہا فقیر خارش کہ عادت قدیمی ہست عود نمود نتوانست نوشت بنا بر ضرور این چند کلمہ نامربوط نوشتہ آمد۔ اما این قدر بدانند کہ اگر درین روزہا سیرے بہ این حد دست نماید بغایت برمحل ہست شاید تا بعد برسات فرصت نہ دہند آن زمان تدارک بچہ چین خواہند کرد۔

مکتوب صدوسی ودوم۔ نیز به شیخ مذکور در جواب مکاتیب او که از محبوبیت مناسبت به حرفِ میم نوشته بود۔

صحائفِ گرامی که به تعاقب یک دیگر ترسیل بود رسیده خوش وقت ساختند آنچه از معاملاتِ باطن مرقوم بود به وضوح انجامید۔ امید که معنیٔ محبوبیت بر وجه کمال ظهور نماید و اسرارے که تعلق به آن مقام دارند مفصلاً جلوه فرمایند۔ از قریب مجیب رابطهٔ معنوی شما قوی افتاده ہست دقیقه از دقائق را فرو نخواهند گذاشت۔ نوشته بودند که مناسبت حرفِ میم را که از مقطعات ہست به محبت تصور می کنند بلے ہمچنین ہست چنانچه رباعی حضرت ایشان مرحوم به آن ناطق ہست۔

مکتوب صدوسی وسیوم۔ نیز به شیخ مذکور در جواب مکتوب او که از محبوبیت ذاتیه و حصولِ تعیناتِ ثلثه و یافتن مناسبت به حرفِ میم به نسبت مرادیت نوشته بود۔

الحمد لله وَسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ صحیفهٔ شریفه برادرِ طریقت فضائل مآب میان محمد باقر که متضمن از اذواق و اشواق خاصه بود و صلاح آثار رحیم داد رسانیده خوش وقت ساخت۔ آنچه از حصولِ محبت محبوبیت ذاتیه و بهره یافتن از عبدیت صرف که تعلق باخفی دارد نگارش یافته بود فرحت بر فرحت افزود۔ ع

با کریمان کارها دشوار نیست

چه عجب اگر او سبحانه از کمالِ فضل و احسان خویش بنده را به بعضے اسرار خاصه بنوازد و محرمِ بارگاه سازد۔ در حق شما حصولِ این قسم امور مستبعد نیست بلکه واقع اما مثل من عاصی را چه نسبت که ازین ماجرا گفت و گو نماید ما للتراب و رب الارباب آن قدر در بحر عصیان فرو رفته ہست که از شرم و خسارت که نقد وقت دارد چه اظهار

نماید که چه قسم ندامت و حسرت حاصل روزگار است اما مع ذلک حضرت قبله گاهی بعضے اسرار غامضه یادے درمیان می آرند۔

لعل رحمة ربي حين يقسمها تاتي على جيب العصيان في القسم

از حصول تعینات ثلثه و مناسبت به مٓ مقطعه محبیة بلکه فهم کردن مرادیت که مندرج بوده وضوح انجامید ذلك فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم معامله محبوبیت صرف که تعلق باخفی دارد و کذالک مناسبت حرف المیم مقطعه به محبت وقتے که به قوت ظهور نماید که از شائبهٔ شک مبرا باشد در عریضه بخدمت حضرت ایشان خواهند نوشت جواب کتابت های شما بدستخط خاص مرقوم گشته مصحوب رحیم داد مرسول داشته امید که به سلامت برسد۔

مکتوب صد و سی و چهارم۔ نیز به شیخ مذکور در جواب مکتوب او که از معامله مقطعات نوشته بود۔

له الحمد۔ برادر طریقت میان محمد باقر مرة بعد اخری از انکشاف حروف مقطعه می نویسند امیدوار باشند فان المرء مع من احب در کتابت اخیر از معامله طا مقطعه مرقوم نموده بودند مبارک بخدمت حضرت ایشان هم عرضداشت نمایند لیکن حصول جواب این قسم اسرار لازم الاستتار بے حضور محال عقلی است زین قدر هست که عرائض شما در حضور یاران به سمع مبارک می شود و آثار بشاشت بر چهرهٔ مبارک هویدا می گردد و به خوش وقتی استماع می فرمایند ازین راه ما امیدوار می شویم دیگر اگر حلقهٔ یاران اهل عسکر منعقد می شود و صحبت گرم است در آمدن خود استعجال نمایند و الا لا۔ ملا ضیاء الدین مصاحب شاهزاده دو بار آمده است یا نه ـ

کالاخان افغان سرگرم ہست یا نہ۔ دیگر چہ قسم آمد و رفت دارند مشروحاً معلوم سازند دیگر فقیر را ہم شوق بر لاہور درین روزہا پیدا شدہ مصلحتِ شما چیست۔ حامل رقیمہ حقائق آگاہ ملا موسیٰ جوان صاحب احوال ہست مشتاقِ ملاقاتِ شما می رسد باید کہ راز ملاقات زیادہ از سابق محظوظ شود۔ والسلام

مکتوبِ صد و سی و پنجم نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ نزول بعدمِ صرف امرِ عظیم است و صاحبِ این نزول مناسبتِ تام بہ ارشاد دارد۔ و آنچہ در مکتوبات واقع است کہ گاہ باشد ظلمت جوار نافع آمد اشارہ بہ ہمین نزول ہست و بجواب آنچہ از مقطعات و محبوبیت نوشتہ بود۔

برادرِ گرامی میان محمد باقر بیشتر ازین نزولِ لطائفِ عشرہ نوشتہ بودند۔ امّا از نزول بعدمِ صرف بے فراج اضافت گاہے اشعارے نہ کردہ اند۔ باید کہ بملاحظہ نمودہ قلمی نمایند۔ عدمِ صرف مقابلِ وجودِ صرف ہست علامتِ وصول بود و صرف متحقق شدن نزولِ مذکور ہست چہ مقرر ہست کہ ہر قدر بلند تر رود ہمان قدر پایان تر فرود آید اشارہ این عروج و نزول در مکتوبات جلد ثالث واقع شدہ جائے کہ فرمودہ اند کہ گاہ باشد کہ درین دقیقہ ظلماتِ جوار نافع آید و کفر و فسق ہمسایہ امداد فرماید بالجملہ فرود آمدن بہ نقطۂ عدم و متحقق شدن بہ ظلمتِ صرف معاملۂ عظیم ہست چنانچہ از حضرت مجدد الف ثانی نقل کردہ اند کہ در غسل خانہ پادشاہ تشریف فرمودہ بودند از ظلمتِ جوار آن مجلس نزول را کہ متوقع بودند بہ حصول انجامید و آن نزول عبارت از نقطۂ عدمِ صرف بودہ صاحبِ این نزول را مناسبتِ تام بہ مقامِ ارشاد و تکمیل است دو کتابت درین روزہا رسید از انکشافِ حروفِ مقطعہ و معاملۂ محبوبیتِ صرف

نگاشته بودند به وضوح انجامید۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ۔ حضرت ایشان هم چند کلمه در جواب عرائض شما قلمی فرموده اند و حق جوار باین اسرار عالی درباره شما ثابت نموده امید است که دخول میسر شود۔ این قدر را هم که نوشته اند امر عظیم است و دو کلمه در رقعه شما به دستخط خاص به حافظ محمود شریف خطیب بر نگاشته شده به عمل در آورده اطلاع بخشید برادر رحیم داد خان افغان به میر محمد ابراهیم نوشته شده است۔ ظاهرا متعلق خود سازند۔ آنچه در مشارٌ الیه بحق صفات یافته اند مطابق واقع است حضرت ایشان فرمودند۔ والسلام۔ حاجی محمد شریف که مداح شما است سلام می رسانند حقائق آگاه شیخ عیسی بعضی فوائد اخذ نموده می رسد به شما ملاقی خواهد شد۔

مکتوب صد و سی و ششم نیز به شیخ مذکور در تحریض بر صحبت۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ له الحمد اولاً و آخراً۔ برادر طریقت به جهت تشخیص کردن امر تحمل سیر این حدود را لازم دانند۔ مبادا به همون قدر قناعت نموده تکاهل ورزند که منافی طلب است۔ امروز تحصیل این قسم امور و تشخیص این نوع معاملات به سهولت میسر است فردا تا چه رو دهد۔ هلک المسوفون شنیده باشند خوش گفته

ای دل بکوی دوست گذاری نمی کنی
اسباب جمع داری و کاری نمی کنی

دائره بشارت ملاحت درین روزها وسعتی پیدا کرده ظاهرا به بعضی یاران شرفی برسد۔ بالجمله مانند سابق از ضیق بر آمده درین طور وقت اگر برسند تحمل که معنی تحمل به یقین برسد۔ والسلام۔

مکتوب صد و سی و هفتم نیز به شیخ مذکور در جواب مکتوبی که از آب خوردن تابع و متبوع از یک چشمه نوشته بود۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نامۂ صحیفۂ جناب کمالات دستگاہ کہ بہ اسرار و معارف عالیہ مشحون بود در رسید۔ سبب مسرت بے اندازہ گردید۔ ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

آنچہ نوشتہ بودید کہ خوردن تابع و متبوع از یک چشمہ متمثل می شود بغایت عالی است تامل بلیغ درین باب در کار است۔ از تنازع توہم کلی از آثار آن است درین معاملہ اول ملاحظہ فرمایند از ان با مور دیگر مقید شوند حقیقت سرگرمی رفقا را نیک معلوم نمایند کہ کدام یکے سرگرم است کتابت شما بہ شیخ مبارک رسانیدیم بہ خوش وقتی استماع نمودند۔

مکتوب صد وسی و ہشتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از نزول بے کیف و معارف دیگر نوشتہ بود و تصدیق نمودن حضرت ایشان آن را و تحریص بر ترویج طریقہ علیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معلوم شریف باشد کہ صحیفۂ شما با صحائف سادات کرام در عین انتظار رسید و خوش وقت ساخت۔ کتابت شما سبب غبطہ جمیع عظیم گردید لیکن نوشتن آن مناسب نیست بحمد اللہ سبحانہٗ کہ خاطر عاطر حضرت ایشان در کمال انبساط ماند۔ چنانچہ بہ دست خاص چند کلمہ مصدق امور مسطورہ نگارش فرمودہ اند۔ آن را بشارت عظیم دانند کہ تسکین فتنہ کہ از راہ بعضے یاران برخاستہ بود گویا ہمین مکتوب مسکن آن شدہ تفصیل ماجرای موصوف بہ حضور است۔ آنچہ از واردات جدیدہ مرقوم بود بہ وضوح انجامیدہ معاملہ نزول بے کیف بس عالی است لیکن از شعب اسرار متشابہات امیدوار باشند۔ و اگر فوق تعین حبی اثرے ظاہر شود

اطلاع بخشند و احوال یاران را نیز نویسان باشند۔ بالجمله در ارسال عرائض تکاسل نه ورزند که سبب توجهات غائبانه می گردد۔ و مطلب فقیر در فرستادن شما ترویج طریقهٔ احمدیهٔ معصومیه است۔ چه کنم ازبس که غیرت در نهاد این عاصی متمکن است خوش نمی آید که باوجود شیخ ما دیگرے بروے زمین دم فقیری زند۔ اما چه توان کرد که جمیع آرزوها میسر نیست فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة امید دارم که این نسبت کما حقه ظهور نماید۔ سلف در ترویج دین متین چه مذلت ها که نه کشیده اند۔ باید که ازین دل تنگ نه شوند فاصبر صبرا جمیلا۔ نص قاطع است ۔

مکتوب صد و سی و نهم نیز به شیخ مذکور در بیان آنکه سماع که در کلام شفاها واقع شود مخصوص بحاسهٔ سمع نیست و بیان آنکه نسبت خاصهٔ احمدیه ناسخ جمیع نسبتها است و در تحریص بر ترویج آن ۔

حامداً و مصلیاً۔ اے عزیز درین چند روز ظهور اسرار مشاهده متخیل گشته خیلے مغلوب خود ساخته چنان معلوم شد که این قسم سماع مخصوص به حاسهٔ سمع نیست بلکه به کلیت واقع می شود۔ درین باب اگر تامل نمایند۔ شاید اگر چیزے ظاهر شود در عریضه بخدمت حضرت ثبت کنید۔ فقیر ازبس که خواهان کمال و تکمیل شما است نمی خواهد که دقیقه از دقائق فرو گذاشت گردد۔ خصوصیت خاص بخود نصیب شما می داند۔ امّا از جهتِ بطورِ معاملهٔ ارشاد خاطر دریا داست امید که نورانیتِ ارشاد و هدایت شما محاط عالمے گردد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة شاید بتدریج ظهور فرماید ازبس که نسبتِ خاصهٔ طریقِ احمدی غرابت دارد مردم ازان غافل اند همیشه غیرت دامن گیرست این ناسخ نسبتهاے ازمنهٔ سابقه است چنانکه ظهور محمدی صلی الله

علیه وسلم ناسخ جمیع ادیان گشت کذا هٰذا پس حاملانِ این نسبت واجب که اظهارِ حق نمایند و کمرِ همت را چست بر بندند و بے پروائی مبلنے دماغی را یک سو دارند ؎

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنینِ عالم است
نازکی زیبد نہ آن را بار می باید کشید

مکتوب صد و چہلم۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ معاملۂ ملاحت از سائرِ انواعِ محبوبیت مستثنیٰ است و بیان آنکہ ابتدائے معاملۂ محبوبیت از یارانِ آن حضرت شدہ و ما یناسب ذٰلک۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد مستغرق اسرارِ مقطعات متثبت سلسلۂ علیۂ رحمانیہ بدانند کہ سیر در غلباتِ اسرارِ ملاحت نظر بہ شما افتاد۔ بخلعتِ فاخرہ و تزئینِ خاص مشاہدہ گردید معاملۂ ملاحت از سائرِ انواعِ محبوبیت مستثنیٰ است۔ کہ مخصوص بہ حضرتِ رسالت است علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات درین روزہا دو کس از اصحابِ این فقیر بہ محبوبیت مشرف گشتہ اند۔ ابتدائے معاملۂ محبوبیت از اولادانِ این ضعیف گشتہ۔ و دو کس دیگر اصحابِ این عاصی بتوید استعداد یافتند و دائرۂ تعینِ حبی خیلے وسعت پیدا کردہ جماعتے بایں دولت ممتاز اند۔ حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد شریف کہ غائبانہ مخلصِ شما است عنایت نامۂ حضرت ایشان کہ بہ اتفاق در قلمِ محرم در آمدہ بہ بادشاہ می آرد چون نقاد صوفیہ است سواری فرستادہ طلب نمودہ صحبت دارند۔

مکتوب صد و چہل و یکم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ذکر مفتوح شدن معاملۂ فوق تعینِ حبی و بیان برخے از ترقیاتِ اصحابِ خویش و رسیدن معاملۂ ارشاد در کمالِ علو و بودن مدارِ این طریقہ بر انعکاس و تحریض بر آداب و ذکر شمۂ از آن

و بیان بعضے عنایات که در شب عرس حضرت مجدد الف ثانی ظاهر شده و ذکر تحفت خاص حضرت عروة الوثقی وما یناسب ذلک ۔

نحمده و نصلی ۔ کمترین ملتزمان طریق احمدی معصومی محمد سیف الدین به برادر ارشد فضائل و کمالات دستگاه میان محمد باقر بعد از سلام عافیت انجامی رساند که احوال فقرائے این حدود مستوجب حمد است المسئول منه سبحانه سلامتکم و استقامتکم و ترقی درجاتکم درین روزها عجائب کاروبار است و اسرار عالیه بمنصهٔ ظهور آمده ۔ معامله که فوق تعین حبی است و تا حال مسدود بود انفتاح یافته است امیدوار است که برادر گرامی در رنگ سائر کمالات درین معامله نیز سابق باشند و احوال طالبان این جائی که از اطراف و اکناف عالم جمع شده اند روز بروز در ترقی است چنانچه جمعے از یاران فقیر به ولایت احمدیه استسعاد یافته است و جماعة به لحوق حقیقت الحقائق که کنایت از تعین حبی است مشرف گشته به کمالات مرکز آن تعین مباهی و مفتخر اند و طائفه به وصول حقیقت صلوٰة و حقیقت قرآن مجید و حقیقت کعبهٔ ربانی شادمان و خورسند اند بالجمله معاملهٔ ارشاد در کمال علو است کار و بار سنین به ساعات قرار یافته است و حضرت ایشان به یاران فقیر بغایت مهربان اند ۔ خوش گفته

یک لحظه عنایت تو اے بنده نواز
بهتر ز هزار ساله تسبیح و نماز

چون فیوض و برکات این طریقهٔ علیه وابسته به انعکاس و اصطباغ است ناچار این قسم امور عالی در مدت قلیله بحصول می پیوندد بخلاف سلاسل دیگر که سلوک و تسلیک شان اعتباری است به انعکاس و انصباغ کارے نه دارند ۔ لهٰذا فنا فی الشیخ از لوازم ضروریه این سلسلهٔ علیه آمده و رعایت آداب شیخ طریقت تسلیم

وانقیاد با او از شرائط و فرائض گشته۔ چنانچه حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه در مکتوب آداب المریدین به قلم محترم در آورده اند کهما امکن در جاے نه ایستد که سایهٔ او بر جامه یا بر سایهٔ او افتد و بر مصلاے او پا ننهد و به ظروف خاصهٔ او استعمال نه کند و در حضور او آب نخورد و طعام تناول ننماید و به کسے سخن نه گوید بلکه متوجه احدے نه گردد و در غیبت نیز در جاے که او ست پا دراز نه کند و بزاق دهن به آن جانب نه اندازد۔ نقل کرده اند از سلطان این وقت که وزیرش پیش او استاده بود۔ اتفاقاً درین اثنا آن وزیر التفاتے به جانب جامهٔ خود کرده بند آنرا بدست خود راست می ساخت۔ درین حال نظر سلطان بر آن وزیر افتاد و دید که به غیر او متوجه است بزبان عتاب گفت که این را هضم نمی توانم کرد که تو وزیر من باشی و در حضور من به بند جامه التفات نمائی۔ باید اندیشید هرگاه وسائل دنیاے دنیه را آداب دقیقه درکار است وسائل وصول الله را بر وجه اتم خواهد بود بالجمله الطریق کله ادب مثل مشهور است هیچ بے ادب بخدا نه رسد تتم کلامه الشریف و چون شما را در مکتوبات و معارف آن حضرت رضی الله عنه مهارت تمام است آنچه از ضروریات این راه است به طالبان صادق رهنمونی می نموده باشند۔ در عرس حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه افاده عام بوده و طرفه عنایات و برکات از آن حضرت به بعضے فقرا ظاهر گشته۔ دران شب حضرت میانجیو به فقیر فرمودند که خلعت مکمل از جانب آنحضرت رضی الله عنه عنایت شد و کذالک بشب عرس حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم ظهور انوار حقیقت آنحضرت علیه الصلوٰة والسلام والطاف و عنایات از آنجناب متلالی و هویدا بوده

حقایق آگاه میان حسام الدین ملتانی پہلوے فقیر بوده بجمالِ مبارک مشرف گشته ظاہر ساخت کہ از جناب سروری علیہ السلام دو خلعت عنایت شد یکے بہ حضرت ایشان و یکے بتو۔ دیگر از امور عجیب آنکہ در بلدۂ کابل عزیزے حضرت ایشان را بخواب دید و آن حضرت او را نیمہ تبرکے عنایت فرمودند۔ چون بہ افاقت آمده آن نیمہ در بیداری پیشِ خود یافتہ این ہمہ از جذبِ محبت است ہرگاه معاملات باطنیہ از راهِ محبت و رابطہ منجذب گردند بہ امورِ ظاہر خود چہ رسد و آنچہ نوشتہ بودند کہ درباره بادشاه دین پناه توجہ غائبانہ از حضرتِ ایشان التماس خواہند نمود فقیر بیادِ آنحضرت داده. آن حضرت را درین باب آورده است۔ امید است کہ بندگانِ حضرت موردِ جذباتِ قویہ گردند و این فقیر نیز بہ دعا و توجہ غائبانہ معتقد است و اکثر اوقات درین خدمت صرف است و رابطۂ معنوی را نسبت بہ ایشان دارد۔

مکتوب صد و چہل و دوم نیز بہ شیخ مذکور در شرح احوال بادشاهِ دین پناه و شاہزاده محمد اعظم و ذکر ترویج طریقہ علیہ۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔

آسوده شبے باید و خوش مہتابے تا با تو حکایت کنم از ہر بابے

برادرِ عزیز ارشاد پناہی میان محمد باقر سلام عافیت انجام در معرضِ قبول آورند۔ سرگذشت این جاے تعلق بہ مشافہہ دارد مجملاً آنکہ بادشاهِ دین پناه شبِ شنبہ کہ شبِ سوم این ماه باشد بہ منزلِ فقرا آمده از قسم اطعمہ بے تکلف از آنچہ حاضر بود تناول فرمودند و صحبت طولانی گشت۔ و مجلسِ سکوت نیز در میان آمد معاملہ لقا را بہ وضوح تام می فرمایند کہ مدرک می گردد و مبدأ تعین خود را صفت علم

یافته وسعتے در لطیفۂ اخفیٰ و مناسبت بآن و از لحوق صفات به اصل از مدتے ظاهر می سازند۔ شاهزاده سلطان محمد اعظم به ترغیب و دلالت بادشاه بدخول طریقۂ علیه مستسعد گشته و احوالش بغایت بلند ست از ذکر لطائف و ذکر سلطانی و وسعتے در قلب نشان می دهد بادشاه اظهار شکر این معنی می نماید و از احوال شاهزاده خبر گیران ست بالجمله ترویج طریقۂ علیه امید ست که موافق خواهش مخلصان بظهور آید چون این سلسله آن برادر ست اجر عظیم بر شما عاید ست۔ سیادت مآب میران سید فیض الله از جزئیات این حقائق اطلاع تمام دارد تفصیل را به مراسلات او حواله کرده به اختصار اتفاق افتاده و چندبار ذکر خیر شما بادشاه دین پناه نموده روزے فرمودند که به شیخ محمد باقر عجیب سکرے دارد و انقطاعے و محبت او متحقق ست۔ کتابت شما را به شوق تمام مطالعه نمودند و گفتند که بر صحبت بسیار ترغیب نموده اند فقیر براے جواب بجد ست وعده کرده اند امید ست که عنقریب بحصول انجامد۔ از احوال والد شما و میان محمد عاقل و مولوی میان ابو القاسم بحضور بادشاه مذکور شد پرسید که والد شیخ هم شغل گرفته اند گفتم آرے خیلے طلب دارند و آرزوے رسیدن به سرهند هم بسیار دارند بجناب درمان درین باب خیلے جنبید شرح این در کتابت میران سید فیض الله ست فقیر از محبت و دل سوزی مشار الیه خیلے محظوظ ست۔

مکتوب صد و چهل و سیوم ۔ نیز به شیخ مذکور در ذکر عنایات حضرت ایشان که در حق وے به وقوع آمده و اشاره به تصدیق نمودن آنحضرت احوالات مرقومۂ او۔

برادر طریق جامع کمالات احمدی میان محمد باقر از ین درویش دل ریش محمد سیف الدین سلام و تحیه در معرض قبول آورده زیاده از حد مشتاق صحبت خویش

دانند۔ دیروز که روز شنبه بود داخل الارشاد حضرت سرهند گشته به سعادت قدمبوسی حضرت جیو استسعاد یافت۔ لله سبحانه که نسبت به سابق خیلے بمرض آنحضرت تخفیفے راه یافته بجهت حصول جواب عرائض مکرر عرض نموده شد فرمودند که پیش ازین خود قوت تحریر نبوده۔ اما درین روزها که رو به قوت است بعد از چند روز به مشیت سبحانه میسر خواهد گشت۔ دیگر عرائض شما هر وقت که در خدمت حضرت ایشان می رسید حضرت ایشان در مجموع اصحاب تعریف استعداد و سرعت سیر شما را البسیار می فرمودند خصوص امروز فقیر یک کتابت شما را به آواز بلند در مجمع یاران حضور آن حضرت خواند به بعضے یاران رو آورده عنایتها در حق شما نمودند۔ بلکه آنچه نوشته اند گوئیا التصدیق نمودند۔ صلاح آثار حافظ محمد شفیع به کمال طلب در سفر شاه جهان آباد همراه بود چندان فرصت نه شده که صحبتهاے کثیره با او داشته شود۔ بخدمت شما می رسد توجهات بلیغه را در حق او مرعی دارند و آن را سبب خوش وقتی ما دانند۔ والسلام مبلغ هفت روپیه مصحوب حافظ مذکور فرستاد مصحف واضح خواهان مصحح هدیه نموده به فرستند۔

مکتوب صد و چهل و چهارم۔ نیز به شیخ مذکور در ظاهر شدن شان و تجمل او۔ له الحمد۔

رواق منظر چشم من آستانهٔ تست
کرم نما و فرود آ که خانه خانهٔ تست

نحمده بجانب شما توجه غائبانه نموده شد طرفه شانے و تجملے ظاهر شد امید است که دشت و صحراے آن حدود به وجود شریف منور گردد۔

* * *

مکتوب صد و چہل و پنجم۔ نیز بہ شیخ مذکور در تعبیر واقعۂ عالی کہ نوشتہ بودہ اشارہ بہ حصول انوار حقیقت الف و ذکر بشارت ملاحت۔

بعد از تحریر کتابت شیخ عیسٰی ملتانی رسید و مکاتیب شما رسانید آنچہ نوشتہ اید کہ چند مرتبہ در سینہ خود صندوقچہ منور یافتہ کہ گویا مخزن اسرار و معارف است حقیقت آن کما ینبغی معلوم نہ شد بغایت عالی امید است کہ آن صندوقچہ مملو بہ اسرار متشابہات و مقطعات باشد و ما ذالک علی اللہ بعزیز نوشتہ بودند کہ روزے مطالعہ مکتوبات جلد ثانی کہ مشتمل بر رباعی حضرت ایشان مرقوم است می کردند ے از انوار حقیقت الف بر باطن تافت۔ ہمین قسم این فقیر راہم گاہ گاہ متخیل گشتہ است امیدوار باشند فان المرء مع من احب۔ و آنچہ از غلبۂ نسبت ملاحت با خلعت مرصع بجواہر غریبہ و ریزہ ہائے یواقیت مندرج بود و عام گردید بہرۂ ملاحت در حق شما بزعم این حقیر خود محقق است اما از قسم حرف مد عہ یقین علم نمی توان کرد۔

مکتوب صد و چہل و ششم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ظہور نمودن حقیقت حضرت جبرئیل و یافتن اتحاد و الحاق بہ آن حقیقت علیا۔

انوار ارشاد و ہدایت بہ اندازۂ قرب و کمال شامل حال خاص و عام باد صحائف گرامی بتعاقب یک دیگر رسیدند اگر تاخیرے در ارسال اجوبہ بوقوع آمدہ باشد عفو خواہند فرمود العذر عند کرام الناس مقبول فقیر را مشاغل شتی پیش می آیند و فرصت کمتر دست می دہد کما لا یخفیٰ علی جنابکم ایضاً لیکن از راہ ارتباط معنوی یکے از خیر خواہان خویش دانند ؎

عہ نہیں پڑھا جا سکا

ما برون را ننگریم و قال را　　ما درون را بنگریم و حال را

دیگر از ظهور نمودن حقیقت جبرئیل علی نبینا و علیه السلام و الحاق و اتحاد با آن به شما معلوم نموده بود الآن هم گاه گاه جلوه می فرمایند چون معامله جدید دیگر کرد است۔ اگر به آن جناب هم ظاهر شود اطلاع خواهند بخشید که موجب ازدیاد طمانیت است قال تعالیٰ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ. دیگر آنچه از لوائح جدیده رُو دهد نویسان باشند۔ والسلام۔

مکتوب صد و چهل و هفتم

نیز به شیخ مذکور در ظاهر شدن کتاب مشحون به خصائص که در آخرت به آن حضرت عطا فرموده اند و یافتن آن حضرت به حقیقت خود حائل و حاجز در جمیع حقایق۔

برادر گرامی میان محمد باقر این ضعیف را مشتاق لقاے خویش دانند۔ سوانحے که بعد از متوجه شدن شما به آن حدود متخیل این مسکین در آمده اظهاراً للشکر می نویسد بگوش شنوند۔ روزے این فقیر به ذکر لسانی مشغول بود ناگاه گونه غیبتے رو نمود۔ می بیند که یک کتابے ضخیمی خوش خطی که چیزهاے بسیار در آنجا نوشته اند بمن عنایت شد۔ چون از میانه یک جا را کشادم ابتداے صحیفه بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم بنظر در آمده چنان معلوم گردانیدند که این کتاب مشحون است بخصائصے که در آخرت بتو عطا فرموده اند و بعد از آن چون به افاقت آمدم متوهم شد که این عطیات که در آن کتاب مندرج است شبیه به آن اجازت نامه است که حضرت مجدد الف ثانیؒ را در خواب از حضرت رسالت صلی اللّٰه علیه وسلم عنایت شده بود در جلد ثالث مندرج است مطالعه خواهند نمود۔ دیگر آن که حقیقت خود را برزخ یافت

میانِ مرتبۂ وجوب و عالمِ امکان و چنان متخیل شد کہ این حقیقت حائل و حاجز است در جمیع حقائق و الغیب عند اللہ سبحانہٗ آنچہ شما از بعضے معاملات فقیر می گفتید و نوشتہ اید مقوی این است۔ والسلام۔

مکتوب صد و چہل و ہشتم نیز بہ شیخ مذکور در بیان بعضے اسرار و معارف خاصہ و یافتن مناسبت بہ صفت رحمت و شرح احوال بادشاہ دین پناہ۔

حامداً و مصلیاً۔ از این گرفتار ظاہر و باطن بجناب آن ارشاد پناہی سلام سلامت انجام برسد صحائف شریفہ بتعاقب یک دیگر می رسند و این عاصی را بہ سبب از دحام فرصت جواب نوشتن کمتر دست می دہد معذور می داشتہ باشند بکرم اللہ سبحانہٗ درین روزہا بہ طفیل حضرت پیر دستگیر طرفہ اسرار و معارف جلوہ می دہند و مناسبت تام بہ صفت رحمت با خود می فہمد امید وار است کہ نصیبے از حقیقت ہائے بمشیئۃ حسنی کہ اختصاص بہ حضرت مجدد الف ثانی دارد نصیبے وافر حاصل روزگار گردد بمشیئتہ سبحانہ متعاقب بتفصیل بعضے معارف تازہ خواہند نوشت بالفعل فرصت مساعدت آن ندارد۔ دیگر بادشاہ دین پناہ بحقوق شما معترف اند و بہ خوش وقتی مذکور شما می نمایند و اظہار اخلاص می کنند۔ چنانچہ سہ تولہ عطر الماناً للتحیۃ بجناب شما ہدیہ فرستادہ اند مصحوب رحیم داد افغان فرستادہ شد للہ سبحانہ الحمد کہ معاملہ باطنی الیشان در ترقی است معاملۂ فنا را خوب می فہمند و از وسعت لطیفہ خیلے می فرمایند۔ درین سفر آثار صدق طلب در الیشان متجلی است چنانچہ خیلے راہ پیادہ خود بہ صحبت سکوت می رسند و مدتے می نشینند بفضل اللہ سبحانہٗ زین حکامی ویر افغانی کہ بند نمودہ بودند بہ بادشاہ ظاہر ساختہ خلاص کنانیدہ شدہ حکم شد کہ چون از

حضرت سرہند معاف شد از جمیع ممالک محروسہ واگذارند ۔

مکتوب صد و چہل و نہم ۔ بہ حقائق آگاہ حاجی محمد یوسف کولابی در جواب مکتوب او کہ از انوار لیلۃ القدر نوشتہ بود ۔

للہ الحمد ۔ مکتوب مرغوب رسیدہ لذات معنویہ بخشید ظہور انوار و برکات لیلۃ القدر و حضور در اول شب کہ در مشاہدہ در آمدہ از اعظم عنایات سبحانی است اللّٰہم زِدْ فزِد ۔ والسلام ۔

مکتوب صد و پنجاہم ۔ نیز بہ مشار الیہ در ذکر واقعۂ عالی کہ شب بست و ہفتم رمضان دیدہ ۔

للہ الحمد ۔ برادر دینی حاجی محمد یوسف سلام خوانند واقعۂ عالی کہ شب بست و ہفتم بنظر آمدہ است مرقوم نمودہ بودند بمطالعہ در آمد و لذات معنویہ بخشید از بزرگی آن شب این معنی مستبعد نیست بشکر این نعمت عظمیٰ بجا آرند ۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاہ و یکم ۔ نیز بہ مومی الیہ در جواب مکتوب او کہ از ظاہر شدن مقام قاب قوسین نوشتہ بود ۔

معارف آگاہا ۔ آنچہ از سوانح جدیدہ کہ در عشرۂ متبرکہ رو دادہ بود قلمی نمودہ بودند بمطالعہ آن سبب لذات معنویہ گردید خصوص ظاہر شدن مقام قاب قوسین او ادنیٰ و یافتن مناسبت خود بہ آن مقام عالی شان چہ عجب وللارض من کاس الکرام نصیب ہمین آستین آنچہ رودہا از خود و از یاران خود می نوشتہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است ۔ والسلام ۔

مکتوب صد و پنجاه و دوم۔ نیز بحاجی مذکور در تحریص بر طلب حق جل شانہ۔

باسمہ سبحانہ۔ اما بعد۔ حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد یوسف سلام خوانند کتابت آن برادر مرةً بعد اخریٰ رسید و بر حقیقت سرگذشت اطلاع حاصل شد چون سلطان جیو بطوع و رغبت خود رخصت نمودہ اند بدار الارشاد بیایند و چندے در طلب مطلب حقیقی باز بسر برند۔ ہر چند نشانے از آن بے نشان پیدا نیست بارے درد شریک غم ہجران باشند۔ خوش گفت ؎

بنال بلبل اگر با منت سر یاری ہست
کہ ما دو عاشق زاریم و کار ما زاریست
والسلام

مکتوب صد و پنجاه و سیوم۔ نیز بمشار الیہ در عفو زلات کہ از وے بظہور آمدہ بود و در تحریص بر خدمت مخدوم زادہا و سائر اہل بیت

اما بعد۔ برادر گرامی حاجی محمد یوسف خاطر را من جمیع الوجوہ جمع دارند۔ و زلات و تقصیرات از محبان صادق معفو ہست علی الخصوص از مثل شمائی این قدر ہم کہ بوجود آید خالی از حکمتے نخواہد بود فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمۃ بیشتر در حق شما شفاعت اہل بیت و فرزندان موثر افتاد۔ باید کہ من بعد در خدمت خورد و کلان فقیر زادہا و والدات بیش از بیش سرگرم بوند و آن را سبب ترقیات عظیمہ شمارند قُل لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاه و چہارم۔ بہ خواجہ عبد اللہ کولابی در جواب مکتوب او۔

لہ الحمد۔ اما بعد۔ کمالات دستگاہ خواجہ عبد اللہ بہ استقامت باشند ظہور حضرات و اعطاء خلعت خاصہ محبوبیت کہ نوشتہ اند بہ وضوح انجامید۔ او سبحانہ پرتوے ازین مقام عالی نصیب وقت کناد ع با کریمان کارہا دشوار نیست۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاه و پنجم۔ به بی بی عرب خانم مرحومه در بیان آنکه لطائف خمسۂ عالم امر اسرار الٰہی اند و ہر کدام آنہا زیر قدم نبی است از انبیاء اولو العزم علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔

مشفقۂ مہربان من بعضے معارف عالی بتحریر آورده می شود بگوش ہوش استماع نمایند لطائف خمسۂ عالم امر قلب و روح و سر و خفی و اخفیٰ که مواضع ہر کدام آنہا در صدرِ انسان مقرر است خزائن اسرار الٰہی اند عز شانہ و مظہر تجلیاتِ ذاتی وصفاتی وافعالی۔ و نیز ہر کدام آنہا زیر قدم نبی است از انبیاء اولو العزم علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات چنانچہ قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام و روح زیر قدم حضرت ابراہیم و حضرت نوح است علیہما السلام و سر زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام و خفی زیر قدم حضرت عیسیٰ است علیہ السلام و اخفیٰ زیر قدم حضرت خاتم الانبیا سید المرسلین علیہ وعلیٰ اخوانہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا و چون این انبیاء را در سائر انبیاء علیہم السلام شان خاص است انتساب این لطائف به این بزرگواران مقرر گشت تا کدام صاحب دولت بود که به علوم و اسرار این پنجگانہ عالم امر ممتاز گردد ع این کار دولت است کنون تا کرا دہند۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاه و ششم۔ ارسل الی مخدوم ادم التتہوی فی جواب مکاتیبہ المشتملة علیٰ ترویج الطریقة۔

باسمہ سبحانہ۔ نحمد ومنا السلام علیکم المسئول منہ سبحانہ سلامتکم واستقامتکم وبعد فان المکاتیب من جنابکم المشتملة علیٰ ترویج هٰذه الطریقة العلیة کثیرًا ما یصل ولسبب بُعد المسافة

یقع منا تقصیر و تاخیر فی ارسال الاجوبة فالمرجو من اخلاقکم ان تعذرونی مواضع والعذر عند کرام الناس مقبول۔ ثم الاخ الصالح السالک لطریقة اهل الله الشیخ الیٰس اقام فی صحبتنا مدة وحصل له ترقیات عظیمة سوالفن حظا وافرا فطوبیٰ له والبشریٰ۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہ و ہفتم۔

بہ خان سعادت نشان محتشم خان در تحریص بر معیت و محبت واسطه و نکوهش جماعة که محبت و معیت واسطه را منکر می داشتند و احوالے که بران مترتب شود استدراج می انگارند و توصیف جماعة که محبت و معیت واسطه را عین محبت و معیت حضرت الشان پنداشته لوازم هر دو معین بجا آوردند و بر بشارات عالیه مشرف گشتند و رفع سوء ظن بعض یاران و ما یناسب ذالک۔

مقبول فقراے باب الرحمٰن ازین ملام و مطعون خلائق سلام عافیت انجام در معرض قبول آرند۔ فضائل مآب مولانا محمد امین عنایت نامه مشتمل بر بشارات معیت که ثمرهٔ محبت ذاتیه است می آرند بمطالعه آن استسعاد خواهند یافت۔ ازدیاد معیت بر بعضے یاران نه بحضور سپهدار و سبب اقوی آن رعایت لوازم محبت وسیله است که بسعادت آن بدین دولت عظمیٰ مهذب گشته اند چه معیت و محبت بآن مقدمه معیت و محبت بآن حضرت است پس هر چند وجه مناسبت بواسطه فیض بیشتر بهره ور گردد و در بشارت مقامات از همه پیش قدم نهد۔ چون حضرت حق سبحانه شمارا باین عاصی معیت خاص کرامت فرموده است و شکر آن بجا آورده در ازدیاد آن کوشند و ثبات و استقامت بدان طلب نمایند تا در بشارات معیت آن حضرت از دیگران سابق باشند۔ جماعة درین روزها بعد از حصول بشارات پیدا

شده اند که میان دو معیت تفرق می کنند ولوازم آن را کما ینبغی بجا نمی آرند بلکه
محبت ومعیت واسطه را مضر ومانع وصول بمطلوب دانسته احوالی که به این معیت
مترتب شوند استدراج می دانند نمی دانند که این سوء ادب منجر بکجا می شود بزعم این
کوتاه اندیشان حضرت ایشان درمیان تسویدات شیطانی وعنایات الٰہی جل شانہٗ
فرق نمی توانند کرد بلکه در ضلالت می اندازند هداهم اللّٰه سبحانه سواء الصراط
بہ این اعتقاد این جماعة این ہمہ اجتماع شیطانی باشد گاہے حضرت ایشان بجہة
مزید استقامت بعضے نصائح بیاران می فرمودند مقصود ازان ازدیاد استقامت
ست نہ نفی احوال مطلقاً کما قال تعالیٰ خطابا لحبیبہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ امر بہ استقامت استقبال منافی
استقامت حال نیست از کوتاه اندیشی بہ ظن فاسد خود رسوخ ومحبت واسطہ را تبرّی
از دیگران فہمیده اند بلکہ این تبری از دلالت واسطہ می دانند كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ
مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا۔ اجتناب از صحبت این قسم جماعة از
ضرورت ست فایاك وصحبتهم وایاك ومجالستهم وایاك ورویتهم
صحبت داشتن بہ این جماعة مفاسد بسیار دارد وہرگاه بہ ادنی مسلمانے سوء ظن
مجوز نیست تکلیف که عاید بہ اہل حقوق گردد۔ اے عزیز این فقیر از ایام صغر سن آرزومند
آن بودم که خصائص ومزایائے طریق احمدی بر منصۂ ظہور آیند حضرت سبحانه ازکمال
فضل خویش متمنائے این عاصی عطا نمود بعضے امور کہ سربستہ بودند از راه فقیر ظاہر
شدند۔ ازین سبب امیدوارم کہ در محبت ومعیت حضرت ایشان ممتاز باشم
وچون راه معیت خاصہ بحضرت ایشان بغایت مشکل بوده جماعة کہ در محبت آن

حضرت بہ فقیر شرکت بہم رسانیدند در معیت خاصہ جا یافتند و ہر چند لوازم این معیت را کما ینبغی بجا آوردند دران معیت قدم راسخ پیدا کردند چنانچہ شاہد عدل است برین مدعی معاملۂ شما کہ در معیت و بشارت پیش قدمی نمودہ اید رعایت آداب و خدمت میان محمد باقر یکے از اسباب قویہ این ہر دو معیت است ہر چند در خدمات ایشان بکوشند و در معیت ممتاز باشند۔ حدیث فمن احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم۔ مؤید این معنی است۔ آرے از شخصے کہ بے استقامتی در شریعت و طریقت بیند مہاجرت نمودن بہ او محض برائے ندامت او مستحسن است بعضے روایات فقہیہ آمدہ است کہ لا باس بان یهجر اخاہ فوق ثلثة ایام لذنب ارتکب حتی یتوب۔ اگر محبت ذاتی است بے اختیار لہٰذا این حالت پیدا می گردد۔ اما این محبت بہر بے سر انجامے نمی دہند۔ بہ زور ہر کسے را بہ این محبت نمی توان آورد جمعے محبت ذاتی را بہ حضرت درست نمودہ محبت ذاتی واسطہ را مفر انگاشتند و گروہے این محبت را مقدمۂ آن محبت دانستہ و راہ اقربیت وصول محبت آن حضرت فہمیدہ لوازم ہر دو محبت را بجا آوردند۔ لاجرم ازان معیت کہ اغنائے ذاتی بعالم دارد حظہا برداشتند طائفۂ اولی از راہ غیرت غیظ این جماعت را بلکہ ملاذ این جماعۃ را بہ امور ناشائستہ نسبتہا دادند و حکم نمودند کہ بشارت شان از قبیل استدراج است ضلوا فاضلوا ضاعوا فاضاعوا۔ و از کمال نادانی می گویند کہ محبت منفرد بحضرت ایشان معنی است و ما طالب بشارات نیستیم و حال آنکہ ہلاک بشارات آن دار سے بے شک محبت حضرت ایشان معنی است اما راہ وصول بہ این محبت نادر است مگر از راہ جزئی کہ یکے از جزئیات آن کلی است فاذا لحق حقیقة احد بذلک الجزئی الی ذلک الکلی

لابد ان یصل ذالک الجزئی

اگر این فائده در اتحاد و واسطه نمی بود یقین که داخل مضار می بود و لیس فلیس همین واسطه است که اسرار بے چونی را به چون می رساند چه ذات حضرت ایشان نصیبے از بے چونی دارد کرا یارائے آن که از محبت آن حضرت دم تواند زد و چون این دور از کار خود را در محبت سگان آن درگاه راسخ دید بہ نیت رواج خصائص این طریقه علیه راه نشست و خاست بیاران احداث نمود۔ اگر این مذموم می بود دیگران برائے چه اختیار آن می کردند۔ و حضرت ایشان هرگز تحسین احوال جلساء این حقیر نمی فرمودند بلکه زجر می نمودند و یارانے که از اتحاد واسطه بے نصیب اند سالها است که در خانقاه افتاده اند نه از محبت و معیت خبرے دارند و نه از احوال و مقامات اثرے اتحاد واسطه بکمال مرضی آن حضرت نیست در آنچه مرضی آن حضرت نباشد بطریق ادب مرضی این عاصی نه خواهد بود زیاده تا کجا اطناب نماید ؎

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم
که دل آزرده شوی ورنه سخن بسیار است

برائے دفع سوء ظن بعضے یاران این همه تطویل نمود۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاه و هشتم۔ به خان سعادت نشان محتشم خان در تحریص بر طلب دنیا و آخرت و بیان عدم جواز اقتصار بر طلب آخرت و ذکر اختلاف در آن و بیان آنکه طلب آخرت را مذموم شمردن نشان مقام ولایت است و رجوع و هبوط بدنیا و اهل آن ملائم مقام تکمیل و ارشاد۔

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

قال الامام فخر الدین الرازی فی تفسیر هذه الآیة انّ الذین یدعون الله فریقان احدهما اَن یکون دعائهم مقصوراً علیٰ طلب الدنیا والثانی

الذین یجمعون فی الدعائین طلب الدنیا وطلب الآخرة وقد کان فی التقسیم قسم ثالث وهو من یکون دعائه مقصورا علی طلب الآخرة واختلفوا فی ان هذا القسم مثلا هو مشروع ام لا فالاکثرون علی انه غیر مشروع وذلک لان الانسان خلق محتاجا ضعیفا لا طاقة له بآلام الدنیا ولا بمشاق الآخرة فالاولی له ان یستعین به من کل شرور الدنیا والآخرة روی القفال فی تفسیره عن انس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم دخل علی رجل یعوده وقد انهکه المرض فقال ماکنت تدعو اللہ قال کنت اقول اللهم ماکنت تعاقبنی فی الآخرة فعجله لی فی الدنیا فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم سبحان اللہ انک لا تطیق ذلک الا قلت رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قال فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم له فشفی واعلم انه سبحانه لو سلط الالم علی عرق واحد علی البدن او علی منبت شعر واحد لیشوش الانسان فصار مجرد ما یسببه عن طاعة اللہ وعن الاشتغال بذکر اللہ فمن الذی یستغنی عن امداد رحمة اللہ فی دنیاه وعقباه فثبت ان الاعتقاد فی الدعاء علی طلب الآخرة غیر جائز تم کلامه وما جاء فی الحدیث الصحیح لا حسد الا علی اثنین رجل آتاه اللہ الکتاب وقام به آناء اللیل والنهار ورجل اعطاه اللہ المال فهو متصدق به آناء اللیل والنهار مؤید کلام الرازی۔ این تحقیق موافق کمالات انبیا است علیهم الصلوة والتسلیمات بعد از قرن صحابه حضرت مجدد الف ثانی ازرا

وراثت و تبعیت باین کمال ممتد شدند کما لا یخفی علی المتتبع فی کلامه رضی الله تعالی عنه اولیا که به قرب ولایت مشرف شدند طلب آخرة را مذموم دانستند به طلب دنیا خود چه رسد۔ دست از دنیا و آخرت شستن نشان حال مقام ولایت است و رجوع و هبوط نمودن بدنیا و اهل آن ملائم مقام تکمیل و ارشاد است شتان بینهما

در دل ما غم دنیا غم معشوق شود　　باده گر خام بود پخته کند شیشهٔ ما

فهم هر کس به این مذاق نه رسد و نزد اکثرے حال اولی شریف و عزیز است و نزد اقل قلیل حال ثانیه محبوب و مرغوب ع گر بگویم شرح این بحد شود۔

این کمال علی وجه الاتم در حضرت مهدی موعود ظهور خواهد نمود و نسبت حضرت ما کما حقه در آخرت بمشیئت سبحانه جلوه خواهد کرد اللهم ثبتنا علی محبتهم وجنبنا عن مخالفتهم بمنه ظاهرا و باطنا متمنا و مقصد خیر خواهان و هوا خواها آن است که پرتوے از مقام در ان خان عالیشان ظهور نماید و ظاهر و باطن ایشان را فرو گیرد ع باکریمان کارها دشوار نیست۔

خلعت حقیقت شریعت با زیب و زینت بآن عالیجناب عطا شود و در دنیا و آخرة مقبول خواص و عوام گردند آمین آمین ؎

یا رب این آرزوے من چه خوش است　　تو بدین آرزو مرا برسان!

خیریت دارین آن مشفق چون مد نظر است و اختصار بریکے از قصور بنا بران سخن طولانی می گردد معذور می داشته باشند۔ امید چنان است که هر کمالے که در بشر ممکن الحصول و الوقوع باشد بایشان مفوض گردد۔ درین آرزوها و دعاها اختیار از دست رفته است و بے خواست از صمیم القلب سر بر می زند قابلیت و استعداد

آن جناب که در حضور حضرت عروة الوثقی رضی الله تعالی عنه مشخص شده ـ علاوه ازین آرزوها و امیدهاست بالجمله

خط عنبر و لب لعل و رخ زیبا داری
آنچه خوبان همه دارند تو تنها داری

زیاده ازین اطالت موجب ملال خاطر عاطر می گردد۔ والسلام علیکم و علی من لدیکم درباره حقائق آگاه ملا ابوالقاسم چه نویسد که مشمول عنایات و الطاف است فقیرزادها خورد و کلان باجمعهم سلام می رسانند۔ اخوی میان عبداللطیف نیز برادر دینی حافظ مقصود علی که حلقه بگوش قدیمی است بعرض سلام جرأت می نماید

مکتوب صد و پنجاه و نهم به ملا ابوالقاسم کابلی در دید قصور اعمال و بیان آنکه در حقوق الهی جل شانه گذشت نمودن جائز نیست و منع از ظلم و تعدی و عدم تحمل ایذاء خلق و بیان آنکه عتاب و اعتراض شیخ را بهبود خود دانند و از اغماض و گذشت او هراسان بود و ما یناسب

حامداً و مصلیاً۔ اے عزیز آنچه نوشته بودید موافق حال این عاصی بوده فی الحقیقت باین عیوب این دور از کار متصف است غایة ما فی الباب چون جمعے می نمایند که بالله فی الله بصحبت می داریم بیاران گاہے کلمات غضب آمیز بزبان آورده می شود اگر چنین نکند مبادا داخل زمرهٔ مداهنان گردد و شیخے که موافق مرضی مریدان زندگانی نماید فردا از عهده جواب چگونه خواهد بر آمد۔ آرے حقوقے که عاید باین جانب است به مقتضاے تخلقوا باخلاق الله عفو و صفح را می شاید۔ اما در حقوق الهی عز شانه و اوامر و مناهی شرعیه گذشت نمودن و سکوت ورزیدن جائز نیست۔ عزیزے فرموده آن روز که در میان صوفیان نقار نه گذرد آن را خیر نه دانند۔ و نقار صافیه عبارت

از کن ممکن است علی الخصوص ظلم و تعدی و امضاء غضب و عدم تحمل ایذاء خلق از اعظم صفاتِ ذمیمه است۔ درویشان را اجتناب ازین قسم امور از اہم مہام است اصل مخاطب جماعه اند که باین صفات موصوف اند و کسے که ازین صفات محفوظ است از بحث خارج است الا علیٰ سبیل الاحتیاط والمبالغه چنانچه گفته اند ؎

ہر چند که مطمئنه گردد ہرگز ز صفاتِ خود نه گردد

از شما خود تا حال ازین قسم امور کم ظاہر شده و بیشتر ہم امید است که به جمعیت خاطر سرگرم کار باشند و به استقامت زندگانی نمایند فانها فوق الکرامة طالب صادق را باید که در وقت عتاب و اعتراض خوش وقت شود و آن را عین بہبود و تربیت داند و از اغماض نمودن و درگذشت کردن ہراسان باشد و بر تغافل و بے پروائی شیخ حمل نماید بالجمله جلال و جمال را مساوی انگارد و بلکه از جلال حظ گیرد و نه آن که فرار نماید وهذا حال المحب الصادق و بوالہوسان از حیطهٔ اعتبار خارج اند عدمهم اولیٰ من وجودهم۔

مکتوب صد و ششتم۔ نیز به مشار الیه در ذکر اجر تعزیت و تحریص بر تقلید حضرت مجدد الف ثانی در جمیع امور۔

باسمه سبحانه۔ هو الحی الذی لا یموت۔ وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم۔ ؎

من از تو روے نه پیچم گرم بیازاری که خوش بود ز عزیزان تحمل و خواری

مکتوب مرغوب رسید عزا و این مصیبت عظیم نموده بودند جزاکم الله سبحانه خیرا۔ فی الحدیث من عزا مصابا فله مثل اجره۔ رسیدن شفقت نامه

خان عالی شان درین طور وقت موجب تسکین خاطر ہاے پریشان گشت دیگر خاطر براے این مهمے که پیش آمده بغایت نگران می باشد و توجه خاص درین باب معروف امید که مقهوری اعداے وقت نصیب باد بزودی خیر فتح و نصرت برنگارند۔ دیگر در کلی و جزئی حقیر و فقیر راه تقلید حضرت مجدد الف ثانی را رضی الله تعالے عنه از دست نباید داد۔ و کلیه که ایشان قرار داده اند بجان و دل قبول باید نمود دونها خرط القتاد

مکتوب صد و شصت و یکم۔

به سلطان وقت در بیان آنچه فناے هر لطیفه از لطائف خمسه بدان مربوط است و تفضیل مراقبه و سکوت بر عبادت نافله و ذکر خصائص طریقه بطریق اجمال و ترجیح ارباب عشرة بر ارباب عزلة و بیان آنکه استیلاے حضور در اماکن غفلت مشعر از قوت نسبت است و بیان آنکه مقصود از سیر و سلوک امرے جز شریعت نیست۔ و آنچه از بعض اولیا امورے که بظاهر شریعت مخالف اند صادر شده محمول بر ابتدا و وسط است و ما یناسب ذلک

نحمده و نصلی و نسلم۔ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ۔ احقر خیر خواہان بعد از تبلیغ سلام و تحیه معروض می دارد که چون سالک بر قدم اول راه که عبارت از فناے قلب است مشرف می شود اشعۂ از انوار قدم پیوسته بر قلب او متجلی می باشد۔ اگر آن سالک علم به تفصیل احوال دارد کما ینبغی آن تجلی را که کنایه از تجلی فعل اوست سبحانه درک خواهد نمود۔ و اگر علم اجمالی نصیب وقت اوست به حضور و التذاذ که اثر آن تجلی است محظوظ خواهد بود بعد ازان به محض فضل درین هنگام به تجلی صفات استعداد خواهد یافت۔ و سینۂ او به انوار قدس منشرح خواهد گردید بعد ازین امر او اندوه حال خالی نیست۔ اما به عروج و العزلة عن الخلق

لاجل الاعراض عن الاغیار او الهبوط والرجوع الى الخلق لاجل التکمیل والارشاد فالاول من اهل العزلة والخلوة والثانی من اصحاب العشرة والجلوة۔ عدم اختلاط و فرار از خلق مناسب حال طائفهٔ اولیٰ است و آمیخته بودن ملائم حال طائفهٔ ثانی۔ حالت طائفهٔ اولیٰ ضعیف است و حالت طائفهٔ ثانی قوی لعدم حجابهم عن شهود الحق سبحانه بشهود العالم والاختلاط بهم فلا یقاس حال احدهما علی الآخر در آیهٔ کریمه اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ گویا اشاره بهر دو فریق است۔ و این هر دو تجلی که مذکور شدند به لطیفهٔ قلب و روح تعلق دارند و معاملهٔ لطیفهٔ اخفیٰ مربوط به تجلی ذات است و لطیفهٔ سر بشیون و اعتبارات مناسبت دارد و لطیفهٔ خفی به صفات سلبیه تنزیهیه۔ و اعلاے لطائف لطیفهٔ اخفیٰ است لکونه تحت قدم نبینا علیه و علیٰ جمیع اخوانه من الصلوٰة افضلها و من التسلیمات اکملها کما ان القلب تحت قدم سیدنا آدم علیه الصلوٰة والسلام والروح تحت قدم سیدنا ابراهیم خلیل و سیدنا نوح علیهما الصلوٰة والتسلیمات والسر تحت قدم سیدنا موسیٰ علیه الصلوٰة و السلام والخفی تحت قدم سیدنا عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام۔ للّٰه سبحانه الحمد که آنحضرت علیٰ قدر استعداد و لو علیٰ سبیل الاجمال والانعکاس حظے فرا گرفته اند۔ چنانچه بشارت فنائے قلب و لحوق صفات به اصل و مناسبت به لطیفهٔ اخفیٰ و تقدم محترم حضرت الشان علیه الرحمة والرضوان در آمده و از محسوس شدن قدم آنحضرت علیه الصلوٰة و السلام پیش این احقر اظهار نموده بودند۔ و ایضاً درین دویمی استیلائے حضور در اماکن غفلت که از قوت نسبت مشعر است بارها می فرمودند۔ بالجمله این احقر در انچه لازمهٔ خیرخواهی

است خود را مقصر دانسته و خواهان بیش از بیش است برای دو مطلب یکی آن که حق سبحانه شما را داخل مقربان خود کرده است. و دوم آنکه در حقوق عباد بعد از وصول بدرجه ولایت انبیا علیه الصلوٰة والسلام حقیقی امید نجات می شود کما تبینه سیدنا ومولانا المجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنه وهذا من اعظم عنایاته تعالیٰ اگر نظر باین مطلب دویمی انداخته بعد از فراغ از امور مملکت بمراقبه وسکوت می پرداخته باشند مستحسن بلکه ضرور است و گنجایشے دارد که از عبادات نافله آن را تقدیم دهند. وطالب ترقیات باشند و لمحهٔ بے این فکر بسر نه برند و همت را بران گمارند که از صورت شریعت گذشته بحقیقت آن برسند و از ولایت اولیا گذشته به ولایت انبیا علیهم الصلوٰة والسلام مستند گردند و فوق این ولایت ولایت ملاء اعلیٰ است علیٰ نبینا وعلیهم الصلوٰة والتسلیمات و از گذشت آن درجات عروج کمالات نبوت در پیش است بعد ازان حقایق ثلثه که عبارت از حقیقت کعبه و حقیقت قرآن مجید و حقیقت صلوٰة باشد منکشف می گردند و فوق آنها معامله خلت و اسرار محبوبیت جلوه می فرمایند و به بعضے از محبوبان اسرار لازم الاستتار که تعلق بحروف مقطعات دارند درمیان می آرند و صورت شریعت و حقیقت آن هم مختلط می شوند و استدلالی کشفی می گردد و اجمالی تفصیلی می شود حضرت خواجه بزرگ می فرمایند که مقصود از سیر و سلوک آن است که معرفت اجمالی تفصیلی گردد و استدلالی کشفی. امر دیگر سوائے شریعت نیست و زاید بران نه فرموده اند. و آنچه از بعضے اولیاء اللہ بعضے امور که بظاهر شریعت در جنگ اند صادر شده اند کمسئلة التوحید الوجودی وغیرها برابتدا و وسط حال فرود باید آورد. چه بعد از وصول به حقیقت شریعت اصلا مخالفت نیست وهذه مواهب التی ذکرها قد اختصها اللہ

سبحانه بالامام الربانی المجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه الحال بیانم بر عرض حال خود معلوم فرمایند که مطلب اہم ما ازین آشنائی که بخدمت شماست دو چیز است یکے خود روا گردانیدن حاجت حاجتمندے کما ورد فضله فی الحدیث النبوی علیه من الصلوٰة افضلها و من التسلیمات اکملها و دویم ترویج سنت و توہین اہلِ بدعت که درین آخر الزمان بے معاونت و مخالطت سلاطین محال است حمد الله سبحانه که گفته ما نامرادان به سمع قبول می افتد در حدیث آمده من احیا سنتی بعد ما امیتت فله اجر مائة شهید اہلِ عزلت اگر ہزار سال ریاضت و مجاہده پیش گیرند به عشر عشیر آن امر جلیل القدر نمی رسند. کمالات دستگاہی برادرِ طریقت ملا محمد جان که از نفوس متبرکه است و سالہا در صحبت گذرانیده و مراتب خصائصی که حضرت مجدد الف ثانی به آن ممتاز اند از اکثر حظے وافر گرفته و مصداق این معنی آنکه ہرگاه مشارٌ الیه به مقامے ازین مقامات می رسید این حقیر چون بر دید و دانستنِ خود اعتماد نداشته مومی الیه را به خدمتِ حضرتِ ایشان ہمراه گرفته می برد تا زمانے که متوجه شده بشارتِ حصول مقامے که در تخیل فقیر آمده بود نمی فرمودند تسکین نمی شد تا آنکه معاملۂ ایشان به کمال و تکمیل انجامیده تا آنکه روزے فرمودند که لفظ انا که خود را به آن تعبیر می نمائیم بر ملا وند گو می افتد و هذا یدلّ علیٰ کمال الاتحاد۔

مکتوب صد و شصت و دویم۔ به اخوند شاه مراد در بیان آنکه ملاقاتِ سلاطین به نیتِ حسنه محمود است۔

حقایق آگاه اخوی ملا شاه محمد مراد سلام عافیت انجام در معرض قبول آرند و از یادِ خود غافل نه دانند و به دعای ظهر الغیب ممد و معاون باشند خصوصیتے که بشما است

امید که دقیقهٔ از دقایق را فرو نه گذارد فطوبی لکم و بشری و جواب مفصل به مشیئة سبحانه متعاقب خواهد نوشت. دیگر اخوی میان عبد اللطیف بارها نوشتند که ذکر خیر شما چند مرتبه پیش بادشاه دین پناه در میان آمد و شمارا ازین معنی آگاه ساختند. عجب که شما با این همه خواهش ملاقات نه نمودید به نیت ارتفاع بدعت و ترویج سنت می توان سلطان را دید الخیر فیما صنع الله سبحانه من بعد اگر ایمائے از طرف بادشاه واقع شود و شوق دیدن شما ظاهر نمایند بلا توقف امتثال نمایند والسلام علیکم و علی من لدیکم.

مکتوب صد و شصت و سوم. نیز به اخوند مذکور در بیان استغنا از فقراء زیبا است.

ارشاد مآبی کمالات دستگاهی اخوند ملا شاه محمد مراد سلام سلامت انجام قبول فرمایند. صحیفهٔ شریفه رسید خوش وقت ساخت بهمین منوال یاد و شادی فرموده باشند که سبب توجهات غائبانه است. فضائل پناها بادشاه اسلام بارها شمارا یاد کرده اند عجب که شما اقدام این معنی نه کردید الخیر فیما صنع الله سبحانه خوب شد از فقراء استغنا زیبا است به مشیئة سبحانه زیاده تر مخلص شما خواهد شد. فقرا را بظاهر و باطن متوجه خود دانند و مشتاق لقائے بهجت افزائے خویش تصور فرمایند و از احوال ظاهر و باطن خویش اطلاع می داده باشند. مخدوما بختاور خان بما نوشته بود که بادشاه نیاز بخدمت شما فرستاده مصحوب شیخ عبد الحمید ارسال داشته شده. شنیده شد که شما قبول آن نه کردید الفتوح لا یرد کلیه مشائخ عظام است. خوش هر چه بخاطر شما رسیده مبارک است. والسلام.

مکتوب صد و شصت و چهارم. به سلطان وقت در ذکر جماعت مبتدعه و تحریص بر تادیب و تنبیه آنها و ما یناسب ذلک

التماس فقیر آن که امورے که فقیر ابلاغ آن می نماید حضرت بکسے اظہار این معنی نمی کرده باشند۔ لیس ہست که در علیم الشان باشد والا بما فقرائے بے بضاعت ضررہاے عظیم مترتب خواہد شد۔ دیروز فقیر به نماز جمعه رفته بود جماعه دہل نوازان ہجوم نموده خیلے بے حیائی می نمودند وعاجز ساختند بہ ہزار حیل از سر خود ساقط کردیم۔ نوع علاج فرمایند که از شرارت آن جماعه مامون شویم۔ ہر وقت که برون می برآئیم انواع ایذا ہا می رسانند۔ یا چندے را بما ہمراه نمایند یا به فولاد خان فرمایند که چند کس را از آنہا محبوس نماید یا جلاوطن کند۔ این کلیه مرکوز خاطر باشد بعد از برخاستن فقیر این امر را بہر که دانند خواہند فرمود۔ اکثر اہل بدع در مقام عداوت شده اند وہمراه باجمعے از فقرا شکسته می باشند۔ برآمدن مشکل شده ہست اعانت از جناب الیشان می خواہم۔ شیخ محمد باقر از دست ہمین قسم جماعه و متصدیان آنجاے گریخته از لاہور برآمده ہست و باز روے رفتن ندارد و قصد دارد که بحضور آمده بعضے امور ابلاغ نماید۔ ہرچه حکم شود۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و پنجم۔ ارسل الی سلطان فی ان الاشتغال بامر الرعیة من اہم الامور۔

نحمده و نصلی المعروض بعد السلام انکم بفضل الله سبحانه فی هذه الایام مشغولون باهم الامور وهی امر الرعیة والعدالة فیهم نحمد الله ثم الحمد لله وهذا کان غایة مرادنا من انعقاد مجلس السکوت نحصل بکرمه سبحانه فالمرجو من مکارم اخلاقکم ان لا تنسونا من خاطرکم وتخصونا بمزید فضلکم وعنایتکم فانکم لها اهل وانک لعلی خلق عظیم۔ والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته۔

مکتوب صد و شصت و ششم۔ بہ حقائق آگاہ مخدوم آدم تہتوی در ذکرِ او وذکرِ یارانِ او۔

باسمہ سبحانہ۔ اما بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مخدوما استماعِ اخبارِ استقامتِ شما برین طریقۂ علیہ وسرگرمی ہنگامِ طلبہ سببِ لذاتِ معنویہ می گردد زادکم اللہ سبحانہ، ترقیاً واستقامۃً۔ بعضے یارانِ رشیدِ شما کہ ملاقات کردند از مطالعۂ احوالِ الفلسے محظوظ شدیم۔ علی الخصوص شیخ انس وسید فتح محمد وابوالحسن وتمازکی توفیق آثار شیخ عنایت اللہ ملاقات نمود از احوالِ پسندیدۂ او نیز محظوظ شدیم۔ یقین کہ بیش از بیش بحالِ موصی الیہ متوجہ خواہند بود۔ دیگر شوقِ آمدن بہ این دیار اکثر می نویسند وما ہم مشتاقِ دیدارِ شمائیم۔ لیکن گذاشتن آن مقام وبرہم زدن معاملہ طلبہ مناسب نمی نماید بہ اعتقادِ فقیر مدارِ آن بقعہ گویا وابستہ بہ وجودِ شریف است بہرحال ہرگاہ ملاقاتِ صوری مقدر است میسر خواہد شد بمشیئۃ سبحانہ، عمدہ کار ارتباطِ معنوی است وآن درازیِ یاد است۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و ہفتم۔ بہ خان سعادت نشان محتشم خان در ذکرِ واقعہ کہ در بابِ فتح ونصرت خان مشارٌ الیہ دیدہ اند۔

بعد از تحریرِ کتابہا در حلقۂ روضۂ مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صد حقۂ سربمہر چنانچہ معاجین عمدہ می کنند پیشِ زانوہائے فقیر چیدہ اند۔ دران وقت معلوم شد کہ برائے آن مشفق مہیا شدہ۔ از دیدنِ این واقعہ تمام امیدواری درحقِ ایشان پیدا گشتہ خاطر بغایت برائے فتح ونصرتِ شما متوجہ ونگران است وہمان روز باز درونِ خانہ بنظر در آمد کہ شخصے بر سرِ شما ایستادہ بہ مورچل[1] مگس رانی می کند۔ راندنِ مگس

[1] مورچھل

گویا اشاره به مقهوری اعدائے کفرہ فجرہ است فرحت بر فرحت از مشاہدۂ این دو واقعہ رُو دادہ۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و ہشتم۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در بیان آنکہ حقیقت فنا و نجات کلی از شرک خفی مربوط بہ ولایت کبریٰ است۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ و سلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ تعالیٰ از نفس حاضر نامے ولشانے نہ گذارد بنوعے کہ عین و اثر بالکل زائل گردد۔ این زمان فنائے اتم حاصل آمدہ و مطمئنہ بہ اسلام حقیقی مشرف شود منتہائے مراتب فنا این مقام عالی است کہ بہ ولایت کبریٰ مربوط است۔ ہر چند در ولایت صغریٰ نحوے از فنا کائن است اما حقیقت آن در ینجا صورت می بندد و نجات کلی از شرک خفی درین حال میسر است حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ ازین کمالات شربے ارزانی فرماید اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ مخدوما قبل ازین کتابت بدست سید نور محمد کہ یکے از صوفیان است فرستادہ شدہ است و حضرت ایشان ہم در جواب کتابت شما مکتوبے نگارش فرمودہ اند پیش شما ارسال است انشاء اللہ تعالیٰ رسیدہ باشد سلّمکم اللہ یک کتابت از شما رسیدہ بود۔ و شما نہا کہ ارسال داشتہ بودند نیز رسیدند۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و نہم۔ در بیان عنایت و الطاف کہ از حضرت ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہ در حق آنحضرت و یاران دیگر بہ وقوع آمدہ و ذکر بعضے تصرفات کہ ازان قبیل بہ ظہور پیوستہ و بتصدیق حضرت ایشان مقرون گشتہ۔

لہُ الحمد اولاً و آخراً۔ چون اظہار نعم منعم حقیقی عزشانہٗ موجب ازدیاد است لہٰذا کمینہ درویشان احمدی بہ اظہار می نماید و تحدیث نعمتہائے کہ از حضرت شیخ خود بآن

و یاران دیگر به وقوع آمده بیان می کند مقدمه باید دانست که احوال یاران را بر احوال پُراختلال خود تقدیم نموده شروع از احوال آنها کرده آمده و جماعتی که از احوال آنها در اینجا مذکور خواهد شد سه گروه اند طائفه اند که هم این ضعیف به امر پیر دستگیر خود به آنها صحبت سکوت داشته و هم به آنحضرت سفارشها نموده بشارت عالی گرفته دیگر گروهی اند از خواص اصحاب حضرت ایشان که در خلوات به احتیاط تمام از احوال آنها این فقیر استفسار نموده است و با آن حضرت باختیار خود در خوش وقتی آنچه مهربانیها فرموده اند با این کمینه در میان آورده اند و جماعتی دیگر اند که بعضی از آن از اهل سپاه اند و بعضی بوضع فقر و نامرادی و به اجازتها مقید سربلند اند۔ اما آن جماعة که به این مسکین نشست و برخاست دارند از الجمله حقایق آگاه صوفی پاینده که دائرهٔ ولایت ثلثه را قطع نموده و بوصول بکمالات نبوت استعداد یافته و از انجا ترقی نموده به حقیقت کعبهٔ ربانی حقایق خاص بهم رسانده و به آن مقام عالی قرین گشته متوجه فوق است و از ان جمله سیادت مآب میر شرف الدین حسین که به امر آن حضرت به این عاصی صحبت داشته و تا چند سال با فقیر ملازم بوده و مناسبت خاص به فقیر بهم رسانیده و مجملاً از احوال مشارٌ الیه پیش ازین مکرر نوشته شده اما اینجا شرح کرده می نویسد چون میر مشارٌ الیه را شوق شده که به این فقیر صحبت دارد و اولاً استیذان از جناب آنحضرت نموده ملازم این مسکین گردید و با وجود که معنی الیه علم به احوال خود کمتر داشت اما از کثرت نشستن علم اجمالی بهم رسانیده تا چندگاه رفیق این ضعیف گشت تا آنکه مبشر به ولایت کبری شد و تقیّد تمام به صحبت فقیر نمود و فقیر آنچه مقدور بود تقصیر نه نمود چنانچه شب و روز مکرر متوجه حالش می نشستم تا بجایی رسید که دائرهٔ اصول و اصولِ اصول را قطع نموده بذات بحت واصل گشت و به وصول بمرتبهٔ کمالات نبوت مباهی گردید بعد از ان

باز قسرہاے عظیم نسبت بہ موصی الیہ بہ وقوع آمد تا آنکہ پرتوے از انوارِ حقیقتِ قرآنی بر باطنش تافت در رفتہ رفتہ فنائے وبقائے بہ آن مرتبہا حاصل نمود بعد ازان بحقیقتِ کعبۂ ربانی تحقق وتزین پیدا کرد باز حضرتِ ایشان مہربانیہا نمودہ متوجہ حالش گشتند تا آنکہ معاملۂ میر در نہایت علو رسید بمقام عظیم کہ کنایت از تفصیل باشد مناسبتے پیدا شد وفقیر چند بار درین میان صحبت داشت چنانچہ روزے متخیل این نحیف گشت کہ افاضۂ کمالات مشارٌ الیہ بمحض تفصیل است و مشارٌ الیہ نیز ادراک این معنی نمود چون بعرضِ حضرتِ ایشان رسانیدہ شد از غایتِ تفصیل تصدیق این معنی نمودند وبہ وصول بہ آن مقام اشاراتے فرمودند بعد ازان از دقایق ونازکیہاے فنا کہ بہ حقیقتِ لاالٰہ الّا اللہ منوط است بہرہ ور شد۔ وحضرتِ ایشان فرمودند کہ خلعتے درین مقام عنایت شد۔ بعد ازان در توجہاتِ دیگر عنایاتِ دیگر بسیار نمودند۔ روزے فرمودند کہ بسیار ترین ظاہر می شود این است احوالِ میر کہ بہ طریقِ اجمال نوشتہ۔ وازان جماعہ است صلاح آثار حافظ محسن دہلوی کہ در مدتِ قلیلہ بہ اکثر خصائلش کہ تا حال بہ کمتر کسے فرمودہ باشند بدست آورد۔ سابقاً در جاے از احوالش نوشتہ شدہ است۔ اما چیزہاے کہ بعد ازان بحصول آن مباہی گشتہ نوشتہ می شود بعد از حصولِ فنا وبقا در اندک مدت بولایتِ کبریٰ مبشر شد ازانجا بولایتِ علیا رسید وچون اکثر با فقیر ہمراہ بود توجہاتِ کثیرہ کہ متضمن قسرہاے عالیہ بودہ نسبت بمشارٌ الیہ بہ وقوع آمد وحضرتِ ایشان نیز مہربانیہا بجاہد نمودند تا آنکہ تصفیۂ اجزاے ارضی مدرکش گشت ومعاملہ بکمالاتِ نبوت کشید ودرین میان نشست وتماست بسیار واقع شد۔ چون بسمع عالی حضرتِ ایشان رسید توجہ نمودہ بحصولِ کمالاتِ نبوت بشارت دادند بعد ازان کارش

بعروجِ فوقانی افتاد تا آنکه به وصولِ حقیقتِ کعبهٔ ربانی با خلعتِ عالی دران مقام مستسعد گردید باز سیرش به فوق افتاد و کششهاے عظیمه نموده شد تا بعد از چندگاه بحقیقتِ قرآنی ملحق گشت تا اینجا بعضے یاران خاص با وے مشارکتے داشتند۔ اما در ما درار این امتیازِ تمام پیدا گردد از مشارکت ماند بالجمله بعد اللتیا والتی از مقامِ عظیم الشان کہ پیشتر کسے بہ آن مبشر نہ گشتہ بود مستسعد گردید و آن مقام عبارت از مقامِ تفصیل است و علوے این مقام از مکتوباتِ قدسی آیات معلوم می گردد و این مقام اختصاص بہ انبیاءِ اولوالعزم علیہم الصلوٰة والسلام دارد و فوقِ او مقام محبت است ترقی دران مقام بہ علم و عمل نیست افاضۂ کمالات بہ تفضیل صرف وابستہ است مشارٌ الیہ ازین مقام حظے وافر گرفتہ متوجہ فوق گشت و این عاصی بموجب توجہ و تلطفِ حضرت پیرِ دستگیر خود اکثر بمواجہہ می نشست تا آنکہ بکمالِ عنایتِ خویش بہرہ از مقامِ محبت در حقِ وے نشان دادند۔ بعد از وے از کمالاتِ خاصۂ ولایتِ محمدی علیہ الصلوٰة والسلام مفتخر گشت باز از حقیقتِ مقامِ لا بذکر الا اللہ و از دقایقِ فنا کہ بدان مقام مربوط است بہرہ وافر گرفت۔ بعد از ان بمحض عنایتِ الٰہی عز شانہ از حقیقتِ صلوٰة کہ پیش ازین کسے از یاران بہ آن مبشر نہ گشتہ بود مبشر گشت این است نسخۂ احوالش کہ بہ طریقِ اجمال نوشتہ آمد۔ والسلام

مکتوب صد و ہفتادم۔ در ذکرِ احوالِ آگاہ حافظ محمد محسن دہلوی

و بیان تصرفات کہ از ان حضرت در حقِ حافظ بہ وقوع آمدہ و ذکرِ سرعتِ سیرِ مشارٌ الیہ و ما یناسب ذلک۔

پارہ از احوالِ حافظ محسن سابق نوشتہ شدہ است آنچہ بعد از ان بحصولِ آن

مباہی گشته بتفصیل نوشته می آید چون مشار الیه را مناسبتے خاص به فقیر بود اکثر اوقات باہم می نشستیم و حافظ آثارِ توجہات و تصرفات که نسبت بوے به وقوع می آمد اظہار می نمود و می گفت که در وقتِ توجه مرا کشان کشان می برند بالجمله چیزہاے بلند بعد از نشستن ظاہر می گردد تا آنکه در عشرهٔ رمضان المبارک چنان وا نمود که الآن عروجِ عناصر درک می نمایم چنانچه سابقاً عروجِ لطائف خمسهٔ عالم امر می نمودم و چون به عرض حضرت ایشان رسانیده شد تصدیق نمودند که عناصر در صدد عروج اند و بحصولِ ولایتِ علیا اشاره نمودند ہر چند که آداب آن حضرت نیست که بکسے تصریحِ این ولایت نمایند۔ بعد از چندگاه به او نشست و نخاست واقع شد تا آنکه بمحض فضل الٰہی جل شانه معامله حافظ به اجزاے ارضی کشید و حافظ خود تزکیه و تصفیه این لطیفه را احساس نمود و درین ضمن قصرہاے عظیم نسبت به حافظ به وقوع آمد و ایامِ رخصت نزدیک رسید۔ آنچه در تخمین و ظن این عاصی آمده بود بحافظ ظاہر نمود چون این مقدمات بعرض عالی رسید به وصولِ کمالاتِ نبوت سرافرازش ساختند معلوم نیست که تا حالی از یاران بعض و غیر به این سرعت صاحبِ این مقام گشته باشد اللّٰهم ارزقه الاستقامة۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و یکم۔ در بیان آنکه جماعة از اصحاب حضرت ایشان که بکمالاتِ ولایت متحقق اند دو فریق اند و ذکرِ علیهٔ ارشاد و ہدایت آنحضرت۔

طائفه از اصحاب حضرتِ قبله کونین که بکمالاتِ وراثت متحقق اند وهم فریقین فریق منهم عرجوا من مراتب الاصول و قطعوا دائرة الولایت الثلاث حتی شرفوا بکمالاتِ النبوة بطریق التبعیة۔ واناس منهم وان لهم مراتب الاصول ولم یتخلفوا عنها راسا لکنهم بطریق المعیة

التی حصلت لهم بحضرة الشیخ قد فازوا بتلک الکمالات العالیة و بعضے از آنها بلند تر از ان مقام رفته اند و یارانے که بمرتبۂ ولایت رسیده اند و به فنا و بقا مشرف اند اکثر من ان یعد و یحصی۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و دوم۔ در ذکر بعضے احوال یاران که حضرت ایشان به آن حضرت در میان آورده اند۔

در حق حافظ ضیا عنایات کثیره نمودند و فرمودند که هر چند بے مناسبتے در باطنش سرایت کرده بود اما در اندک مدت مرتفع گشت و خیلے مناسبتے بهم رسانیده و در ولایت کبریٰ بسیار ترقی نموده۔ و ملا دوسکی را فرمودند که در باطن او نسبت عالی مشهود گردید و از حصول فنائے نفس بلکه بوصول در ولایت کبریٰ اشاره نمودند و تعریف غربت و نامرادی او بسیار کردند و سعی بلیغ در حق مشار الیه بوقوع آمد موافق آن سعی حضرت قبله گاہی مہربانی نمودند و به وصول کمالات نبوت سرافرازش ساختند متوجه ذوق ہست۔ و حافظ محسن را بحصول فنا و بقا و دخول در ولایت کبریٰ مبشر ساختند و فرمودند که ہمگی یک سال شده که او در صحبت داخل شده ہست گویا اظهار تعجب کردند و از لحوق صفات به اصل در حق میر عزیز عنایت نمودند و فرمودند که از حضرت مجدد الف ثانی از برائے مشار الیه خلعت گرفتیم در رخصت معینه به اعداد مخصوصه نیز کردند۔ و در حق شرف الدین افاضه نمودند که دائرهٔ اصول بتمام قطع کرد و داخل کمالات نبوت گردید و سابق از راه معیت نیز مبشر ساخته بودند۔ و درباره خان بیگ نیز فرمودند که وجودش مثل قطعه ابر می رود گویا اشاره به فنائے نفس ہست و بحصول فنائے قلب و مقامات فنائے نفس سید محمد علی را نوازش فرمودند و چند بار در حق سید محمد اسرائیل

عنایتِ خاصه نمودند۔ روزے فرمودند که تجلیِ خاص در باطنِ او مشاہد گردید۔ باز روزے از آثارِ بقا بہره در بابِ مشارٌ الیه نشان دادند۔ بعد از چندگاه فرمودند که نورصرف شده است رشحهٔ از کمالاتِ ولایتِ کبریٰ نیز رسیده باشد تا آنکه بعد از مدتِ قلیله تصریح به دخولِ ولایتِ کبریٰ نمودند۔ و چون وقتِ رخصت بمواجه روضهٔ مقدسه توجه کردند افاضه فرمودند که وے را متخلع به خلعتِ خاصه دیدم۔ و حافظ محمد شریف لاہوری را فرمودند که از زیادِ معیّت در کم چیزے کوتاہی دارد و از ہمین راه به کمالاتِ نبوت واصل است۔ و در بارهٔ اخوند ملا محسن سیالکوٹی در ین مدت که در ایامِ عرس آمده بود به حصولِ کمالاتِ نبوت اشاره نمودند۔ و خواجه محمد صدیق پیشوری در ین سفر که آمده بود شبے رخصت او فرمودند که حضرت مجدد الفِ ثانی قدس سرهٔ عنایاتِ عظیمه نمودند و خلعتِ خاص مرحمت فرمودند و به حصولِ بہره از کمالاتِ نبوت نیز در ین نوبت سر بلند گردید۔ و در بارهٔ ملا عابد فرمودند که مناسبتے به حقیقتِ کعبه پیدا کرده است و به طریقِ انعکاس از ان حقیقت بہره ور گشته است و به وصولِ حقیقتِ قرآن مجید در حقِ میر شرف الدین حسین نوازش فرمودند۔ و چون ایامِ وداعِ نظام الدین نزدیک رسید بشارتِ فنا درادادند و از حضرت مجدد الفِ ثانی قدس سرهٔ دستار بوے مرحمت شد و رخصت مقیده نیز دادند۔ و تعریفِ بلندیِ استعداد حاجی حبیب چندبار نمودند۔ و نصیبے از حقیقتِ کعبه ربانی در حقِ وے نشان دادند۔ و صوفی سعد الله بعد از آمدن جہان آباد خیلے ترقی نمود۔ بعد از اندک مدت به حصولِ ولایتِ علیا مبشر گردانیدند۔ و به وصولِ کمالاتِ نبوت و جامعیتِ تام در حقِ صوفی پاینده عنایت نمودند چندگاه چند صحبت با صوفی مذکور باز داشته شد تا آنکه مناسبتے به کعبهٔ ربانی مفهوم گردید در ین میان شبے بعد از نمازِ عشا که بسطِ عظیم رو داده بود و عنایتِ خاص جلوه گر شده مجلس سکوت با صوفی مبشر شد و چنان

تخیل گشت که مناسبت مذکوره در ازدیاد است بلکه تحقیقی به انوار کعبه نیز تخیل شد و صوفی هم معلوم این معنی که در مشاهده که با نور عظیم از انوارات کعبه که حقیقت آن فوق حقائق باین زمین و آسمانی را مملو ساخت خود را دران مستغرق دید و چون به سمع حضرت ایشان رسانیدم تصدیق نمودند والسلام.

مکتوب صد و هفتاد و سیوم۔ به مخدوم زاده عالی قدر شیخ محمد حسین در جواب مکتوب ایشان که از مناسبت به ولایت محمدی نوشته بودند۔

حامداً و مصلیاً۔ فرزندی نور چشمی از مناسبت خود بولایت محمدی علی صاحبها الصلوة والسلام نوشته بودند از مطالعه آن حظها یافت ع با کریمان کارها دشوار نیست بیکار نبود سرگرم باشند و مشتاق دانند۔

مکتوب صد و هفتاد و چهارم۔ نیز بمخدوم زاده در تحریص بر تعلیم علوم ظاهری و صحبت طالبان حق جل شانه

بسم الله والسلام علی رسول الله اما بعد مکتوب مرغوب مرغوب فرزندی نور چشمی رسیده جمعیت بخش خاطر پریشان گردید الحمد لله که اوقات بجمعیت و استقامت می گذرد و ترقیات باطنی نقد وقت است شکر آن بجا آرند و بر تعلیم علوم ظاهری تقید از دست ندهند نوشته بودند که بعضی مردم شوق صحبت سکوت می نمایند ازین چه بهتر صحبت داشتن به طالبان حق سبحانه از اعظم عبادات است۔ والسلام۔

مکتوب صد و هفتاد و پنجم۔ نیز به مخدوم زاده در نصیحت۔

باسمه سبحانه۔ حامداً و مصلیاً۔ سلام عافیت انجام به آن نور چشم برسد۔ چه نویسد که چه قدر خاطر بجانب شما نگران می باشد و خواهان استقامت شما است بر خواندن سبق مقید باشند و اوقات را بذکر و فکر معمور دارند۔ کتابت شما که از تهانیسر ترسیل بود رسید بعد از فراغ درس اوقات را به طالبان حق مشغول دارند۔ والسلام

مکتوب صد و هفتاد و ششم۔ به فقیر محمد اعظم در جواب مکتوب این ضعیف

که از تعیناتِ ثلثه و تفرقه در وصول قدمی و وصول نظری نوشته بود۔

باسمه سبحانه۔ نورچشما حقایق آگاها۔ مکتوب مرغوب که مشتمل بر احوال بلند و معارف ارجمند بوده بمطالعه در آمد و سبب لذاتِ معنویه گردید این قسم دید اصل و امتیاز تعیناتِ ثلثه و تفرقه درمیان وصول قدمی و وصولِ نظری که تعلق بماورای تعین حبی دارد از نوادر روزگار است حال خالی را این نوع حدتِ بصر مگر عطا فرمایند با کریمان کارها دشوار نیست شکر آن بجا آرند و طالب زیادتی بوند لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ نص قاطع است والسلام۔

مکتوب صد و هفتاد و هفتم۔ نیز باین فقیر در بیان آنکه در غیبت احوالے که قابلِ اظهار باشند ظاهر باید نمود و باقی را بحضور حواله باید کرد و در تحریص و نصیحتِ طالبان و مایناسب ذالک۔

باسمه سبحانه حامداً و مصلیاً۔ اما بعد سلامِ عافیت انجام بر آن فرزند سعادتمند برسد همواره بظاهر و باطن متوجه احوالِ شما است حق سبحانه و تعالی کسب مرضیاتِ خود کرامت فرموده با خود دارد۔ درین مفارقتِ صوری آنچه از احوال و مقامات تازه رو دهد باشد آنچه قابلِ اظهار باشد می نوشته باشند و باقی را بحضور حواله نمایند حق تعالی آن نورچشم را علم صحیح و کشف صریح عطا فرموده است شکرِ آن بجا آرند و طالب مزید بوند و طالبان حق را بتوجهات سرگرم دارند و ذکر قیامت را نصب عین سازند و همیشه بحزن و اندوه متصف بوند۔ والسلام۔

مکتوب صد و هفتاد و هشتم۔ به حافظ عبدالرؤف تهتوی در اجازت تعلیم طریقه و ذکر شرائطِ آن۔

الحمد لله و سلامٌ علی عباده الذین اصطفیٰ اما بعد نموده می آید که چون فضائل و کمالات دستگاه جامع علوم ظاهری و باطنی شیخ عبدالرؤف مدار الارشاد حضرت سرهند

رسیدہ بزیارت روضہاء منورہ استسعاد یافت و بصحبت خادمان و مجاوران این بقعہا متبرکہ چندگاہے بسر بردہ اخذ فیوض و برکات نمودہ و از مزایا و خواص این طریقہ علیہ حظ وافر یافت و در مدت قلیلہ فوائد کثیرہ نصیب او گشت و محبت شیوخ و استقامت عزا از اطوار و اوضاع او لائح و ہویدا گشت بنا بر این عاصی دور از کار با وجود عدم لیاقت محض برائے ترویج طریقہ احمدیہ معصومیہ و اماتت بدعت نامرضیہ و احیاء سنت سنیہ اجازت تعلیم این طریقہ علیہ بمشار الیہ داد و شرط الاجازت الاستقامت علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ و السلام والتحری و الثبات علی محبۃ الشیوخ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ وانا العبد المسکین الضعیف محمد سیف الدین العمری الحنفی الاحمدی المعصومی غفر اللہ سبحانہ ذنوبہ و ستر عیوبہ والعبد المذکور وان لم یکن اہلا لہذا الامر الخطیر لکن قد ورد رب مبلغ اوعی من سامع نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مکتوب صد و ہفتاد و نہم۔ بہ معارف آگاہ حافظ محمد محسن دہلوی در دید قصور اعمال۔

باسمہ سبحانہ۔ حامدا و مصلیا اما بعد از این عاصی مصر علی العصیان سلام و التحیہ آن برادر عزیز برسد۔ طرفہ چیزے ہست مردم از چنین کس توقعات کثیرہ دارند و با عتقاد خود او را داخل جرگہ اہل اللہ می انگارند و حال آنکہ ز فکر نیز بریش خود گرفتار می دانم کہ بدوستان و یاران چہ نویسم۔ اگر از حقیقت کساد خود ظاہر سازد طالبان حمل بر ہضم نفس و دید قصور اعمال می نمایند۔ و اگر تستر و اخفا اختیار نمودہ آید تلبیس و تمدید نقد وقت اوست ؎

محرمے نیست تا بگویم راز　　ہمدمے نیست تا بنالم زار

نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتادم۔ نیز بہ حافظ در تحریض بر مراعات حقوق خلق ؎

حسب حالے نہ نوشتی و شد ایامے چند
محرمے کو کہ فرستم بتو پیغامے چند

اگرچہ انقطاع و عزلت بہ آن عزیز بیشتر مرغوب است لیکن مراعاتِ حقوق خلق از جملہ ضروریات است خوش گفت۔

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنینِ عالم است
نازکی کے راست آید بار می باید کشید

الحمد ہر تقدیر باوجود کمالِ فراغت و آسودگی این گرفتار عالم ظلمانی را بدو کلمہ یادی فرمودہ باشند کہ دل نگرانی است خاص بجناب شما درین آوان بندگانِ ظلِ سبحانی فرمان بدستخط خاص و عطر از کمالِ شفقت مصحوبِ ارشاد دینپناہی ارسال داشتند طرفہ الفاظ تواضع و شکستگی در فرمان مندرج است والسلام

مکتوب صد و ہشتاد و یکم۔ بہ میر عبداللہ در تحریض بر صحبت اہل طریق و اجتناب از صحبتِ مخالف۔

باسمہ سبحانہ۔ اما بعد برادرِ گرامی سیادت پناہی از دنیاے دنیہ معرض بوند و گرفتارِ معاملہ عظیمہ کہ در پیش قطعاً می آمدہ باشند امروز فرداست کہ چشم دار می شود آن زمانے غیر از حسرت و ندامت چیزے بدست نخواہد آمد خیر شرط است چون شما را از توفیق در آنچہ از طلبِ صادق در بہارِ آن محب لقینی مشہود می گردد مجملے بہ طریقِ رمز و اشارہ نصیحتے نمودہ آمد معذور خواہند داشت۔ چندگاہ درین قرب و جوار بسر بردند۔ نشد کہ یکبار دیوانہ وار بہ حضرتِ دارالارشاد می رسیدند۔ امید چنان بود کہ در اندک اقامت حظ وافر ازین طریق عالی الضیب وقت می شد الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ، بہر حال بہر جا باشند بیارانِ طریق و محبانِ این سلسلۂ علیہ محشور بوند و از صحبتِ مخالف طریق مجتنب باشند۔ خوش گفت ع

با عاشقان نشین و ہمہ عاشقان گزین
وان ہر کہ نیست عاشق با او مشو قرین والسلام

مکتوب صد و ہشتاد و دوم۔ بہ فضائل پناہ ملا نجم الدین سلطان پوری در بیان آن کہ حالتے کہ در نوم رو دہد لغایت اصیل است و بیان آنکہ معاملۂ خلت فوق معاملہ تفصیل است

و خلت یکے از شعب حب ہست۔

حامداً و مصلیاً۔ اما بعد سلام و تحیۃ بہ آن فضائل و کمالات دستگاہ برسد مکتوب مرغوب کہ محتوی بر اذواق باطنی بود سبب لذات معنویہ گشت حالتے کہ در نوم رو دہد بغایت اصیل ہست و بر اکثر نسبتہا التفوق دارد و لسنے کہ در بعض اوقات زد می دہد امید ہست کہ از لوازم برکات خلت باشد و ما ذٰلک علی اللّٰہ بعزیز معاملۂ خلت فوق تفصیل ہست ترقی در آن مقام وابستہ بمحبت ہست چہ خلت یکے از شعب حب ہست و فی الحب ثلث اعتبارات المحبۃ المختصۃ بالکلیم علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام والاعتبار الثانی الخلۃ المنسوبۃ الی الخلیل علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام والاعتبار الثالث المحبوبیۃ الخاصۃ بالحبیب علیہ و علیٰ آلہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التحیات اکملہا رزقنا اللّٰہ سبحانہٗ و ایاکم ایماناً و شرباً من ھٰذہ الکمالات۔ والسلام

مکتوب صد و ہشتاد و سوم بفضائل مآب محمد حامد لاہوری در بیان آنکہ عمدۂ این کار طول صحبت ہست۔

لہ الحمد اما بعد شرح اللّٰہ صدرکم و زکی نفسکم و لین جلدکم بحرمۃ سید البشر المطہر من زیغ البصر علیہ و علیٰ آلہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا۔ عمدۂ این کار طول صحبت ہست بزرگان فرمودہ اند فنا فی الشیخ مقدمۂ فنا فی اللّٰہ ہست۔ خوش گفتہ ؎

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر
سایۂ آن نفس کش را سخت گیر

بقیۃ المرام آنکہ حقائق آگاہ شاہ بیگ خیلے عزیز الوجود ہست ملاقات مشار الیہ غنیمت شمرند و فضائل مآب محمد سلیم مراتب اخلاص و فدویت شما بیش از بیش ظاہر ساخت۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و چہارم بہ خان سعادت محتشم خان در بیان اسرار عروج و نزول

بطریق اجمال و تحقیق آنچہ در مکتوبات واقع ہست کہ چون نظرۂ اولی بمظاہر جمیلہ افتد باعث عروج

می گردد و بیان آنکه این کمال راجع بآن کلمهٔ طیبه است که حضرت مجدد الف ثانی بآن مبشر اند که دنیا ترا بحکم آخرت دادیم مهربا ما ایمائے از افشائے اسرار نزول که تا حال سربسته ماند و بگوش کسے درمیان آورده باشد از غایت حسن ظن که باین عاصی دارند نموده آمد شمه از آن بطریق اجمال درمیان آورده می شود بگوش هوش مسموع باد هر چند خیالات این دو ناکاره قابل استماع نیستند بلکه مستحق طرد و لعن اند

ولے چون شه مرا برداشت از خاک
سزد گر بگذرانم سر بر افلاک

وهو هذا معلوم آن محرم اسرار است آنچه در مکتوبات قدسی آیات مرقوم است که چون نظره اولی بمظاهر جمیله افتد باعث عروج می گردد اما درین وقت محافظت از نظره ثانیه ضرور و ناگزیر است که الاولی لک والثانیة علیک واقع شده و ایضاً در عرضداشت اول مکتوبات جلد اول واقع است علی الخصوص در کسوت نساء بلکه در اجزائے آنها آن قدر مفاد این طائفه گشتیم که چون عرض نمایم انتهی نظر باین کلمات این عاصی انداخته بعضے خیالات در تخمین خود نتیجه ساخته و آن این است که چون عروج و نزول در حق عارف متصور گردد بے ملاحظه صوریه نمی تواند ارتفاع نمود پس درین اگر وقت نظر ثانیه و ثالثه ان شاء الله تعالی برخصت شرعیه قرین شوند و از غرور بر آیند هر آئینه حکم نظره اولی خواهد گرفت و باعث عروجات بے نهایت خواهد گردید هذا هو السر فی کثرة الانکحة واتخاذ السراری لاهل الکمال فی زعمی وهو سبحانه اعلم بحقیقة الحال و سر دیگر آنکه در حین عسرت تعسر عروج و نزول و هنگام اتمام سیر و سلوک که باستعداد سالک مربوط بوده چون ترقی متعذر گردد درین وقت سالک را بمباشرت اسباب نزول گویا فنا و بقا به غیر متحقق می شوند بسبب کمال اتحاد فیمابین و راه ترقی که مسدود بوده مفتوح می گردد و استعداد جدید هم می رسانند و موجب ترقیات بے اندازه می شود و هر چند تشبث به اسباب نزول بیشتر جلوه این معنی بیشتر و چندانکه اسباب نزول زیاده وجدید همان قدر عروج و نزول بیش از بیش۔ ع گر بگویم شرح آن بے حد شود۔

این کمال راجع بآن کلمهٔ طیبه است که حضرت مجدد الف ثانی بآن مبشر اند که دنیا ترا حکم آخرت دادیم آرزوی این خیرخواه آن است که پرتو این کمال درحق آنجناب عالی بوجه الکمال بمنصهٔ ظهور آید ع با کریمان کارها دشوار نیست۔ استقامت بر اطوار شرعیه از لوازم این مقام است و این معنی درحق این عاصی عنقاء مغرب۔ اما درباره شما امیدها دارد زیاده برین طاقت اظهار نه۔ خوش گفت ؎

فریاد حافظ این همه آخر بهرزه نیست
هم قصهٔ غریب و حدیث عجیب هست

مکتوب صد و هشتاد و پنجم۔ به سلطان عبدالرحمن در جواب مکتوب او که مشتمل بر واقعهٔ عالی بود و بیان آنکه قدوم اهل الله از نعمتهای عظیمه است۔

باسمه سبحانه۔ بجناب آن سلطان با اکرام سلام مشتاقانه برسد۔ اظهار اشتیاق ملاقات نموده بودند مارا هم صد چندان مشتاق دانند واقعهٔ عالی که اندراج یافته بود مطالعهٔ آن خوش وقت ساخت عذرخواهی که از بابت آن عزیز مرقوم بود بوضوح انجامید از اخلاص شما همین قسم چشم داشت داریم بخاطر هیچ غبار نیارند که صفا در صفا است۔ دیگر جناب ارشاد پناهی میان محمد یا قرب آن حدود تشریف می آرند توقع که در جمیع امور ممد و معاون ایشان باشند و صحبت ایشان را مغتنم دانسته در منزل خویش جای اقامت ایشان معین سازند و در حلقه و مشغولی سرگرم باشند و توجه هم بگیرند قدوم اهل الله را از نعمتهای عظیم دانسته بجان و دل خدمت نمایند در روضهٔ منوره حصول مطالب شما توجه نموده می آید امیدوار باشند لعلّ اللهُ یُحدِثُ بعدَ ذٰلکَ اَمرًا۔ والسلام۔

مکتوب صد و هشتاد و ششم نیز به سلطان در بیان آنکه استعمال آب کفش حضرت مجدد الف ثانی دافع امراض کثیره و مثمر برکات عظیمه است و ذکر فیوضی که در شب عرس حضرت

عروۃ الوثقی ظاہر شدہ و برخے از شوق زیارت حرمین شریفین۔

امابعد شفاک اللہ سبحانہ شفاءً عاجلاً۔ خاطر فقیر الغایت نگران می باشد امید کہ بزودی خبر عافیت بنگارند کہ موجب جمعیت خاطر ہا گردد مصحوب عبد المومن آب غسل حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالے عنہ برائے آن جناب فرستادہ شدہ در آب و طعام قطرہ ازان می چکانند باشد کہ مثمر برکات است۔ دیگر امشب کہ عرس حضرت پیر دستگیر است طرفہ فیوض و برکات است و چون واسطۂ انعقاد این مجلس ذات بابرکات است امید کہ حظ وافر بالیشان نصیب گردد۔ دیگر اشارہ کہ در باب اختیار سفر حرمین شریفین واقع شدہ معلوم شد مہربانا این خود کمال تمناے و آرزوے این گرفتار است لیکن عوائق و علائق کہ این مسکین بآن مبتلا است شرح آن نمی توان کرد او سبحانہ قادر است کہ بہمین ہمت علیاء شما این مطلب اقصی و مقصد اسنی الحصول انجامد و باین سعادت عظمی سربلند گرداند۔ خوش گفت ؎

مرا کشید و طنابم بہ گردن اندازید　　کشان کشان چو سگانم بکوے یار برند۔

نسیم ۱۲

مکتوب صد و ہشتاد و ہفتم بکمالات دستگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در جواب مکتوب او کہ از ارتحال حافظ محمد شریف نوشتہ بود و استدعاء دعاء و توجہ نمودہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ حق سبحانہ و تعالی بکمال کرم خویش معاملہ کہ بعناصر ثلثہ متعلق است باتمام رسانید و باسرار و ناز کیمیاے کہ بہ عنصر خاک منوط است مستعد کناد۔ سابقاً مکتوب عالی متضمن بشارات مصحوب ملا محمد امین مرسول گشتہ است ظاہراً رسیدہ باشد دیگر محبتے و خصوصیتے کہ بنسبت بشما واقع است بکمتر کسے خواہد بود و خبر ارتحال حافظ جیو کہ نگاشتہ بودند بوضوح انجامید انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وجود ایشان رحمتے بود در آن نواحی۔ در خدمت حضرت ایشان عرض نمودہ با صوفیہ عظام ختم قرآن مجید کردہ شدہ و آن

حضرت ہم شریک بودند امید ہست کہ برکات آن بالیشان رسیدہ باشد۔ دیگر سید مرزا کہ بدخول طریقۂ علیہ مستعد گشتہ است و جوان مستعدے ظاہر می گردد فقیر ترغیب صحبت شما بہ مشارٌ الیہ بسیار نمودہ است ظاہراً پیش شما برسد توجہات خاصہ را دربارۂ او دریغ ندارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و ہشتم۔ بہ ملا محمد امین حافظ آبادی در فضیلت محبت۔

احقر درویشان محمد سیف الدین سلام و تحیۃ بہ فضائل مآب ملا محمد امین می رساند مکتوب آن عزیز کہ متضمن احوال بلند بودہ رسید و عریضہ کہ در خدمت حضرت قبلہ گاہی مرسل بود بنظر مبارک درآمد چند کلمہ بدستخط خاص جواب کتابت شما کہ متضمن بشارت است نوشتہ آمد ان شاء اللہ تعالیٰ خواہد رسید للہ سبحانہ الحمد کہ از کمال محبت غائبانہ ترقیات عالی النصیب شما است و چون از کمال کرم وعدہ توجہ غائبانہ نمودہ اند اگر بارہ ہمین التماس را معروض دارند گنجائش دارد۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و نہم۔ بہ سلطان عبد الرحمن در فضیلت صحبت فقرا و تسلیۂ آنہا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عنایات و الطاف الٰہی عز شانہٗ شامل حال باد۔ احقر ترین طریقۂ علیہ احمدیہ معصومیہ محمد سیف الدین سلام و تحیۃ بآن اشفاق پناہ می رساند حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ از کمال کرم خویش از خصائص و مزایاے طریقۂ علیہ احمدیہ استعداد کرامت فرمودہ استقامت تام بر اوضاع شرعیہ عنایات نماید۔ پسند خاطر عاطر افتادن حقائق آگاہی میان شاہ محمد سیب خوش وقتیہا گردید مطلب عمدہ از فرستادن شیخ مشارٌ الیہ خیرخواہی آخرت ہست للہ سبحانہ الحمد کہ آثار گرمی صحبت او مبرہن گردید۔ امید ہست کہ معاملۂ دنیا و ترقی آن نیز از این قسم نامرادان صورت پذیر گردد ع

باکریمان کارہا دشوار نیست

دستگیر مہیا و لوازم مہربانیہا درین مصائب کہ بہ میر انجیو از ایشان بہ وقوع آمد سبب ترفع درجاتِ دارین خواہد بود۔ والسلام۔

مکتوب صد و لوذدم۔ بخواجہ محمد شریف بخاری در ذکر مصیبتِ وصال حضرتِ ایشان

للہ الحمد۔ کتابتہائے برادرِ گرامی خواجہ محمد شریف کہ باین جانب فرستادہ بودند رسید و در جواب توقف رفت معذور خواہند داشت۔ درد و غم و ماتم کہ نصیب این مہجوران گردیدہ عذرے ہست۔ واضح جاے آن داشت کہ دیوانہ وار از ہمہ گسستہ سر بہ صحرای زدیم لیکن چہ باید کرد۔ نظام از عالم می رفت۔ خوش گفت ؎

زفرقتِ تو نہ مردم چہ لافِ مہر زنم
کہ خاک بر سرِ من باد و بر محبتِ من !

والسلام

تمام باشد

۲ جمادی الاخری سنہ ۱۳۳۱ھ

(کتب خانہ بلیغ المقابلہ از کتابے کہ در مدرسۂ محمدی مدراس بود نقل کردہ شد)

عصمن اللہ الرافۃ والعدل والجود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم ...... باب دوم

☆

الله نور السموات والارض

۱۲۸۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

گلشنِ وحدت

(مکتوبات شریف، خواجہ عبدالاحد وحدتؔ سرہندی ابن
خواجہ محمد سعید ابن حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم)

جمع کردہ: شیخ محمد مراد کشمیری

مرتبہ

مولانا عبداللہ جان فاروقی نقشبندی

نظر ثانی وتقدیم

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

(ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی، پی۔ایچ۔ڈی، ڈی لٹ)

۱۳۸۱

از ادب گرچہ دریں باغ نفس سوختہ شد
از گلے رخصتِ یک آہِ سحر یافتہ ایم
(وحدت)

وحدت کے گلستاں کا چمن حسن ہے تیرا
پھولا ہے نین بیچ بہارِ گل و نرگس
(ولی)

مقصودِ دل ہے اُس کا خیال لے ولی مجھے
جو مجھ زباں کا وِرد محمد مراد ہے
(ولی)

گلشنِ وحدتؒ

یعنی

مکتوباتِ حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
(ابن حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ)

جمع کردہ شیخ محمد مراد کشمیری علیہ الرحمہ

مرتبہ

حضرت مولانا عبداللہ جان فاروقی نقشبندی مدظلہ

بنظرِ ثانی

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں
ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی، ڈی لٹ
صدرِ شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی، حیدر آباد

سنہ ۱۳۸۶ھ
۱۹۶۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء) المعروف "شاہ گل" کے یہ مکتوبات موسوم بہ "گلشنِ وحدت" ان کے خلیفہ شیخ محمد مراد کشمیری علیہ الرحمہ کے جمع کئے ہوئے ہیں، اسی لئے ان میں سے اکثر و بیشتر انہی کے نام ہیں۔ ان کو مکتوب ۹ میں نقشبندیہ خلافت اور مکتوب ۲۲ میں نقشبندیہ سلوک کی تکمیل کے ساتھ ساتھ قادریہ سلوک کی خلافت کی بھی بشارت دی گئی ہے۔ مکتوب ۱۹ میں شیخ محمد مرادؒ کے بھائی شیخ محمد یوسف کشمیریؒ کو بھی اجازت کی بشارت ہے۔ مکتوب ۲ میں شیخ موصوف کے والد ماجد کا نام شیخ محمد طاہرؒ ملتا ہے۔ شیخ کے فرزند عبدالرشیدؒ کے نام مکتوبات ۸۲ - ۱۱۱ - ۱۱۲ ہیں۔ اسی طرح دوسرے فرزند محمد ولی کے نام بھی دو مکتوب ۷۹ - ۳ - ۱۰ ہیں۔ مکتوب ۱۲ میں شیخ کے کسی بھائی کے انتقال پر تعزیت ہے۔ مکتوب ۲۵ میں اسرار الفقر، نواقض الروافض اور تصنیف شریف تین ۳ کتابوں کے بھیجے جانے کی اطلاع ہے۔ ان میں سے آخری کتاب بھی پہلی دو کتابوں کی طرح حضرت خواجہ عبدالاحد وحدت رحمۃ اللہ علیہ ہی کی ہوگی جس کا ذکر اب کسی جگہ نہیں آتا۔ مکتوب ۱۲ میں حضرت وحدتؒ کے تیسرے صاحبزادے محمد جوادؒ کی شادی کا ذکر ہے اور اسی میں حضرتؒ کی والدہ ماجدہ کی علالت کا حال بھی ہے جن کی وفات کا ذکر مکتوب ۳۹ میں آتا ہے۔ مکتوب ۵۵ میں حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۱۵ھ / ۱۷۰۳ء) ابن حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کے نام مکتوب ۴۷ میں استفادہ کیا گیا ہے۔ پھر مکتوب ۴۸ میں ان کے وصال پر اظہار افسوس بھی ہے اور قطعۂ تاریخ بھی۔ مکتوب ۶۴ میں حضرت وحدتؒ نے سفر حج کیلئے روانگی کا ذکر کیا ہے اور یہ مکتوب انہوں نے اکبر آباد (آگرہ) سے بھیجا تھا۔ سنہ ۱۱۰۹ھ میں آپ نے حج کیا تھا اور واپسی بندرگاہ مخا سے مکتوب ۶۵ بھیجا ذکر مکتوبات ۶۶ - ۷۶ بھی اسی ذیل میں ہیں۔

سیاسی اعتبار سے جن شخصیتوں کا ذکر اہم کہا جا سکتا ہے ان میں سے شہزادی زیب النساء بنت اورنگ زیبؒ ہیں جن کے نام مکتوبات ۴۳-۴۷ ہیں۔ یہ مکتوبات حضرت وحدت نے حج (۱۱۰۹ھ / ۱۶۹۷ء) کے بعد لکھے تھے جبکہ شہزادی کی عمر ۶۱ سال کی ہو چکی تھی ـــــ شاہ فرخ سیر (۱۱۲۴ھ - ۱۱۳۱ھ) کے نام مکتوب ۱۰۶ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ باقاعدہ نقشبندیہ سلوک طے کر رہا تھا لیکن اس کے نام صرف یہی ایک مکتوب ہے اور حضرتؒ کا وصال ۱۱۲۶ھ میں ہوا ہے۔ اسلئے ظاہر ہے کہ بادشاہ کے ابتدائی دور میں یہ مکتوب لکھا گیا ہوگا ـــــ سیف خاں بن تربیت خاں بخشی کے نام مکتوب ۵۰ ہے۔ یہ شاہجہاں اور اورنگ زیب کے عہد میں پہلے کشمیر اور پھر الہ آباد کا صوبہ دار تھا۔ پہلے رند مشرب تھا اور فنِ موسیقی کا ماہر تھا۔ بلکہ اس فن پر اس نے ایک رسالہ راگ درپن لکھا تھا جو دراصل ایک ہندی کتاب کا فارسی ترجمہ مع اضافہ تھا۔ وہ شاعر بھی تھا اور ناصر علی سرہندی کو اس سے بڑی محبت تھی جو کہتا ہے:-

گفت و گوے طوطی از آئینہ می خیزد علی　　گر نباشد سیف خاں مارا نفس در کار نیست

مولانا عبداللہ جان صاحب مدظلہ (گرد می حضرت خیل۔ تھانہ۔ ملاکنڈ) کا بڑا کرم ہے کہ انھوں نے یہ مکتوبات عنایت فرمائے اور ان کی تصحیح فرمائی۔ کچھ اشعار اور عبارتیں اس عاجز نے بھی درست کرنے کی کوشش کی ہے۔ مولانائے موصوف کا خیال ہے کہ تاریخی طور پر کچھ مکتوبات کی ترتیب یوں ہوگی:- ۶۰ کے بعد ۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۶۴-۶۵-۶۶-۷۵-۷۶-۶۷-۷۷-۷۸-۷۹-
۸۰-۸۱-۸۷-۸۸-۹۰-۹۱-۸۹-۹۴-۹۵-۹۶-۶۱-۶۲-۶۳-۹۲-۹۳-۸۲-۸۳-
۸۴-۸۵-۸۶-۶۹-۷۰-۹۷-۹۹۔

ان مکتوبات کے مطالعے سے ادبی طور پر بھی بعض نئی معلومات حاصل ہوئی ہیں جنھیں ٭تعلیقات کے ذیل میں (صفحہ ۱۷۲ بعد) ملاحظہ فرمائیں۔

احقر غلام مصطفیٰ خاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی آلَائِہٖ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی أَنْبِیَائِہٖ لَاسِیَّمَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَأَتْبَاعِہٖ وَالرَّحْمَۃُ وَالْمَغْفِرَۃُ عَلٰی أَوْلِیَائِہٖ۔

اما بعد یہ مکتوبات حضرت دلیل اللہ خواجہ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔ وہ سنہ ۱۰۳۹ھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد بزرگوار خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید قدس اللہ سرہٗ سے علوم ظاہری کی تحصیل کے بعد علوم باطنی کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ والد ماجد کی وفات کے بعد مزید کمالات اور مخصوص نسبت کے حصول کے لیے آپ کے چچا عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو طلب فرمایا۔ اُس وقت آپ کے دل میں یہ تشویش تھی کہ اگر آپ اُنھیں قبلۂ توجہ بنائیں تو ممکن ہے جو نسبت اپنے والد خازن الرحمۃ سے ہے اُس میں کوئی فتور واقع نہ ہو جائے۔ اس موقع پر حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو بتایا کہ حضرت الیشان آپ کو ایک اہم امر کے لیے طلب کرتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ بلا واسطہ ان سے ملیں۔ لہٰذا اس ایما پر آپ حاضر خدمت ہوئے۔ انھوں نے فرمایا کہ آپ کو خازن الرحمۃ سے "نسبت معیت کامل" حاصل ہے۔ میں بطور تفصیل آپ کو توجہات[1] دوں گا۔

---

[1] مصنف عمدۃ المقامات نے چالیس توجہات کا ذکر کیا ہے لیکن خود حضرت ممدوح کے مکتوب ۱۹۵ میں پچاس کی تصریح آئی ہے۔

ان توجہات سے آپ کی نسبتِ سابقہ میں کوئی نقصان پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ ان سے آپ کے احوال میں مزید ترقی اور قوت پیدا ہو جائے گی۔

توجہات کا سلسلہ شروع ہوا چنانچہ چوالیس" توجہات ہونے کے بعد حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس اللہ سرہٗ کا وصال ہوا۔ اس جانکاہ واقعہ کے بعد آپ نے ایک دن روضۂ متبرکہ میں عرض کیا کہ توجہات موعودہ میں سے چھ توجہات باقی ہیں۔ امید ہے کہ وہ لطف و کرم سے پورے ہو جائیں — ارشاد ہوا کہ مزار پر آ کر متوجہ بیٹھیں۔ اور خلوت میں حاضر ہوں۔ چنانچہ آپ وقتِ خلوت میں مزار پر چلے جاتے اور استفاضہ کرتے — چھٹے دن جب توجہاتِ موعودہ کے اختتام کا دن تھا، آپ دوات اور قلم اپنے ساتھ لے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت نے اپنے دستخطِ مبارک سے لکھ دیا کہ "جو وعدہ عبدالاحد سے پچاس توجہات کا کیا گیا تھا ان میں سے چوالیس" بحالتِ حیات دی گئی تھیں۔ باقی چھ توجہات بہ ہیئتِ زندگی دے کر وعدہ پورا کر دیا گیا۔"

آپ نے یہ عبارت چچیرے بھائیوں کو دکھلا دی۔ انھوں نے اپنے والد بزرگوار کے دستخط پہچان لیے اور حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس خط کی پشت پر تحریر فرمایا ھٰذا ھُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْقَلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ۔

حضرت خواجہ عبدالاحد قدس سرہٗ تمام بھائیوں سے فضائل صوری و معنوی میں ممتاز تھے۔ بلند پایہ شاعر بھی تھے فصاحت و بلاغت، الفاظ کی رنگینی اور نازک خیالی میں آپ کو خاص مہارت حاصل تھی۔ آپ نے اپنے تخلص کو وحدت قرار دیا تھا۔ اس تخلص نے اتنی شہرت پائی کہ وہ زیادہ آپ کا لقب ہو گیا۔

حضرت وحدت رحمۃ اللہ علیہ دو دفعہ حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ مطہرہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا سے شرف یاب ہوئے۔ پہلی بار عمِ بزرگوار حضرت خواجہ محمد معصوم قدس اللہ سرہٗ کی رفاقت میں اور دوسری دفعہ حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمراہی میں تشریف لے گئے تھے۔

جس طرح نسبتِ قیومیت حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ سے حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ کو ملی تھی، اسی طرح حضرت عروۃ الوثقیٰ سے خواجہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہٗ کو ملی۔ اس منصب کے متعلق آپ کو کچھ بشارات ہوئیں جن سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا تھا کہ آپ کو بھی اس نسبت سے نوازا جا رہا ہے۔ لہٰذا آپ نے منصبِ قیومیت کی تحقیق اور ان بشارات کی تعبیر کے لیے حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں مراسلہ بھیجا۔ انھوں نے حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہٗ کی بشارات کا حوالہ دے کر اس طرح جواب دیا:-

"حضرت ایشان قدس اللہ سرہٗ روزے در مدینہ منورہ فرمودند کہ سرورِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر شدند۔ حضرت مجدد الف ثانی و حضرتین (علیہم الرحمہ) ہمراہ معلوم می شدند۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام بجانب حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ ملتفت شدند و از راہِ اکرام پیشانی ایشان را بوسیدند بعد ازاں بعزیزین متوجہ شدند و پیشانی ہر دو را نیز بوسہ دادند و بر جبینِ من نیز از راہِ عنایت بوسہ دادند۔ بعد ازاں بر جبینِ تو تقبیل نمودند

نیز فرمودند کہ خلعت کہ در برِ من بود دیدم کہ جدا شد و دیگر خلعت در برِ من بسیار عالی پوشانیدند و آں خلعتِ ثالث برائے تو عنایت کردند و ندا در دادند لہ تسنشدل

عَضُدَكَ بِاَخِيْكَ (اَلْمُرَادُ بِهٖ نِسْبَةُ الْقَيُّوْمِيَّةِ)

ہم روزے فرمودند ملہم شدم دربارۂ عبدالاحد ہر بشارت کہ دادہ ہمہ برحق است وبشارات ومژدہ کہ از درگاہ ما می خواہد بگو کہ دادیم .....

فرمودند کہ چنین معلوم شد کہ این منصب را گوئیا من وتو ہر دو آمادہ بودیم وہر دو مستور ومناسب آن مقام۔ لیکن من سبقت نمودم۔ فقیر واقعۂ خود را کہ دیدہ بود بعرض رسانید خورسندی تمام ظاہر نمودند۔ اجمال واقعہ آن کہ در قرب سلطان عالیشان در دست قلمدان گرفتہ استادہ ام دیدم والا سلطان قلمدان طلبیدہ نشستہ من در اصلاحِ قلم متوجہ شدم دیدم کہ مردے دیگر ہم در دست قلمدان دارد۔ او بر من سبقت گرفت۔ آخر ترا گفتند کہ چون او سبقت نمود تو چندگاہ منتظر باش۔"

(مکتوبات محمد نقشبند ثانیؒ حصہ دوم صفحہ ۳۱)

حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہٗ کی وفات کے بعد آپ کے معتقدین منصب قیومیت کا انتقال آپ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ اس لیے شیخ محمد مراد نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا۔ آپ نے مندرجہ ذیل جواب دیا۔

"وراثت کمالاتِ خاصۂ حضرت حجۃ اللہ قدس سرہٗ امریست معنوی۔ ہر یکے از یاران بخود منسوب می سازد تا حق بجانب کیست ودوستانِ فقیر فقیر را مخصوص می دانند دیگران دیگران را وحق متعالی است وہیچ حکم نمی تواند کرد زیرا کہ خود را اصلاً وقطعاً لائقِ آن امور عظام نمی داند۔ اگرچہ اشارات وبشارت آنجناب عطرِ مضمحہ کالنقش است برین معنیٰ کَمَا یُسْتَفْهَمُ مِنْ نَقْلِ الْبِشَارَاتِ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ۔" (گلشن وحدت ص ۔)

سلطان جہانگیر کے آخری عہد سے مغلیہ کے شاہی خاندان کا روحانی ربط دار الارشاد سرہند قائم رہا۔ سلطان اورنگ زیبؒ، شہزادہ کام بخش، شاہ فرخ سیر اور شہزادی زیب النساء بیگم وغیرہ

بیگمات کے نام خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں جن کے نام اس مکتوبات میں خطوط لکھے گئے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ کے فیوض سے خاندان مغلیہ اور اُن کے بہت سے امراء و رؤسا بہرہ مند ہوتے رہے۔

سلطان اورنگ زیب عالمگیرؒ جو اپنے وقت کے ایک بڑے متقی اور فاضل حکمران تھے اُنھوں نے خواجہ محمد معصوم قدس اللہ سرہٗ کی وفات کا قطعہ تاریخ خود اپنے حسنِ عقیدت سے اس طرح تالیف کیا ہے ؎

قیوم جہاں خلیفۃ اللہ — دانندۂ رازہائے مکتوم
در دائرۂ وجود تا بود — بودش بجہان مثال معدوم
تاریخ وصال او خرد گفت — "رفتہ زجہان امام معصوم"
۱۰۷۰ھ

سلطان اورنگ زیب نے اپنے ایک مکتوب میں علامۂ عصر حضرت محمد فرخ شاہ (حضرت خواجہ عبدالاحد کے بڑے بھائی) کو وہاں کی آب وہوا کی ناسازگاری بتا کر دارالحکومت میں آنے کی دعوت دی ہے:۔

"حامداً۔ از جانب این مبتلائے مغرور بشیخ محمد فرخ سلام خیر انجام برسد۔ چون آب و ہوائے آنجا راست نمی آید اگر تا اینجا بیایند بدنیست مشتاق دانند۔"

سلطان اورنگ زیبؒ کا ایک مکتوب حقائق آگاہ حضرت شیخ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام یہ ہے:۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ حَامِدًا۔ هَلۡ جَزَآءُ الۡاِحۡسَانِ اِلَّا الۡاِحۡسَانُ اَمَّا بعد سَلَامٌ عَلَیۡکُمۡ وَهُوَ مَعَکُمۡ اَیۡنَمَا کُنۡتُمۡ۔ مکتوب مرغوب سراسر افادہ تمام فائدہ رسید کمال نسبت

بخشید جزاکم اللہ خیراً فی الدارین۔ دواء کریمہ صدر فائدہ از احیاء العلوم اکثر بنظر درآمدہ نوشتہ فرستاد وفقنا اللہ وایاکم۔ اگر حرکت بسبب ازدیاد آزار نباشد چون اینجا مجمع اطباء است می توان آمد۔ والسلام۔"

ایک اور مکتوب عارف باللہ الصمد حضرت خواجہ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ کے نام یہ ہے:۔

ھو الاحد۔ من آنم کہ من آنم۔ بل کماہی ندانم حسنِ ظنِ عزیزان تو انم کہ شمارم توقع کہ بدعا یاد باشم۔"

سلطان نے خواجہ عبدالاحدؒ کے ایک مکتوب (شاید سفر حج کے موقع کا) جواب اس طرح دیا ہے:۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ الوداع الوداع والسلام۔"

بادشاہ کی طرف سے شہزادہ کام بخش نے حضرت خواجہ عبدالاحدؒ کو جواب دیا ہے:۔

"حقایق آگاہا! دعا نامہ کہ بخدمت حضور پرنور ارسال داشتہ بودند بوساطت شیخ نور الحق از نظرِ کیمیا اثر گذشت و بمطالعہ خاص اقدس اختصاص یافت مضمون حدیث شریف مستحسن افتاد کہ حسن خلق نصیب باد۔ آنہا کہ علم دارند و عمل نیز ازین قسم مقولات می توانند چیزے نوشت و آنان کہ عملے ندارند و علم نیز چہ نویسند۔ بہرحال شکر است باید کہ بدعاے خیریت خاتمہ مشغول باشند و قطعۂ قرطاس کہ درین ملفوف است محلے عطر خاص مقدس معلیٰ است۔ و شیخ نور الحق چون التماس رخصت نمودہ بود مرخص شد۔ والسلام۔"

بادشاہِ وقت محمد فرخ سیر کا ایک مکتوب عارف باللہ الصمد خواجہ عبدالاحد کے نام یہ ہے:۔

الحمد للہ۔ بعد سلام سنتِ اسلام معلوم نمایند آنچہ گفتہ بودند بعملِ ما ہست و از فضلِ ربانی امید است کہ از توجہِ باطنی و ظاہری آن حقایق آگاہ کشود باطنی این نیازمند را حاصل شود۔

زیادہ از حد اشتیاق مند دانند۔"

حضرت وحدت اپنے والد بزرگوار خازن رحمۃ خواجہ محمد سعیدؒ کے وصال کے بعد پورے چھبیس ۲۶ سال تک اُن کی مسندِ ارشاد پر جانشین رہے۔ بہت سے طالبانِ حق آپ کے چشمۂ فیض سے سیراب ہو کر مدارج عالیہ پر فائز ہوئے۔

آپ کی بہت سی تصانیف ہیں جو معروف و مشہور ہیں۔ لطائف مدنیہ[1]، حاشیہ بر بعضے اقوال تفسیر بیضاوی[2]، سلسلۃ الجواہر[3] در شرح چہل حدیث، خزائن المودہ[4]، منشور الدرر[5] فی فضائل السور، صحائف تسعہ[6]، برہان جلی[7]، بدایع الشرائع[8]، جنات ثمانیہ[9]، جنود اللہ[10]، سبیل الرشاد[11]، اسرار الجمعہ[12]، رسالہ منع سبابہ[13]، شرح رباعیات[14] حضرت خواجہ بزرگ، شواہد التجرید[15]، خیر الکلام[16]، مناجات کبیر[17]، مناجات صغیر[18]، قصص برحق[19]، نشر العطر[20]، فیض عام[21]، شرح کلمہ تسبیح[22]، شرح کلمہ تہلیل[23]، شرح کلمات[24] قدسی آیات مکاتیب مجددی۔ اسرار الفقر[25]، چہار چمن[26] اور رسالہ[27] در شرح بیت مشہور مثنوی معنوی ؎ علمِ حق در علمِ صوفی گم شود۔ این سخن کے باور مردم شود۔

حضرت وحدت کا وصال بروز جمعہ ۲۷ ذی الحجہ سنہ ۱۱۲۶ھ کو ہوا۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) اس وقت آپ کی عمر ۷۷ سال تھی۔ آپ کو حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ کی خانقاہ میں حوض کے قریب صفۂ متبرکہ کے جنوب کی طرف دفن کیا گیا۔ آپ کے مرقدِ اطہر پر قبہ بنایا گیا۔

خواجہ محمد اعظم کشمیری نے کتاب اشجار الخلد و اثمار الاشجار میں آپ کی تاریخ میں طویل قصائد و مراثی لکھے ہیں جن میں سے ایک قطعہ پر اکتفا کی جاتی ہے۔ ؎

کرد رحلت قطبِ ارشاد آنکہ بود　　در رہِ حق عارفان را مستند
از نسیم فیض نشگفتہ گلے　　ہمچو او در باغِ وحدت سربلند

منبعِ اسرارِ ذاتِ لَم یَلِدْ　　مطلعِ انوارِ اللہ الصَّمَدْ
از عنایاتِ ازل ذاتش سعید　　باکمالِ فضلِ معصومِ ابد
زد رقم اعظم بسالِ وصلِ او　　"ہادیِ دین بود شیخ عبدالاحد"

۱۱۲۶ ھ

آپ کے چار صاحبزادگان تھے جو سب کے سب درجۂ کمال تک پہنچے تھے:۔

(۱) حضرت ابوحنیفہؒ جو آپ کی وفات کے بعد چھ سال آپ کی خانقاہ کے جانشین رہے۔ وہ بڑے صاحبِ کشف تھے۔ تتمۂ مکتوبات میں یارانِ کشمیر کے نام بشاراتِ کشفی پر ان کا ایک مکتوب ہے۔ (۲) حضرت محمد تقی کمالاتِ ظاہری اور باطنی سے موصوف تھے۔ اپنے والد ماجد کی طرح طبع موزوں رکھتے تھے۔ (۳) حضرت محمد جوادؒ[1] جو حرمین الشریفین کے سفر میں اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ تھے وہاں وفات پا گئے۔ (۴) حضرت نورالحق علومِ ظاہری و فیوضِ باطنی سے ممتاز تھے۔

یہ مکتوبات موسوم بہ "گلشنِ وحدت" آپ کے خلیفہ مجاز شیخ محمد مراد کشمیری نے جمع کیے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ انھیں حضرت وحدت کے تمام مکاتیب دستیاب نہیں ہوئے۔ ان میں زیادہ تر وہی خطوط ہیں جو انھیں لکھے گئے تھے۔ وہ لوگ جو دُور دراز فاصلے پر رہتے تھے ان کے خطوط کا ملنا آسان کام نہیں تھا۔ سلطان اورنگ زیب نے جن مکاتیب کے جوابات دیے ہیں وہ بھی اس مجموعے میں نہیں ملتے۔ نیز حضرت وحدت کی روانیِ قلم اور ان کے فیوضات کے دائرہ کی توسیع سے پتا چلتا ہے کہ جامع مکتوبات کو تمام خطوط نہیں ملے ہیں۔

---

[1] عمدۃ المقامات میں محمد جواد کی بجائے محمد مراد لکھا گیا ہے۔ حالانکہ حضرت وحدت نے متعدد خطوط میں محمد جواد کو اپنا فرزند ذکر کیا ہے۔

اس مکتوبات کا قلمی نسخہ فقیر کے جدِ امجد حضرت جیو شاہ فضل احمد سرہندی قدس اللہ سرہٗ کی خانقاہ فضلیہ کے کتب خانہ میں موجود تھا۔ موصوف رحمۃ اللہ علیہ سلطنتِ مغلیہ کے زوال کے عہد میں ۱۱۸۵ھ مطابق ۱۷۷۳ء سرہند شریف سے ہجرت کر کے پشاور میں تشریف لے آئے۔ یہاں کے ہزاروں لوگ اُن کے فیوضاتِ باطنی سے سیراب ہوئے۔ اور سلخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲۳۶ھ کو ۸۴ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ کا مزار وہاں چوک ناصر خاں محلہ حضرت فضل حق رحمۃ اللہ علیہ میں واقع ہے

آپ کا انتساب باطنی حضرت شاہ محمد رسا رحمۃ اللہ سے تھا۔ اُن کا حضرت پارسا رحمۃ اللہ علیہ سے اور اُن کا حضرت شیخ عبید اللہ نیز حضرت خواجہ نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہما سے تھا پھر اُن کا حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ سے اور اُن کا امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ سے تھا۔

آپ کی اولاد امجاد نے سکھوں کے دورِ حکومت کے وقت سنہ ۱۲۶۲ھ (مطابق سنہ ۱۸۴۶ء) میں پشاور سے ہجرت کی اور مقام تنگی میں چند سال کے قیام کے بعد مریدوں کی خواہش سے تھانہ علاقہ سوات (مالاکنڈ ایجنسی) میں آکر آباد ہوئے

ایک دن یہ مکتوبات اور دیگر کتب میں اپنے اجداد کرام کے کتب خانہ میں فقیر کی نظر سے گزریں۔ دیکھنے سے ان کی اشاعت کا خیال پیدا ہوا، تاکہ بہت سے لوگ اس سے مستفید ہو جائیں۔ میں اخوی اعزی پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفٰی خاں کا ممنونِ احسان ہوں، جنھوں نے ازراہِ ایثار ان کتابوں (سوانح حیات خواجہ امیر سید کلال رحمۃ اللہ علیہ، مکتوبات حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی اور اس مکتوبات خواجہ عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ) کی اشاعت کی سعادت حاصل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مالی قربانیوں اور جانی کوششوں کو قبول فرما کر نجاتِ اُخروی کا ذریعہ بنا دے!

اس قلمی مکتوبات کا نسخہ ایک ایسے کاتب کا لکھا ہوا تھا جس میں بعض جگہ املائی غلطیاں پائی جاتی تھیں۔ تاریخی لحاظ سے تقدیم و تاخیر کا خیال نہیں رکھا گیا تھا۔ اور آیات کریمہ احادیث شریف اور عربی عبارتوں پر اعراب بھی نہیں تھے چنانچہ اس ناچیز نے حتی المقدور کوشش کی ہے پھر بھی سہواً غلطیوں کا احتمال ہے۔ اس لیے اللہ پاک سے معافی کا خواستگار ہوں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ وَتُبْ عَلَيْنَآ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ۔

ابوالامداد عبداللہ جان (کان اللہ لہٗ)
جانشین خانقاہ فضلیہ گڑھی حضرات
(ملاکنڈ ایجنسی)

مورخہ ۱۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۸۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُتَوَحِّدِ بِوَحْدَانِیَّتِہٖ۔ وَالْمُتَفَرِّدِ بِفَرْدَانِیَّتِہٖ۔ وَبِجَمَالِہٖ وَجَلَالِہٖ الْمُصِیْرُ اَخْلَاقَ عِبَادِہٖ بِاَخْلَاقِہٖ۔ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَحَبِیْبِہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ

بدان اَسْعَدَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِمَحَبَّتِہٖ وَبِمُتَابَعَۃِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کہ از طالبانِ فضلِ اللہ واز سالکانِ راہِ خدا اظہارِ بعضی من کشف و خوارق واحوالِ بعید از عقل معاد نیست و دور از کارِ صواب لیکن از آنچہ از مرشدِ خود فی حقہٖ و فی حقِّ غیرہٖ معلوم سازند آن را معتبر شناسند و از تشکیکِ مشککان خود را در شک نیندازند بلکہ ہمچون قولِ نبیِّ خود دانند کَمَا وَرَدَ اَلشَّیْخُ فِیْ قَوْمِہٖ کَالنَّبِیِّ فِیْ اُمَّتِہٖ۔ وَکُنْتُ مَامُوْرًا مِّنْ جَنَابِہٖ مَدَّ ظِلُّہٗ فِیْ کَتْبِ الْبِشَارَاتِ الَّتِیْ صَدَرَتْ مِنْہُ مَدَّ ظِلُّہٗ فِیْ حَقِّ الْمُحَرِّرِ۔ وَبِمُقْتَضَاءِ الْوَاقِعَاتِ الَّتِیْ ظَہَرَتْ مِنْہُ فِیْ حَقِّ الطَّالِبِیْنَ۔

آن مکاتیب کہ مشتمل بر بشارات و رموز و اسرار و معارف و دقائق غامضہ و حقائق عالیہ بودہ است از رشحاتِ قلم وفیوضاتِ منبع حقائق و معارف آگاہ جامعِ علومِ عقلیہ و نقلیہ عارف باللہ الصمد قطبی و مرشدی حضرت خواجہ عبدالاحد ابن خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید

ابن امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرهندی قدس الله تعالی اسرارهم که در حق مسترشدین انشا فرموده اند احقر العباد محمد مراد عفی عنه آنها را فراهم آورده هرگاه که معارف حضرت ایشان منبع از توحید شهودی بود نیز حضرت ایشان تخلص به وحدت داشت۔ لهذا این مکتوبات را به "گلشن وحدت" موسوم گردانیده شد۔

مکتوب اول

به حقایق و معارف آگاه مخدوم زاده محمد فرخ شاه صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ عنایت نامه سامی که متضمن انواع عنایات بود ورود آن عزیز و مکرم و مباهی گردید۔ سَلَّمَکُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَلٰی رُؤُوْسِ الطَّالِبِیْنَ صاحب من خبر میان علی رضا چنان اشتهار یافته که همراه والدهٔ خود شده به تعاقب سید و اهل خانه را نیز همراه آورده و با والده و اهل راه مواسات پیش گرفته خبر معتمد علیه نیست بعد تحقیق این مقدمات ان شاء الله العزیز مکرر معروض خواهند داشت۔ بیاراه طریق عنایتها فرمایند۔

مکتوب دوم

به ملا عبد الرشید صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔ مِنَ الْفَقِیْرِ عَبْدِ الْاَحَدِ اِلَی الْاَخِ الصَّالِحِ الْفَاضِلِ الْکَامِلِ عَبْدِ الرَّشِیْدِ اَفْقَهُ اللّٰهُ الصَّمَدُ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَنَا وَرَبِّ الْکَعْبَةِ بِطَلَبِ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ عَافِیَتَکُمْ وَاِسْتِقَامَتَکُمْ وَتَرَقِّیْ دَرَجَاتِکُمْ۔ وَنَرْجُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی حُسْنَ الْقَبُوْلِ وَالْاِجَابَةِ وَالْمَسْئُوْلُ الْمَامُوْلُ مِنْکُمْ اَنْ لَا تَنْسَوْنَا مِنْ صَالِحِ دَعَوَاتِکُمْ فِیْ اَفْضَلِ اَوْقَاتِکُمْ فَاِنَّ خَیْرَ الدُّعَاءِ دُعَاءُ الْاَخِ لِاَخِیْهِ ظَهْرَ الْغَیْبِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْفَتَی الْقَابِلَ الصَّالِحَ مُحَمَّدَ الْمُرَادَ فُتِحَ لَهٗ هٰهُنَا اَبْوَابُ الْفُتُوْحِ وَتَیَسَّرَ لَهُ التَّرَقِّیْ فِیْ دَرَجَاتِ الْوِلَایَةِ وَالْفَوْزِ بِاَنْوَاعِ الْمُرَاقَبَاتِ وَالْمُشَاهَدَاتِ وَالْاِلْهَامَاتِ وَالْاِحْسَانَاتِ وَاَنَّهٗ مَعَ هٰذَا یَاْخُذُ مِنْ عِلْمِ

الظاہر ایضاً سبقاً بعد سبق ویتعلم منہ ورقاً بعد ورق وسنزید المحسنین والحمد علی ذلک وعلی جمیع نعمائہ والصلوٰۃ والسلام علی المعاء اتقیائہ اصفیائہ واصفیائہ واحبائہ ثم السلام علیکم وعلی جمیع من اتبع الہدیٰ۔

مکتوب سوم۔

حامداً للہ ومصلیاً علی حبیب اللہ۔ از فقیر حقیر سلام بعد انجام مطالعہ نمایند اوصیکم بتقوی اللہ فانہ ملاک الامر وبدونہ خرط القتاد ثم المرجو من اخلائکم ان لا تنسونا من الدعوات الصالحات ونحن فی دعائکم والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ بخدمت اخوند جیو سلام رسانند وبجمیع اصحابی۔

مکتوب چہارم۔ بجامع مکتوبات محمد مراد در نصیحت ودعوات صدور یافت۔

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ من عبد الاحد السرہندی الی محمد المراد الکشمیری۔ اما بعد فانی اوصیک بتقوی اللہ فی السر والعلانیۃ وکلمۃ الاخلاص فی الرضاء والغضب وذکر اللہ عند کل حجر وشجر فاذا عملت صالحاً فاحمد اللہ علی ذلک واذا اکتسبت سیئۃ اعاذک اللہ فتب قریباً انہ تعالی قریب مجیب ولا تنسانی من دعواتک الصالحۃ کما لا انسیک رزقک اللہ الاستقامۃ علی الشریعۃ والطریقۃ ورقاک علی مدارج الحقیقۃ والسلام علی من اتبع الہدیٰ والسلام علی والدکم الاکرم وعلی اخیکم الاصغر وسائر بیوتنا۔

مکتوب پنجم۔ در بیان طلب بادشاہ برائے جواب مخالفین طریقۂ عالیہ وپشیمانی آنہا بجامع مکتوبات محمد مراد صدور یافت۔

اَلحَمدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِینَ اصطَفٰی۔ اَمَّا بَعدُ اُوصِیکُم بِتَقوَی اللّٰهِ وَالاِستِقَامَةِ عَلَی الشَّرِیعَةِ وَالطَّرِیقَةِ فَاِنَّ ذٰلِکَ مَلَاکُ الاَمرِ وَبِدُونِهٖ خَرطُ القَتَادِ وَاعلَمُوا اِنِّی فِی مَدَدِکُم وَمُشتَغِلٌ بِدَعَوَاتِکُم وَنَرجُوا اَن لَّا تَنسُونَا مِن صَالِحِ دَعَوَاتِکُم۔ دیگر استماع یافته باشند که فقیر به تقریب بعضے امور بدار الخلافه رسیده بود و سر و برگ آن نداشت که خلیفهٔ وقت را ببیند لیکن حسب تقدیر اتفاق واقع شد بلکه تا آنکه خلیفه خود طلب داشته و الطاف بسیار نمود۔ درین ولا از برہان پور چندے از حسود طریقهٔ احمدیه رسیده نزد خلیفه استغاثه کردند و گفتند که در مکتوبات شیخ احمد سرہندی مقدمات خلافِ شرع واقع است و تمام مریدان و خلفای ایشان معتقد آن مقدمات اند۔ و حالانکه آن مقدمات موجب الحاد و زندقه است و بعضے مکاتیب علیه که داخل اسرار اند از جمله متشابهات و مأوّلات برآورده در آورد و افشا دادند۔ چون مقدمات ابله فریب می گفتند و بظاہر خود را رافع بدعات می نمودند مردم اوّل وہله از جا می رفتند و توحش می نمودند۔ اما عزیزان و بزرگان بعد از تأمّل ردّ بلیغ آنها نمودند۔ چون این گفت و گو بسیار بلند شد و ارباب عدالت را مردمان شورانیدند و بظلِّ الٰہی بارہا خبرہا رسانیدند۔ ظلّ الٰہی به فقیر حکم فرستادند که بجاے جواب مقدمات و حل عبارات جدّ شریف خویش در مسجد غسلخانه حاضر شوند۔ فقیر در جواب نوشت که حاشا و کلّا که در کلام جدّی رضی اللّٰه عنه سر موے مخالفت شرع باشد۔ اگرچه به حسب ظاہری مخالف فہم نماید و دقائق مشائخ عظام را بسا است که مثل ما کوته فہمان درک ننمایند و در مذاکره و مطارحه آوردن زیبا نیست۔ آنچه از کلام بزرگان در فہم ما در آید فَعَلَی الرُّؤسِ وَالعَینِ۔ و آنچه بفہم ما نه در آید و مخالف شرع شریف نماید حقیقت علم آن را حواله

به علمِ الٰهی می نمائیم و سرِ موی مخالفتِ شریعتِ غرا تجویز نمی نمائیم۔ پس فقیر را از سوالِ حقیقتِ آن امور و مذاکره مجلسِ ظاهری معاف فرمایند۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ که ظلِّ الٰهی صاف شدند و ازین گفت و گو بالکل درگذشتند۔ بعد از ان بعضے خوانین را بعذر خواهی این طلب پیشِ فقیر فرستادند و فرمودند که ما بشما نَعُوْذُ بِاللّٰہِ قضیه نداشتیم و اینجا محکمه نبود۔ اگرچه قاضی حاضر بود۔ اما برائے حلِ بعضے مسائل بود۔ چون نیامدند ما هم بانو تکلیف نمی دهیم اگر سوالے خواهد بود نزدِ شما نوشته خواهیم فرستاد۔ این گفت و گو پیش از شهر رمضان بود و الی یَوْمِنَا هٰذَا که دوم شوال باشد هیچ گفت و گو نه شده و معاندان هم پاره پشیمان شدند۔ اگر کسے خلافِ این روایت کند اعتبار ننمایند که طریقهٔ علیه احمدیه را عزت مِنَ اللّٰہِ است وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔ چند روز فقیر درینجا است ان شاء اللّٰہ تعالیٰ۔ بعد از چند روز متوجه دار الارشاد خواهد شد۔ والسلام۔ بخدمت والد ماجد سلام خیر انجام رسانند و یارانِ طریق و عبد المؤمن را سلام رسانند۔ محمد یوسف به دعوات مخصوص است

مکتوب ششم۔ به ملا محمد مومن و ملا محمد هاشم صدور یافت

عَلَيْكُمْ بِصُحْبَةِ الصُّلَحَاءِ وَالْفُقَرَآءِ سِيَّمَا مُحَمَّدُ الْمُرَادِ۔ فَاِنَّهٗ يَأْخُذُ مِنْ صُحْبَةِ الْفُقَرَآءِ حَظًّا وَّافِرًا وَّيَلِيْقُ بِصُحْبَةِ الطُّلَّابِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ اشعارِ رنگینِ محمد هاشم ذوقین ساخت۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب هفتم۔ به شیخ محمد مراد نوشته است۔

مکرر نامجاتِ محبت اخوی محمد مراد رسید قاصد حال خیلے مستعجل بود۔ به تفصیل جواب نتوانستیم پرداخت مجملاً آنکه سررشتهٔ طریقت و شریعت را مَا دَامَ النَّفَسُ فِي النَّفْسِ از دست نه دهند۔ و متتبع آثارِ سلف باشند و این خیرخواه را غافل از دعوات و توجهات

بل بشارات ندانند۔ اما استقامت آن ہست کہ بندۂ بشارات نباشند کہ این داخل اجر ہست در دار العمل۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰہِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ لَاٰتٍ۔ بشارتے کہ از شیخ شرف الحق نوشتہ اند خیلے بلند ہست۔ امیدوار باشند تفصیلِ آن بمشافہہ تعلق دارد۔ والٰہی میسر باد۔ دیگر شنیدہ شد کہ شما بہر احتیاط قرأت نماز بہ مسجد ادا نمی کنند۔ احتیاط زیادہ باد۔ اما جماعتِ اولیٰ را در مسجد حتی المقدور از دست ندہید و اگر بالفرض شبہہ قوی ماندہ باشد منفرداً اعادہ کنند۔ ھٰذَا طَرِیْقَتُنَا وَالسَّلَامُ۔ بہ والد ماجد سلام خیر انجام رسانند۔ اگر ترجمہ کتاب نواقض الروافض میسر شدہ باشد ارسال دارند شیخ عبد المجید سلام می رسانند۔

مکتوب ہشتم۔ بہ شیخ محمد یوسف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَنْعَمَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ وَاٰلِہِ الْاَکْرَمِ۔ اَمَّا بَعْدُ ھٰذَا الْمَرَامُ اخوان کرام اولو المجد والاحترام میان محمد ہاشم و میان محمد مؤمن۔ از احقر الانام سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ۔ یاران عظام اوقاتِ عزیز را صرف بہم عزیز نمودہ امیدوار عنایت ازلی باشند و در روزکی چند سرگرم مجاہدہ بودہ بفوز عظیم ممتاز گردند وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ نص قاطع ہست فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔ اخوی میان محمد ہاشم اشعار رنگین در مدح آنحضرت تالیف نمودہ ارسال نمودہ بودند۔ کرم کردند و تصدیعہ کشیدند۔ قابل ذم را خلعت مدح پوشانیدند کریم مطلق روز قیامت بثناے جمیل مکرم سازد والسلام علی خیر الانام۔

مکتوب نہم۔ بہ شیخ محمد مراد صدور یافت۔

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ اما بعد فان
الاخ الصالح الفاضل محمد المراد الكشميري لما اختار صحبة الفقراء ولازم
طريقتهم وداوم على اذكارهم واشغالهم حتى لاح عليه آثار السعادة
والكرامة ونال حظا من الفناء والبقاء وتشرف بالمشاهدات والمكاشفات
والتجليات وما يعتد به الاكابر في المناقب لكمالات بل وصل الى ما
اختص به المشائخ النقشبندية قدس اسرارهم بل وصل الى ما
اختص بالسادات الكرام الاحمدية رضي الله تعالى عنهم وافاض على
الطالبين بركاتهم اجزت له بعد الاستخارة والاستيذان من مشائخ
تعليم الطريقة النقشبندية للطلاب وتسليكهم سبيل الرشد الى
رب الارباب وذلك بشرط الاستقامة على الشريعة المصطفوية لا
يجاوزها بر ولا فاجر على صاحبها الصلوة والسلام رزقه الاستقامة
والرشد والر   أنا الفقير عبد الاحد ابن الشيخ الكامل الشيخ
محمد سعيد   ابن الفاروقي الحنفي السرهندي قدس الله سره
الاسنى۔ والسلا   م على من اتبع الهدى

مکتوب دہم۔ به شیخ محمد مراد در بیان عزا پرسی والده و بشارات و احوال شیخ محمد یوسف و شکایت بعضی طلبا صدور یافت۔

حامداً لله ومصلياً على حبيبه وآله۔ اما بعد۔ سلام خیر انجام، حضر الانام
اخوی اعزی حقایق آگاهی شیخ محمد مراد اوصله الله الی اعلی الرشاد مطالعه نمایند احوال
این شکسته بال بلله المتعال که موجب ثنای حضرت ذی الجلال است وکثیراً ما متوجه الیکم

دُعَاءً وَّتَضَرُّعًا اِلٰی اَنْ جَاءَ نَا فِیْ حَقِّکُمْ بِشَارَاتٌ وَّاِشَارَاتٌ وَالْمَرْجُوُّ مِنْکُمْ اَنْ لَّا تَنْسَوْنَا مِنْ دَعَوَاتِکُمْ فِیْ خَاصَّۃِ اَوْقَاتِکُمْ۔ مخدوما پیش ازین ہم نوشتہ واکنون ہم می نویسد کہ از ارتحال والدہ ماجدۂ شما خاطر دوستان حزین گردید۔ اَمَّا سُنَّۃُ اللّٰہِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِہٖ۔ اکنون از صبر وشکیبائی چارۂ نیست وجز امداد واحسان دربارۂ آن محتاج طریقۂ مرضیہ نہ۔ فقیر ہم در اوقات مَوْجُوَّۃُ الْاِجَابَۃِ آن مرحومہ را یاد وشاد می نماید وبثواب ختم کلمۂ طیبہ امداد واعانت می نماید وآثار نیک می فہمد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

احقر درباب شما از قطب الاقطاب حضرت خواجہ جیو سلمہ اللہ بشارت خواستہ بود۔ بعد از توجہ فرمودند کہ انوار حقیقت کعبہ وولایت احمدی کہ از عنایات خاصہ آن حضرت مفہوم می شود درباب صلاح آئین شیخ محمد یوسف احقر دریغ توجہ وتصرف نہ نمودہ چنانچہ آثار نیک ظاہر شدہ وکیفیات خاص کہ از لوازم طریقۂ انیقہ احمدیہ است ورود یافتہ روز رخصت بخدمت قطب الاقطابی بردہ بود۔ بعد از توجہ فرمودند کہ از ولایت کبریٰ خارج مفہوم شد وقطع نظر ازین منتہی النسبت او علو عجیب دارد وانوار نسبت وانتشار در آفاق [illegible] واستعداد عالی ظاہر گردید وزیر قدم حضرت نوح علیہ السلام مفہوم گردید وَزَادَہٗ [illegible] فَاَوَدُّ وُقَامًا اگر بخاطر شریف شما خواہد آمد اجازت ہم خواہد داد۔ دیگر بعضے مکاتیب نو [illegible] جدید واشیای دیگر نوشتہ آوردہ است بمطالعہ خواہد درآمد عجب نیست کہ خواجہ جیو درین نزدیکی بجانب کشمیر تشریف می آمند۔ ومحتمل کہ احقر ہم رفاقت نماید۔ دو مانع فقیر را پیش آمدہ است۔ اگر ازین ہر دو فارغ البال گردید اغلب کہ خواہد عزم نمود۔ ایام کدخدائی محمد جواد بر نزدیک وبعضے لوازم ضروریہ مفقود۔ دوم کوفت والدہ ماجدہ سلمہا تنہا شما ہم بدعوات ظہر الغیب ممد باشید کہ حق سبحانہٗ ایشان را صورت بخشد وامر خیر انجام یابد واین سفر بطریق احسن میسر آرد کہ احقر مشتاق لقای شما ست۔

دیگر تحفہا کہ از کشمیر مصحوب محمد یوسف مرسل شدہ بود ہر ہمہ دل پذیر بود تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنْکُمْ از والدۂ معنویۂ خود مع سائر فقیر زادہا سلام خیر انجام مطالعہ نمایند ع

از ہر چہ می رود سخن دوست خوشتر است

مسموع شدہ باشد کہ راہوئی از ما شکست و بدیگران پیوست حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ آنچہ معقول این دور از کار شدہ آن است کہ اَخْطَأَ الطَّرِیْقَ وَضَلَّ عَنِ السَّبِیْلِ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّہَا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی۔ جناب قطب الاقطاب سلمہ ربہ سلام رسانیدہ اند۔ بخدمت کمالات پناہی اخوند جیو سلام خیر انجام موصول باد بہ اہل ارادت و مودت سلام برسانند محبت آثار ملا عبد المومن سلام خوانند فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّ الْاَمْرَ اَشَدُّ مِنْ اَنْ یَّتَصَوَّرَ وَالسَّاعَۃُ اَمَرُّ مِنْ اَنْ یَّتَحَرَّرَ اَزِفَتِ الْاٰزِفَۃُ۔ لَیْسَ لَہَا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کَاشِفَۃٌ۔

مکتوب یازدہم۔ در بیان احوال و بشارات با حقر محرر محمد مراد صدور یافت۔

از این مسکین محمد مراد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ درین ایام بعضے عنایت الٰہی درباب خود مشاہدہ نمودہ کہ در ایام سابق گویا عشر عشیر آن حاصل روزگار نبودہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ از جملہ عنایات مذکورہ بشارت سابقیت است کہ منطوق کریمہ اَلسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ الْاٰیَات است دہم بشارت آن قبولیت خاص کہ مقبول آن مقبول حق باشد و مردود آن مردود حق بود دہم بشارت مغفرت خاص یعنی دخول در بہشت بے حساب و بے عذاب مَعَ اَلْفٍ مِنَ الْاَتْبَاعِ اَوْ بِزِیَادَۃٍ میسر آمد وَالْاَصْحَابُ وَالْاَحْبَابُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ دَاخِلُوْنَ فِی الْبِشَارَۃِ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ درباب توفیق آثار عبد الرحمن مہربانی نمایند۔ فضائل پناہ اخوند جیو سلام

و والدِ ماجدِ شما مرقوم شده شاید که نه رسیده الحال نیز می نویسد که شما خدا آگاه و والد شما واقفِ راه را احتیاجِ نصیحت نیست۔ اما این قدر می نویسد که هر چند مصیبت بزرگ تر اجر عظیم تر۔ و در وقت توجه بروحِ مرحوم را منفرح یافته شد و مددے هم نموده شد۔ وَالْغَیْبُ لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔ به والد ماجد و برادر سلام رسانند اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ بَیْتِهِمْ الْأَمْنَ وَالْأَمَانَ وَالْإِیْمَانَ وَوَسِّعْ فِیْ أَرْزَاقِهِمْ۔ وَأَعْمَارِهِمْ۔ اٰمین۔ به سائر اهلِ طریقه سلام رسانند محمد یوسف به دعا مخصوص است۔

مکتوب بیست و نهم۔ در بیانِ علوّ بشارت و دعوات به مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ از این مسکین محمد مراد وَفَّقَهُ اللّٰه بعد از اشتیاق معلوم نماید که خاطر همواره متعلق اخبار فرخنده آثارِ شما می باشد خواهان ترقیاتِ شما می بود۔ از ارسال نامجات دریغ نه دارند و به دعوات ظهر الغیب ممدِ این خاکسار باشند۔ بعضے بشارات از عالمِ غیب در بابِ این مسکین ظاهر شده از جمله اسرار لازم الاستتار است۔ اَلْمِنَّةُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔ إن شاء اللّٰه مشافهةً مذکور خواهد شد۔

مکتوب سی ام۔ به کمینهٔ درویشان مؤلف صدور یافته در بیانِ طلبگاری فقیر۔

مِنَ الْفَقِیْرِ عَبْدِ الْأَحَدِ إِلَی الشَّیْخِ مُحَمَّدِ الْمُرَادِ۔ أَمَّا بَعْدُ۔ سلامِ خیر انجام به آن برادرِ گرامی موصول باد۔ احوالِ شکسته بال موجبِ ثناے جمیلِ مطلق است۔ وَالْمَسْئُوْلُ مِنْهُ سَلَامَتُكُمْ وَعَافِیَتُكُمْ وَاسْتِقَامَتُكُمْ۔ مخدوما اگر اذنِ والد میسر آید سیرِ هندوستان مغتنم شمارند۔ اگرچه رابطهٔ معنوی فیما بین قوی است نزدیک و دور اینجا کالْمُسَاوِی است اما صحبت صحبت است وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔ ملا محمد یوسف سلام خیر انجام مطالعه نمایند فضائل دستگاه اخوند جیو را سلام رسانند۔

مکتوب سی و یکم۔ به احقر مؤلف محمد مراد صدور یافته در بیان رحلت والدهٔ خویش غفر الله لهما۔

حَامِدًا لِلّٰهِ ازین فقیر اخوی شیخ محمد مراد سلام خیر انجام مطالعه نمایند بمکتوب شریف که بعد از رسیدن محمد یوسف نوشته بودند وصول یافت در کیفیتهاے آن جاے اطلاع داد۔ زَادَكَ اللّٰهُ ضِيَاءً وَّنُوْرًا وَّرُشْدًا ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا۔ مخدوما قاصد مستعجل بود در روز روزِ جمع بنابر آن به زواید نه پرداخت اگر خواستِ حق جلّ و علیٰ مطابق آید به تفصیل بعضے مقدمات حقایق خواهد پرداخت۔ و در باب عصمت سرشت والدهٔ ماجده غفر الله لهما که ازین دار رحلت نموده اند ما فقرا را محزون ساخته به دعوات و استغفار ممد باشند۔ و اسلام محمد یوسف و سائر اهل طریقه سلام خوانند و اشعار رنگین دلبر محمد هاشم ذوقین ساخت جَزَاهُ اللّٰهُ خَيْرًا وَّرَزَقَهُ اللّٰهُ الْبَرَكَاتِ۔ از سائر فرزندان و برادران سلام خیر انجام مشاهده فرمایند۔

مکتوب سی و دوم۔ در بیان اخبار سیر پوربث در استحکام رابطهٔ معنوی و تطلب اخوی شیخ محمد یوسف به احقر مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ معلوم سعادت مند نشاتین شیخ محمد مراد باد که احوال خیر اندیش موجب هزاران محامد الٰهی است فَالْمَسْئُوْلُ مِنْ حَضْرَةِ قُدْسِهٖ عَافِيَتُكُمْ وَاسْتِقَامَتُكُمْ وَتَرَقِّیْ دَرَجَاتِكُمْ۔ مخدوما چندگاه است که نوشته شریف به فقرا نه رسید و مدتے است که رقیمهٔ فقرا هم به آن برادر عزیز نه رسیده باشد بسیاری راه و کمیِ واردین عذر خواه است۔ رسوم ظاهر نزد اهل باطن چندان اعتبار نه دارد همان رابطهٔ قلبی که خارج تکلف و تصنع است قیمت دارد۔ اگر آن معنیٰ برجا است هیچ غم نیست و اگر عیاذًا بالله عنه در نسبت معنوی فتور رفت فَاِذًا لَا يَنْتَفِعُ الْكُتُبُ وَالرَّسَائِلُ بحمد الله رابطهٔ باطنی و مجانستِ معنوی فیما بین محکم است فَاِذًا لَا يَفْتَقِرُ اِلَی التَّكَلُّفَاتِ نعم

قَدْ يَنْفَعُ مِثْلُ هٰذِهِ الْأُمُوْرِ لِأَرْبَابِ الذَّوْقِ وَالْحُضُوْرِ وَغَايَتُهُ اَيْضًا حَسَنَةٌ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْنَا وَاِلَيْكُمْ۔ دیگر معلوم شریف باد کہ احقر مع اخی الاکبر شیخ سعد الدین مع بشارات غیبی بہ ملک پورب رسیدہ است۔ این جا صوبہ دار خان ذی شان اند گاہ گاہ صحبت ہم واقع می شود۔ بعضے خدمات فقرا بجا آوردند وفقہ اللہ۔ و ہمشیرہ زادہ خان مذکور میر محمد نجیب بہ احقر نسبت ارادت و اخلاص بدرجہ دارند کہ فوق کمتر باشد۔ آن قدر خدمات فقرا نمودہ کہ در نوشتن نہ گنجد۔ شما ہم بہ ایشان آشنا باشید و بہ دعا خیر ممد و معاون ایشان باشید والسلام۔ بخدمت فضائل پناہ اخوند جیو سلام رسانند۔ اخوی محمد یوسف سلام خوانند از ابو حنیفہ سلام خوانند۔ از محمد جواد نیز۔ اگر محمد یوسف برسند خیلے بر جا است۔

مکتوب سی و سوم۔ بہ احقر محمد مراد در بیان عزم سیر کابل صدور یافت۔

اخوی اکرمی حقائق آگاہی شیخ محمد مراد، سلام خیر انجام مطالعہ فرمایند۔ بہ حال قیمہ محمد ہاشم باید کہ توجہ شافی نمایند تا بحق خود برسد۔ و عزم سفر کابل بہ ہمان حال است۔ اما غرہ شہر ربیع الثانی برائے کوچ مقرر نمودہ بشد۔ و استخارہ ہا ہم راہ دادند۔ اغلب کہ سیر واقع شود و یحتمل کہ موقوف شود۔ والسلام علیکم۔ شیخ محمد یوسف طالب سلام خیر انجام خوانند۔ شیخ عبد المومن۔ و شیخ محمد ہاشم و سائر اہل طریق سلام خوانند۔

مکتوب سی و چہارم۔ بہ کمینہ محمد مراد در بیان طلب برائے سیر کابل برفاقت قطب عالم صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ اَمَّا بَعْدُ۔ ازین حقیر تمام تقصیر سلام مودت انجام بہ اخوی اعزی فضائل مآبی شیخ محمد مراد موصول باد۔ مخدوما امروز سہ شنبہ پانزدہم شہر ربیع الثانی است داخل سرائے اورنگ آباد کہ دو منزلے از لاہور بجانب سرہند است فرود آمدیم و دو سہ مقام نمودہ روانہ دار الملک کابل می شویم انشاء اللہ سبحانہ،

راسرگرمِ شغلِ باطن و استقامتِ ظاهر دارند۔ درحینِ نوشتن نظر بر باطنِ شما اُفتاد حضورِ خاص مفہوم گردید۔ و معنیٔ دیگر که مناسبِ مناصبِ خدمتِ باطنی آن دیارست متوہم شد۔ چون واضح ترگردد ان شاء الله مرقوم نموده آید۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ شیخ محمد یوسف باشما در نظرِ کشفی مشابه بسیار ظاهر می شود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ مشارٌ الیه جمیع اہلِ طریق سلام خوانند بخدمت فضائل پناه اخوند حیو سلام خیر انجام رسانند از برادرانِ گرامی و فرزندانِ خرد مُلّا فتح محمد سلام خوانند۔

مکتوب سی و ہفتم۔ به احقر مؤلف در بیانِ تحریص بر خدمتِ پدر و در بشارتِ استقامت و طلبِ رساله تالیفِ حضرت محمد فرخ شاه قدس سرهٗ در منعِ غنا نوشته اند۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ محبوبُ القلوبی شیخ محمد مراد اَرَادَهُ اللّٰهُ بِالْخَیْرِ وَ اَوْصَلَهٗ کَمَا لَا فَوْقَ الْکَمَالِ در مراتبِ قربِ الٰہی مترقی باشند۔ صحیفهٔ مودت وصول یافته مسرور ساخت اَلْمِنَّةُ لِلّٰهِ بر جادهٔ شریعت و سجادهٔ طریقت استقامت دارند و از یادِ فقرائے بابِ الله غافل نیستند۔ توقع که در اوقاتِ مرجوّة الاجابت به دعوات ظهر الغیب ممد و معاون این خاکسار باشند۔ و احقر را نیز از دعوات و توجہات در بابِ خویش غافل نه فہمند۔ و در سعی ترقیاتِ خود تصور نمایند زَادَكَ اللّٰهُ مِنَ الْکَمَالَاتِ الْاَحْمَدِیَّةِ۔ دیگر در بابِ حاملِ مکتوب دستگیری تمام فرمایند تا مبلغ او حصول یابد۔ دیگر خدمتِ والد شریف درین ایام نیز بر شما لازم است رضائے فقرا نیز درین تصور نموده ہیچ دقیقه فروگذاشت نه نمایند اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ۔ به والدِ ماجدِ خود سلامِ احقر الانام رسانند۔ در حصولِ مبلغ حاملِ رقیمه توجه تمام نمایند۔ به محبت آئین شیخ محمد یوسف سلام برسد و به سائر اہلِ طریقه سلام رسانند۔ شیخ خلیل الرحمٰن سلام می رسانند۔ و فرموده اند که رساله بابت حرمتِ غنا تصنیفِ برادرم مولوی

اگر توانید فقرا را در راه یا در شهر کابل دریابید۔ زیاده چه نویسد رَزَقَکُمُ اللّٰهُ التَّقْوٰی وَ الْاِسْتِقَامَةَ وَالنُّصْرَةَ وَالْوُصُوْلَ اِلٰی اَعْلَی الدَّرَجَاتِ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ اخوند حیو سلام خیر انجام موصول باد۔ اخوی شیخ محمد یوسف سلام خوانند وکذٰلِکَ جَمِیْعُ اَهْلِ الطَّرِیْقِ۔

مکتوب سی و پنجم۔ به احقر محمد مراد صدور یافته در بیان وصول به شهر کابل و از سفر درگذر فرمودن۔

حَمْدًا لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔ اخوی اعزی حقایق آگاهی شیخ محمد مراد سلام خیر انجام مطالعه نمایند۔ مخدوما امروز که روز جمعه ششم ماهِ رجب باشد هم ششم روز است که داخل شهر کابل شده ایم۔ و در راه انتظار کشیدیم۔ اکنون هم فی الجمله هست لیکن در راه خیلے تصدیعها است نمی خواهم که شما زیر بار شوید و در راه ایذا کشید۔ و در وقت رفتن به هندوستان اگر میسّر شد به کشمیر هم عبوری نمائیم۔ امّا چون ضعیفات همراه اند خالی از تأمّل نیست۔ بارے تا چه شود فقیر تا عید رمضان درین ملک هست۔ بعد از نمازِ عید ان شاء الله متوجه حضرت سرهندی شود والسلام علیکم وعلیٰ سائر من اتبع الهدیٰ۔ اخوی محمد یوسف و سائر یاران سلام خوانند۔

مکتوب سی و ششم۔ در بیان بشارتِ مداریت و استقامت و تحریص ارشاد و مناسبت شیخ محمد یوسف به شیخ خود در امور باطن و مَا یُنَاسِبُهٗ به مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ امابعد۔ مدتے می گذرد که ازان یار سعادت آثار نامهٔ مفصل نه رسید۔ و مشتاقان را مسرت تازه نه رسانیده قریب دو ماه است که یک مکتوب مرغوب رسیده بود در بعضے اذواق و احوال ایشان اطلاع داده۔ الحمد لله والمنة که بر شریعت و طریقت بحقیقت استقامت دارند و از حدوث حوادثِ دوران از جا نمی روند۔ این حقیر از احوالِ خیر مآل شما غافل نیست امیدوار ترقیاتِ شایسته باشند و یاران طریق

شیخ محمد فرخ شاہ جیو برائے ما نویسانیدہ ارسال دارند البتہ چنین کنند۔

مکتوب سی و ہشتم۔ بہ کمینہ مؤلف در بیان مراجعت از سیر کابل و در تحریص خدمت پدر۔

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ اما بعد سلام شوق التیام احقر الانام بہ آن فضلت مقام طریقت انتظام اعنی شیخ محمد مراد احیہُ اللہ العزیز العلام موصول باد۔ بحمد اللہ کہ فقرائے باب اللہ مشمولِ عنایتِ الٰہی بہ کلبۂ نامرادی رسیدند۔ و از شدائد سفر کثیر الخطر رہائی یافتند اشتیاقِ دریافتِ ایشان دامن گیر ماند۔ اَلْخَیْرُ فِیْ مَا صَنَعَ اللّٰہُ۔ خدمتِ والد ماجد را از ممدات و معدات ترقی فہمند۔ ہمانجا بہ ذکر الٰہی و بہ فکر منزل نخستین سرگرم باشند اگر ملاقات مقدر ہست حق سبحانہٗ سببے خواہد برانگیخت۔ بہر تقدیر بہر حال با ہمہ کس با او باش۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی۔ اخوی شیخ محمد یوسف تحیات خوانند۔ بہ سائر اصحاب طریقہ سلام برسد۔ بخدمت اخوند جیو سلام رسانند۔

مکتوب سی و نہم۔ در بیان رحلت والدۂ ماجدۂ خویش و ترغیب بخدمت مخدوم زادہ عالی منقبت شیخ محمد صبغۃ اللہ سلمہُ اللہ کہ بہ کشمیر قدوم میمنت لزوم فرمودہ بودند بہ مؤلف احقر صدور یافتہ

حَامِدًا لِلّٰہِ وَمُصَلِّیًا عَلٰی اَسْعَدِ السُّعَدَآءِ وَعَلٰی اٰلِہِ التُّقٰی وَصَحْبِہِ الْاَتْقِیَا

اما بعد سلام خیر انجام احقر الانام بہ اخوی تقویٰ شعار محمد مراد زادہُ اللہ بہ خیراً کثیراً موصول باد احوالِ فقرائے باب الرحمانی مجاورانِ روضۂ حضرت مجدد الفِ ثانی رضی اللہ عنہ موجبِ ہزاران محامدِ الٰہی ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ عَافِیَتَکُمْ وَتَرَقِّیْ دَرَجَاتِکُمْ۔ مخدوما نَحْنُ فِیْ دَعَوَاتِکُمْ وَنَرْجُوْ مِنْکُمْ اَنْ لَّا تَغْفُلُوْا مِنْ دَعَوَاتِنَا رَزَقَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ رِضَاءَ الْکَامِلِ الشَّامِلِ اٰمِیْن۔ دیگر جناب مخدوم زادہ بزرگ شیخ صبغۃ اللہ آنجا تشریف می آرند مکرر بخدمتِ ایشان رسیدہ رضامندیِ ایشان حاصل نمایند و سعادت خود دران

دانند۔ ملا محمد یوسف و سائر اہل طریقہ سلام خوانند۔ مخدوما! ششم ربیع الاول حضرت والدہ ماجدہ بہ دار البقا رحلت نمودہ اند۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ بہ دعا و ختم و استغفار ممد و معاون باشند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

مکتوب چہلم

در طلب احقر مع شیخ محمد یوسف بہ دار الارشاد و ترغیب سلسلۂ احمدیہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ اما بعد مدتے مدید و عہدے بعید برآمدہ کہ ازان اعز اکرم صحیفہ شریفہ ورود نیافتہ و مشتاق را بہجت تازہ نہ رسانیدہ مانع جز اشتغال باشغال مباد۔ اُوْصِيْكُمْ وَالنَّفْسَ الْغَافِلَةَ اَوَّلًا بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالْاِقْتِفَاءِ بِاٰثَارِ اَهْلِ اللّٰهِ لَا سِيَّمَا النَّقْشَبَنْدِيَّةِ الْعَلِيَّةِ سِيَّمَا الْاَحْمَدِيَّةِ الْقُدْسِيَّةِ قَدَّسَ اللّٰهُ اَسْرَارَهُمُ الزَّكِيَّةَ فَاِنَّهُمْ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ جَمَعُوْا بَيْنَ الطَّرِيْقَةِ وَالشَّرِيْعَةِ وَمَرَجُوْا بِحَارَ الْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ فَلَا يَبْغِيَانِ حَتّٰى خَرَجَتْ كُنُوْزُ اللُّؤْلُؤِ وَالْمَرْجَانِ مِنْ مَعَادِنِ الْاِيْقَانِ وَالْعِرْفَانِ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا بِهَا وَاَطْلَعَنَا عَلٰى خَزَائِنِهَا وَخَبَايَاهَا وَيَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا قَالَ اٰمِيْنًا۔ آمین۔ درین موسم توقع آن دارند کہ شما با اخوی محمد یوسف بحضرت دار الارشاد خواہد رسید اَلْخَيْرُ فِيْ مَا صَنَعَ اللّٰهُ بالجملہ اشتیاق ملاقات باقی ماند حق سبحانہ بطریق احسن میسر کناد۔ دیگر معلوم شریف باد کہ عزیزی خواجہ نور اللہ نام نواسۂ ملا شاہ کشمیری پیش ازین از کمالات مآب شیخ محمد یار مبلغ ہژدہ صد روپیہ بطریق قرض گرفتہ بود۔ اکنون سال می گذرد کہ یک عدد ہم ادا نہ نمودہ۔ و شیخ مذکور برائے استیفای دین ملازمے را آنجا فرستادہ توقع کہ آن اخ اکرم توجہ نمودہ آن مبلغ را حاصل کردہ ارسال دارند۔ و اگر چنانچہ درین باب آن عزیز تعنت نماید از ہر جا کہ تواند زود رسانیدہ کار کنند۔ استماع یافتہ شد عزیزے در آنجا تشریف دارند کہ بہ بزرگی و کمالات موصوف اند و شاہ محمد فاضل نام

دارند۔ وصاحبِ صوبہ بہ ایشان حسنِ ظن بہم رسانیدہ۔ وہم آن برادر را بہ آن بزرگ معرفت و مودّت بہم رسیدہ بہ ایشان گفتہ و تاکید نمودہ و از حاکم مذکور ساختہ مبلغ حاصل نمایند۔ بالجملہ توجہ شافی نمایند کہ شیخ مذکور از چندگاہ نزد احقر تشریف دارند وعہد قدیم را جدید ساختہ و رابطۂ سابق را مستحکم نمودہ اند۔ و راہِ لطف و لطافت را زیادہ از زیادہ در پیش نمودہ فَاللَّازِمُ عَلَىٰ اَهْلِ الطَّرِيْقَةِ اِعَانَتُهُمْ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ۔ بسائرِ اہلِ طریقت سلام خیر انجام موصول باد۔ اخوی شیخ محمد یوسف سلام خوانند انتظارِ شما مانند اَحْسَنَ اِلَيْكُمْ۔ سلامِ فقیر را بخدمتِ آن عزیز رسانیدہ فاتحہ حسنِ خاتمہ حاصل نمایند۔ از سائرِ اولاد و احباب خصوصاً ملّا فتح محمد سلام و تحیہ قبول باد۔

مکتوب چہل و یکم۔ بہ کمینہ محمد مراد در نوید واقعات و خصوصیات احمدیہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ امابعد صحیفۂ شریفہ اخوی اکرمی شیخ محمد مراد اَرَادَهُ اللّٰهُ بِخَيْرٍ وصول یافتہ مسرور ساخت۔ و سرگرم دعا و توجہ نمود اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ امید ہست کہ بہ جمیع مزایا و خصوصیات خاندان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرف خواہید شد۔ خاطر گرامی ازین ممر جمع فرمایند واخوی شیخ محمد یوسف نیز داخلِ این بشارتِ علیہ اند وَسَآئِرُ اَصْحَابِنَا بِقَدْرِ الْحُبِّ مَعَ مَشِيْخَتِهِمْ۔ سوغاتہا رسید قبول باد۔ زیادہ برین طاقت نوشتن کم است وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ بخدمت حقایق آگاہی شاہ محمد فاضل جیو سلمہ ربہ سلام خیر انجام رسانند۔ و فاتحہ حسن خاتمہ طلب نمایند۔ اگر ضعفِ خون کشیدن نمی بود رقیمہ مفصلہ می نوشتم۔

مکتوب چہل و دوم۔ در بیان آن کہ علم بہ احوالِ سلوک ضرورست یا نہ و تحقیق مداریت و سابقیتِ مؤلف و در بیان احوال شاہ محمد فاضل و یارانِ طریقہ بہ احقر مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اما بعد اخوی اعزی شیخ محمد مراد از اقل العباد پرسید که علم به احوال از لوازم سلوک است یا هیچ درکار نیست مخدوما قول حضرت خواجه بزرگ قدس سرهٗ به قول ناظر است آنجا که فرموده که مقصود از سیر و سلوک آن است که اجمالی تفصیلی گردد و استدلالی کشفی۔ و قول شیخ اکبر قدس سرهٗ بثانی حَیْثُ قَالَ مِنَّا مَنْ عَلِمَ وَمِنَّا مَنْ جَهِلَ۔ و آنچه از کلامِ تمام الهام حضرت مجدد الف ثانی و خلیفه السعیدین المعصومین منقح گشته آن است که علم بر دو نوع است۔ یکے عبارت از شناختن حق و حقایقِ غیبیه ملکوتیه و جبروتیه است بباطن۔ دوم عبارت از شناختن آن شناختن که آن را عِلْمُ الْعِلْمِ خوانند۔ و آنچه درکار است همان اول است۔ ثانی لازم نیست۔ گاه به آن نوازند و گاه اکتفا بر علم بحت فرمایند اِنَّ رَبَّکَ حَکِیْمٌ عَلِیْمٌ۔ برین تقدیر به قولین مذکورین که بحسب ظاهر تعارض و تدافع بود مندفع گشت فَاِنَّ الْمُرَادَ بِالْاَوَّلِ الْعِلْمُ بِالْحَقَایِقِ وَهُوَ الْعِرْفَانُ وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ بِالسَّیْرِ وَالسُّلُوْکِ وَبِالثَّانِیْ عِلْمُ الْعِلْمِ وَلَا یَجِبُ تَحْصِیْلُهٗ۔ این جا قاعده بیان نمائیم تا سرّ این دقیقه نیک منکشف شود۔ و انکشاف حقایق مع ثبوت جهل السالک مستبعد ننماید۔ بدانکه عالمِ صغیر که عبارت از انسان باشد۔ چنانچه ظاهر و باطن دارد همچنین قلب که آن را عالمِ اصغر نامند هم ظاهرے و باطنے دارد ثُمَّ اِذَا وَرَدَ الْوَارِدُ فِیْ بَاطِنِهٖ حَصَلَ الْعِلْمُ وَتَحَقَّقَ الْعِرْفَانُ وَتَصِیْرُ الْاِجْمَالِیُّ بِالتَّدْرِیْجِ تَفْصِیْلِیًّا۔ وَالْاِسْتِدْلَالِیُّ کَشْفِیًّا وَاِذَا اسْتَوْلٰی ذٰلِکَ الْوَارِدُ عَلٰی ظَاهِرِ الْقَلْبِ حَصَلَ عِلْمُ الْعِلْمِ وَذٰلِکَ مِنَ الْمُحَسِّنَاتِ لَا مِنَ الشَّرَائِطِ وَهٰذَا فَاِنَّهٗ یَنْفَعُکَ فِیْ حَلِّ کَثِیْرٍ مِّنَ الشُّبُهَاتِ۔ بعضے اکابر فرموده اند که علم احوال لازم نیست۔ اما علم حصولِ مناصب علیه مثل قطبیت

و غوثیت و فردیت و غیرها در کار است۔ لیکن آنچه از زبانِ حضرات عالی درجات اتباع یافته دلالت بر آن دارد که این نسبت به قطبِ ارشادِ وقت است فقط و تمکین که صاحب مناصبِ دیگر از مداریت و بدلیّت و غیرها از منصبِ خود و قرب خود بل اصلا ولایت خود هم خبر نداشته باشد۔ و نقلے که در نفحات از غوثِ اعظم قدس سرهٗ آورده اند مؤیّدِ این معنی است۔ مخدوما در بابِ منصبِ قطبیت خاص آن دیار که در حق شما احقر از دیری گفته کَمَا سَبَقَ الْاِشَارَۃُ فِیْ مَکْتُوْبَیْنِ السَّابِقَیْنِ ۔ و حضرت قطب الاقطابی دام ارشادهٗ نیز درین ولا بشارتِ تحقق آن فرموده اند تردّد نه نمایند و بشکر آن لبریز باشند که هر چند فقیر بر دیدِ خود اعتماد نه دارد۔ امّا این امر مؤکّد بکشفِ صحیح حضرت قطب الاقطابی گشته و جاے شک نمانده ان شاء العزیز۔ و همچنین در بشارات حصول حقیقة الحقایق و وصول و لحوق به مرتبهٔ سابقیت فَاِنَّ کُلًّا مِّنْهَا مَکْشُوْفَةٌ سَلَّمَهٗ رَبُّهٗ وَ کَذٰلِکَ فِیْ بِشَارَاتِ الْاَخِ الصَّالِحِ الشَّیْخِ مُحَمَّدْ یُوْسُفَ مِنَ الْوِلَایَاتِ الثَّلٰثِ وَ کَمَالَاتِ النُّبُوَّةِ وَ حُصُوْلِ التَّرَقِّیْ فَوْقَهَا مَعَ شَانٍ وَّ عُلُوٍّ اِنْشَآءَ اللّٰهُ الْعَلِیْمُ ۔ دیگر چند نوبت از احوال شریف سیادت پناه حقایق آگاه شاه محمد فاضل استفسار نموده اند مخدوما تقوی و استقامت و توکل ایشان دلالت بر بزرگی ایشان دارد۔ و ازین قلیل البضاعت احتیاج استکشاف نبود۔ وَاللّٰهُ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ۔ لیکن چون استفسار شما تکرار یافت مکرّراً صفحهٔ باطن ایشان را تصفح و تفحص نمود۔ چند چیز مفهوم گشت۔ اولاً باطن ایشان را منوّر و متجلّی بکمالاتِ علیه طریقت یافت و فناے وجود مفهوم شد۔ ثانیاً فناے نفس که نزد مشائخ اعتبار تمام دارد منکشف گردید۔ ثالثاً عنایت حضرت غوث اعظم بلکه انتساب ظاهری نیز هویدا

گشت۔ رابعًا این بیت حسبِ حالِ الیشان یافته ؎

گر بدانستی که ظلّ کیستی
فارغی گر مُردی وگر زیستی

بعضے امورِ دیگر ہم بود امّا تا وقتِ کتابت وفا نه کرد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ دیگر فقیر در دعوات ترقیِ الیشان ہست وہم از خدمتِ الیشان اُمید وار دعاے حُسنِ خاتمه ہست دیگر حسبِ التماس توجّہے بجانبِ شیخ عبد الصبور رفت مردے به ذوق وشوق ظاہر می شود و به انوارِ وحدت متجلّی و باوجود این بباطن گرفتارِ تنزیه ہست وشہود وحدت گویا بر ظاہر مقصور ہست وَالْغَیْبُ لِلّٰهِ۔ ولاله شیخ به ذکر وفکر متلذذ ظاہر می شود۔ و در محبتِ مشائخِ کرام رسوخ دارد اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ و در بابِ جمعیت محمد ہاشم میر و ملّا عبد المؤمن مشرف دعوات متکرّره نموده آمد امید اجابت ہست وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔ به جمیع یارانِ طریق سلام برسانند از دعوات ظهر الغیب اعزّه فارغ نیست اعزّه نیز فارغ نباشند۔

مکتوب چہل و سوم۔ در جوابِ عزیزے که طلبِ اجازت ارشاد نموده به کمینه مؤلّف صدیقیا وقت۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ امّا بعد سلام خیر انجام بشوق تمام بآن برادر یگان برابر موصول باد۔ احوالِ شکسته بال به کرمِ حق سبحانهٗ خیر مآل ہست والمسئولُ منه تعالٰی سلامتکم وترقّیِ درجاتکم۔ مخدوما ازان باز که به آن سمت رُو آورده اید بر احوالِ گرامی کماہی آگاہی نه بخشیدند۔ آرے پیش ازین چندگاه مکتوبِ مرغوب رسیده بود و فی الجمله از کیفیاتِ وارده آگاہی داده اند امّا بار خاطر منتظر ہست پسرِ صوفی محمود سلام الیشان و خبرِ عافیتِ شما رسانند ظاہرا مکتوبے که مرقوم نموده بودند در راه گم کرد۔ بالجمله اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَاقْتِفَاءِ اٰثَارِ الْمَشَائِخِ الْکِرَامِ۔ دیگر اجازت طریقهٔ نقشبندیه از خدمت قطب الاقطابی که برائے آن بزرگ نموده اند موجبِ تعجب گردید۔ زیرا که اگر برائے

اسم و رسم و شہرت است فَبَعِيْدٌ مِّنَ الطَّرِيْقَةِ بَلْ مِنَ الشَّرِيْعَةِ كَذَا مَرْحَلَةً۔ و اگر برای حصولِ کمالاتِ آن طریقہ است فَمَنَاطُهٗ مُلَازَمَةُ الشَّيْخِ الْكَامِلِ وَصُحْبَتُهٗ بَلْ مِنْ لَوَازِمِ الْإِرَادَةِ وَشَرَائِطِهَا۔ مخدوما این جا شقِ ثالث ہم است لیکن قلیل الجدوی است و آن لبس خرقہ است از شیخ کامل۔ بعد دخولِ طریقہ وَلَوْ بِوَسَاطَةِ الْمَكْتُوْبِ پس اگر برین شق رضامند شوند باید کہ مکتوبے متضمن بر ارادت و طلبِ دخول در طریقہ علیہ بخدمت قطب الاقطابی ارسال دارند و آنچہ لازمۂ اتحاد و وداد است احقر ہیچ گونہ کمی نہ کند و در حصولِ توجہات و طلب بشارات از خدمت حضرت خواجہ جیو دریغ نہ دارد۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلٰى سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ الْعُلٰى۔ از فقیرزادہا و سائرِ اہلِ طریقہ خصوصاً ملا فتح محمد سلام خیر انجام خوانند۔ مخدوما درین شہر طاعون کثرت دارد اما تا حال در محلۂ حضرات چندان نیست۔ دعاے رفعِ آن کنند۔ و سلام فقیر بخدمت بخدمت سیادت پناہی رسانند۔ اخوی محمد یوسف سلامِ مشتاقانہ خوانند و در دعا باشند۔ و از دعاے خود غافل نہ دانند۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب چہل و چہارم۔ در بیان مدح درد و غم بیادشاہ زادی دختر بادشاہ عالمگیر صدور یافت۔

هُوَ اللّٰهُ ثُمَّ اللّٰهُ اَللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔ چہ نویسیم و چہ گوییم و چہ دانیم اگر از و گوییم نتوانیم گفت۔ و اگر از غیرِ او سخن رانیم ہم ناروا و نادرست است۔ ہیہات ہیہات از وے محال و از دیگرے وبال در وبال۔ لیکن از وے گفتن اگرچہ ناتمام باشد اولیٰ تر از آنکہ از غیرِ او بود ہر چند تمام تر باشد۔ در سلک خریدارانش باید بود ہر چند با تارِ ریسمانی از ہوادارانش باید شد ہر چند در زندانے

چہ عیش است بودن گرفتارِ او   خوش آن مرغ کو رہ بدامش برد

زہے گرفتاری کہ از آوازِ جہان گرفتار اند۔ زہے زندانی کہ گلشن و گلشنیان در ہوائے آن ؎

شاخِ گل مرغِ قفس گشت بمرغانِ چمن   تا بوصفِ گلِ روے تو کشودیم نفس

چگونہ در پے آن بے قرار و بے آرام نباشند کہ قرار دران بے قراری است و آرام دران بے آرامی۔ لیکن مَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ ؎

یکے بہ برگِ خزان گفت زرد رُو ز چۂ   بگفت تا کہ نہ دانی بہار معذوری

لیلیٰ ز زلفِ مشک بو ہر کس کہ دیدہ مُو بہ مُو
داند کہ زنجیر از چہ رُو در گردنِ مجنون بود

از غایتِ قدرشناسی بہ این ترانہ مترنم اند ؎

ہر تیرہ شبے کہ با توام افتد راز   ہم از طرفِ شام کند صبح آغاز
با این ہمہ گر عوض دہندم ندہم   کوتاہ شبے چنین بصد عمرِ دراز

ایضاً ؎

آمادہ گشتہ ام دگر امشب نظارہ را   پیوند کردہ ام جگرِ پارہ پارہ را

گفتہ ام و می گویم و خواہم گفت کہ اگر نہ درین زندان خانہ متاعِ درد و الم می بود و مشارق و مغاربِ آن بہ کوے نمی ارزید و اگر نہ تخمِ اشکے درین مزرعہ بدست آمدے سراسر سراب بے آبرو و خراب بے رنگ و بُو بودے ع ہر کہ بُردہ گنج ازین ویرانہ بُرد۔

ازین جا است کہ فرمودہ اند کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَائِمُ الْفِکْرِ وَ مُتَوَاصِلُ الْحُزْنِ ؎

بس کنم گر این سخن افزون شود   خود جگر چہ بود کہ خارا خون شود

ع۔ تو گر شاعری مصرعے دفتریست۔ دیگر این دردمند خود را ہیچ قدر و قیمت نمی نہد

و داخلِ اعتداد و اعتبار نمی شمرد۔ زیرا کہ اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظْمَۃُ اِزَارِیْ۔ بر نفیِ آن گواہی می دہد۔ پس بہ کمندِ (لطفِ) عمیم نہ بمصائدِ زر و سیم چنین آوارہ را بدست آوردن آخر نہ زیبا ہست۔ و چنین جماعہ خیر خواہ را ازان خود ساختن و در ہوا خواہی و دعواتِ الٰہی فوآرہ وار مرطوب اللسان داشتن مگر نہ نیکو ہست ؎

ما سبک روحان حریفانِ گرانجانی نیم ہمچو بوے گل نسیمے می کند تسخیر ما

کُلَّا مُنَا اِشَارَاتٌ وَبِشَارَاتٌ عالی تبار ار فیع القدر احقا و غرۃ اللہ تعالٰی ازان روزے کہ رشتہ دعوات ترقیات آنجناب عالی را محکم گرفتہ ہرگز نہ گذاشتہ و نہ خواہد گذاشت امّا در بندِ آن مباش کہ نشنید یا شنید۔ و چون درین ایام عابدہ بالواز توفیقات آن عالی مرتبہ را باین دعاگو ظاہر ساختند چہ مرقوم سازد و چہ بیانِ خوش وقتی نمودہ آید و مراتب دعوات و خیر خواہی را تا کجا ترقی دارد زَادَکُمُ اللہُ سُبْحَانَہٗ شَوْقًا وَّذَوْقًا وَّکَمَالًا وَّاُبْهَۃً وَّتَرَقِّیًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اٰمِیْنَ ؎

تا بود گفتگو سخنم ناتمام بود نازم بہ خامشی کہ سخن را تمام کرد

مکتوب چہل و پنجم۔ در بیان ترکِ شہوتِ خفی و بیانِ تعینِ اوّل بر مذہب جدّ امجد خود وَمَا یُنَاسِبُہٗ بمولف مراد صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اما بعد رقیمۂ اخوی شیخ محمد مراد وصول یافتہ بر مضامین مرکوزۃ الباطن مطلع گردانید حق سبحانہٗ احقر و آن گرامی برادر را در مرضیِ خویش مستغرق داشتہ از انچہ مانع وصول کمال باشد محفوظ داراد۔ مرقوم نمودہ کہ مخدوم زادگی اسمے تعلیم کردند اگر اذن باشد خواندہ شود۔ مخدومانیتِ صادقہ بے شائبۂ نفسانیت اگر دست دہد چہ مضائقہ ہست و اگر نہ اَلْحَذَرُ کُلُّ الْحَذَرِ مِنْ طَلَبِ قَبُوْلِ الْخَلْقِ قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

اِتَّقُوا الشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ ثُمَّ فَسَّرَهُ فَقَالَ الْعَالِمُ يُحِبُّ اَنْ يُجْلَسَ فِيْ حَلْقَتِهٖ وَكَذَا الْاَمْرُ فِيْ اَخْذِ الْاِجَازَةِ فِيْ طُرُقِ الْمُتَعَدِّدَةِ بَلْ فِي الْاَحْوَالِ وَالْاُمُوْرِ كُلِّهَا اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰى۔ و بشارت دخول در حقیقت الحقائق امریست بس بزرگ بر تحقق آن شکرها باید کرد۔ درین نوبت احقر درباره اخوی شیخ محمد یوسف در حصول این دولت سعی بلیغ نموده و ثمرہاے قوی بکار برده بحمد الله که وصول به آن ذروهٔ علیا مفهوم نموده و ترقی دران مقام عالیشان معلوم ساخته وَالْغَيْبُ لِلّٰهِ۔ مخدوما این مقام مزلة الْاَقْدَامِ سالکان است۔ چه در جمیع مقامات ظهور این حقیقت است چه در ظلال و چه در مرتبهٔ اصل و اصل الاصل۔ آنچه حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه به آن ممتاز گشته اند۔ و بالآخره منقح و مشخص نموده تعین حبی است سابقاً سالها موافق قوم تعین علمی را حقیقت الحقائق می فرمودند۔ بعد ازان عمرها تعین وجودی را حقیقت الحقائق نامیدند۔ بعد ازان چون فضل خداوندی دررسید و حقیقت کما ینبغی واضح گردید و به الهام هاے مؤکد و مبشرات متواتر و به اعلام صاحب حقیقت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پرده از روے کار برخاست معلوم شد که حقیقت الحقائق تعین حبی است و آنچه پیش ازین منکشف شده بود ظلال این مقام بود۔ بعد ازان حقائق و معاملهٔ عظام بر آن فرمودند کَمَا يَشْهَدُ بِهِ الْمَكَاتِيْبُ الْعَلِيَّةُ۔ دیگر دربارهٔ شما حصول این دولت چندان متعجب نیست که بکرم الله ماموری که مشابه این کمال اند مبشر و متحقق هستند مع هذا همت بلند باید داشت وَهَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ گویان توجه به فوق باید گماشت مَنِ اسْتَوٰى يَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ۔ حدیث معتبر است۔ احقر را در خیر طلبی خود لکمو نموده خوہم به دعاے حسن خاتمه ممد باشند و به مکاتیب گرامی یاد و شاد دارند وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ سلام خیر انجام به جناب سیادت مقام سید محمد فاضل رسانند دیگر پوستین

که مدتها آن را پوشید مصحوب شیخ محمد یوسف مرسل گردیده شده قبول نمایند۔ و شیخ محمد صادق خیلے ترقی نموده به دائرهٔ اصل ملحق گشته وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ دیگر شال سفید رسید قبول باد۔

مکتوب چهل و ششم۔ در بیان ترغیب صحبت با اہل طریقه به ملا عنایت اللہ صدور یافت۔

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ امابعد مکتوب تمام مرغوب یارِ سعادت آثار ملا عنایت اللہ وصول یافت و بر مراتبِ وداد و اتحاد آگاه ساخت احقر هم ازان بار که در کشمیر با شما ملاقی شده فراموش نه ساخته و بحثهاے شما از خاطر محو و نسی نه نموده من بعد اگر جاذبهٔ محبت بر آن آرد که پردهٔ دُوری صوری را دریده در پے مطلوبِ حقیقی دویده برسید نُورٌ عَلٰی نُورٍ۔ و اگر بخدمت اخوی شیخ محمد مراد کفایت نمایید هم گنجایش دارد و موجب ترقی خواهد بود که صحبت با اہلِ طریقه سیّما صاحبِ کسبِ اجازت از سننِ سنیهٔ حضراتِ عالی درجات است۔ بالجمله دمِ غفلت بر خود حرام دانسته در آنچه باعثِ ترقی باشد از دست ندهند

تا توانی می تراش و می خراش تا دمِ آخر دمے فارغ مباش

مکتوب چهل و هفتم۔ در بیان حزن و غم به زیب النساء بیگم بادشاه زادی دختر بادشاه اورنگ زیب صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اے خدا دردِ مرا درمان مکن دردمندان را ز بیدردان مکن

عزیزِ من درین راه هیچ چیز مثمر تر از غم و اندوه نیست و هیچ متاعے بالا تر از سوز و گداز نه

متاعے کزین ره گذر می برند لبِ خشک و چشمانِ تر می برند

در حدیثِ نفیس است لَوْ اَنَّ مَحْزُوْنٌ بَکٰی فِیْ اُمَّةٍ رَحِمَ اللّٰهُ تِلْكَ الْاُمَّةَ بِبُکَائِهٖ وَمَنْ اَرَادَهُ اللّٰهُ خَیْرًا جَعَلَ فِیْ قَلْبِهٖ نَائِحَةً۔ یعنی اگر غمگینے بنالد در امتے البته

رحم کند خدا سبحانہٗ آن تمام اُمت را بہ سبب نالہٗ او و کسے را کہ اللہ سبحانہٗ لطفِ احسان بکند می اندازد در دلِ وی نوحہ گری (کسے) خوش گفت ؎

مغنّی بِرَو نوحہ گر را بیار　　فگن زخمہ و نیشتر را بیار

ازین جاست کہ از احوالِ سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم خبر دادہ اند کہ کَانَ دَائِمُ الْفِکْرِ وَمُتَوَاصِلُ الْحُزْنِ۔ یعنی بود پیغمبر صلّی اللہ علیہ وسلّم دائم در فکر و ہمیشہ در حزن۔ دران مقام پیرِ بزرگوارِ این خاکسار نکتہ بلند فرمودند کہ اگر نہ در دنیا متاع و شراب گوارا سے اَلَم می بود بہ جَوے نمی ارزید۔ روزے این فقیر در روضۂ منوّرہ سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم سر بہ مراقب بود درین ولا ورقے از عالمِ غیب بر زانو اُفتاد چون بکشادم نوشتہ بودند لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ۔ وَعَلَیْکَ بِالْحُزْنِ فَإِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ کُلَّ قَلْبٍ حَزِیْنٍ۔ یعنی خوش وقت مباش زیرا کہ دوست می دارد خدا سبحانہٗ ہر دلِ اندوہگین را۔ با خود گفتم شعلہ در خرمنِ دل سخت افتاد۔ من بعد عافیت را کار نیست سودائے دیوانگی در سر ریخت۔ اکنون ہوشیارے را بار نیست۔ خانہ تا عہدے آباد بود۔ الحال ویرانہ می باید شد۔ فرزانگی تا دیرے بود بعد ازین دیوانگی باید نمود۔ عمرے در گلگشت لالہ زارِ عافیت بود این زمان بادیہ پیمائیٔ وادیِ محبت باید شد ؎

ہمسایۂ افسردہ دلان چند توان بود　　اے سوختگان خانۂ پروانہ کجا شد

و بر زبانِ حال دو بیت گذشت ؎

گذشت ہست آنکہ چون افسردہ چند　　دلم بودہ بخواب و خورد خورسند
کنون جانم ملول از کارِ ہستی ہست　　حریفِ عشق را آغازِ مستی ہست

ازان روز تا امروز درین وادیِ اندوہ اقامت ورزیدہ ام و درین کوچۂ سلامت ازآن

بازوطن گرفته و از صحبتِ بے غمان و خورسندان ہراسانم ؎

بہ بلبلانِ چمن بے غمان نواسنجید   نوائے مرغِ قفس می کند اسیر مرا

آرے در عشق بجز گداختن نیست این سوختن ہست ساختن نیست۔ درین راه آرام در بے آرامی ہست و کام در ناکامی۔ ساز در سوز ہست و راز در گداز۔ راحت در جراحت ہست و عزت در مذلت۔ آزادی در گرفتاری ہست و وارستگی در وابستگی۔ این جا غم مایۂ سرورلیست و الم سرمایۂ حضور ؎

غرض از عشقِ تو ام چاشنی درد و غم ہست   ورنہ زیرِ فلک اسبابِ تنعم چہ کم ہست

بالجملہ دوست آوارگی ہمی خواہد تا توانی خواہشِ او را بر خواہشِ خود مقدم دار و عنانِ ہوائے خود از دست مگذار۔ بہ یک خانہ دو مہمان نہ گنجند۔ اَنْتَ النُخَامَةُ عَلٰی شَمْسِكَ دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ۔ و اگر نہ توانی سرِ خود گیر و نامِ عاشقی را بر خود مپسند۔ ع

نازکان را سفرِ عشق حرام ہست حرام

زیبا گفته اند آن کہ گفتہ ؎

اگر داری دلے در سینۂ تنگ   مجالِ غم در دو فرسنگ فرسنگ
صلائے عشق در دہ ورنہ زنہار   سرِ کوئے فراغ از دست مگذار

ہیچ دانی این ہمہ سوز و گداز از تو چرا خواہند و این ہمہ دردمندی و آوارگی از تو چرا طلبند۔ خواہند کہ ترا بتمام از تو بستانند۔ و قبلۂ توجہ را از ہر جانب گردانیدہ بہ حضرتِ خود متوجہ سازند۔ زہے سعادت و کامرانی۔ ع

آن را کہ سلطان خود کشد دانی چہ باشد آبرو

مَنْ قَتَلَهٗ فَاَنَا دِيَتُهٗ۔ اے کم خرچ بالانشین۔ اگر خواہی کہ تنعم و کامرانی کنی نوعے چند

درپے آن بے قرار باش۔ واگر خواہی کہ قلبِ تو طلا بگردد زمانہ چند در بوتۂ محنت آتش خوار باش۔ آرے جلوہ جفائے یار بے جفائے اغیار و تماشائے گلزار بے مزاحمتِ خار دشوار است۔ حکما گفتہ اند کہ صحتِ مزاج بے تلخیِ دوا و نوشِ عسل بے نیشِ زنبور محال است۔ دُرِّ قائلہ ؎

تا ہمچو حنا سودہ نہ گردی بتہِ سنگ — ہرگز بہ کفِ پائے نگارے نہ رسی
تا خاکِ ترا کوزہ نہ سازند کُلالان — ہرگز بہ لبِ بادہ گسارے نہ رسی

اے عزیزہ پادشاہانِ باریافتگان را وقتِ رخصت بہ خلعاتِ نفیسہ و عطیاتِ شریفہ ممتاز می سازند۔ و بر علوِّ ہمت و سموِّ فطرت دلالت می فرمایند۔ باید تفکّر نمود کہ آدمی از حضرتِ لاہوت درین خاکدانِ ناسوت چون اول قدم نہد جز گریہ و زاری چیزے زادِ راہ نیاوردہ باشد و جز این گوہرِ بے بہا متاعے دیگر سرمایۂ ہمراہ نہ داشتہ بود۔ خوش آن کسے کہ از اول تا آخر ازین وادی پا بیرون نہ گزارد و بنورِ حضور و شادمانیِ جاودانی سرافراز گردد۔ قطعہ

یاد داری کہ وقتِ زادنِ تو — ہمہ خندان بُدند و تو گریان
آنچنان زی کہ وقتِ مردنِ تو — ہمہ گریان بُوند و تو خندان

عزیزِ من، مشاور این کار عقلِ دُور اندیش را نباید کرد و در راہِ دیوانگی تدبیرِ ظاہری را رفیق نباید ساخت۔ خوش گفت ؎

دل اندر زلفِ لیلیٰ بند و کار از عشقِ مجنون کن
کہ عاشق را زیان دارد مقالاتِ خردمندی

راہِ عقل جُدا است و راہِ عشق و دیوانگی جُدا۔ عقل گل و گلزار می خواہد و عشق آتشِ شعلہ بار می خواہد عقل در بندِ ننگ و نام است و عشق آوارۂ این مقام است۔ مثنوی ؎

شاد باش اے عشقِ خوش سودائے ما — اے طبیبِ جملہ علتہائے ما

اے دوائے نخوت و ناموسِ ما   اے تو افلاطون و جالینوسِ ما
زین خرد بیگانہ می باید شدن   چنگ در دیوانگی باید زدن
آزمودم عقلِ دور اندیش را   بعد ازین دیوانہ سازم خویش را
عقل گوید جبہ و دستار کو   عشق گوید خانۂ خمار کو
عقل ہستی می کند کین در خور است   عشق مستی می کند کین در خور است
عقل می گوید پریشانی مکن   عشق می خندد کہ نادانی مکن
عقل می گوید کہ این آسودگی است   عشق می گوید کہ این آلودگی است
عشق را گوئی کہ در قرآن نگفت   عشق را در تیغِ مَا اَوْحیٰ نہفت
رَبِّ اَرِنِیْ از زبانِ عشق بود   لِیْ مَعَ اللّٰہ از بیانِ عشق بود
عشق نبود پیشۂ ہر بوالہوس   عشق را ہم عاشقان دانند بس

زیادہ ازین چہ مستمعان را ملال دہد و از حدیثِ پُر ہول آسودگان را چہ بے آرام سازد؟

در نیابد حالِ پختہ ہیچ خام   پس سخن کوتاہ باید والسلام

مکتوب چہل و ششم ۔ در بعضے احوال بہ حقایق آگاہ میان محمد جان تبنی صمد دریافت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اخوی سعادت اطواری محمد جان شرحِ احوالِ خود پرسیدہ بشوقِ تمام ظاہر ساختہ اند جانِ برادر این دار دارِ عمل است و دارِ جزا پیشتر است۔ پیش از اتمامِ عمل مزد طلبیدن چہ گنجایش دارد۔ روزے کہ معاملۂ عمل و تلاش آخر شود محصولِ معمول عنایات معلوم خواہد شد کَمَا نَطَقَتْ بِہٖ اَلْسِنَۃُ الْحَقِّ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ۔ آرے گاہ باشد آجر بہ استماعِ اُجرت در عمل بیفزاید کار سابق نیکوتر کند۔ فقیر در علمِ باطن گویا کور چشم واقع شدہ است۔ بعد ذلک بہ حسبِ التماسِ شما توجہات

نمودہ آنچہ در نظرِ قاصر در آمد بعد الاستخارہ مرقوم می سازد رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا۔ بدانند کہ بعد از قطع ولایاتِ ثلثہ مصطلح حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در کمالاتِ نبوت نہادہ آید و روز بروز معاملہ در ترقی ہست امیدوار باشند فی الحال ولایتِ شما در نظرِ کشفی موسوی ظاہر شد وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِحَقِیْقَۃِ الْاُمُوْرِ الْحَالِ آنکہ تعین اسمِ مربیِ خود از اسماء پرسیدہ بودند ہم ازین بشارت معلوم گردید زیرا کہ ہر کس ظلِ اسمی است کہ مربیِ نبیِ متبوعِ آن کس است۔ و ازین جا متبوع عبارت ازان است کہ فیض از جنابِ قدس از راہِ آن نبی بہ آن کس برسد اگرچہ بطفیلِ نبیِ خود باشد صَلَوٰتُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ۔ و خلعت پوشانیدن حضرت خازن الرحمۃ و انگشتری دادن حضرت مجدد الف ثانی در دہن و عنایات نمودن قطب الاقطابی قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم در وقتِ وداع در بابِ شما موجبِ ترقی گردید زَادَکُمُ اللّٰہُ حَالًا وَّکَمَالًا۔ و فقیر در بابِ شما ہنوز منتظرِ کمالاتِ دیگر ہست کہ نسبت بحالِ حاصلِ شما کَالسَّمَآءِ مِنَ الْاَرْضِ ہست چون نسبتِ محبت با اربابِ آن کمالات درست نمودہ اند امیدوارِ حصولِ آن باشند اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ و آنچہ از دید قصور نوشتہ اند مبارک ہست و باعثِ ترقی نہ جای گلہ۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب چہل نہم۔ در بیان منصبِ ارشاد در حقِ طالبے سید صدر دریافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ مدتے گذشت کہ از جانبِ آن سیادت مقام مکتوبے مشتمل بر کیفیاتِ ظاہر و باطن نہ رسیدہ۔ روزِ تحریر مکتوبے کہ مصحوبِ بعضے از مستفاتیان نوشتہ بودند بہ مطالعہ در آمد فی الجملہ مخبر بعضے امور بود شوقِ مکتوبِ این حقیر نمودہ اند۔ مخدوما غائبانہ در بابِ شما توجہاتِ بلیغ مبذول می دارد و غفلت را بخود تجویز نمی نماید۔ ع فراغت از تو میسر نمی شود ما را۔

بعضے چیزہاے بلند درباب شما بہ نظر در آمدہ است بعضے ازان مذکور شدہ بود وبعضے دیگر مذکور خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ۔ چنان مفہوم شد کہ شما را بہ منصب ارشادِ آن دیار مشرف ساختند وخلعت ہم عنایت کردند۔ وانتشارِ انوارِ آفاق را در گرفت۔ تا بعضے حدود ونہایتہائے انوارِ آن خدمت است نیز بہ نظر در آمدہ است لیکن احتیاط از صحبتِ فقر ولقمۂ شبہ وآرزوہاے بعضے بایستہائے شتّیٰ لازم دانند واین ہر سہ کلمہ را سرسری نہ فہمند۔ شکرِ عطیہ نمودہ امیدوار ترقیات باشند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَأْنَا اٰمِیْنَ۔ اگر توانند خود را درین سیر برسانند۔ امروز بمع برادرانِ گرامی در ماچی وارہ فرود آمدہ ایم۔ وفردا غالباً بجانبِ بہلول پور کوچ نمائیم وبجانبِ روپڑ می رویم۔ بالجملہ سیر یک ہفتہ کم وبیش اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہُ خواہد شد۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب پنجاہم۔ بہ عالی جاہ سیف خان در بیان شوریدہ حالیِ خویش صدور یافت۔

اَللّٰہ ۔ ہر کہ نہ گویا بتو خاموش بہ
ہرچہ نہ یادِ تو فراموش بہ

آن کہ در فقر گمنام است ودر درویشان بدنام۔ مناجاتیان ازو در ہارند۔ خراباتیان ازو در انکار۔ گدایان ازو در ننگ اند۔ وشاہان ازو دل تنگ۔ اہلِ فقر در کارِ او حیران اند اہلِ دولت از صحبتِ او دامن کشان۔ بالجملہ از شرق تا غرب ہیچ فرقہ از خود نمی داند۔ وہیچ طریقہ را بخود نسبت نمی تواند لِمَ لَا یَکْتَفِیْ را حدّے می باید امّا نہ باین حد بد طالعے را نہایتے باشد امّا نہ باین نہایت۔ خود را اگر بہ طریقت ستاید دروغے بافتہ باشد۔ واگر بہ حقیقت وانماید گزافے ساختہ بود ع

بہ حیرتم کہ سرانجامِ من چہ خواہد بود

امّا باوجود نارسی ونارسائی اگر جویاست او را جویاست واگر گویاست ازو گویاست

اگر بر دل داغ ہست و اگر بر سینہ باغ ہست از وے ہست۔ دیدہ گریانِ اوست سینہ بریانِ اوست۔ خانہ ویران کردۂ اوست۔ عافیت بر باد دادۂ اوست۔ شیدائے اوست رسوائے اوست۔ زارِ اوست۔ بیمارِ اوست۔ حیرانِ اوست پریشانِ اوست۔ مفتونِ اوست مجنونِ اوست۔ بالجملہ اگر ہست از وست و اگر نیست از وست۔ آن کہ چنین حالِ شوریدہ دارد سلام و تحیہ بخدمت سراسر بہجت خانِ والاشان سلّمہ اللہ می رساند و از بیہودہ گوئی عذر می نماید وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ ظِلُّكُمْ ممدود باد۔

مکتوب پنجاہ و یکم۔ دربیان وعظ و نصیحت بنام یکے از یاران صدور یافتہ ہست۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ وَاٰلِهِ الْتَّقِيِّ۔ عزیز من نصیحت می کنم بگوشِ ہوش بشنو۔ خدا سبحانہٗ حاضر و ناظر ہست و ہر کار و کردار ترا مطّلع۔ فہمیدہ بگو فہمیدہ بشنو، فہمیدہ بکن، فہمیدہ باش، فہمیدہ برو۔ بالجملہ امروز چنان کن کہ فردا شرمندہ نہ مانی۔ شبے چند بے قرار باش تا ابد بیاسائی روزے چند بتراش و بخراش تا دائم بہ آرام باشی۔ والسلام علیٰ مَنِ اتّبع الہدیٰ۔

مکتوب پنجاہ و دوم۔ دربیان آن کہ واقعات مبشر اند بہ محمد صدیق صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ مکاتیب مرغوبہ صدیق شفیق محمد [illegible] بہیم رسیدہ اظہار ما فی الضمیر مفہوم گردانید۔ واقعہاے کہ مرقوم نمودہ بودند بسیار روشن و امید بخش اند۔ شکرانہ بجا آرند و سعی نمایند کہ معنی مبطن در عرصۂ ظاہر جلوہ گر شود۔ زیرا کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتہ کہ واقعات مبشراتِ استعداد اند۔ یعنی اگر کسے خود را بادشاہ یا قطب دید فی الحقیقت نہ بادشاہ شدہ ہست و نہ قطب لیکن این قدر معلوم شد کہ این را استعداد بادشاہیت و قطبیت ہست۔ اگر سعی

نماید و مانع مدفوع شود و شرائط موجود گردد به بادشاهیت و قطبیت برسد و اگر نه به همان قدر اکتفا رود۔ همین دید بر وے حجّت شود امید است که آخر ثمر این وقائع ظاهر شود که منظور نظرِ حضرتِ الیشان ما بوده اند۔ والسلام۔

مکتوب پنجاه و سوم۔ در بیان وعظ و نصیحت به سیّدے صدور یافت۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سبحان اللہ۔ قطعہ ؎

آفاق روشن و مہِ تابان پدید نیست　　پر شور عالمے و نمکدان پدید نیست
از مہر تا به ذرّه و از قطره تا محیط　　چون گوے در تردد و چوگان پدید نیست

ترقیاتِ ظاهر و باطن نصیب و حسیب۔ شرافت مرتبت نجابت منزلت نتیجهٔ خاندان علی رض سلمہ اللہ تعالیٰ باد۔ احقر فقرا به وسیلهٔ اخلاقِ کریمه و حسب سیرتِ بزرگانه بچند کلمه مصدّع اوقاتِ گرامی گشت۔ سخن سنیهٔ بزرگان آن که اگر پسند خاطرِ عاطر افتد مکافات آن به الطاف نموده آید و اگر نه صلحاے مار زیدیلِ کرم ستّاری نمایند۔ چون این همه از راهِ هواخواهی و جگرسوزی اظهار می سازد توقع که بگوشِ هوش اصغا نموده لمحه در لجّهٔ تفکر شناوری نمایند تا صدقِ این مقدمات و هواخواهی احقر مکنونات بر ضمیرِ منیر منکشف گردد ؎

تو اگر دماغ داری دلِ من بگیر و بُو کن　　به زتن بخنده باشی گلِ باغِ آشنائی

هُوَ هٰذا۔ سرورِ کائنات افضلِ بریّات علیه الصلوٰة والسّلام چنین فرموده اند هَلَكَ الْمُسَوِّفُوْنَ۔ یعنی هلاک گشتند تاخیر کنندگانِ عملِ نیک۔ تو گوئی فردا کنم شاید فردا نیاید یا فردا توفیق نه دهند و قوت نه بخشند پس پشیمان مانی۔ عزیزِ من روزے چند بے آرام باش تا ابدالآباد بآرام باشی ؎

تا توانی می تراش و می خراش　　تا دمِ آخر دمے فارغ مباش

آیتے چند املا کنم تا آن را بخوانی و کیفیتِ اعراضِ مقربانِ آفریدگار از این دارِ بے مدار و عالی کردن ہمت نشأۃ آخرت بر تو روشن گردد۔ قال اللہ تعالیٰ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ۝ اِنَّا اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝ یا لیت شعری۔ آدمی بہ سرِ خود نیست تا ہر چہ بخواہد بکند و در ہر چہ بباید بیاویزد۔ مولاے دارد۔ وہ چہ مولاے جل شانہ و عز سلطانہ۔ روزِ محشر کردارِ خود را بوے نمودن ہست و از حرکات و سکنات و افعال و اقوال جواب دادن۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ فکر بر اصل باید نمود تا کے بر خود در رنگِ مادرِ مہربان باید پیچید و تا چند در رنگِ طفلان از جواہرِ نفیس بہ جوز و مویز مفتون باید بود ؎

ترا ز کنگرۂ عرش می زنند صفیر ندانمت کہ دریں دامگہ چہ افتادہ است

عزیزِ من پیشینان اگر بسیار بسیار می کردند اندکے اعتبار می داشتند۔ الحال اگر اندکے بعمل می آرند بسیار بسیار اعتبار می دارند و درمے بہ دینارے می ارزد چہ وقتِ تلاطمِ امواجِ بدع و ہوا است و تراکمِ افواجِ ظلم و اعتلا در رنگِ آن است کہ مبارزان ہنگامۂ غلبۂ عدو دل را اندک تلاش اعتبار بسیار پیدا می کنند۔ و در اوانِ امن و امان تردّدِ بسیار را چندان قیمت نمی نہند۔ عزیزِ من فزعِ اکبر کہ اولین و آخرین از ہیبتِ آن در خروش اند و جن و انس و وحوش و طیور از ہولِ آن در اضطراب اینک در رسیدہ و یومِ حشر و نشر و ردّ و قبول جلوہ ریز آمدہ و معاملۂ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ بقبول عنایت و فَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ بہ ردّ و شکایت پرتو انداختہ۔ ہان و ہان بیدار باید شد و دیدۂ حقائق بین را بکار باید فرمود۔

قَالَ عَزَّ مَنْ قَائِلٍ کَرِیمِہ۔ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُھُمْ وَھُمْ فِی غَفْلَۃٍ مُّعْرِضُوْنَ وَقَالَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ۝ یَوْمَ تَرَوْنَھَا تَذْھَلُ کُلُّ مُرْضِعَۃٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَھَا وَتَرَی النَّاسَ سُکَارٰی وَمَا ھُمْ بِسُکَارٰی وَلٰکِنَّ عَذَابَ اللّٰہِ شَدِیْدٌ ۝

حیف ست از جوانانِ خردمند و پیرانِ ہوشمند کہ پنبۂ غفلت از گوشِ ہوش بر نیارند و پردۂ غرور را از بصرِ بصیرت دور نہ سازند و شاہبازانِ طریقت در طلبگاری عنقائے حقیقت پرواز نہ نمایند و از ہر جا کہ نشانے از آن بے نشان یابند فدائے آن دیار و دیّار نشوند الفایابد

درجہان دلبرے دما فارغ　　در قدح جرعۂ دما ہشیار

آوردہ اند کہ نقاب دارے در محکمۂ قضا از اختیار کردنِ زوجِ او زنِ دیگر شکوہ نمود قاضی فرمود منعش نمی رسد (گفت) اگر پردۂ حیا بر روے نباشد چہرۂ زیبائے خود آشکار کنم تا مردم بہ بینند کہ ہر کہ چنین زیبا طلعتے داشتہ باشد وے را می رسد کہ بروے انبازے آرد! صاحب دلے حاضر بود نعرہ بزد و بیہوش شد چون بہ ہوش آمد استکشافِ حال نمودند۔ فرمود چون محبوبہ چنین نکتۂ رنگین ظاہر ساخت در سرِ من ندا در دادند کہ اگر نہ نقابِ حکمت و حجابِ عظمت درمیان باشد پردہ جبروتی از وجہِ کریم ذاتِ مقدسِ خویش را برافگنم تا مردم عیاناً بہ بینند و انصاف دہند کہ ہر کہ چنین مولائی ذوالجلال داشتہ باشد وے را توجہ بغیرِ وے نمی سزد و نہ گنجایش دارد کہ وے آنِ دیگرے باشد۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ فَحَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا وَتَاَدَّبُوْا قَبْلَ اَنْ تُؤَدَّبُوْا۔ خوش گفت طہارت کن کہ اقامت نزدیکست

توبہ کن کہ قیامت نزدیک است ؎

بس کنم خود زیرکان را این بس است　　بانگ دو کردم اگر در دِہ کس است

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب پنجاه و چهارم۔ در بیان صحبت خاص که قطبی مرشدی مدظله العالی با عروة الوثقی داشته اند مع ما یناسبه به مولوی میان سجادل سرهندی صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْاَعْلٰی۔ وَالصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْوَرٰی اِمَامِ التُّقٰی وَ النُّقٰی وَ صَحْبِهٖ بُدُوْرِ الدُّجٰی۔ اما بعد رقیمه کریمه مخدومی استاذی سلمه الله مشرف ساخت۔ مرقوم بود که آنچه از جناب امام العارفین قطب الواصلین حضرت ایشان ما قدسنا الله سبحانه بسره العزیز از جنس بشارات در باب خود استماع نموده باشی در منصه تحریر بیارد و دوستان را ازان معانی آگاه سازد۔ مخدوما چند کرت این سوال از خدمت شریف بظهور آمده۔ اما چون نقائص و معایب خود را مشاهده می نمودم شرم می آمد که به آن جواهر نفیسه سگ گرگین را قلاده بندد و مهار از سهو و خطا بر آن امام معصوم مطلق امام برحق چیزے جرأت نماید۔ اما اطاعت لاہل الحقوق برخے از عنایات آن جناب عالی در حیز تحریر می آرد رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ مخدوما در اول ایام انابت خَلِیْفَةُ الرَّحْمَانِیْ این معنی به خاطر فاطر خلجان داشت که چون به خدمت تمام سعادت انابت آری و قبله توجه ایشان را سازی مبادا در نسبتے که با خازن الرحمة داری فتورے واقع شود و در معنی معیت و ضمنیت که با ایشان داشتی انحطاطے و برودتے طاری گردد و ازین جا مانده و ازان جا رانده گردی۔ درین دلا روزے مخدوم عالی مقام محمد نقشبند ظاهر ساختند که حضرت ایشان ترا بیشتر برائے امر بزرگ طلب می نمایند و به من نیز بیان فرموده اند اما اولی آن ست که خود بے واسطه از جناب عالی استماع نمائی۔ بعد از شنیدن این نوید مسرت بخدمت سامی شتافتم۔ بعد از ذره نوازی و مرید پروری و تفقد بسیاری از زبان لامع الانوار گوهر فشاندند که صحیفه احوال ترا مفصل مطالعه نموده ام۔ چنان منکشف شد که با حضرت خازن الرحمة

نسبتِ معیّت بروجہ تمام داری واز جمیع کمالاتِ خاصّہ ومقاماتِ ایشان نصیبے بطریقِ اجمال داری۔ عرض کردم کہ امیدوار تفصیلم۔ اشارہ نمودند کہ آنچہ از خدمت خازن الرحمۃ رسید ہم مسلّم ومقرر باشد وما از اوّل بطریقِ تفصیل سیر خواہیم کنانید۔ ونسبت سابق بحصولِ این نسبت نقصان نہ خواہد یافت۔ بلکہ قوّت واسباب پیدا خواہد کرد۔ بعد از چند گاہ این مقدمہ شگرف را در غیبت فقیر بہ نزدِ مخدوم زادۂ عالی منزلت محمد خلیل اللہ روشن تر بیان فرمودند۔ زنگ از دل وجان این تیرہ روزگار زدودند فَنَحْمَدُ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ وَ حُسْنَ مَلَاۗءِہٖ وَجَدْنَا کَذٰلِکَ ھٰذَا وَاسْمَعِ الْاٰنَ مُفَصَّلًا وَاللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ۔ مخدوما مجلسِ اوّل غرّۂ شہر جمادی الاُولیٰ سنہ ۱۰۷۶ھ یک ہزار وہفتاد وشش چون بتوجہ ولایت اثر حضرتِ ایشان مشرف گشت بعد از مراقبہ ومکاشفہ بزبانِ غیب ترجمان فرمودند کہ باطن ترا بسیار مزین یافتم وبخلعتِ وجودِ موہوبی حقانی متلبس۔ وہمان روز در مجلس ثانی آرایش وزینت ہمان خلعت بیان نمودند۔ ودر مجلسِ ثالث بہ تزکیۂ نفس وترقی از عالم خلق بعد از قطع تمامی از عالم امر بشارت دادند۔ ودر مجلس رابع بہ اتحاد ومعیّت بعد از حقیقتِ قدسیۂ خویش خبر دادند وتصدیق کشف این درویش کہ پیش ازین بروزے این امر معروض داشتہ بود نمودند وفرمودند کہ کم کسے از یاران باین خصوصیت ظاہر می شود وبعضے کلماتِ مدحیہ کہ ہر یکے از آنہا این بخاک افتادہ را باوجِ شرف می رسانند بلسانِ الہام بیان راندند۔ ودر مجلسِ خامس وسادس بہ نویدِ کمالاتِ نبوّت بعد از تمامی ولایاتِ ثلٰثہ مشرف ساختند۔ ودر مجلس سابع وثامن بہ دخول در حقیقتِ کعبہ معظمہ بزیب وزینت تمام وہم ترقی از آن بفوق مبشر ساختند وہنوز ماہ مذکور بہ آخر نہ رسیدہ بود۔ ودر مجلسِ نہم ودہم بہ لحوق ووصول بہ حقیقتِ قرآنی بشارت دادند وتا مجلس پانزدہم بہ دخول در آن

حقیقتِ علیہ و ترقیات دران بہ زیب و زینت کذا و کذا معزز ساختند۔ و در مجلس شانزدہم بہ نسبتِ معیّت بہ جنابِ خویش و جنابِ خازن الرحمۃ و ہم جنابِ حضرت مجدّد الف ثانی قدس اللہ سرہٗ بشارت دادند۔ و در مجلس ہفتدہم ماہِ مبارک رمضان سنہ مذکور بہ بشارات دخول در حقیقتِ صلوٰۃ و اقتدا بہ مرتبۂ وجود مفتخر ساختند۔ و در مجلس ہیژدہم و نوزدہم و بیستم بہ ترقیاتِ شائستہ و حسن و آرائش و قربِ امام خبر دادند۔ و در مجلس بیست و یکم فرمودند کہ کیفیتِ عظیم شرفِ ظہور فرمودہ و خلعتِ فاخرہ بہ کمالِ علو و نورانیت عنایت شد کہ آفاق را نورِ آن خلعت یا عینِ آن خلعت در گرفت و در مجلس بیست و دوم تا ششم بہ ترقیات و وصول بہ مقامِ معبودیتِ صرف بہ طریقِ ذاتِ موہوب با ظہور بعضے معارف خاصّۂ آن مقام مبشر ساختند۔ و در مجلس بیست و ہفتم و بیست و ہشتم بہ عروج تا بہ حقیقۃ الحقائق ثُمَّ الْاِنْطِبَاقُ وَاللُّحُوْقُ بِتِلْكَ الْحَقِيْقَةِ بِفَوْقٍ تَآمَّةٍ مشرف ساختند و در مجلس بیست و نہم فرمودند کہ خلعتِ عظیم با زیب و زینت و ترتیب بسیار مرحمت شد و معاملۂ تو خیلے علو پیدا نمود گویا حقیقۃ الامر منقلب گشت۔ و در مجلس سی ام فرمودند کہ عنایات بے حد از جنابِ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ در بابِ تو مفہوم می شود چنانکہ خود بہ آرائش و تزئین تو سرگرم اند۔ و آنچہ در بابِ نزول در نقطۂ عدم معروض داشتہ بودی۔ نزول در جوار آن نقطہ معلوم می شود۔ فی الجملہ قیدے درمیان ماندہ است۔ و در مجلس سی و یکم و دوم بہ ترقیاتِ معارفِ نادرہ اطلاع دادند۔ و در مجلس سی و سوم سنہ ہزار و ہفتاد و ہفت بہ تعیّنِ حبّی مبشر ساختند۔ و از عنایاتِ خاصّہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم در بابِ این احقر خبر دادند و در مجلس سی و چہارم و پنجم بہ بالیدگی و ترقی در مقام مذکور و عنایت شدن خلعتِ خاص ممتاز ساختند و در مجلس سی و ششم بہ وصول تا صفۂ مقدسہ صفوفِ اربعہ

انبیا کہ در حقیقت صلوٰۃ مقرر ہست و عنایت شدن خلعت عالی از آن مقام با نوید پُر امید سرفراز ساختند۔ و در مجلس سی و ہفتم بشارت نزول در نقطۂ عدم مطلق دادند۔ و در مجلس سی و ہشتم بعد از ذکرِ مقامات و حقائق و در دقائق محبوبیتِ ذاتی وغیرہ فرمودند کہ در تعیّن حبّی ترقی بسیار نمودہ۔ و در مجلس سی و نہم بعد از ذکرِ معارف و اسرار و بشارت و ترقیات بکمالِ ذرّہ پروری بر زبانِ غیب ترجمان آوردند کہ معیتِ خاص با من پیدا کردہ و معاملہ کہ بہ فرزندانِ خاص مختص بود ہمان معاملہ با تو متحقق گشت۔ و در مجلس چہلم بہ بشارت ولایت احمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و عنایت شدن لباسِ محبوبیت بلکہ از بہرہ بآن معنیٰ شگرف مکرم و معزز ساختند۔ و در مجلسِ چہل و یکم و دوم و سوم بہ تقریر و تحقیق مقدمتین زبوتیّن و ترقی در آن مقام خبر دادند و در مجلسِ چہل و چہارم بہ علو نسبت و عطاے خلعتے بزرگ کہ محیطِ عالم باشد بشارت فرمودند و در مجلسِ چہل و پنجم فرمودند کہ محبوبیت و نسبتی بہ حدّے ظاہر می شود کہ عین دائرہ باقی نماندہ و نصیبے و بہرہ از فوقِ تعین حبّی معلوم می شود۔ و صلے کہ مناسب آن مقام است مفہوم گردیدہ عرض نمودم کہ بر ترقی از تعین حبّی صوم نذر کردہ بودم اکنون ایفا کنم۔ فرمودند ایفا کن۔ و در مجلسِ چہل و ششم بہ عنایت خلعت عالی و ترقی از تعینِ حبّی کما مرّ بہ اطلاع بخشیدند و در مجلسِ چہل و ہفتم بعد از ذکرِ معارف سنیّہ و بشارتِ معیت در مقاماتِ علیّہ و ترقی در سیرِ سابق فرمودند کہ سیرِ تو بمقامِ بلند رسید فی الحال مدرک نمی گردد کہ تا کسے و بکدام مقام رسیدہ۔ و در مجلسِ چہل و ہشتم و نہم بہ حصول مقامِ صباحت و زینت آن موطن و بہرہ از مقطعاتِ قرآنی بشارت فرمودند۔ و در مجلس پنجاہم کہ آخرین مجالس ہست بعد از توجہ موجہ و نظرِ ولایت ثمرہ ذکر ترقی فوق التعینات فرمودند کہ لباسِ عالی و آرائشِ نفیس احمر مِمّا تَلبَسُهُ النِّسْوَانُ مشہود می گردد۔ لیکن حکمِ قطعی

به محبوبیت از راه احتیاط دور است اگرچه لباس لباس محبوبیت است و آرایش آرایش حت ملا هٰذَا مِمَّا سَمِعْتُ فِیْ مَجَالِسِ التَّوَجُّهِ وَالسُّکُوْتِ وَهَا اَنَا اَذْکُرُ بَعْضَ مَا سَمِعْتُ مِنْ جَنَابِهِ الْعَالِیْ فِیْ غَیْرِ تِلْكَ الْمَجَالِسِ مِنْ هٰذَا الْقَبِیْلِ قَبْلَ الْاِنَابَةِ وَبَعْدَهَا مِنْهَا روزے قریب ارتحال خازن الرحمة شیخی ووالدی قدس سره فرمودند که من در روضهٔ منوره بودم درین ولا به خدمت ایشان التماس نمودم که به جانب فرزندان نگاہے بکنند و برائے قیام بجال طالبان عقب خویش یکے را از ایشان متعین فرمایند دیدم که ایشان غرق نعیم و اتنعیم اند که ہرگز توجه به جانب دیگر نمی کنند۔ باز گفتم که اہتمام به این امر ضروریست توجه درین باب مبذول فرمایند۔ درون روضهٔ مقدسه تو حاضر بودی متوجه حال تو شدند و مہربانی عظیم درباره تو نموده دستار شریف بر سر تو نہادند و سر ترا به ہر دو دست در کنار کشیده بر جبین تو بوسه دادند۔ و این اول بشارتے است که ازان جناب عالی به ظہور آمده۔ مِنْهَا روزے فرمودند که مرا در معامله چنان نمودند که حضرت خازن الرحمة قدسنا اللہ سبحانه بسره الاقدس بر مسند عالی که در کمال تزئین و آرایش است تشریف دارند و برابر آن مسندے دیگر است مِثْلُ ذٰلِكَ کَیْفِیَّةً وَکَمِّیَّةً وَحُسْنًا وَجَمَالًا و بر آن مسند ترا نشاندند بعد ازان فرمودند که مماثلت ہر دو مسند دلالت می کند بر ظہور نسبت خاصهٔ ایشان در تو۔ مِنْهَا روزے فرمودند که من در روضهٔ منوره بودم و تو نیز ہمراه بودی دیدم که حضرت خازن الرحمة قدس سره ترا خلعتے لبس عالی عنایت نمودند بعد از عطائے آن خلعت آن چنان علو حاصل شد که سر تو به آسمان رسیده و این بشارت به دستخط مبارک در بیاض این حقیر رقم نموده اند۔ در ہمان ایام در مجالس مختلفه به پنج خلعت نفیسه دو از خازن الرحمة قدسنا اللہ سبحانه بسره الاسنی۔ و دو از حضرت

مجدّد الف ثانی قدس سرہٗ یکے بہ طریق اجمال بشّر ساختند۔ باید دانست کہ این بشاراتِ سنیّہ قبل از انابتِ کرامت صدور یافتہ بود۔ وآنچہ بعد از انابت ظہور نمودہ آن را نیز در منصّۂ ظہور آوردہ می شود۔ از انجملہ آن ہست کہ شب عرس خازن الرحمۃ قدس سرہٗ التماس عرض فاتحہ کردم قبول نمودند۔ ولمحہ متوجہ شدند۔ چون بیرونِ روضہ تشریف آوردند بجانب این فقیر نگاہے کردند۔ فرمودند کہ طرفہ زینتے وآرایشے امشب بر تو ظاہر می شد۔ وعجب آنے وشانے وحسنے وجمالے بر تو ہویدا بودہ۔ بالجملہ بہ چنین خلعتِ بلند فلک فرسائے کہ متلبس بودی کمتر یاد ہست کہ مثل آن بہ نظر در آمدہ باشد۔ از انجملہ آن است کہ شبے در ہفتم شہر ذی قعدہ سنہ یک ہزار وہفتاد وہفت در خدمت سراسر سعادت حاضر آمدم۔ ناگاہ بر آن مدار جہانے خلیفۃ الرحمانی واردے ظہور نمودہ بس بزرگ و بہ طفیل آن مظہر اتم برین مسکین نیز پرتو انداخت۔ چنانچہ این مسکین نیز از ان معنیٰ وَلَوْ فِی الْجُمْلَہ آگاہی یافتہ لیکن نہ می فہمید کہ این امر جلیل القدر چیست ومہبط این سرِ عظیم اولاً بالذات الیشان کیست وچون این مقدمہ بہ عرض عالی رسانید استکشاف سرِ این معما نمودہ فرمودند کہ برما نسبتے عظیم القدر ظہور نمودہ بود وترا نیز بہرہ ونصیبے از ان مفہوم می شد بعد ازان بہ انبساط وابتشاش تمام این مصراع بر زبان گوہر افشان راندند۔ ع

گر دستان گرد کہ مے کم رسد بوے رسد

آخر الامر مخدوم مہربان صَاحِبُ الْکَمَالِ وَالتَّکْمِیْلِ وَالْحِہْ فَاِنْ خواجہ محمد عبید اللہ از تعیینِ آن نسبت جلیل الشان فرمودند کہ آن طلوعِ نسبتِ قیومیت بود کہ احیاناً از بطنِ بطون ظہور نمودہ جلوہ گری می شود۔ عرض نمودند کہ بہرۂ از ان رسیدن بہ کسے بچہ معنی بود کہ شرکت بر نمی تابد۔ فرمودند کہ این بہرہ وشرکت در رنگ آن ہست کہ سلاطین را در امور

مملکت اعوان و انصار باشند و ہیچ تقصیر و نقص در سلطنت از آنہا راہ نیابد۔ بعد استماع این مقدمہ آن مخدوم عالی مقدار بہ والدہ ماجدہ این مسکین تہنیہ و ترحیب گفتند و شکر و سپاس الٰہی و دلالت نمودند۔ از انجملہ آن ہست کہ روزے مطالعۂ نقائص و معائب خود نمودہ بعرضِ اشرف رسانیدم کہ حضرت سلامت راہ ترقی برین عاصی کشادہ است یا نہ۔ فرمودند کہ یک چیزے دیگر ہم ماندہ است۔ عرض نمودہ کہ ہنوز قطرہ از عمان ہست یا زبر زبان گوہر فشان آوردند کہ بیشتر چہ چیز ماندہ ہست۔ از انجملہ آن ہست کہ شبے بعضے نوافل را بوسیلۂ آن عالی جناب بہ حضرت خازن الرحمۃ قدس سرہما گزرانیدہ بودم کہ ایشان حاضر شدند بہ لباسِ عجیب و زینتِ غریب و تو نیز بہ ہمان کیفیت لباس و کمیت بلا تفاوت ظاہر شدی و ایشان بہ شفقتِ تمام سر و روے ترا بوسہ دادند و رضامندی بے حد ظاہر نمودند۔ از انجملہ آن ہست کہ روزے بہ کمال دستگیری این ذرّہ را از خاک برداشتہ باوجِ رفعت رسانیدند و فرمودند کہ ترا بمقامے مبشر ساختہ ایم کہ تا حال ہیچ کس را از یاران بہ آن نہ رسیدہ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ از انجملہ آن ہست کہ روزے یک مسکین معروض نمود کہ تلقین و ارشاد طالبان و مسترشدان درباب فقیر مرضی ہست یا غیر مرضی ہست۔ بعد ادائے استخارہ و توجہ موجہ بر روے مبارک بہ جانبِ این احقر نمودہ مکرّر فرمودند کہ ارشاد مرضی معلوم می شود وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ انتہی۔ و از آن جملہ آن ہست کہ روزے بہ عرضِ عالی رسانیدم کہ نوافلِ لیلی و نہاری کہ بہ خدمتِ حضرت گزرانیدم لمحہ متوجہ شدہ فرمودند کہ اجر و ثواب و برکات آن نوافل بہ این جانب وارد می شد بعد از آن ہمان برکات بہ جانبِ تو متوجہ می شد اما بہ آن و شانِ دیگر۔ از آن جملہ آن ہست کہ روزے کتابِ حصن حصین برائے صحتِ مرضِ ایشان بطریقِ ختم خواندہ بودم و متوجہ شدہ فرمودند کہ انوار و

برکاتِ عظیم ظاهر می شود و گرد بر گردِ خود حصنے مرتّب و متمثّل می یابم لِلّٰهِ الحمد که ازان مرض صحت یافتند۔ و ازان جمله آن است که روزے در روضهٔ منوّره بعضے عباداتِ نافله به وساطت جنابِ عالی به جناب خازن الرحمة گذرانیدم فرمودند که عنایاتِ عجیب از جنابِ ایشان در بابِ تو معلوم می شد۔ چنان که از مرقدِ منوّر بیرون آمدند و سر در وے ترا بوسیدند و تنگ در بر گرفتند و سوائے این مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰی از عنایات و بشارات و خلعات از حضرت مجدّد الف ثانی و از حضرت خازن الرحمة قدس سرهما بیان می فرمودند که تفصیلِ آن موجبِ تطویل است۔ و ازان جمله آن است که حقایق آگاه قدوهٔ اهل الله محمد نقشبند سلّمه الله فرمودند که روزے مارا وقتِ خود خوش بود و بعضے دقایق مقامِ ملاحت بر من منکشف شد۔ و درین ولا مشهود گشت که ترا هم ازان مقام بهره و حظّے عنایت نمودند۔ و قیومیت عظیم از بارگاهِ صمدیت در بارهٔ تو مفهوم گشت و خلعتِ عالی و مرصّع معلوم گردید دهم روزے فرمودند که وقتے متوجه به جانبِ قُدس بودم پیاپے در بارهٔ تو ندا می رسید که وے از آنِ ماست و نیز این ندا را از آن حضرت جلّت عظمتهٗ در بارهٔ تو می رسید مَقْبُوْلٌ مَقْبُوْلٌ مَغْفُوْرٌ مَغْفُوْرٌ وَاللّٰهِ مَغْفُوْرٌ۔ و در عالمِ مثال امرے متمثّل شد که اظهار و افشائے آن مشروع نیست که داخلِ متشابهات و اسرار است۔ آخر الامر فقیر بعضے این مقدمات را به عرضِ اشرفِ حضرتِ ایشان رسانیدم به استماعِ این کلمات بسیار بشّاش شدند و فرمودند که گمان هٰذا مَکْشُوْفُنَا۔ و ازان جمله آن است که مخدوم عالی قدر خواجه محمد عبید الله بعرضِ عالی رسانیدند که من در روضهٔ منوره بودم عنایت حضرت مجدّد الف ثانی در بارهٔ فلانے یعنی هٰذا المسکین مشهود می شد که در بارهٔ احدے مثل آن مشهود نه شده و بیک مجلس چند کرت وے را در بر گرفتند و تقبیل نمودند۔ فرمودند بلے بر ما نیز در بابِ وے از حضرت

ایشان کذا و کذا عنایت معلوم شده و ہم آن مخدوم و مخدوم زاده فدا آگاه چند بشارات علیہ کہ ہر یک این مسکین را از خاکِ مذلت بہ اوجِ عزت بلکہ بہ مقامے کہ اوج و عزت ہمہ از آنجا در راه مانده می رسانید۔ از آن خلیفۂ الٰہی نقل کردند اگر گنجایش وقت و حال شد در منصۂ ظہور تحریر خواہد آورد۔ از آن جملہ آن است کہ خدمتِ عالی منقبت شیخ سیف الدین نقل می فرمودند کہ حضرتِ ایشان ترا بہ شدتِ مناسبت بہ مقامِ ارشاد یاد می فرمودند و بشاراتِ شایستہ در بابِ تو بیان می نمودند۔ مخدوما از عنایات و بشارات آن مرکز دائرۂ ولایت کہ درین سہ سال دیده و شنیده اگر دفتر دفتر املا نماید سطرے از آن نہ تواند ظاہر نمود و شکر آن را خود اگر ہزاران ہزاران سال بہزاران زبان اظہار کند رشحہ و شمہ از ان نہ تواند ادا نمود۔ مکاتیبِ علیہ کہ بنامِ این مسکین شرفِ صدور یافتہ مشحون بہ انواعِ معارف و حقایق از ولایاتِ نبوت و محبت و محبوبیت و عروج و نزول و غیر ذلک مِمَّا يَتَحَيَّرُ فِيْهِ الْعُقُوْلُ وَالْاَفْهَامُ بہ مطالعہ شریف در آمده باشند شرفاً و تبرکاً در خاتمۂ این مکتوب چیزے از ان حُسْنًا لِلْخَاتِمَةِ ایراد خواہد نمود۔ امید وار است کہ آن عنایات و بشارات آخر این دُور افتاده را دستگیری خواہد کرد و از مکایدِ نفس و مفاسدِ این پُر تلبیس ہائی خواہد بخشید و حسن بشار کہ بارہا بر لسانِ حق ترجمان گذشتہ و ہم از خامۂ عنبرین محرر گشتہ ظہور نماید مخدوما حقایق و معارف کہ از غایتِ نازکی در قیدِ تحریر و تقریر نہ گنجد چندان از آن عالی جناب استماع نموده کہ گوشِ ہوش از ان لآلی متلالی اِلیٰ یَوْمِنَا هٰذَا مملو است و خوارق عادات و تصرفات و مکاشفات کہ از ان عروۂ وثقیٰ و ذروۂ علیا مشاہده نموده تا کجا بیان نماید۔ اگر خواستِ الٰہی است برخے تصرفات و کرامات را خود مشاہده نموده مرقوم ساختہ بخدمت خواہد فرستاد۔ و از آن جملہ آن است کہ در ذکرِ علوم و معارف علیا این مخلص را

مخاطب می ساختند و تا این حقیر حاضر می بود به طرفِ دیگر متوجه کم می شدند۔ و از آن جمله آن است که اکثر امور را به استصواب و استفسار دور از کار بموجب وَشَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ در منصّهٔ ظهور می آوردند بارها شده که امرے را از امور بعضے ملازمانِ حضور در خدمت سراسر معرفت دلوز مقرر نموده حضرت ایشان این حقیر را از خانه و خانقاه طلب داشته اند که در به لسانِ الهام ترجمان بیان فرمودند و در رائے فقیر خلاف مقرر قوم صواب نموده و مطابقِ آن معروض داشته حضرت ایشان همچنان کردند و ثمرات و نتائجِ شایسته بظهور آمده گاہے در بابِ این مسکین این کلمه می فرمودند کجَاءَ الْعَقْلُ۔ و از آن جمله آن است که گاہے به کمالِ عنایت از احوال بعضے یاران مخصوص خود از این مخلص پرسیدند که فلانے در نظرِ توجه طور در آمده و تا کجا رسیده و آنچه به خاطرِ فاتر رسیده عرض نموده و مقبول افتاده و لبسا از احوال و مواجید باریافتگان و معتکفان حرم عالی نزد این سینه مجروح ساخته و از استعداد و همت آنها خبر داده و در اظهار بعضے از آن ممتنع نموده در باب بعضے اذن فرموده۔ از آن جمله آن است که عشرهٔ آخر ماه رمضان فقیر را برائے امامت تراویح معین نمودند و موردِ عنایت و بشارات ساختند۔ روزے به خدمتِ سامی معروض داشت که حقیقتِ قرآنی را که فوق تعینات است در رنگِ دریائے عظیم یافتم و خود را و اقل قلیل را از اصحابِ حضرتِ ایشان دران اثنا دیدم عَلٰی تَفَاوُتِ الدَّرَجَاتِ به کمال عنایت فرمودند که ما را کجا یافته گفتم فوقِ آن مقام یافتم ما که وصولِ مقام را به عبارت کلمه اِنَّهٗ مَحْسُوْسٌ فِیْ ذَاتِ اللّٰهِ تعبیر فرمودند کَمَا وَرَدَ فِیْ حَقِّ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ و خود را نیز به طفیلِ حضرتِ ایشان از آن مقام بهره ور دیدم بلکه لطف عالی خود را دران مقام داخل یافتم۔ مخدوما به استماع این مقدمه شگفتگی تمام ظاهر ساختند و به شدند۔ حتی که به حقایق آگاه شیخ محمد فضل الله که

یکے ازان آشنایان بود۔ ازین معنی آگاہ ساختند و فرمودند کہ شمارا فلاسے بہ چنین امر عالی بشارت می دہد وَقَدْ حَانَ اَنْ یَّبْرِقَ الْوَعْدُ مَا یُرَادُ الْمَکْتُوْبُ الْعَالِیُّ کہ سابقاً مذکور آن شدہ بود۔

مکتوب پنجاہ و پنجم ۔ دربیان بعضے حقایق و معارف الٰہی بہ لسان فارسی و عربی در جواب مکتوب حقایق آگاہ میان محمد رضا دہلوی قدس سرہٗ صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ گرامی نامہ کہ از راہِ شفقت بلطف مرسول شدہ بود وُرود یافت بہ مطالعہ آن بہرہ ور گردید بابے بود پُر از دقایق کتابے بود پُر از معارف و حقایق عبارات رنگینش بے غش بود و اشارات نازنینش دلکش ؎

نکتہایش ہمہ ہم رنگ چمن
کردہ برد فتر گل مشق سخن

جَزَاکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ خَیْرَ الْجَزَاءِ وَاَرْضَاکُمْ اَحْسَنَ الرِّضَاءِ۔ مرقوم نمودہ بودند کہ وصول بسعادت ہویت ذاتیہ بہ سیر مستطیل صعب الوصول ست وَاِلَّا فَالْحَقُّ سُبْحَانَہٗ اَقْرَبُ اِلَی الْعَبْدِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ قُلْتُ ھٰذَا فِی الْوُجُوْدِ اَمَّا فِی الْوِجْدَانِ فَھُوَ سُبْحَانَہٗ وَرَاءَ الْوَرَاءِ ثُمَّ وَرَاءَ الْوَرَاءِ ؎

برگ ہر رنگے بساز اے عندلیب بے نوا
کاین گلے ما بر نتابد ار براکب زنگ را

آنجا مستدیر در رنگ مستطیل در راہ ست و اثبات مانند نفی از انجا کوتاہ ؎

لَا دَھُوْ زان سرائے روز بہی
بازگشتند جیب و کیسہ تہی

''دوہرہ''

بنت مکت لاستکم اکم کرمانہ جیون جہانہ
جگ اکین مکہ ہین زہی ملی بہر سہر مانہ

عطارؒ فرمودہ ؎

با این همه نزدیکی جانان چه بسے دوری　　　درعینِ وصال توگشت این همه مهجوری

مرقوم بود لَا ثَمَّةَ طَرِيْقٌ مَوْصُوْفٌ لَا مَأْمُوْنٌ وَلَا مَخُوْفٌ وَلٰكِنْ دُوْنَهَا قُلَلُ الْجِبَالِ وَدُوْنَهُنَّ خُيُوْفٌ ثُمَّ الطَّرِيْقُ اِلَيْهِ كَائِنٌ وَالشَّيْءُ ثَمَّةَ ثَابِتٌ وَالْاَقْدَامُ فِيْهِ وَاقِعَةٌ سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ رمزیست بدان اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّيْ اشارتے ست بآن قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عبارت ازان ست فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ دلالت برآن وآن دو بیت تازی که در ظهور نور مطلوب و قصور طالب از ادراک آن مرقوم بود بغایت ذوقین ساخت لِلّٰهِ دَرُّ قَآئِلِهَا وَرَاقِمِهَا نِعْمَ كَذٰلِكَ الْاَمْرُ فَهُوَ كَمَا قِيْلَ اَنْتَ الْغَمَامَةُ عَلٰى شَمْسِكَ دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ۔ وآنچه در اشعار فارسی بیافتِ مطلوب وهم آغوشیِ محبوب و رموز بود هر همه دل سوز وسینه افروز ست ومبنی از عرفان ووصلِ عریان ست هَنِيْٓئًا لَّكُمْ۔ اما باید دانست که این همه از گلهائے گلشن تشبیه ست واز شعبدهائے عالم سکر ومستی ومقام تنزیه که اقرب الی الحضرت دانست چنین امور را برنتابد ع

آنجا همه آن ست که برتر ز بیان ست

در آنجا جز حیرت ونکارت در دست نیست وجز عجز عن درک الحقیقت نقد وقت نه ؎

عنقا شکار کس نشود دام باز چین　　　کانجا همیشه باد بدست ست دام را

مَا لِلتُّرَابِ وَرَبِّ الْاَرْبَابِ ؎

تو از خوبی نمی گنجی به عالم　　　مرا هرگز کجا آئی در آغوش

ازینجا ست که حزن واندوه ابدی دامنگیر بارگاه آمد ویاس وحرمان سرمدی خاصهٔ خاصانِ درگاه گشت۔ فَفِي الْخَبَرِ كَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَائِمُ الْحُزْنِ مُتَوَاصِلُ الْفِكْرِ ؎

دلها همه آب گشت و جانها همه خون
تا چیست حقیقت از پس پرده برون

و آن دوہرہ کہ درمیان دشواری این راه تحریر یافته خیلے دل نشین است بے تکلف همچنین است۔ صعوبت این طریق بیش ازین است تا آنکه مخبر صادق علیه الصلوٰة والسلام اشارت به این دشواری نموده آنجا که فرموده اَنَّ اَمَامَکُمْ عَقَبَةً کَؤٗدًا۔ ولیکن ؎

گر موج زند عنایت او
موران بکنند کار پیلان

فِی الْاٰثَارِ اَنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ بِالضَّعِیْفِ مَا یَتَحَیَّرُ فِی الْقَوِیِّ ؎

عجائب رهِ عشق اے رفیق بسیار است
ز پیش آهوے این دشت شیر نر برمید

(دوہرہ)

سهی کردرہم کوئل جہان رسار دکھو
کاٹ سہ کو جو کجیب سحی دہارد

(رباعی)

روزان به تو بودم و نمی دانستم
شب با تو غنودم و نمی دانستم
ظن بودم را که جمله من بود منم
من جمله تو بودم و نمی دانستم

گہه قسم نموده اند نیز مخبر از وصال است و از باب غلبۂ سکر و حال وَ اِنَّ اللّٰهَ لَیْسَ عِنْدَ رَبِّکَ صَبَاحًا وَّلَا مَسَاءً۔ اَلَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ عنوان صحیفۂ اجلال اوست وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ دیباچۂ توقیع کمال او ؎

ابروے دوست کے شود دستکش خیال من
کس نزدست این کمان تیر مراد بر هدف

وَمَا قِیْلَ لِیْ مِنْ قَلْبِیْ فَغَنَّیْتُ کَمَا غَنٰی وَکُنَّا حَیْثُ مَا کَانُوْا وَکَانُوْا حَیْثُ مَا کُنَّا فَمِنْ ذٰلِکَ الْقَبِیْلِ وَالْاَقْلِیْسَ هُنَالِکَ قَالَ وَلَا قِیْلَ وَلَا حَیْثُ وَلَا کَانَ وَلَا اِنْسَ وَلَا جَانَ کَانَ اللّٰهُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَهٗ شَیْءٌ وَالْاٰنَ کَمَا کَانَ۔ کریمه وَمَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّکَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ۔ نقاد جوہر سالکان است۔ وَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ معیار جلیه

علیہٖ عارفان ہمی بینی کہ پیشواے محبّان زخم لَنْ تَرَانِیْ بر داشت و سرِ دفترِ محبوبان ندائے لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ بشنید ہم بیشتر عنایت و ہم بیشتر مرقوم بود کہ نوشتہ بودند آنچہ سخن حق است در گفت نیاید ظاہرًا مراد آن است کہ در گفت نہ آید بہ جہتِ قصورِ افہامِ مستمعین از ادراکِ آن۔ واگرنہ سخن لفظے است عین گفتہ است و اگر نفسی است فَمَا مِنْ عَیَانٍ اِلَّا وَلَہٗ بَیَانٌ کَلَّا بَلِ الْمُرَادُ قُصُوْرُ الْمُتَکَلِّمِ کَذَا اَمَرَّہٗ و مراد از سخن حق بیانِ حقیقت دانست کہ بدیہیت از طاقتِ بشر خارج است و بہ ظنّ و تخمین دران جا دم زدن سوءِ ادب فَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا ہویدا است کہ آنچہ در درک ممکن و متناہی خواہد بود فَالْوَاجِبُ غَیْرُ الْمُتَنَاہِیْ تَعَالٰی شَانُہٗ عَنْ ذٰلِکَ عُلُوًّا کَبِیْرًا۔ حضرت خواجہ بزرگ عَطَّرَ اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ فرمودہ ہرچہ دیدہ شد و شنیدہ شد ہمہ غیر حق است آن را بہ حقیقتِ کلمہ لَا نفی باید کرد ؎

بس بے رنگ است یار دلخواہ اے دل
قانع نہ شوی برنگِ ناگاہ اے دل

فَالْحَاصِلُ اِنَّمَا کَانَ مُنَزَّہًا عَنْ تَعَلُّقِ الْعِلْمِ بِہٖ یَکُوْنُ مُنَزَّہًا عَنِ التَّکَلُّمِ عَنْہُ بِالْاَوْلٰی لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ اَیْ بَصَرُ کَانَ مِنَ الْفِکْرِ وَالْوَہْمِ وَالْاِنْتِظَارِ ؎

حیران نشان دہم بے نشانِ یکتا را
مگس چہ شرح دہد آشیانِ عنقا را

عزیز من آن را کہ خلعتِ کلام پوشانیدند و بہ نوید اِنِّیْ اصْطَفَیْتُکَ عَلَی النَّاسِ بِرِسَالَاتِیْ وَبِکَلَامِیْ معزز ساختند صدائے یَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ برآورد۔ آن را کہ جوامع الکلم عنایت کردند و بتاج و معراجِ سابقیت و خاتمیت مکرم ساختند ندائے لَا اُحْصِیْ ثَنَآءً عَلَیْکَ در داد و سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ

عَمَّا يَصِفُوْنَ۔ مثنوی ؎

اے از تو گمان خلق بس دُور　　حلوائے تو از پرِ مگس دُور
ہر کس کہ ز کنہِ تو سخن گفت　　خود گفت و ز گفتِ خود برآشفت
اے برتر ازاں ہمہ کہ گفتند　　واہنا کہ پدید یا نہفتند
توحید تو ہر کہ ماند در قیل　　بر مورچہ زد عماریِ فیل

اَمَّا قَوْلُكُمْ فَمَا مِنْ عَيَانٍ اِلَّا لَهٗ بَيَانٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ نَعَمْ لٰكِنْ مَا كَانَ عَالِيًا مِنَ الْعَيَانِ كَانَ خَالِيًا مِنَ الْبَيَانِ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا قَالَ بَعْضُ الْمُحَقِّقِيْنَ فِيْ قَوْلِهِمْ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ طَالَ لِسَانُهٗ ذٰلِكَ مِنْ مَرْتَبَةِ الصِّفَاتِ وَالشُّيُوْنِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ وَاَمَّا قَوْلُكُمْ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ كَلَّ لِسَانُهٗ فَمِنْ مَرْتَبَةِ الذَّاتِ الْمُعَرَّاتِ عَنِ الْاِضَافَاتِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ فَاِنَّهٗ مَجْهُوْلُ الْكَيْفِ مُطْلَقًا قُلْتُ فَمِنَ الْاَوَّلِ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۔ فَاِنَّ الْقُرْاٰنَ صِفَةٌ مِّنَ الصِّفَاتِ وَلِذَا اَصْدَرَ الْكَرِيْمَةَ بِاِسْمِ الصِّفَةِ دُوْنَ اِسْمِ الذَّاتِ وَمِنَ الثَّانِيْ قَوْلُهٗ سُبْحَانَهٗ فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى حَيْثُ اَبْهَمَ الْمُوْحٰى بِهٖ وَاَضَافَ الْعَبْدَ اِلٰى هُوِيَّةِ الذَّاتِ وَكَاَنَّهُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَبْهِمُوْا مَآ اَبْهَمَ اللّٰهُ اَيْ لَا تَبْحَثُوْا عَنِ الذَّاتِ تَعَالٰى فَاِنَّكُمْ لَنْ تَسْتَطِيْعُوْا كَشْفَ الْغِطَآءِ عَنْ وَجْهِ الْكِبْرِيَآءِ لِلّٰهِ دَرُّ قَائِلٍ ؎

ہر چہ گویم عشق را شرح و بیان　　چون بہ عشق آیم خجل باشم ازان

دیگر عیان را چہ بیان۔ نکتہ چون نماز مقرب ترین اعمال ہست و موردِ تجلیات و مشاہدات حدیثِ نفیس اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ وخبرِ معتبر اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنَ الرَّبِّ فِی السَّجْدَۃِ شاہدِ عدل برین مدعا ہست۔ بسیار ہست کہ سالک را در حینِ ادائے آن توہم ہم آغوشیِ مطلوب بے حجاب وہم دوشیِ محبوب بے نقاب پیدا شود و در مظہر و ظاہر و صورت و حقیقت از فرطِ تعشق و تعطش تفریق نہ نماید۔ بنا بران در جمیع ارکان آن حکم بہ تکبیر نمودند و تسبیح مَرَّۃً بعد اُخْرٰی امر فرمودند اَیْ مَا خَطَرَ مِنَ الْوِصَالِ بِبَالِکَ فَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ اَکْبَرُ مِنْ ذٰلِکَ وَھُوَ سُبْحَانَہٗ مُنَزَّہٌ عَنْ خَیَالِکَ۔ حافظِ شیراز از توہم وصولِ سالک کہ در ورود تجلیات و مشاہدات ناشی می شود و فی الحقیقت نہ آن چنان ہست درین بیت خبر دادہ ؎

عکسِ روے تو چو در آئینۂ جام اُفتاد
عارف از خندۂ مے در طمعِ خام افتاد

یعنی وصولِ عارف کہ محلِّ نشاطِ محبت ہست کہ سبب ذہولِ نقوشِ ماسوا ہست موردِ تجلیِ ذات کہ وجہ کنایت ازان ہست گردد و کیفیتِ باطن از اوّل صد چندان ترقی نماید و شگفتگیِ تمام و فرخندگیِ مالا کلام دران ظہور فرماید ناچار عارف در طمعِ وصال و وصول بہ اصلِ بے پردۂ ظلال افتد نہ داند کہ اَلتَّجَلِّیْ اَیْ تَجَلٍّ کَانَ لَا یَخْلُوْا عَنْ شَائِبَۃِ الظِّلِّیَّۃِ فَاِنَّ ظُھُوْرَ الشَّیْءِ فِی الْمَرْتَبَۃِ الثَّانِیَۃِ وَالثَّالِثَۃِ ؎

خلق را رُوے کے نماید او
در کدام آئینہ در آید او

فَاِنْ قِیْلَ فَاِذَا لَا یُمْکِنُ الْوُصُوْلُ اِلَی الذَّاتِ اَصْلًا وَقَدْ نُقِلَ عَنْ کِبَارِ الْمَشَائِخِ الْوُصُوْلُ اِلَیْہِ قَالَ بَعْضُھُمْ ؎

ذاتِ من نیست جز تجلیِ ذات
ذات بر من زدہ ست راہِ صفات

وَقَالَ غَیْرُهٗ ؎

حقا که رسیده ایم بے ساخت   از اسم و صفت گذشته با ذات

وَاَقْوَالُ الْمَشَایِخِ فِیْ هٰذَا کَثِیْرَةٌ جِدًّا حَیْثُ لَا یَکَادُ یُنْکَرُ مَنْطُوْقُهَا قُلْنَا نَحْنُ لَا نُنْکِرُ الْوُصُوْلَ اِلَی الذَّاتِ مُطْلَقًا بَلْ اِنَّمَا نَمْنَعُ الْوُصُوْلَ اِلٰی کُنْهِ الذَّاتِ وَ دَرْکِ کَیْفِیَّتِهٖ بِطَرِیْقِ الْحُصُوْلِ۔ وَاَمَّا الْوُصُوْلُ بِلَا کَیْفٍ وَبِغَیْرِ اِدْرَاکٍ فَمُمْکِنٌ بَلْ وَاقِعٌ وَلَهٗ اَمَارَاتٌ وَبَرَاهِیْنُ کَمَا تَقَرَّرَ اَرْبَابُهَا۔ ازان جمله آن است که نگرانی ابدی با وجود این وصول دامن گیری باشد و اندوه و حُزنِ دائمی با وجود این دولت هرگز مفارقت نمی نماید وَذٰلِكَ الْاَمْرَیْنِ اَحَدُهُمَا فُقْدَانُ التَّلْوِیْنِ وَالتَّلَذُّذِ الَّذِیْ کَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ فِی التَّجَلِّیَاتِ الصِّفَاتِیَّةِ وَقَدْ یَاْنَسُ الْبَاطِنُ بِهٖ بَلِیًّا وَالثَّانِیْ عَدَمُ اِحَاطَةِ السَّالِكِ ذٰلِكَ الْمَقَامَ بِوُسْعَةِ الذَّاتِ مَعَ کَمَالِ تَعَطُّشِهٖ وَتَشَوُّقِهٖ لِاَنَّهٗ وَاِنْ کَانَ الْبَسْطُ لَبَسِیْطٌ وَلٰکِنَّهٗ اَوْسَعُ وَسِیْعٍ وَکُلُّ ذٰلِكَ بِلَا کَیْفٍ۔ درین مقام عارف حکم مستسقی دارد که ابد الآباد ازان سیر نگردد و نه آن مقام را کران پدید آید و نه آن را غایت و نه این را نهایت نه آن را انجام و نه این ما سرا انجام ع بمیرد تشنه مستسقی و دریا همچنان باقی ـــ شیخ عطار فرماید ؎

نمی بینی که شاہے چون پیمبر   نه دیده فقر کل تو رنج کم بر

یعنی وصول به مرتبه که فوق بر آن متصور نباشد و در خزانهٔ جبروت جوهرے که توان احتیاج بدان برهانی نه ماند محال است وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ۔ اگر گویند آن را که نه دانند و نه شناسند چگونه طلبند۔ و چون در پیے آن جگر کباب دیده پُر آب گردند گوئیم دانستن و شناختن شرطِ طلب نیست۔ آوازهٔ شاهد حسن حریفِ عشق را بے قرار و بے آرام می سازد

وگفتگوے جمالِ محبوب سوداے محب را در جوش وخروش می آرد چنین گلها درین وادی بسیار می شگفد وچنین نیرنگیها درین راه چندان می تراود این از دیوانگیهاے عشق بازان واین از شگفتگیهاے جان گدازان است ع ؎ عشق چنین بوالعجبیها باشد۔ مولوی عبدالرحمٰن جامی می فرماید ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کین دولت از گفتار خیزد

آرے مقتضاے ادب این است ولایقِ کبریائی معشوق چنین ؎

این عشق زعاشقان عجب نیست
معشوق شناسی از ادب نیست

ثُمَّ لِیُعْلَمْ اَنَّ الذَّاتَ تَعَالٰی کَمَا لَا یُعَبَّرُ بِعِبَارَۃٍ وَلَا یُشَارُ بِاِشَارَۃٍ کَذٰلِکَ الْوُصُوْلُ اِلَیْهِ لَا یُعَبَّرُ بِعِبَارَۃٍ وَلَا یُشَارُ بِاِشَارَۃٍ مِثْلُ الرُّؤْیَۃِ الْاُخْرَوِیَّۃِ نُؤْمِنُ بِهَا وَلَا نَشْتَغِلُ بِکَیْفِیَّتِهَا ع بلا بودے اگر این ہم نہ بودے۔

اگر گویند پس فرق در مبتدی ومنتہی چیست چہ ہر دو در سوز وگداز اند وہر دو طالب این راز ونیاز۔ مگر فارقِ فریقین یافت مقصود است پس در ہر دو مفقود است واگر حزن واندوہ است خود در ہر دو گروہ است۔ گوئیم مبتدی را نایافت حقیقی است ومنتہی را صوری۔ گریۂ مبتدی از راہ حجابہا است وگریۂ منتہی از مشاہدۂ عظمت وکبریا۔ او ہنوز در پردۂ سبعین الف حجاب است واین در شعشانِ انوارِ قدم بے تاب۔ او بارِ ہستی از دوش نینداختہ این بارِ عظمتِ او برداشتہ۔ او از لباسِ انّی ومنی بدر نیامدہ این بخلعتِ وجودِ موہوب مکرم آمدہ۔ او از خیال وظلال نہ وارستہ۔ این از ظل ووصل درگذشتہ۔ او پاے از آفاق وانفس نکشیدہ این از ہمہ آن بالا رسیدہ اَیْنَ بُکَآءُ الْمُرِیْدِ مِنْ بُکَآءِ الشَّیْخِ بالجملہ درپے کہ جانِ جہان جہانے باید کند از اسم ورسم واز نام ونشان وارستہ قبلۂ توجہ تنزیہ مطلق وغیب صرف باید نمود اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْهِمَمِ ع آن لقمہ کہ در دہان نہ گنجد طلبم۔

وَقَعَتِ الْکَلَامُ اَنَّ الْمَقْصُوْدَ هُوَ الْوُصُوْلُ لَا الْحُصُوْلُ وَالْمَطْلُوْبُ هُوَ الْقُرْبُ لَا الْاِدْرَاکُ ــــ دوہرہ

نانو نکالو اکا اور مارک لاکی جانو جاتی جاتی جہان سکئے تہان نہ کانو نہ تھانو

گرفتم نایدا ین عنقا بدامم تنید بہلے دامش را غلامم
کسے را گرچہ برگ این سفر نیست براز سودائے او چیزے دگر نیست

وَلْنَخْتِمُ الْمَکْتُوْبَ بِکَلَامِ الْمُجَدِّدِ اَلْفِ ثَانِیْ قَدَّسَنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِسِرِّهِ الْاَسْنٰی۔ قَالَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْاِمْکَانَ مِرْاٰةً لِلْوُجُوْبِ وَصَیَّرَ الْعَدَمَ مَظْهَرًا لِلْوُجُوْدِ وَالْوُجُوْبِ وَاِنْ کَانَ صِفَتَیْ کَمَالٍ لَهٗ سُبْحَانَهٗ فَهُوَ تَعَالٰی وَرَآئَهُمَا بَلْ وَرَاءَ جَمِیْعِ الْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ وَوَرَاءَ جَمِیْعِ الشُّیُوْنِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ وَوَرَآءَ الظُّهُوْرِ وَالْبُطُوْنِ وَوَرَآءَ الْبُرُوْزِ وَالْکُمُوْنِ وَوَرَآءَ التَّجَلِّیَاتِ وَالظُّهُوْرَاتِ وَوَرَآءَ الْمُشَاهَدَاتِ وَالْمُکَاشَفَاتِ وَوَرَاءَ مَحْسُوْسٍ وَّمَعْقُوْلٍ فَهُوَ سُبْحَانَهٗ وَرَآءَ الْوَرَاءِ ثُمَّ وَرَآءَ الْوَرَآءِ ؎

چگویم با تو از مرغے نشانہ کہ با عنقا بود ہم آشیانہ
ز عنقا ہست نامے پیش مردم ز مرغ من بود آن نام ہم گم

فَلَا یَصِلُ حَمْدُ حَامِدٍ اِلٰی جَنَابِ قُدْسِ ذَاتِهٖ بَلْ مُنَزَّهٌ عَنْ جَمِیْعِ الْمَحَامِدِ دُوْنَ سُرَادِقَاتِ عِزَّتِهٖ فَهُوَ الَّذِیْ اَثْنٰی عَلَیْهِ نَفْسَهٗ وَحَمِدَ ذَاتَهٗ بِذَاتِهٖ فَهُوَ سُبْحَانَهُ الْحَامِدُ وَالْمَحْمُوْدُ وَمَا سِوَاهُ عَاجِزٌ عَنْ اَدَاءِ الْحَمْدِ الْمَقْصُوْدِ۔

انتہی کلامہ القدسی۔ ہیہات قلم بوقلمون در کف اندیشہ گداخت۔ ع
زنگ آخر شد و نیرنگ ز تصویر نہ شد

عرفان پناها، اطالت معاوضه از راهِ معارضه و معاوضه نیست بلکه از راهِ نیم خامی و تنک جوشی است معاف فرمایند اَلْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى وَالْتَزَمَ مُتَابَعَةَ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِيْمَاتُ الْعُلٰى۔

مکتوب پنجاه و ششم۔ دربیانِ گرفتاری چون به بیچون به دختر نیک اختر بادشاه مدّ ظلّه صدور یافت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؎

هر که نه گویا بتو خاموش به　　　هر چه نه یادِ تو فراموش به

حیران ست چه نگارد و چه املا نماید اگر حرفے گوید از دگوید تواند گفت و بجز لاف و گزاف نخواهد رفت ع۔ اگر را یا مگر تزویج کردند۔

از انها بچه آید کاشکے نام۔ پس با این نارسائی سخن از بارگاه کبریائی نارسائی است و باوجود آن ظاهر و باطن کلماتِ پاکان بر زبان آوردن دوکان آرائی است شکم از لقمه پُر از شبه و دل حرص اندوز حرفِ شبلیؒ و جنیدؒ و سریؒ از خیره سری است۔ و اگر از غیرِ او سخن گوید حیفِ وقت و حیفِ مقال۔ وقت عزیز که نفیس ترین متاع است در پئے خسیس ترین اشیا صرف نمودن نازیبا است و جواهر گران قیمت را به جوز و مویز در رنگِ طفلان باختن نه رعنا است۔ حدیثِ نفیس لِمَنْ عَرَفَ اللّٰهَ ثُمَّ يَذْكُرُ غَيْرَهٗ سامعه افروز شده باشد۔ بعد ازین نه گفتن را راه است نه مرد و زن را یارا۔ بشنو بشنو هر چند نه شایانِ او یم امّا آخر از آنِ او یم هر چند نه محرمم امّا از طائفهٔ آن حرمم ؎

گرچه درِ سیری نه شایانِ توام　　　این قدر بس کز گدایانِ توام
گرچه پشیت کم پیامِ من برند　　　این قدر بس کز تو نامِ من برند

چہ از دا اگر تو اہم گفت اما از دیگرے تو اہم شنفت۔ اگرچہ با او نہ ہمرازم اما با دیگرے نپردازم اگرچہ او نہ از آنِ من باشد۔ اما من نہ از آنِ دیگرے باشم۔ ہرچند او در پۓ من بود حاشا کہ من پۓ دیگرے باشم ع برمن بسے بگزیدہ تو برتو کسے نہ گزیدہ من

این مشتِ خاک از دیارِ اوست خارِ گلزارِ اوست فدائے اوست گدائے اوست مجنونِ اوست مفتونِ اوست شیدائے اوست رسوائے اوست دل دادۂ اوست بخاک افتادۂ اوست غمناکِ اوست سینہ چاکِ اوست گلِ پژمردۂ اوست شمعِ افسردۂ اوست دیدۂ پُرآب از اوست جگر کباب از اوست۔ اگرچہ ہست از وست اگر نیست از وست اگر خار ہست از آنِ اوست اگر گل ہست از بستانِ اوست۔ با این کج مجی از د گویاست د باچنین نارسی و نارسائی اگر جویاست او را جویاست۔ مثنوی

ہمیں بس گرچہ من کاسد قماشم　　کہ در سلکِ خریدارانش باشم
بلے آن راکہ چشمِ دوربین است　　دلے با داغِ حسرت ہم نشین است
بغیر از دوست آرامے ندارد　　بہ خود قطعاً سرانجامے ندارد

این داغ بہ از ہزار باغ و ایاغ است و این سوز و گداز بہتر از نعمت و ناز ہست۔ اَمَّا مَنْ لَّمْ یَذُقْ لَمْ یَدْرِ ۔ ع لذت این مے نشناسی بخدا تا نہ چشی۔ دُرِّ قَائِلِہٖ

گلے بہ برگِ خزان گفت زرد رو زچۂ　　بگفت تاکہ نہ دانی بہسارِ معذوری

وَنَخْتِمُ الْمَكْتُوْبَ بِالْمُنَاجَاتِ ؎

خداوندا بزخمِ سینہ شان　　بموئے از جنونِ دل پریشان
بہ شور انداختہ دیوانۂ چند　　بہ خرمن سوختہ پروانۂ چند
بہ آہِ بےکسان و نالۂ شب　　بہ صبحِ صادقان و بانگِ یارب

که این گم کرده را راه بنمای   گدا را ره به گنج شاه بنمای
مس قلبم ز عشقت کیمیا کن   برو سکه ز داغ بے دوا کن
ز سودای سرش افسر عطا کن   ز اشک لعل گون گوهر عطا کن
سر این ذره را از مهر بر ساز   سرو کارش بکن از سر خدا ساز
دلش را نغمه ساز عشق گردان   زبان مضراب ساز عشق گردان
دو چشم از لخت دل گوهر فشان کن   مرا فارغ ز یاد بحر و کان کن
چو پروانه درین دیرم بگردان   به فانوس خیالم دل مسوزان
دلے خواهم ز عشقت حیرت انگیز   چو اخگر از شرر پیمانه لبریز
توئی کز آئینه صورت نمائی   بروے دل در عرفان کشائی
تو گنجائی درون غنچه صد رنگ   گذاری گنج وحدت در دل تنگ
که آرد جز تو اے نقاش بے رنگ   ز شاخ خشک نے گلهای آهنگ

مکتوب پنجاه و هفتم۔ جواب مکاتیب به حقایق آگاه خدمت میاں محمد رضا دهلوی قدس الله سره العزیز صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَوْجَدَنَا فَوَجَدْنَاهُ۔ وَاَخْرَجَنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ فَعَرَفْنَاهُ۔ اَرْسَلَ اِلَیْنَا بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا فَتَبِعْنَاهُ۔ اَنْزَلَ اِلَیْنَا کِتَابًا مُّبِیْنًا فَتَلَوْنَاهُ۔ فَتَجَلّٰی لَهٗ بِجَلَالِهٖ وَجَمَالِهٖ۔ وَعَزَّزَ لَنَا بِنَوَالِهٖ وَوِصَالِهٖ۔ قَهَرَ عَلٰی قِلَالِ وُجُوْدِنَا فَجَعَلَهَا دَکًّا دَکًّا۔ ظَهَرَ عَلٰی مَعَالِمِ قُیُوْدِنَا فَمَا اَبْقٰی۔ مَا عَیْنًا وَلَا اَثَرًا اَرَیْنَا عَظَمَتَهٗ فَتَحَیَّرْنَا زَمَانًا سَقَیْنَا خَمْرَتَهٗ فَتَمَلَّأْنَا بِهَا عِیَانًا۔ رَاَیْنَا بِعَیْنِ الْمُکَاشَفَةِ فَعَشِقْنَا۔ شَاهَدْنَا بِبَصَرِ الْمُعَایَنَةِ فَشَغَفْنَا وَعَرَجْنَا مِنْ سَفَا

إِلَى حَضْرَةِ ذَاتِهِ وَعَامَلَ مَعَنَا بِمَا يَجْرِي بِكَمَالَاتِهِ وَكَلِمَاتِهِ۔ ثُمَّ بِمَا لَا يُعَبَّرُ بِعِبَارَةٍ وَلَا يُشَارُ بِإِشَارَةٍ وَمِنْ بَعْدِ هٰذَا يَدُقُّ صِفَاتُهُ وَكَتْمُهُ أَحْظٰى لَدَيْهِ وَأَجْمَلُ هٰذَا۔ وَأَمَّا الْعَطَشُ فَبَاقٍ۔ مَا لَمْ تَلْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ وَيَتِمَّ الْمِيثَاقُ۔ وَيَنْتَهِي الْمَسَاقُ فَيَوْمَئِذٍ يَنْعَدِمُ الْفِرَاقُ وَعَلٰى ذٰلِكَ شَدَدْنَا الْوَثَاقَ إِنَّا يَا مَوْلَانَا نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ عَلٰى مَقُولِنَا ذٰلِكُمْ وَعَلٰى جَمِيعِ صِبْغَتِنَا بِوَسِيلَتِكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ۔ أَمَّا بَعْدُ فَقَدْ طَالَعْنَا الرَّقِيمَتَيْنِ وَتَعَزَّزْنَا بِحَقَائِقِهِمَا وَمَعَارِفِهِمَا وَتَشَرَّفْنَا بِإِشَارَاتِهِمَا وَبِشَارَاتِهِمَا أَكْرَمْتُمُونَا أَكْرَمَكُمُ اللّٰهُ عَزَّزْتُمُونَا عَزَّزَكُمُ اللّٰهُ وَنَحْنُ وَإِنْ كُنَّا فِي الْبَاطِنِ مَعَكُمْ وَلٰكِنَّ الظَّاهِرَ يَتَمَنّٰى ظَاهِرَكُمْ ؎

هر چند که هست یار پیوسته بدل   در دیده بدیدن آرزوے دگرست

وَالْمَرْجُوُّ مِنْ مَكَارِمِكُمُ الْعَلِيَّةِ أَنْ لَنْ تَزَالُوْهُ فِي دُعَائِنَا وَإِمْدَادِنَا وَشَفَاعَتِنَا فَإِنَّا نَزَلْكُمْ فِي عِنَايَتِهِ وَكَرَامَتِهِ مِنْهُ سُبْحَانَهُ وَفِي قُرْبِ مَكَانَتِهِ لَدَيْهِ تَعَالٰى شَأْنُهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔ اخوی شیخ محمد خلیل اللہ بخدمت گرامی مذکور خواہند نمود ان شاء اللہ العزیز فَالْمَرْجُوُّ تَوَجُّهُكُمْ فِيْهِ شاه بدالاسلام مَعَ الْمَسْتُورَاتِ الصَّالِحَاتِ فِي حِفْظِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَأَمَانِهِ وَالطَّائِفَه فقراء بعرض سلام مصدع اند و امید دار دعوات ظهر الغیب اند دیگر رساله خیر الکلام که احقر الانام به تسوید آن موفق شده اخوی اعزی به خدمت گرامی خواهند رسانید بمطالعه سامی مشرف فرمایند

مکتوب پنجاه و هشتم ۔ در بیان بشارات عالیه به حقایق آگاه میان عبدالرحیم برادر میان محمد رضا دہلوی قدس سرہما صدور یافت۔

سُبْحَانَ مَنْ وَجَدْنَاهُ أَقْرَبَ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ۔ وَأَبْصَرْنَا بِهِ وُجُودَنَا

اَبْعَدَ مِنْ كُلِّ بَعِيْدٍ۔ شَاهَدْنَا فَعَشِقْنَا۔ عَرَفْنَاهُ فَشَغَفْنَا۔ تَجَلّٰى لَنَا فَمَحَوْنَا۔ تَبَدّٰى لَنَا فَعَلَوْنَا۔ عَرَجَ بِنَا فَاَمَاتَنَا۔ وَاَفْنَانَا ثُمَّ اَنْزَلَنَا فَاَحْيَانَا فَاَبْقَانَا۔ ثُمَّ اَكْرَمَنَا بِالْمُرَاقَبَةِ وَالْمُشَاهَدَةِ وَعَزَّزَنَا بِالْمُكَاشَفَةِ وَالْمُعَايَنَةِ بَشَّرَنَا بِالْمَحْبُوْبِيَّةِ وَالْمُرَادِيَّةِ وَالْعِرْفَانِ۔ وَالسَّابِقِيَّةِ وَالتَّرْجِيْحِيَّةِ وَالْغُفْرَانِ وَالرِّضْوَانِ۔ وَشَرَّفَنَا بِمَا لَا سَمِعَتْ اُذُنٌ وَلَا رَاَتْ عَيْنٌ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبٍ ثُمَّ وَثُمَّ۔ مکتوبِ گرامی مشتمل انواع عنایات والتفات ومتضمن اسرار وحقایق ذات وصفات بود نیازمند بجان مشتاق را معزز ساخت براتبِ اشتیاق که مرقوم شدہ بود نائرہ آرزوے دریافت تمام یافت آن جنابِ ولایت مآب را دامان زن گردید وبحرِ موّاج تشوق وتعشق را در جوش آورد۔ احقر نیز در اوقاتِ مخصوصہ چہ در روضۂ منورہ مجدّد الفِ ثانی قدس سرہ وچہ در امکنۂ متبرکہ دیگر بہ دعاے ظہر الغیب ایشان رطب اللسان است۔ وترقیاتِ درجاتِ ایشان خواہان ؎

بارِ دیگر ما بہ قصہ آمدیم
ما ازان قصہ برون خود کے شدیم

وَجَدْتُكُمْ خَائِضًا فِيْ بِحَارِ الْوِلَايَةِ الْخَاصَّةِ وَمُتَحَقِّقًا بِالْكَمَالَاتِ الطَّرِيْقَةِ الْعَلِيَّةِ النَّقْشَبَنْدِيَّةِ مُحَقِّقًا بِالْكَمَالَاتِ السِّلْسِلَةِ الْعَلِيَّةِ الْقَادِرِيَّةِ فَلَنْ اٰلُكَ لٰكِنَّهٗ دُوْنَ ذٰلِكَ بَلْ بِبَعْضِ اَنْوَارِ الطَّرِيْقَةِ الْعَالِيَةِ الْاَحْمَدِيَّةِ اَيْضًا هٰذَا وَالْعِلْمُ لِذِي الْعَلِيْمِ تَعَالٰى ثُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ عَلٰى جَمِيْعِ مَا قُلْتُ وَصَنَعْتُ وَاُشْهِدُكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ نَزَلْ نَرْجُوْا مِنْ دَعَوَاتِكُمْ فِيْ اَوْقَاتِكُمْ وَاٰثَارُكُمْ اَحْرٰى لِذٰلِكُمْ۔ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ فقیر زادہا و ملا فتح محمد سلام خیر انجام می رسانند۔

مکتوب پنجاه ونهم۔ در بیان منع انکار اولیاء و مواخذه بر ظاهر کلام ایشان و اثباتِ قطبیت حجة الله حضرت خواجه محمد نقشبند ثانی مدظلّه العالی و در تردید محمد شریف راهونی به غلام مصطفیٰ صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اما بعد صلاح وفلاح آمین شیخ غلام مصطفیٰ نقل نمود که ملا شریف راهونی بر مکاشفه که مردم از تو روایت دارند که مقبولِ او مقبولِ ماست و مردودِ او مردودِ ماست بحث دارد و منطوقِ آن را انکار می نماید۔ مخدوما غم نیست زیرا که اگر این مکاشفه صادق است از نفی او منتفی نمی شود و از اثباتِ محو او محو اثبات نمی گردد۔ ع چراغ مقبلان هرگز نمیرد۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ واگر بالفرض کاذب است احتیاجِ تردید وتکذیب کسے نیست اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا عزیزِ من این دار دار العمل است کار باید کرد واز ردّ وقبول شریف و وضیع نباید اندیشید حقیقتِ معامله فردا جلوه گر خواهد گشت۔ صدق وکذب هریک نزدِ او سبحانهٗ هویدا خواهد گردید قُلْ کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِهٖ فَرَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰی سَبِیْلًا۔ المنة لله که ملحوظِ نظر ما سوی او نیست مخطورِ خاطر ما عدائے او نه۔ کار با اوست اسرار با اوست۔ مطلوب اوست محبوب اوست قطعه

فَلَیْتَکَ تَحْلُوْ وَالْحَیَاتُ مَرِیْرَةٌ   وَلَیْتَکَ تَرْضٰی وَالْاَنَامُ غِضَابٌ
وَلَیْتَ الَّذِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ عَامِرٌ   وَبَیْنِیْ وَبَیْنَ الْعَالَمِیْنَ خَرَابٌ

معلوم نیست که وجهِ تکذیب او از امورِ ثلثه کدام یک است۔ انکارِ اصل الهامات و کراماتِ اهل الله است یا ثبوت چنین امر عالی نسبت باین عاصی یا ثبوتِ این مکاشفه

بعینها در باب کسے اگر اوّل ہست پس قائلِ آن قابلِ جواب نیست کہ مخالفِ اہلِ سنّت است و موافقِ اہلِ اعتزال او در ایّامِ صحبتِ فقرا از عقائدِ اہلِ بدعت تبرّیٰ تمام ظاہر می نمود و آثارِ صدق ہم مفہوم می گشت معلوم نیست کہ بازچہ گُل شگفتہ و کدام خار در پائے او خلیدہ۔ و اگر ثانی ہست می تواند چہ این حقیر بہ چندین این معائب و نقائص متّصف ہست پس ثبوت چنان امر بہ چنین بے قدر محلِ تردّد بود لیکن اگر براہِ حسنِ ظن می رفت و نظر بر رحمتِ بے علت می کرد مسلمانے را از وعیدِ وَتَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ خائف می دانست اغلب کہ تا بسر حدِ انکار نمی افتاد و پا در وادیِ مخالفت نمی نہاد اے عزیز این قدر باید اندیشید کہ اگر این امر من اللہ ہست پس فی الحقیقت این معارضہ با اوست سبحانہٗ فَيُوْشَكُ بَلْ لَا يَشَكُّ اَنْ يَّكُوْنَ صَاحِبُ الْمُعَارَضَةِ مُوْرِدًا لِلْمُقَدِّمَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الْمُكَاشَفَةِ ؎

ای زدہ بر بے خبران ذوالفقار بر تنِ خود می زنی ہان ہوش دار

و اگر من اللہ نیست پس لا اقلّ از غیبت نمی گذرد وَهِيَ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا فَالْحَذَرُ عَلٰى كُلِّ التَّقَيُّدِ بِدِيْنٍ فَخَتْمُ مُخِّ التَّصَوُّفِ تَرْكُ الْمِرَاءِ روزے این درویش در منزلِ خویش با دوستے صحبت داشت اتفاقاً بیرونِ منزل شخصے شکوۂ عزیزے نمود بگوشِ این درویش خواند بہ آن بہ ابرو اشارہ کردم کہ بشنو چہ می گوید۔ آخر الامر در عالمِ باطن چنان نمودند کہ گویا ہر دو دستِ من بہ خون رنگین ہست۔ گفتم این چہ حال ہست گفتند کہ این خونِ آن عزیز ہست کہ غیبتِ آن کردہ۔ گفتم بیش ازین نیست کہ بہ ابروئے برائے استماع قولے کہ شخصے می گفت کردہ بودم۔ گفتند آن حرفِ غیبتِ مسلمانے بود و تو بہ استماعِ آن دلالت نمودی۔ آخر الامر متنبّہ شدم و ازان عزیز استعفا نمودم۔ غرض از ایراد این نقل آن است

که تا بدانی که بیک اشارهٔ ابرو درین باب چون مثمر چنین منعے باشد قیاس باید کرد که خوض درین باب مثمر چه چیزها باشد اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا۔ واگر ثالث است هم ممنوع است زیرا که چون اصل الهام ثابت شد هر چه بر آن متفرع بود نیز ثابت باشد اِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ مُخَالِفًا لِّلنُّصُوْصِ الْقَطْعِيَّةِ وَلَيْسَ فَلَيْسَ وَاِنْ ادَّعَيْتُمْ ذٰلِكَ فَعَلَيْكُمُ الْاِيْرَادُ وَعَلَيْنَا الْجَوَابُ۔ اگر گویند که الهام مثمر قطع نیست پس به موجب آن حکم بر مغیبات نتوان کرد فَاِنَّ الْحُكْمَ عَلَى الْغَيْبِ مَمْنُوْعٌ در جواب آن اولًا به طریقِ منع گوییم اَیْ لَا نُسَلِّمُ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمُثْمِرٍ لِّلْقَطْعِ كَمَا قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ ثانیًا بطریقِ معارضه گوییم که خَلَفًا عَنْ سَلَفٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمُطَابَقَةِ الْعَلِيَّةِ از راهِ الهام و فراست حکم نموده آمدند و بموجب آن همواره عمل فرموده وَصَارَ هٰذِهِ الْمَعْنٰى فِيْمَا بَيْنَهُمْ كَالْخَبَرِ الْمُتَوَاتِرِ فِي الْاَنَامِ مَسِيْرَةً عَلَى الْاَعْلَامِ لَا يُنْكِرُهٗ اِلَّا عَنِيْدٌ جَاهِلٌ مِّنَ الْعَوَامِ وَلْنَذْكُرْ هٰهُنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا مُّنَاسِبًا لِّلْمَقَامِ سرسلسلهٔ خواجها حضرت خواجه عبدالخالق غجدوانی قدس سرهٗ فرموده که بر افعالِ اهل اللہ انکار منمائے که منکرِ ایشان هرگز رستگاری نیابد۔ شیخ الاسلام فرموده که خداوندا هر کرا براندازی با مادر اندازی۔ شیخ فریدالدین عطار قدس سرهٗ فرموده ~

شیخ زنجانی ولیِّ خاصِ حق بادیع کو بُرده در عالم سبق
گفت هر کو گفتهٔ این قوم را بشنود از غیر وحیِ جان فزا
نورِ ایمان محو گردد از دلش خود نباشد غیر ذلّت حاصلش
زانکه تصدیقِ کمالِ اولیاء واجب آمد بر همه خلق ای کیا

مولوی فرماید که ~

منکرِ این قوم این دم در نظر　　　شد مثّل سرنگون اندر سقر

حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ سرہٗ فرمایند کہ بہ بارگاہِ صمدیت عرض کردم کہ ہر چہ من گویم و خواہم آن شود۔ بعد از ردّ و بدل خطاب شد کہ ہر چہ تو خواہی ہمچنان شود۔ حضرت مجدد الف ثانی فرمودند (رضی اللہ عنہ) الٰہی چیست این کہ بہ اولیاے خود کردی کہ باطنِ ایشان زلالِ خضر ہست ہر کہ قطرہ ازان چشید حیاتِ ابدی یافت۔ و ظاہرِ ایشان سمِّ قاتل ہر کہ بہ آن نگریست بہ موتِ ابدی گرفتار آمد۔ ایضاً فرمودہ امّا شخصے کہ منکرِ آن بزرگ ہست یا آن بزرگ ازو دربار ہست ہر چند بہ ذکرِ الٰہی تعالیٰ و تقدس مشغول ہست امّا از حقیقت و ہدایت محروم ہست ہمان انکارِ او سدِّ راہِ او می گردد حقیقتِ ہدایت از وے مفقود ہست صورتِ رشد ہست صورت بے معنی قلیل النفع ہست و جماعہ کہ اخلاص و محبت بہ آن عزیز دارند ہر چند از توجّہ مذکورہ و ذکرِ الٰہی تعالےٰ شانہٗ خالی باشند نیز ایشان را بواسطۂ مجرد محبت نورِ رُشد و ہدایت می رشد۔ ایضاً فرمودہ کہ این دُور افتادہ را از خاکِ مذلّت برداشتند و این ندا در سرِ او در دادند کہ غُفِرَتْ لَکَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِکَ بِوَاسِطَۃٍ اَوْ بِغَیْرِ وَاسِطَۃٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ و بہ تکرار این معنیٰ نواختند بہ حدّے کہ گنجایشِ ریب نماند۔ ایضاً فرمودہ سعادتِ خود در قبولِ پیر باید دانست و شقاوتِ خود در ردِّ او نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ رضاے حق سبحانہٗ را در پسِ پردۂ رضاے پیر داشتہ اند تا مرید خود را در مراضیِ پیر گم نہ سازد بہ مرضیاتِ حق سبحانہٗ نہ رسد۔ آفتِ مرید در آزارِ پیر ہست۔ ہر ذلتے کہ بعد ازان باشد تدارکِ آن ممکن ہست۔ امّا آزارِ پیر را ہیچ تدارک نہ توان نمود۔ آزارِ پیر بیخ شقاوت ہست مر مرید را۔ عِیَاذًا بِاللّٰہِ سُبْحَانَہٗ مِنْ ذٰلِکَ۔ خلل در معتقداتِ اسلامیہ و فتور در احکامِ شرعیّہ از نتائج

وثمرات آن ہست از احوال و مواجید کہ بباطن تعلق دارد خود چہ گوید اثرے از احوال اگر باوجود آزار پیر باقی ماندہ از استدراج باید شمرد کہ آخر بہ خرابی خواہد کشید و غیر از ضرر نتیجہ نخواہد داد وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی۔ زبدۂ عارفان میر محمد نعمان سرور انس و جان را علیہ الصلوٰۃ والسلامُ الْاَتَمَّانِ وَالْاَکْمَلَانِ در واقعہ دیدہ کہ بہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خطاب می فرمایند کہ یا ابابکر فرزندی میان محمد نعمان را بگو کہ ہر کہ مقبول شیخ احمد ہست مقبول ماست۔ ہر کہ مقبول ماست مقبول خدا ہست و ہر کہ مردود شیخ احمد ہست مردود ماست و ہر کہ مردود ماست مردود خدا است۔ بعد ازان باز فرمودند کہ مقبول تو و مردود تو نیز ہمین حکم دارد فَمَا ھُوَ جَوَابُکُمْ فِیْ حَقِّ ھٰؤُلَاءِ فَھُوَ جَوَابُنَا وَمَا نُقِلَ عَنِ الْمُنْکِرِ اَنَّ ھٰذَا الْحُکْمَ مَخْصُوْصٌ بِالْاَنْبِیَاءِ فَغَیْرُ مَرْضِیٍّ وَمَرْدُوْدٌ بِالْحَدِیْثِ الصَّحِیْحِ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا اَغْضَبْتَ بِلَالًا فَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّکَ وَبِالْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ مانا کہ از رد و قبول کفر و اسلام فہمیدہ باشد وَھٰذَا مِنْ قُصُوْرِ الْفَھْمِ وَاَنَّہٗ مِنْ عَدَمِ الْمُمَارَسَۃِ بِکُتُبِ ھٰذِہِ الطَّائِفَۃِ الْعَلِیَّۃِ ثَالِثًا بطریق حل گوئیم کہ حکم بر غیب نمودن بہ طریق قطع ممنوع ہست اِلَّا مِنْ حَیْثُ الظَّنِّ مِثْلُ الْاَحْکَامِ الْفِقْھِیَّۃِ فَاِنَّ حِلَّھَا ظَنِّیَّۃٌ وَالْفُقَھَاءُ یَحْکُمُوْنَ بِاجْتِھَادِھِمْ حَرَامًا وَحَلَالًا مِنْ غَیْرِ نَکِیْرٍ وَالْاِلْھَامُ اَوْلٰی مِنَ الْاِجْتِھَادِ عَلٰی مَا حَقَّقَہُ الْمُجَدِّدُ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اگر گویند کہ حضرت مجددؒ در مکتوبے فرمودہ کہ در احکام الہیہ احتمال خطا ہست و در ما سبق و در مواضع دیگر منع ریب شک می نمایند وجہ تطبیق چیست گوئیم کہ خطا منافی حکم بہ منع شک نیست زیرا کہ شک در مساوی الطرفین ہست وَالْمَفْرُوْضُ ھٰھُنَا الظَّنُّ وَلَا یُنَافِیْہِ

اِحتمالُ الخطاءِ وان لم یکنْ واقعاً و لنا غیرُ ھٰذا الجوابِ جوابٌ حسنٌ اَعرَضنا عن ایرادہٖ لِقصورِ فَھمِ العوامِ۔ اے عزیز اگر منکر این قولِ خازن الرحمۃ را کہ دربارۂ این آوارہ وارد شدہ و او ترجمہ نمود کہ نُودِیتُ فی حقِّہٖ اَنَّہٗ ضَمِنَ لکَ کما کُنتَ اَنتَ لاَبِیکَ فراموش نمی ساخت شاید از استبعاد این امر باز می ماند۔ واگر مکتوب حضرت قطب الاقطابے را کہ بنامِ این گمنام شرفِ صدور یافتہ و حسنِ اختتامِ آن بہ این کلمۂ مبشّرہ واقع شدہ کہ احقر شمارا از خاصان می شمرد۔ در قربِ شما از بیش از بیش می فہمد بنظرِ انصاف مطالعہ می نمود۔ اغلب کہ در قبولِ آن توقف نمی ورزید۔ دیگر استماع یافتہ کہ درباب قطب الربّانی امام الزمانی شیخ محمد نقشبند ثانی سلمہ اللہ نیز سخنانِ ناملائم می گوید و بر خصائص و کمالات ایشان زنگ انکار ظاہر می نماید۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ ؎

ترسم آن قوم کہ بر دردکشان می خندند
در سرِ کارِ خرابات کنند ایمان را

مناقب و کمالاتِ آن جناب در رنگِ آفتابِ عالمتاب ساطع و لائح است از انکارِ منکران مستتر نہ گردد و از کوری خفاش نشان جمالِ باکمالش نقصان نہ پذیرد ع

خورشید نہ مجرم ار کسے بینا نیست

در بزرگی این صاحب دولت بسند ہست مکاتیبِ علیّۂ حضرت قطب الاقطابی کہ بنامِ ایشان صدور یافتہ مِنْھَا المَکتُوبُ۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِینَ اصْطَفٰی چہ نویسد کہ از مطالعہ رقعہ شریف کہ مشتمل بر الہاماتِ عجیبہ و تکریماتِ سنیہ کہ بہ آن ممتاز و سربلند شدہ اند چہ قدر خوش وقت و سربلند گردید و آنچہ از اسرارِ خلّت و محبّت و تحقّق بہ آن کہ از

لوازم الاستتار ہست بہ اجمال مرقوم نمودہ بودند و مشاہدۂ انوار و برکاتِ این شہر مبارک و معاینہ نمودن فتحِ آسمانہا و ابوابِ جنان بہ وضوح پیوست این امورے ہست کہ دیدۂ عقل و پاے فکر در درکِ آن خیرہ و در راہ ہست جز بہ انوارِ الٰہی تاییداتِ نامتناہی بہ آن نہ توان پے بُرد احتیاج بہ تصدیق این حقیر نہ دارد وَمَعَ ذٰلِکَ تصدیق در تصدیق ہست۔ واقعہ کہ دیدہ اند و تعبیر آن خواستہ محتاج بہ تعبیر نیست از کمالِ مناسبتِ معنوی خبر می دہد تا بجاے رسیدہ ہست کہ بہ اتحاد کشید و شرکت در معاملات پیدا شدہ و بجہتِ تاکید بر رؤیا کفایت نا نمودہ الہام بہ این معنی فرمودہ وَالسَّلَامُ۔ اے عزیز نمی دانم کہ این انکار او از کدام راہ ہست از راہِ حسد ہست وَلَا عِلَاجَ لَہٗ فَاِنَّہٗ مِنْ خُبْثِ الْبَاطِنِ وَلَا یَنْفَعُہٗ مِرَآءُ الظَّاہِرِ وَلِیَقْرَأْ عَلَیْہِ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ فَقَدْ اٰتَیْنَآ اِبْرٰہِیْمَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاٰتَیْنٰہُمْ مُّلْکًا عَظِیْمًا۔ وَقَوْلُہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ الْحَسَدَ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ یا از راہِ علو و بزرگی آن مقامات و رفعت و عظمت آن کمالات ہست پس انکار آن غایت پسے استبعاد ہست و تحیّر ہست مر جواد مطلق را حق سبحانہٗ از آن بزرگ تر ہست کہ از قدرتِ او چیزے بیرون رود مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعْجِزَہٗ مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّہٗ کَانَ عَلِیْمًا قَدِیْرًا

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید
دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا می کرد

یا از راہ آنکہ آن بزرگ را قابلِ این ہمہ کمالات علیّہ نمی دانند بلکہ شرط کمالاتِ باطن حشمت و شوکت ظاہری انگارند فَہٰذَا اَفْحَشُ مِنَ الْاَوَّلِ لِاَنَّہٗ مُشَابِہَۃٌ بِقَوْلِ فِرْعَوْنَ حَیْثُ قَالَ فَلَوْلَآ اُلْقِیَ عَلَیْہِ اَسْوِرَۃٌ اَوْ جَآءَ مَعَہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ

مُقْتَرِنِيْنَ وَقَوْلُ قُرَيْشٍ حِيْنَ قَالُوْا لِسَيِّدِ الرُّسُلِ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ سَلَامُهُ لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ۔ وَ قَالَ تَعَالٰى فِيْ رَدِّهِمْ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَةَ رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ اَوْ يَقُوْلُ الْمُنْكِرُ اَنَّهٗ لَيْسَ ذُوْ كَرَامَاتٍ ظَاهِرَةٍ وَهُوَ بَاطِلٌ لِاَنَّهٗ يَنْقُلُ مِنْهُ الثِّقَاتُ خَوَارِقَ كَثِيْرَةً وَكَرَامَاتٍ عَظِيْمَةً وَاَنَا رَاَيْتُ مِنْهُ اُمُوْرًا عَجِيْبَةً خَارِقَةً لِلْعَادَةِ وَرُبَّمَآ اَخْبَرَنَا بِاُمُوْرٍ قَبْلَ وُقُوْعِهَا وَوَقَعَ كَمَآ اَخْبَرَ وَلَوْ سُلِّمَ ظُهُوْرُ عَدَمِ الشَّيْءِ مِنْهَا لَا نَقْدَحُ فِيْ كَمَالِهٖ اَصْلًا لِاتِّفَاقِ اَهْلِ الْحَقِّ عَلٰى عَدَمِ شَرْطِ الْكَرَامَةِ لِلْوَلِيِّ اَوْ يَقُوْلُ الْمُنْكِرُ لَوْ كَانَ هٰذَا الرَّجُلُ كَمَا يُقَالُ لَانْكَشَفَ اَمْرُهٗ عَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ زَمَانِهٖ وَهُوَ اَيْضًا بَاطِلٌ لِاَنَّهٗ لَا يُشْتَرَطُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ فَمَا ظَنُّكَ بِالْوَلِيِّ عَلٰى اَنَّا اَنْ نَقُوْلَ اَمْرُهٗ مَا اخْتَفٰى عَلٰى اَصْحَابِ الْكَشْفِ الصَّحِيْحِ وَالْفِرَاسَةِ الْمُسْتَقِيْمَةِ اَلَمْ تَرَ اَنَّ جُمْهُوْرَ الْاَحْمَدِيَّةِ اِعْتَرَفُوْا بِكَمَالِهٖ وَجَلَالَةِ قَدْرِهٖ وَفَازُوْا بِصُحْبَتِهِ الشَّرِيْفَةِ وَاٰثَرُوْا عَلٰى مَشِيْخَتِهِمْ مُلَازَمَةَ الْعَتَبَةِ وَرَئِيْسُ الْاَحْمَدِيَّةِ الْعَلِيَّةِ اَلشَّيْخُ مُحَمَّدُ يَحْيٰى سَلَّمَهُ اللّٰهُ يُثْنِيْ عَلَيْهِ وَيُصَدِّقُهٗ فِيْ مَعَارِفِهٖ وَيُرْسِلُ اَوْلَادَهٗ اِلَيْهِ لِلْاِسْتِرْشَادِ وَشَيْخُنَا اَلْكَامِلُ الْمُكَمِّلُ اَلشَّيْخُ مُحَمَّدُ فَرُّخْ يُعَظِّمُهٗ كَثِيْرًا وَيَقُوْلُ اَنَّهٗ اَمِيْرُ الْقَافِلَةِ الْاِلٰهِيَّةِ وَلَا يَضُرُّهٗ عَدَمُ اِدْرَاكِ سَائِرِ النَّاسِ مُعَامَلَتَهٗ قَالَ الْمُجَدِّدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَيْفَ يُدْرِكُ اَهْلُ الْوِلَايَةِ الْمُعَامَلَاتِ

الَّتِي نَشَأَتْ مِنْ كَمَالَاتِ النُّبُوَّةِ وَاقْتُبِسَتْ مِنْ أَنْوَارِ الرِّسَالَةِ فَضْلاً عَنْ سَائِرِ النَّاسِ. أَوْ يَقُوْلُ الْمُنْكِرُ أَوْ كَانَ مِثْلُ هٰذِهِ الْكَمَالَاتِ ثَابِتَةً لَهُ لَمْ يَتَوَصَّلْ أَحَدُ أَهْلِ الطَّلَبِ إِلَى غَيْرِهِ وَلَمْ يَشُدَّ الرِّجَالُ إِلَى مَنْ سِوَاهُ مِنَ الْمَشَائِخِ ضَرُوْرَةً أَنَّ إِرْشَادَهُ أَتَمُّ وَفَيْضَهُ أَعَمُّ فَهٰذَا لَيْسَ بِشَيْءٍ لِأَنَّ هٰذَا فَرْعُ مَعْرِفَتِهِ وَاشْتِهَارِهِ فِي الْعَالَمِ كَمَا هُوَ وَأَمَّا وُصُوْلُ الْفَيْضِ فَلَا يَتَوَقَّفُ عَلَى ذٰلِكَ وَشَاهِدُهُ مَا ذَكَرَهُ الْمُجَدِّدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَبْدَءِ وَالْمَعَادِ عَلَى أَنَّا نَقُوْلُ أَخَذَ الطَّرِيْقَةَ الْعَلِيَّةَ وَطَلَبَ عَلَى يَدِهِ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِنْ أَهْلِ الْهِنْدِ وَالْيَمَنِ وَالْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ وَالرُّوْمِ وَالشَّامِ وَمَا وَرَاءَ النَّهْرِ أُلُوْفٌ كَثِيْرَةٌ لَا يُحْصٰى عَدَدُهُمْ

وقدوۃ اہل اللہ مخدومی شیخ عبید اللہ می فرمودند کہ زمانے یاد دارم کہ حضرت خازن الرحمۃ و قطب الاقطابی قدس سرہما در رنگ قران السعدین در یکجا موجود بودند و در نواحی شہر مردے خود را بہ شیخی فرا نمودہ بود ہر دو حضرت باتفاق از نقصان او خبری دادند مع ذلک ہزاران مردم عوام از پے شہرت ترک استقبال این قبلتین نمودہ بہ آن جانب روی آوردند إِلَى أَنْ بَلَغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ فَعَلِمْنَا أَنَّ كَثْرَةَ الْمُرِيْدِيْنَ لَا تَدُلُّ عَلَى كَمَالِ الشَّيْخِ وَلَا قِلَّتُهُمْ عَلَى نَقْصِهِ أَصْلاً

ای عزیز ہر چند آزمودہ و تأمل نمودم آن بزرگ را ہرگز مشتاق خودنمائی و مسند آرائی و بیر سرگرمی در دنیا نیافتم در رنگ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ باین مقولہ لبریز است کہ ما را برائے پیری و مریدی نیافریدہ اند با ولایت من کار و بار دیگر است درین ضمن ہر کرا مناسبت بود اخذ فیض نمود ہر کرا مناسبت نہ بود محروم ماند انگارم!

کہ اگر این بزرگ را سر و برگ مشیخت می بود کما حقّہٗ بہ این معنی می پرداخت، ہیچ مریدے در پیش شیخے دیگر رجوع نمی آورد و ہیچ طلبے صادق قبلۂ توجّہ دیگرے را نمی ساخت بلکہ از کثرتِ اہلِ ارادت در خانہ و خانقاہ یک قدم جا خالی کسے نمی یافت

اگر آن سروِ گل چہرہ شود رونقے چمن آرا   زہر شاخے ہزاران قمری شہباز برخیزد
شود از خونِ بسمل دستِ گلچین دامنِ صحرا   بعزمِ صید گر آن شوخ تیر انداز برخیزد
چو غنچہ چاک گردد گل رخان را خلعتِ خوبی   اگر آن سروِ بالا با قبائے ناز برخیزد
بیا در وادیٔ وحدت قدم نہ از سرِ ہمّت   کہ ہر مرغے ازین جا عاقبت شہباز برخیزد

وَيَقُوْلُ الْمُنْكِرُ اَنَّهٗ يُنْقَلُ مِنْهُ اَسْرَارٌ عَظِيْمَةٌ فِيْ غَايَةِ الْكَثْرَةِ وَالتَّوَفُّرِ اَنَّ مِثْلَهَا لَمْ يُنْقَلْ مِنَ الْاَكَابِرِ اِلَّا بِطَرِيْقِ النُّدْرَةِ قُلْتُ هٰذَا اَيْضًا بَاطِلٌ اَنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَعَطِيَّتَهٗ اَوْسَعُ مِنْهُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نَاقِلًا عَنْ رَبِّهٖ تَعَالٰى يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا يَا عِبَادِيْ لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَاٰخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ فَسَاَلُوْنِيْ فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَهٗ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ اِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ یاد دارم کہ حضرت خازن الرحمۃ قدس اللہ سرہٗ قبل از ارتحالِ خود بیک روز فرمودند دش

مرا میدانی بزرگ که از عرصهٔ زمین اوسع می نمود ظاهر ساختند دیدم که آن تمام عرصه خیمهای عالی نصب کردند چنانچه جای خالی اِلّا مَا شَاءَ اللّٰهُ به نظر نمی درآمد و هزاران هزار بزینت و آرایش موجودند گفتم این جماعه کیانند گفتند این عساکر که می بینی هر همه واقعه نگاران عبادت تو بودند اینک صلوٰة اینک زکوٰة نویسان اینک صیام نویسان اینک فلان اینک فلان گفتم سبحان اللّٰه عبادت من معلوم است این همه مردم چه چیز می نوشتند گفتند ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ اَوْ يَقُوْلُ الْمُنْكِرُ مَا يَتَّفِقُ كَثِيْرًا مِمَّا تَقُوْلُ مِنَ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ فَلَعَلَّ بَعْضُ ذٰلِكَ نَشَأَ مِنْ مَرْتَبَةِ الْخَيَالِ وَاِنْ كَانَ بَعْضُهَا صَحِيْحًا لٰكِنْ نَظَرْتُهُ بِشُبْهَةٍ فِي الْكُلِّ قُلْتُ هٰذَا اَيْضًا بَاطِلٌ لِاَنَّهُ لَمَّا ثَبَتَ جَلَالَةُ قَدْرِهٖ وَعُلُوُّ دَرَجَتِهٖ فِي الْوَرْعِ وَالتَّقْوٰى وَشَيْخُهُ الْقُطْبُ الرَّبَّانِيُّ وَصَدَّقَهُ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ كَمَا ذُكِرَ وَكَمَا سَنَذْكُرُهٗ اِنْدَفَعَ ذٰلِكَ الْاِحْتِمَالُ لِاَنَّ مِثْلَ هٰذَا الْعَارِفِ مُنَزَّهٌ عَنْ مَرْتَبَةِ الْخَيَالِ كَمَا ذَكَرَهُ الْمُجَدِّدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبَعِيْدٌ مِّنَ الْاِنْصَافِ كُلَّ الْبُعْدِ نَفْيُ مَا لَا يُدْرَكُ كُرْمَةً لِاِحْتِمَالِ قُصُوْرِ الْفَهْمِ اَوْ اَمْرٍ اٰخَرَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى شِكَايَةً عَنِ الْكُفَّارِ وَاِذْ لَمْ يَهْتَدُوْا بِهٖ فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَا اِفْكٌ قَدِيْمٌ۔ ای عزیز قطع نظر از کمالات مذکور این بزرگ را صادق القول می دانند یا نه۔ اگر می دانند فَاَيْنَ الْمَفَرُّ مِنَ الطَّرِيْقَيْنِ الْخَلَّةُ مِنْ وَرْعِهٖ وَتَقْوٰهُ وَتَصْدِيْقُ شَيْخِهٖ تَحْرِيْرًا اَوْ تَقْرِيْرًا وَثَنَاءُهٗ عَلَيْهِ عَلٰى رُؤُوْسِ الْاَشْهَادِ غَيْرَ مَرَّةٍ حَتّٰى كَادَ هٰذَا الْاَمْرُ اَنْ يَكُوْنَ مُتَوَاتِرًا فِيْ اَصْحَابِهٖ

قَدَّسَ سِرَّہٗ۔ واگر صادق می دانند پس باید که البتّہ اقرار به منصبِ قیومیتِ او بکنند زیرا که آن بزرگ در مکاتیبِ شریفهٔ خویش این معنیٰ را مَنْقُوْلاً عَنْ شَیْخِهِ الْقُطْبِ الرَّبَّانِیْ نموده است کَمَا سَیَجِیْئُ فَلَمَّا ثَبَتَ هٰذَا الْاَمْرُ ثَبَتَ سَائِرُ مَعَارِفِهٖ بِالضَّرُوْرَةِ قُلْتُ لَوْ لَمْ یَثْبُتْ شَیْئٌ مِنْ فَضَائِلِهٖ غَیْرَ هٰذَا الْمَنْصَبِ الْعَلِیَّةِ لَکَفَتْ فِیْ شَرَفِهٖ وَعُلُوِّ شَانِهٖ وَتَفَرُّدِهٖ ؎

باغِ مرا چه حاجتِ سرو صنوبر است
شمشاد سایه پرورِ من از که کمتر است

فَالْحَذَرُ کُلَّ الْحَذَرِ مِنْ اِنْکَارِهٖ فَاِنَّهٗ یُوْرِثُ الْحِرْمَانَ الْاَبَدِیَّ عَلٰی مَا سَبَقَ مِنْ کَلَامِ الْمُجَدِّدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ؎

تو آسان مپندار انکارِ ما
گران است بسیار آزارِ ما

گویند منصبِ قیومیت فرعِ ثبوتِ اصالت است وثبوتِ اصالت محلِ تردد است زیرا که آن مخالفِ منطوقِ عبارتِ مکتوبِ حضرت قطب الاقطابی است که در بابِ ابطالِ اصالت تحریر یافته است وآن این است که بیش از دو سه کس معلوم نیست که باین کرامت ممتاز باشند گوئیم که منطوقِ این عبارت قلتِ اربابِ این معنیٰ است نه حقیقتِ عدد کَمَا هُوَ الظَّاهِرُ فَلَا یَدُلُّ عَلَی النَّفْیِ وآنچه از لفظِ مبارک نقل کنند که نفیِ ماعدائی خود فرموده اند بعد تقدیرِ ثبوتِ نقل حملِ آن قبل از ظهورِ این امر در بابِ دیگرے باید کرد فصار منسوخاً کَمَا قَالَ خَلَفُ الْمَعَارِفِ فِیْ مَکَاتِیْبِ الْمُجَدِّدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَاهِیْکَ قُدْوَةً فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ اِثْبَاتُ شَیْخِهِ الْقُطْبِ الرَّبَّانِیْ هٰذِهِ الْمَعْنیٰ لِنَفْسِهِ الشَّرِیْفَةِ مَعَ اَنَّ الْمُجَدِّدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نَفَاهُ عَنْ غَیْرِ نَفْسِهِ الْکَرِیْمَةِ لِاَنَّ زِیَادَةً لِنَفْسِهٖ مَقْبُوْلَةٌ ومؤیدِ این معنیٰ وسندِ این مدعیٰ است آنچه حقایق آگاه شیخ محمد باقر لاهوری

نقل می کنند کہ چون من بعرض عالی حضرت ایشان رسانیدم کہ تغیر بعضے اعضائے خود را بہ این دولت یعنی طینت اصالت مشرف می یابم فرمودند کہ می تواند و تنقیح آن بر وقت دیگر موقوف داشتند۔ غفران پناہ مخدومی شیخ عبید اللہ نزد جماعۃ کہ احقر یکے از آنہا بود نقل نمودند کہ حضرت قطب الاقطابی قدس سرہٗ نزد من فرمودند کہ آن اسرار لازم الاستتار کہ از زبان درفشان مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ استماع یافتہ بود و ما ہرگز آن را بر زبان نیاوردہ بودیم و ہیچ یکے را از آن محرم نہ ساختہ بعد از چندین سال ہمان اسرار از زبان محمد نقشبند شنیدیم۔ و آن خلعت ارشاد کہ ما را از مجدد رضی اللہ عنہ رسیدہ بود از ما بہ محمد نقشبند رسید۔ و این معنی را آن صاحب دولت در مکاتیب علیہ خود با چندین شواہد بینات و چندان معارف و اسرار از خلت و محبوبیت و امامت مطلق ایراد نمودہ اند إِنْ شِئْتَ تَفْصِيلَهَا فَعَلَيْكَ بِهَا وَنَحْنُ نُورِدُ فِي كِتَابِنَا عَكْسًا مُوجِزًا مِنْهَا تَيَمُّنًا لِلْفَائِدَةِ وَتَحْسِينًا لِلْخَاتِمَةِ۔ اگر گویند کہ از جملہ ملہمات آن بزرگ اشارت طینت اصالت است مر چندی را از اصحاب خود، آن امریست بزرگ موجب مساوات است بہ ارباب آن دولت و مزیت بر غیر ایشان از حضرات وَهُوَ خِلَافُ الْمُعْتَقَدِ گوئیم کبریٰ ممنوع است زیرا کہ اصالۃ با وجود آنکہ فضلے ست عالی و کمالے ست متعالی۔ ارباب این مقام فی الحقیقت انبیائے کرام اند عَلَيْهِمُ الصَّلَوٰةُ وَالتَّسْلِيمَاتُ و بہ طفیل آن بزرگواران ہر کرا باین دولت سرفراز و ممتاز سازند لیکن موجب فضل است نہ افضلیت پس می تواند کہ در حضرت رفیع الدرجات آن قدر مناقب و فضائل باشد کہ در ان ارباب اصالت نہ باشد پس بعضے از ان عدیل اصالت بود و بعضے از ان کہ آن حضرت بہ آن مقامات ممتاز اند و بے شرکت بہ آن کمالات متحقق اند موجب مزیت و زیادتی

برآنها مثل الخلفاء الراشدین رضوان الله تعالی علیهم۔ وَقَدْ حَقَّقْتُ هٰذَا فِیْ غَیْرِ هٰذِهِ الْمَوَاضِعِ حاصل کلام آن شد که عزیزانِ مذکور را بر حضرات اندرین رهگذر اصلاً مزیت لازم نیاید۔ اے عزیز بر تو فضلے املا نمایم تا این شبهه بشراشرها محو و متلاشی گردد و بعد ازان هیچ گونه درین باب تردد نماند۔ بدان و آگاه باش که این حقیر ازان پیر روشن ضمیر حل این شبهه خواسته بودم فرمودند که اصالت بر سه نوع است و هر یکے را ازان انواع ثلثه احکام و آثار علیحده است۔ قسم اول آن است که انبیاء علیهم السلام بآن ممتاز اند دیگرے را دران مدخل نیست وَمِنْ اَحْكَامِ الشَّرْعِ وَعَدَمِ حَيْلُوْلَةِ اَحَدٍ بَيْنَ صَاحِبِهٖ وَبَيْنَ ذَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالٰی۔ ثانی آن است که ببقیه طینت یکے ازین بزرگواران صاحبِ نسبتے را مشرف سازند یعنی عضوے از اعضاے آن سعادت منش ازلی را بآن بقیه نقیه متصور سازند وَمِنْ اَحْكَامِهٖ وُصُوْلُهٗ اِلٰى مَقَامِ النَّبِيِّ الَّذِيْ شُرِّفَ بِفَضْلِ طِيْنَتِهِ الطَّيِّبَةِ وَعَدَمِ تَوَسُّطِ اَحَدٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ حَضَرَاتِ الذَّاتِ بِالْاٰخِرَةِ۔ ثالث آن است به لونے و بهره از طینت یکے از آن حضرات علیهم التسلیمات سعادت مندے را مشرف سازند و عضوے را از اعضاے آن برگزیده حق به آن لون ممتزج نمایند وَمِنْ لَوَازِمِهِ الْوُصُوْلُ اِلٰى مَرَاتِبِ ذٰلِكَ النَّبِيِّ وَيُرْجٰى رَفْعُ التَّوَسُّطِ مِنْ بَيْنِهٖ وَبَيْنَ ذَاتِ الْوَاجِبِ تَعَالٰى بِشَرْطِ الْاِسْتِقَامَةِ وَكَمَالِ مُتَابَعَةِ صَاحِبِ الشَّرِيْعَةِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِيَّةُ۔ وَاعْلَمْ اَنَّ الْفَرْقَ الَّذِيْ ثَبَتَ بَيْنَ الْفِرْقَةِ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ كَذٰلِكَ الْفَرْقُ بَيْنَ الثَّانِيَةِ وَالثَّالِثَةِ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْئًا فَمَثَلُ الْفِرْقَةِ الْاُوْلٰى اَوَّلًا وَالْفِرْقَةُ الثَّانِيَةُ ثَانِيًا مِثْلُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ حَظُّهُمْ عَيْنَ

الکافور یفجرونها تفجیرا۔ از مثل الفرقة الثالثة مثل الذین نصیبهم من کاس کان مزاجها کافورا۔ قال عز من قائل کریما۔ بعد ازان فرمودند که بودن تفاوت در مراتب اصالت از لسان گوهر فشان حضرت ایشان در طریق حرمین الشریفین استماع یافته بود۔ پس اگر با چندے را از اصحاب خود بقسم اخیر مبشر ساخته باشیم چه جائے تردد باشد و کدام مظنهٔ مساوات با حضرت عالی درجات بود۔ و با این همه حق سبحانهٗ قادر است که پس ماندگان را با پیش روان هم عنان فرماید و لاحقان را به طفیل سابقان از سابقان گرداند وما ذلک علی اللّٰه بعزیز۔ اے عزیز امت امت محمدی است و ملت ملت مصطفوی است اینجا از ظهور حق چنین غرائب چه عجب در اینجا از طلوع چنین کواکب کدام تعجب۔ پیر انصار قدس اللّٰه سرهٗ فرموده ؎

صد هزاران همچو موسیٰ مست در هر گوشهٔ
رب ارنی گو شده دیدار جویان آمده

قال علیه الصلوٰة والسلام والتحیة علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

گویند اصالت امر یست پس عالی ارباب آن باید که اهل ریاضات شاقه و مجاهدات شدیده باشند۔ گویم که جواب همان کلمهٔ حضرت خواجه بزرگ است قدس اللّٰه سرهٗ که ما فضلیانیم۔ جان برادر اگر ریاضات و مجاهدات سبب چنین امور عظام می بود بایست که متقدمین اولی والنسب می بودند نه آن از خاندان احمدیه و سلسلهٔ رحمانیه و نحن نری جماعة منهم مع حصول الکمالات الخاصة والبشارات المختصة بهذه السلسلة العلیة فی ثروة وغنی بل فی امارة و تولیة ولا ینکر علیهم مع انه یذکر فی حقهم امورا مماثلة للاصالة ان اولیائی تحت قبائی لا یعرفهم غیری۔ الحمد للّٰه الذی هدانا لهٰذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا اللّٰه لقد جاءت

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ۔ قَالَ خَازِنُ الرَّحْمَةِ وَالْقُطْبُ الرَّبَّانِيُّ قُدِّسَ سِرُّهُمَا هٰذِهِ الْأُمُوْرُ مَوْهِبِيَّةٌ صِرْفَةٌ لَيْسَ فِيْ حُصُوْلِهَا سَبَبٌ مِّنَ الْأَعْمَالِ وَالْأَفْعَالِ وَلَيْسَ فِيْ ثُبُوْتِهَا مَدْخَلٌ لِلْكَسْبِ وَالتَّعَمُّلِ فِيْ أَيِّ حَالٍ بَلْ هِيَ عِنَايَةٌ أَزَلِيَّةٌ خَصَّهَا اللّٰهُ فِيْ عِلْمِهِ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِحَالَتِهِمْ قَالَ تَعَالٰى نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ۔ اگر گویند آن بزرگوار خویشتن را بر مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تفضیل می دہد و این خلاف معتقد سلسلۂ رحمنیہ است۔ گوئیم این نقل موضوع و مفتری است زیرا کہ این احقر از ایشان استکشاف این معنی نمودہ فرمودند مَعَاذَ اللّٰهِ مَا أَنَا قُلْتُ هٰذَا وَهُوَ كَمَا قَالَ الْمُعَانِدُوْنَ فِيْ حَقِّ الْمُجَدِّدِ قُدِّسَ سِرُّهُ أَنَّهُ يُفَضِّلُ نَفْسَهُ عَلَى الصِّدِّيْقِ الْأَكْبَرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عِيَاذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ وَلَيْسَ هٰذَا أَوَّلَ قَارُوْرَةٍ كُسِرَتْ فِي الْإِسْلَامِ۔ اے عزیز بہ مجرد قول نمام و غماز جرأت نمودن بر اہل اللہ بلکہ بر ادنائے مسلمانے از مسلمانی دور است و طعن و طرد خواص بلکہ عوام الناس بہ محض گفتۂ اہل عناد از طریقۂ صلاح و تقوی بعید چہ باشد طریقۂ حضرات عالی درجات تا حال مجونہ شدہ است و گلہاے بیزد اخلاق ایشانان ہنوز پژمردہ نہ گردیدہ۔ این ہمہ زاغ و زغن درین گلزار اسرار از کدام راہ درآمدہ و این ہمہ خار و خاشاک درین حدیقۂ انیقہ چگونہ پیدا گردیدہ۔ عزیز من ہنگامہ بپا داشتن و معایب اہل حقوق در رنگ حقایق و معارف مذکور ساختن از شریعت است یا از طریقت یا از مروت۔ بزرگان فرمودہ اند کہ اگر کلمۂ موہمہ از زبان یکے ازین طائفہ سر بر زدہ باشد حتی المقدور در تاویل آن باید کوشید و بر معانی معروف حمل باید نمود نہ آن کہ آن را بر معنی غیر واقع فرود آوردہ ابلہان چند را در شورش آرند۔

و منتسبان ایشان را به زعم فاسد و ظن کاسد از اهل جهالت و ضلالت شمرند۔ اے عزیز اگر این گفتگو بهر رعایت طریقه است پس آداب حقوق نیز از آن جمله است و اگر بهر شریعت است پس طریقش همان است که حق سبحانه به آن دلالت فرموده قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ كَرِیْمًا اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔ عجائب کارے است ذلتے که از بزرگان سابق به وقوع آمده هرچند بظاهر خلاف شریعت است در تاویل آن کوشش می نمایند و حسن ظن را در باب آنها لازم و واجب می شمارند و اگر در مَا نَحْنُ فِیْهِ اِیْهَامُ ذلتے در طریقت از لغوۂ عوام کالانعام فرو گرفته یا شنیده آن را نمک مجلس می سازند۔ در راه حسن ظن را مسدود ساخته حصائد السنه را مطلق العنانی می نمایند۔ قَائِلِ لِوَائِیْ اَرْوَعُ مِنْ لِوَاءِ مُحَمَّدٍ را ناجی دانند و کاملے را به سبب تهمت خلاف طریقت غیر ناجی شناسند۔ این چه انصاف است۔ ع

بسوخت عقل ز حیرت که این چه بوالعجبی است

عزیز من اگر وقوع چنین امر را به ایشان علی فرض المحال منسوب نمائیم بیش از خطاے کشفی که در رنگ خطاے اجتهادی معفو است نسبت نه توان کرد۔ و این همه کمالات را به سبب ذلتے برباد نه توان داد۔ نمی بینی که حضرت امیر کرم الله وجهه بر حضرت ذی النورین خود را رضی الله عنه تفضیل می دادند وَهُوَ خِلَافُ جُمْهُوْرِ الْاُمَّةِ بَلْ كَافَّةِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ يَعْتَذِرُوْنَ مِنْهُ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ۔ اَنَّ ذٰلِكَ مُؤَدّٰى اِجْتِهَادِهٖ فَلَا يُلَامُ عَلَيْهِ وَكَيْفَ يُلَامُ وَهُوَ يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ اِبْنُ عَمِّ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَهُوَ الَّذِيْ قَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ بِطُرُقِ السَّمَاءِ مِنْ اَحَدِكُمْ بِطُرُقِ الْاَرْضِ فَالْحَذَرَ كُلَّ الْحَذَرِ مِنْ هٰذِهِ الْجُرْاَةِ فِيْ حَقِّ الْاَكَابِرِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

اے عزیز این حقیر از سرگذشت خود می نویسد به گوش ہوش استماع باید نمود۔ چون این ہمہ کمالات آن بزرگ بر السنۂ انام از خواص و عوام مذکور شد بعضے آن را تصدیق و بعضے تکذیب نمودند و این درویش دل ریش درین معاملہ تأمل وافی و توجہ شافی بکار برد۔ برائے روشن به مطلوب یافت و آن استاد طریقت را به حقیقت صادق الاقوال کامل الاحوال شناخت اولاً ظاہر آن بزرگ را به احتیاط تمام ملاحظه نمود بحلیت شریعت غرا متحلی دید و در اقوال و احوال و اوضاع و اطوار او امرے مخالف صاحب الشریعت علیه وعلی آله الصلوٰة و التحیة نیافت و در خلوت و جلوت و سفر و حضر بجز حرف صدق و صفا و زہد و تبتل و انقطاع از ماسوا بر صفحۂ روزگار او ہویدا نه نمود و بغیر از حکمت و موعظۂ حسنه و تحریص بر سنت سنیه و اعراض از بدعت دنیاے دنیه و دلالت بر علو ہمت و خلوص طویت مشاہده نیفتاد۔ ثانیاً احوال باطن آن جناب را به میزان شرع شریف بسنجیدم۔ ہیچ یکے را مخالف نصوص قطعیه و خارج اجماع اہل حق نیافتم۔ آرے علو آن معارف و بزرگی آن اسرار از آن قبیل ظاہر شد که دیدۂ عقل ظاہر بین از ادراک آن عاجز می شد و باصرۂ وہم و خیال از تصور آن خیره خیره می گشت جز به نور باطن و فراست معنوی درک نه توان کرد۔ کَمَا وَقَعَ فِیْ مَکْتُوْبِ الْقُطْبِ الرَّبَّانِیْ بالجمله آن بزرگ را مصداق قول سلطان ابوسعید ابوالخیر یافتم که فرموده سخن طریقت کسے را شاید گفتن که اگر ظاہر او را بر اہل زمین عرض کنی ہیچ یکے از اہل علم انکار نه کند۔ و اگر باطن او را بر اہل آسمان عرض کنی ہیچ یکے انگشت عیب برو نه نہد۔ قُلْتُ فِیْ نَفْسِهٖ هٰذِهٖ اُمُوْرٌ مُمْکِنَةٌ اٰخِرُهَا رَجُلٌ صَالِحٌ فِیْ غَایَةِ الصَّلَاحِ وَرِعٌ فِیْ غَایَةِ الْوَرَعِ هُوَ الَّذِیْ اَثْنٰی عَلَیْهِ شَیْخُنَا الْقُطْبُ الرَّبَّانِیْ کُتُبًا بِحَقَائِقِ عَالِیَةٍ وَمَعَارِفَ مُتَعَالِیَةٍ وَتَحَقُّقَهٗ بِاَسْرَارِ الْخُلَّةِ وَالْمَحَبَّةِ

وَالْمَنَاصِبِ الْعَظِيْمَةِ هُوَ كَتَبَ هُوَ قُدِّسَ سِرُّهٗ فِیْ جَوَابِهٖ مَرَّةً بَعْدَ اُخْرٰی مَا يُصَدِّقُ كُلَّ ذٰلِكَ كَمَا سَبَقَ بَعْضُهٗ فِيْمَا سَبَقَ فَلَا مَجَالَ لِلْاِنْكَارِ اَصْلًا فَاِنَّ الْاِنْكَارَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَنْجَرُّ اِلٰى اِنْكَارِ شَيْخِهِ الْقُطْبِ الرَّبَّانِیْ وَاِنْكَارُهٗ اِلٰی اِنْكَارِ الْمُجَدِّدِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَلَوْ بِالْجُمْلَةِ چون بعد از تحقیق و تفتیش بسیار جلالت قدر آن بزرگوار مثل رای العین گردید و قطبیت و قیومیت آن جناب وَ اَنَّهٗ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مِثْلُهٗ به ثبوت پیوست صحبت تمام سعادت آن عالی منقبت را اختیار نمودم ؎

دل ربایم سخت رعنا بود وحدت ورنه ما دل بہر شوخے نمی دادیم جانے داشتیم

بحمد اللّٰه سبحانه که در زمان قلیل فوائد کبیر حاصل روزگار این خاکسار گردید وَ بِمَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ پی برد ؎

گر بگویم شرح این بے حد شود دفترم ہفتاد من کاغذ شود

تنبیه۔ بزرگان طریقت را باید که چون یکے از منتسبان آنها پا از طریق ادب بیرون گذارد و زبان طعن بر اہل اللّٰه دراز نماید زجرش نمایند و از ادب دلالت به تسلیم و انقیاد ارباب طریقت فرمایند و عزیز و ذلیل را در باب شریعت وضیع مانع نه شناسند قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَیْنَ هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ حضرت قطب الاقطاب در باب خواجه شریف که مرشد خود یعنی مولانا محمد صدیق پشاوری را نارضامند ساخته ارادۂ آستانه بوسی نموده بود مرقوم فرمودند از پیر که قطع می کنید بکه می پیوندید مگر از خدا جل و علی قطع می خواہید بخاطر

مریدان از پیران قطع نمی توان کرد۔ و بجهت رضاے مخلوق از خالق نمی توان برید مشیخت بر خود بستن و به طالبان صحبت داشتن درین وقت از محرمات طریقه است عجب است که ایمان به سلامت ماند ارادهٔ آمدن سرهند دارید۔ آمدن سرهند بے رضاے مولانا محض عبث است باز به پشاور باید رفت و مولانا را راضی باید ساخت۔ و به میر منصور چنین تحریر فرموده که مقبول یکے مقبول همه و مردود یکے مردود همه از یکجا قطع نموده هوس ترقی از خاطر شریف بدر کنید هر چند روا است که از راهِ استدراج کشایش و ترقی رو نماید اما از حقیقت و معنی آن بے بهره است شیطان دشمنِ قوی است از مکرِ آن هیچ کس ایمن نیست فَالحَذَرُ کُلَّ الحَذَر و سخن در جاے دیگر است که کشایش و ترقی بر آن متفرع است فالحَذَرُ ثُمَّ الحَذَر شیخ عبد القادر بداؤنی در تاریخ اکبری می نویسد که چون شریف نام مردے در ولایت مذهب الحاد ظاهر ساخت بادشاهانِ آن جاے آن را اخراج نمودند از آنجا به بیجاپور رسید و چندگاه تستر حال نموده روزگار بسر برد۔ آخر الامر چون پیشهٔ ناشایستهٔ او هویدا گشت ضررِ او را متعدی دید والیِ بیجاپور نیز به نکبت تمام اخراجش نمود و متعرض گشتن حاجی شریف و احد العین از جهتِ معارضهٔ او با حضرت ایشان علی ما نقله السید شرف الدین لاهوری مسموع شده باشد و مطعون شدن شریف نابینا از ترکِ ارادت مرحومی شیخ عبید الله ذاکر بگوشِ هوش رسیده باشد فَاعْتَبِرُوا یَا اُولِی الاَبصَار۔ اگر سند از شریعت خواهی حدیثِ مذکور بس و اگر از طریقت خواهی مکتوب مزبور بس و اگر از اسباب سلطنت خواهی حکایتِ مسطور بس و اگر از عرف و عادت خواهی روایتِ این دو معدود بس و اگر از هیچ کدام عبرت نه گرفتی مالکِ یوم النشور بس۔ اے عزیز نقلے از نفحات بر تو بخوانم۔ تا روشن تر شود که حسنِ ادب با اهل الله سرمایهٔ خیر و سعادت است و بے ادبی با این طائفهٔ علیه بیخ شقاوت است و آن چنین است که مولوی در احوال شیخ حماد دباس آورده که یکے از علماے شام عبد الله نام گفته است که در طلب علم به بغداد رفتم و ابن سقا در آن وقت

رفیقِ من بود۔ در نظامیہ بغداد بہ عبادت مشغول می بودم و زیارتِ صالحان می کردم و
دران وقت در بغداد عزیزے بود می گفتند کہ وے غوث ہست و می گفتند کہ ہر وقت
می خواہد پیدا می شود و ہر گاہ می خواہد پنہان می شود پس من و ابن سقا و شیخ عبد القادر
و وے ہنوز جوان بود بہ زیارتِ غوث رفتیم۔ ابنِ سقا در راہ گفت از وے مسئلہ خواہم
پرسید کہ جواب آن نداند۔ و من گفتم از وے مسئلہ خواہم پرسید بہ بینم کہ چہ می گوید۔
شیخ عبد القادر گفت کہ معاذ اللہ کہ از وے چیزے پُرسم۔ من پیشِ وے می باشم و انتظارِ
برکاتِ وے می برم۔ چون بر وے در آمدیم وے را بر جاے خود نہ دیدیم۔ یک
ساعت بودیم دیدیم کہ بر جاے خود نشستہ۔ پس از سرِ خشم بر ابنِ سقا نگریست و گفت
وائے بر تو اے ابن سقا از من مسئلہ خواہی پرسید کہ جواب آن ندانم آن مسئلہ این است
و جوابِ آن این۔ ہر آئینہ می بینم کہ آتشِ کفر بر تو زبانہ می زند۔ بعد ازان بمن نگریست
و گفت اے عبد اللہ از من مسئلہ می پرسی و می بینی کہ چہ می گویم۔ آن مسئلہ این است
و جوابِ آن این۔ ہر آئینہ کہ فرو گیرد ترا دنیا تا بدو گوش کہ با من بے ادبی کردی۔ بعد
ازان بہ شیخ عبد القادر نگریست و وے را بخود نزدیک نشاند و گرامی داشت و
گفت۔ اے عبد القادر خدائے و رسولِ خدائے را خوشنود ساختی از ادبے کہ نگاہ داشتی
گویا کہ می بینم ترا در بغداد کہ بہ منبر بر آمدہ می گوئی قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ
اللہ۔ می بینم کہ اولیاے وقت ترا ہمہ گردنہاے خود را پست کردہ اند اجلال و اکرام
ترا۔ پس در ہمان ساعت غائب شد۔ بعد ازان وے را ہرگز نہ دیدیم۔ و ہرچہ نسبت
شیخ عبد القادر گفت واقع شد۔ و ابن سقا بہ تحصیلِ علوم اشتغال بلیغ نمود۔ بر اقرانِ
خود فائق شد۔ ملک وے را برسالت بہ ملکِ روم فرستاد۔ ملکِ روم علماے نصرانی را

با وے بہ مناظرہ فرمود ہمہ را الزام و افحام کرد در نظر ملک بزرگ نمود۔ ملک را دخترے بود خوب روے بہ وے مفتون شد۔ وے را از ملک خواستگاری کرد۔ گفت بہ شرط آن کہ نصرانی شوی اجابت کرد و دختر بوے داد۔ پس ابن سقا کلام غوث را یاد کرد و دانست کہ آنچہ بوے رسید بسبب وے رسید۔ و امّا من چون بہ دمشق رسیدم نور الدین شہید مرا بر تولیت اکراہ کرد و دنیا بہ من روے نہاد و سخنے کہ غوث در حق من گفتہ بود درست شد۔ انتہیٰ۔ وَالْمَكْتُوْبُ الْمَوْعُوْدُ هٰذَا۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمُعْطِيْ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ۔ شبے سحری فقیر را ملہم ساختند کہ قدم تو بر گردنِ جمیع اولیا است۔ چون این معنی را بہ عرضِ پیرِ دستگیر رسانید متوجہ گشتہ فرمودند کہ آن خلعتِ ارشاد و تکمیل کہ از حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ عنہ بہ فقیر رسیدہ بود او را بتو پوشانیدند و فرمود ترا با خود مثال زد نعلین یافتم۔ بعد ازان فقیر معروض داشت کہ خلعتے کہ از حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بہ حضرت رسیدہ است خلعت قیومیت است کہ مدارِ نظام و معاملہ تکمیل و ارشاد منوط بہ آن است۔ این خلعت کہ بہ این احقر عنایت شدہ است ہمان است یا غیرِ آن۔ فرمودند کہ ہمان است۔ بعد از ارتحالِ آن حضرت فقیر آثار و علامات آن معاملہ نیز در خود احساس نمودم۔ روز دوم از قصۂ ارتحال بعد از نماز عصر عنایاتِ خاص از حضرت واہب العطیات جلّت آلاؤہٗ کہ بیرون از حیطۂ بیان است مشاہدہ نمود و معاملۂ قطبیت را بصد آب و تاب بصد طبل و نفیر در خود یافت وَالْغَيْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ۔ اِنْتَهٰى كَلَامُهُ الْقُدْسِيّ۔ شیخ روزبہان بقلی قدس اللہ سرہٗ فرمودہ ؎

آنچہ ندیدست دو چشمِ جہان — وانچہ کہ نشنید دو گوشِ زمین
در گِلِ ما رنگ نمودست آن — خیز و بیا در گلِ ما آن بہ بین

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (تَمَّتِ الرَّقِیْمَہ)

مکتوب شصتم۔ دربیان بشارت قرب حق و رضامندی وے تعالیٰ بمؤلف شیخ محمد مراد تحریر یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ برادر گرامی صاحب الکمال والارشاد شیخ محمد مراد در مراتب قرب مترقی باشند۔ احوال فقرائے باب اللہ موجب محامد الٰہیہ است وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِهٖ تَرَقِّیَاتِ دَرَجَاتِکُمْ تفصیل احوال تو داکثر مذکور و مسطور گردیده احتیاج تکرار نیست مجملاً در حین توجہ رضامندی و قرب خاص و عنایت مخصوص درباره شما مفہوم می شود۔ ع فراغت ز تو میسر نمی شود ما را۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْکِرَامِ۔ از فقیرزادہا سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ محمد نور الحق در عسکر است۔ شاید درین نزدیکی برسد۔ قرب سلطان در گلو افتاد۔ منجر بخیر باد مخدوم زاده شما بکمال برسد۔ اخوی محمد یوسف سلام خیر انجام خوانند۔ برادران کرام شان نیز و سائر اہل طریق دعوات خوانند۔

مکتوب شصت و یکم۔ دربیان بشارات کشفی در احوال یاران کشمیر و احقر مؤلف بتحریر سطور صدور یافت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ در حق یاران چنین مکشوف خاطر گردیده است۔ شیخ محمد مراد او مدار دیار خود است و بکمالات خاصہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ ممتاز است و بہ معاملہ کہ فوق حقایق ثلثہ بہ طریق ضمنیت مستتر واز اسرار صباحت و ملاحت بہره در اطراف و اکناف از نور او مملو است۔ شیخ محمد یوسف

او به ولایاتِ ثلثه و کمالاتِ عالیات و حقایقِ ثلثه مشرف است و از ولایتِ محمدیه علیه السلام بهره مند و رُو به فوق دارد۔ محمد ولی او به طریقِ تبعیت با والدِ خویش در ولایات و کمالات شرکت دارد امّا مقامِ او فی الحال در ولایتِ کبریٰ قربِ علیا است درین ولا دخولِ ولایت علیا متوهم گردید۔ و رُو به ترقی است۔ و عبدالرزاق او کثیر المناسبت با مرشدِ خود است و در قطعِ دوائرِ ولایتِ کبریٰ است بلکه از علیا ترقی یافته بلکه دَخَلَ فِیْهَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔ عبدالغفور ولایتِ صغریٰ اکثر دائره قطع نموده۔ ابوالفتح کذٰلک و رُو به فوق دارد و قربِ کبریٰ رسیده۔ عبدالصبور او ولایتِ صغریٰ به فنائے نفس قدم رسیده۔ محمد هاشم به سلوکِ اجمال مشرف و بذکرِ بلند زاده الله حضوراً۔ محمد صالح ولایتِ صغریٰ فی الجمله منازلِ آن قطع نموده محمد شریف جوابرِ ولایتِ صغریٰ امید دارد دخولِ آن است بَلْ دَخَلَ۔ سید اسمٰعیل که از قدیم یارانِ طریقه است آگاهی و صفائی باطن و حصولِ منافع ذکر دارد۔ حافظ احمد غیر از یارانِ طریقه قطعِ منازلِ سلوک بر طریقه متقدمین مجملاً نموده و بهره از ولایتِ اولیا یافته و بحصولِ حضور مشرف شده۔ شیخ عبدالرشید ان شاء الله سبحانه به کمالاتِ مختصه احمدیه مشرف خواهد شد. بلکه شده۔ ایضاً محمد اعظم ملکه ذکر۔ عبدالسلام کذٰلک۔ عبدالشکور کذٰلک قربِ فنائے قلب. خواجه سوده بزاز کذٰلک۔ عبداللطیف کذٰلک۔ محمد اشرف در ترقی است۔ صادق شیخ در لذتِ ذکر۔ ملا محسن کذٰلک۔ عبدالعزیز قربِ فنائے نفس۔ عبداللطیف کذٰلک۔ احمد شیخ فناِ قلب

وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔

مکتوب شصت و دوم۔ به احقر مؤلف صدور یافت۔

اَحَدًا اَلْمِنَّةُ لِلّٰهِ اَبَدًا۔ اما بعد تحیه و سلام مشتاقانه به آن عزیز یگانه اعنی اخوی شیخ محمد مراد زاده الله کمالاً و اکمالاً موصول باد احوالِ شکسته بال موجب محامدِ الٰهی تعالیٰ است۔

وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ الْقُدْسِ سَلَامَتُكُمْ وَاسْتِقَامَتُكُمْ۔ چندگاہ ہست کہ ازان برادرِ گرامی اخبار و آثار نہ رسیدہ انتظار دامن گیر ہست۔ اولیٰ آنکہ پیہم سلسلہ جنبان باشند کہ اطمینان بخش احبہ ہست۔ زیادہ احسانِ ربانی باد۔ فرزندانِ عزیز و سائرِ اہلِ طریق سلام خیرانجام خوانند۔ الجمعہ ۹ جمادی اُخریٰ۔ ازان زمان کہ برخوردار کمالات آثار اعنی شیخ عبدالرشید متوجہ آن سمت شدہ خبرے و خطے ازان جانب نہ رسیدہ و این موجبِ قلقِ خاطر است۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ از فقیرزادہا اشتیاق دعوات آمیز خوانند۔

مکتوب شصت و سوم۔ در بعضے احوال بہ کمینہ درویشان محمد مراد صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَنْعَمَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہِ الْاَکْرَمِ وَعَلٰٓی اٰلِہِ الْاَعْظَمِ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ مکاتیبِ شریفہ برادرِ گرامی خداوند معارف سامی شیخ محمد مراد رَزَقَہُ اللّٰہُ اَعْلَی الرَّشَادِ وصول یافتہ گل بدامانِ آرزو ریخت زَادَکُمُ اللّٰہُ کَمَالًا وَّاِکْمَالًا وَّرُشْدًا وَّاِرْشَادًا سابقاً در بابِ احوالِ یارانِ آن عزیز آنچہ بخاطر شکستہ آمدہ بود مرقوم ساختہ بود معلوم شدہ باشد۔ و احقر از توجہات و دعواتِ غائبانہ در بارۂ آن محبوب القلوب غافل نیست و معاملۂ رشد و ارشاد شما در نظرِ ناقص منقش گردیدہ است۔ الٰہی متممات کمالاتِ علیہ و خزائنِ بہیہ ظہور مفاض باد۔ راضی خان گاہ گاہ بہ طریق ندرت ملاقات می کنند و سرسری صحبت داشتہ می روند۔ ع ہر کسے مصلحتِ خویش نکو می داند۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَآئِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی وَالْتَزَمَ مُتَابَعَۃَ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَعَلٰٓی اٰلِہِ الصَّلَوٰتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ الْعُلٰی۔ اخوی برخورداری شیخ ولی اللہ سلام خیرانجام خوانند۔ برائے وجہ معیشت رسیدنِ شما مناسب بہ نظر می درآید۔ اَمَّا بَعْدُ، استقرار یاد شدہ در موضعے زیادہ عنایتِ الٰہی باد۔ فرزندی عبدالرشید سلامہ و تحیہ خوانند و مشتاق دانند و در

دعواتِ خویش شناسند سابقاً رسید اشیاے مرسولہ مرقوم نمودہ بودند تَقَبَّلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ مِنْكُمْ اَخُوِی محمد یوسف و سائر یارانِ طریق سلام خوانند۔

مکتوب شصت و چہارم۔ در ترغیب رفاقتِ سفر حرمین الشریفین از اکبرآباد بہ احقر العباد صدور یافتہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ امابعد۔ تحیّہ و سلام اقلّ الانام بہ اخوی اکرمی شیخ محمد مراد رزقہ اللّٰہ الرشاد موصول باد کیفیات و واردات این حدود موجب سپاس بے قیاس الٰہی ہست ہموارہ ترقیاتِ درجاتِ آن برادر گرامی مطلوب است۔ مکتوب شریف کہ مخبر بر استقامت بر شریعت و طریقت بود لذّاتِ معنوی ارزانی داد لِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِكَ احقر از دعاے ظہر الغیب آن اعز غافل نیست و متوقع آثار می باشد بلکہ مشاہد می نماید زَادَكُمُ اللّٰهُ دیگر مفہوم خاطر عاطر باد کہ احقر تا امروز کہ سہ شنبہ دہم ربیع الاول باشد در مستقر الخلافت اکبرآباد اقامت دارد و عزم آن دارد کہ در ماہِ آیندہ از اینجا بہ بندر سورت متوجہ گردد وَهُوَ اللّٰهُ مُيَسِّرٌ لِكُلِّ عَسِيْرٍ۔ اگر درین سفر رفاقتِ شما میسر می آمد چہ نعمتے بود صحبتِ اخوی محمد یوسف ہم بسیار مغتنم بود اَمَّا كُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْاَنَامِ۔ مخدوم زادہا ہر ہمہ بکمال برسند۔ یارانِ طریقہ سلام خیر انجام خوانند۔ مخدوما چون سفر دور و دراز ہست امدادِ دعا بر ذمّہ محبت لازم گیرند و فقیر زادہ مرحوم را بہ ختم و دعاے مغفرت یاد دارند۔ از ملّا فتح محمد سلام خیر انجام مطالعہ نمایند از میان قریب اللّٰہ دعوات خوانند۔

مکتوب شصت و پنجم۔ در بیان احوال سفر حج از بندر مخا بہ احقر محرّر صدور یافتہ است۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ اَمَّا بعد اخوی اکرمی شیخ محمد مراد اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْهِ فِی الْمَبْدَءِ وَالْمَعَادِ۔ از احقر العباد تحفۂ التحیّہ و السلام قبول نمایند۔ بحسب التقدیر مسکین مع

قبائل تا بہ بندر مخا کہ آن طرف دریاے است بعد از مضی موسم حج بعد از تفرقہ تمام رسید و ناچار دران دیار انتظار موسم کشیدہ نشست امید از حضرت کریم آن است کہ در سال حال کہ سنہ بعد از یک ہزار ۱۱۰۹ و یک صد از ہجرت معلی باشد بہ ادائے حج مشرف شدہ باز بہ وطن مالوف متوجہ شویم۔ تا امروز کہ بیست محرم الحرام باشد در بندر مزبور اقامت داریم بہ عزم آنکہ منتصف الربیع الاول از اینجا متوجہ آن دیار پر انوار شویم یَسَّرَ اللّٰہُ العَزِیْزُ۔ مخدوما ہر جا ہستیم از دعوات ترقیات شما غافل نیستیم۔ از شما نیز ہمی قسم امید داریم وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہِ الْکِرَامِ وَصَحْبِہِ الْعِظَامِ از احقر زادہ ابو حنیفہ محمد و محمد تقی سلام خوانند۔ از سائر یاران سیما ملا فتح محمد تحیات خوانند۔ اخوی شیخ محمد یوسف سلام خیر انجام خوانند۔ فرزندان آن اعزی در حفظ الٰہی باشند۔ سائر اہل طریقہ نیز۔

مکتوب شصت و ششم۔ در شکر مراجعت از زیارت حرمین الشریفین بہ وطن مالوف خود و ذکر رقعہ سلطان وقت مع لوازم طلبگاری بہ احقر مؤلف صدور یافتہ است

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ اما بعد تحیہ و سلام احقر الانام بہ اخوی اعزی شیخ محمد مراد ارادہُ اللّٰہُ باحسن الرشاد موصول باد۔ اعزمن منت خداے را کہ این مسکین بے تمکین را مشمول عنایات ظاہر و باطن فرمودہ بہ زیارت حرمین الشریفین معزز ساختہ بہ اطفال و عیال بخیر و خوبی باز بہ دیار مالوف رسانید۔ چون احقر بہ بندر سورت رسید و خواست کہ متوجہ وطن گردد طلب سلطانی و دستخط ظل الٰہی مع لوازم در رسید۔ بعد ازان ناچار و بے اختیار بہ اردو رسیدہ شد چنانچہ مورد الطاف و عنایات منعم مجازی بسیار شدہ و می شود مع ذلک دل را یک برودت خاص ازین امور است۔ ہر نوع می خواہد کہ ازین جا زود بر آید و بہ دار الارشاد برسد۔ نَرْجُوْ مِنْکُمُ اللّٰہ دَعَوَاتِ الصَّالِحَۃَ فِی الْاَوْقَاتِ الْمَرْجُوَّۃِ وَالسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَآلِہٖ

وَصَحْبِہٖ۔ ملا فتح محمد در مکۂ معظمہ مقبور شد رَحِمَہُ اللّٰہُ نور چشمانِ شما فی امان اللّٰہ از بندۂ رحمت اللّٰہ سلام سلامت انجام قبول باد۔

مکتوب شصت و ہفتم۔ در بیان مراجعت بہ وطن مالوف از زیارت حرمین شریفین بہ مؤلف صدور یافت۔

ھُوْ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ تحیّہ و سلام اقلّ الانام بہ اخوی اکرمی حقایق آگاہی شیخ محمد مراد حسن اللّٰہ فی النَّشْاَتَیْن موصول باد۔ المنۃُ لِلّٰہ احقر با خیر و عافیت مع متعلقان ارادتمندان بہ کلبۂ احزان رسید و از کشاکشِ سفر وارہید۔ اگر حق سبحانہٗ خواستہ بعضے از کیفیات و واردات مواضع متبرکہ چیزے مرقوم نمودہ بہ ایشان خواہد رسانید۔ و اگر ملاقات میسّر شود بہ طریقِ احسن صورت خواہد یافت ان شاء اللّٰہ نور دیدہ ہاے شما ہر ہمہ در امانِ رحمان۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ اخوی محمد یوسف اَرْشَدَہُ اللّٰہ سلام مشتاقانہ خوانند۔ اخوان طریقت کلہم سلام خوانند۔ مخدوما پروانۂ پانصد عدد روپیہ نیازِ فقرا از بابت بسالت خان نزد شما فرستادہ شدہ است۔ اگر توانند مبلغ مزبور حاصل نمودہ زود ارسال دارند کہ بکار آید۔ والسلام علیکم۔

مکتوب شصت و ہشتم۔ در واقعۂ رحلت برادر اکبر ایشان و اخبار از مرض بہ احقر محرر صدور یافتہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ اما بعد سلام و تحیہ بہ اخوی اکرمی شیخ محمد مراد زَادَہُ اللّٰہُ اِلَی الرَّشَادِ موصول باد۔ احوال ہمہ منوال موجب سپاس بے قیاس او است تعالیٰ وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ تَرَقِّیَاتِکُمْ دَائِمًا۔ مخدومی میان سعد الدین بَرَّدَ اللّٰہُ مَضْجَعَہٗ رحلت نمودند بہ ختم و دعا ممد باشند و این فقیر را نیز بہ دعاے حسنِ خاتمہ یاد دارند و حقیر را در دعاے خویش مشغول دانند۔ درین ولا شیخ عبد الصبور را بہ آن سمت رخص

می نمود. اما مشارٌ الیه بیمار شد. اگر فرصت یافت ان شاء الله می رسد واگرنه شهادت نقدِ وقت است بر متعلقانِ او ترحّم بسیار می آید. ترقّی هم از مقامِ سابق نموده امیدوار فوق است وَهُوَ سُبْحَانَهٗ قَادِرٌ عَلٰی شِفَآئِهٖ وَتَرَقِّیْ دَرَجَاتِهٖ قَالَ عَزَّ قَائِلًا کَرِیْمًا اِنَّ عَلَیْنَا لَلْهُدٰی وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰی وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی

مخدوم زادهٔ شما واخوی شیخ محمد یوسف وسائر اخوان الطریق سلام خوانند. در باب فقیرزادها به دعوات ظهر الغیب معاون باشند از ملا فتح محمد سلام خوانند نهم رمضان تحریر یافت سنه ۱۱۰۵هـ.

مکتوب شصت ونهم. در بیان سیر اجمالی لطائفِ ستّه وما یناسبها من درجات الولایات والانبیاء علیهم الصلوٰة والتسلیمات مع حقائق الغریبه به یارے صدور یافت.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی انسان که عالمِ صغیر عبارت از آن است مرکب از اجزاے عشره است که اصولِ اینها در عالم کبیر است. وعالمِ کبیر عبارت از مجموع کائنات است چه خلق وچه امر. و پنج از آن از عالم خلق است که نفس وعناصر اربعه باشد. و پنج از آن از عالم امر. چنانچه اصول عناصر اربعه در عالمِ خلق موجود اند همچنین لطائفِ خمسه مذکوره در عالمِ امر که عبارت از فوق العرش است وبه لامکانیت معروف ومتحقق است وفوقِ عرش مجید وتحت اصولِ دیگر اصل قلب است لهٰذا قلب را برزخ درمیان عالمِ خلق وامر فرموده اند چه منتهی بر عالمِ خلق عرشِ مجید است بایں وجه که عرش مجید منتهاے عالمِ خلق است ورو به امر دارد وے را نیز برزخ گفته اند وفوقِ اصل قلب اصل روح است وفوقِ آن اصل سر وفوقِ آن اصل خفی است وفوقِ آن اصلِ اخفی است چون حق جل وعلی خواست که انسان را به مقتضاے حکمتِ بالغه به این نوع ترکیب دهد. بعد از تسویهٔ قالب هر یک از این لطائفِ خمسه را تعلقی وتعشقی به این عنصرِ جسمانی داده از فوق

العرش فرود آورده به مقامِ خاص هر یک را که به آن مقام مناسبت دارد متمکن ساخت۔

لطیفۂ قلب را در مضغه که در تہ پستانِ چپ است و قلب صنوبرش خوانند جا داده اند۔ و صنوبر لقبش برائے آن گویند که وے مانند ثمرۂ صنوبر مقلوب است و اصل الاصلِ این لطیفه صفتِ اضافیِ حق است که عبارت از فعلِ تکوین است۔ کمالِ این لطیفه آن است که در فعلِ حق جلّ و علیٰ فانی و مستهلک گردد و به همان فعل بقا یابد۔ این زمان سالک خود را مسلوب الفعل خواهد یافت و افعالِ خود را از دست داده منسوب به حق جلّ و علیٰ خواهد کرد و فنائے قلب و تجلیِ فعلی کنایه از همین است و نشانۂ آن آنست که تعلقِ علمی و حبّی بغیرِ حق نماند۔ یعنی قلب مطلقاً خود را فراموش سازد به حدّے که اگر سالها تکلف نماید یک لحظه یادِ ماسوا نه تواند کرد۔ درین هنگام چنانچه علمِ اشیا از وے زائل شده محبت اشیا به طریقِ اولیٰ رخت بر بسته باشد و چون سالک به فنائے قلب مشرف شد داخل جماعه اولیا گشت۔ و این فنائے قطعِ تمام دائرۂ امکان که عبارت از مرکزِ فرش تا عرش و از مرکزِ عرش تا تمامیِ عالمِ امر باشد و بے قطعِ مراتبِ عشره که صوفیه علیه بیان فرمودند صورت نه بندد و لونِ قلب را نورِ زرد بیان فرمودند و ولایتِ این لطیفه زیرِ قدمِ حضرتِ آدم است علیٰ نبینا و علیه الصلوٰة والسلام۔ هر که آدمی المشرب باشد وصول وے به جنابِ قدس از راه همین لطیفه خواهد بود مگر به قسر و کشش پیرِ کامل۔ و صاحبِ این مشرب را استعدادِ حصولِ یک درجه از درجاتِ پنجگانه ولایت است مگر بِقَبَسٍ مِّنَ الْقَابِسِ۔ لطیفۂ روح را چون الطف است از قلب مناسب به پستان زیاده بود بنابران وے را به جانبِ راست از سینه در تہ پستان جا داده اند و اصل الاصل این لطیفه صفاتِ ثبوتیۂ حق است و یک گام به حضرتِ ذات از فعل نزدیک است۔ سالک بعد از حصولِ فنائے این لطیفه که مربوط است

به تجلّیِ صفاتی صفاتِ خود را از خود مسلوب خواهد یافت بلکه منسوب به جنابِ قدس خواهد دانست نورِ این لطیفه نورِ سُرخ بیان فرمودند۔ ولایتِ این لطیفه زیرِ قدمِ حضرت ابراهیم است علیٰ نبینا و علیه الصلوٰة والسلام هر که ابراهیمی المشرب باشد وصولِ او به جنابِ قدس از راهِ همین لطیفه خواهد بود۔ بعد از قطعِ مراتبِ قلب و صاحبِ این قلب را استعدادِ دو درجه از درجاتِ پنجگانه ولایت است اِلَّا بِقَسْرٍ مِّنَ الْقَاسِرِ۔ لطیفهٔ سِر که از روح الطف است وے را نزدیک وسطِ سینه جا داده اند و اصلِ الاصلِ وے شیوناتِ ذاتیه است که گامے از صفات به حضرتِ ذات نزدیک‌تر است۔ و حصولِ فنائے این لطیفه به تجلّیِ شیوناتِ ذاتیه خواهد بود و نورِ این لطیفه را نورِ سفید بیان کرده اند و ولایتِ این لطیفه زیرِ قدمِ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیه السلام۔ هر که موسوی المشرب باشد وصولِ وے به جنابِ قدس از راهِ همین لطیفه خواهد بود۔ الا بعد از قطعِ لطائفِ سابق۔ و صاحبِ این مرتبه را استعدادِ حصولِ سه مرتبه است از مراتبِ پنجگانهٔ ولایت۔ و لطیفهٔ خفی که از سِر الطف است مابینِ روح و وسطِ سینه جا داده اند و اصلِ الاصلِ این لطیفه صفاتِ سلبیه تنزیه است که فوقِ شیوناتِ ذاتیه اند و حصولِ فنائے این لطیفه تجلّی به جمالی صفت است۔ نورِ این لطیفه را نورِ سیاه تعیین نمودند۔ و ولایتِ این لطیفه زیرِ قدمِ حضرت عیسیٰ است علیٰ نبینا و علیه الصلوٰة والسلام هر که زیرِ قدمِ حضرت عیسیٰ است راهِ وے به جنابِ قدس از راهِ همین لطیفه خواهد بود بعد از قطعِ لطائفِ سابق اِلَّا بِقَسْرٍ مِّنَ الْقَاسِرِ۔ و صاحبِ این مرتبه را حصولِ چهار مرتبه است از مراتبِ پنجگانهٔ ولایت۔

و لطیفهٔ اخفیٰ که الطف و اجمل لطائفِ عالمِ امر است و اقرب است به حضرتِ اطلاق وے را در وسطِ حقیقیِ سینه که مرکز است و مناسبت تمام به حضرتِ اجمال دارد جا داده اند۔ و اصلِ الاصلِ این لطیفه مرتبهٔ الست که کالبرزخ است میانِ مرتبهٔ تنزیهی و میانِ احدیتِ مجرده

و فنائے این لطیفہ مربوط بہ تجلّی ہمان مرتبۂ مقدسہ است۔ و نور این لطیفہ را نور سبز بیان فرمودند۔ و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت رسالت است صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ و صاحب این مشرب عالی را بالذات استعداد حصول تمام مراتب پنجگانۂ ولایت است۔ این سالک را محمدی المشرب نامند۔ و چون این مراتب پنجگانۂ ولایت طے کند تواند کہ یکے از مرادان باشد چہ مرید را تا بہ این جا راہ نیست ترقی ازین چہ ممکن۔ و چون قدم توفیق در بادیہ فوق الفوق نہد و شروع در کمالات نبوت کند کہ منصب آن ختم است نہ کمالات آن ثُمَّ یَتَرَقّٰی اِلٰی مَرَاتِبِ حَقَائِقِ الثَّلٰثِ حَقِیْقَۃُ الصَّلٰوۃِ وَحَقِیْقَۃُ الْقُرْاٰنِ وَحَقِیْقَۃُ الْکَعْبَۃِ ثُمَّ اِلٰی مَرْتَبَۃِ الْمَحْبُوْبِیَّۃِ وَالْمَعْبُوْدِیَّۃِ وَالْخُلَّۃِ وَالْمَلَاحَۃِ وَالصَّبَاحَۃِ وَیُمْکِنُ اَنْ یَّرْتَقِیَ اِلٰی مَرْتَبَۃِ کَمَالَاتِ الرِّسَالَۃِ وَکَمَالَاتِ اُولُو الْعَزْمِ بِطُفَیْلِ اِتِّبَاعِ نَبِیِّہٖ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ ثُمَّ یَأْخُذُ الْفُیُوْضَ عَنِ الْاَحَدِیَّۃِ الْمُجَرَّدَۃِ بِالْاَصَالَۃِ لَا یَتَوَسَّطُ بِتَوَسُّطِ الْمُرْشِدِ بَلْ یَأْتِیْ عَلَیْہِ زَمَانٌ لَا یَجِدُ حَیْلُوْلَۃَ رَسُوْلِہٖ وَلَا نَبِیِّہٖ بَلْ یَأْخُذُ مِنْ ھُنَالِکَ الْفُیُوْضَ بِلَا وَاسِطَۃٍ۔ چہ رسول ہم پیر و مرشد است و این عدم توسط نہ از رہ استغنا است کہ آن کفر است، بلکہ از راہِ مناسبت و قوتِ باطن است بہ آن جناب۔ چہ ہر چہ سالک می یابد و لوے می دہند از راہِ متابعت است۔ گو یک وقت توسط درمیان نباشد آخر منجر بہ آن است چنانچہ بسا اوقات نائب وزیر از نزد سلطان بلا واسطہ جواب سوال می گیرد و بہ لقائے دیدار و اکرام مشرف می شود و وزیر را از آن خبر نہ بود۔ اگرچہ جہتِ نیابتِ وے این مرتبہ باقی است امّا از راہِ کمال مناسبت و اعتماد راہ شاہ بلا واسطہ وزیر میسر است و چون یکے از مرادان بتزکیہ اجزائے عالمِ خلق و تصفیہ عالمِ امر مشرف گردد کما مَرَّ اٰنِفًا بصدقہٗ

جنیبت خویش ازان اجزاے عشرہ مصفّیٰ و فرقیٰ این مضغه را ہیأت وحدانی پیدا شود و اعجوبه غریب بظہور آید که ہر کدامی ازین اجزا در صورت تنہا میسّر نبود چنانچه اجزاے سکنجبین در صورت تنہائی اثرے دارند و چون ترکیب یابند ہم نامے دیگر و ہم اثرے دیگر می بخشند هٰكَذَا فِيْمَا نَحْنُ فِيْهِ و برین تقدیر ہیأت مضغه بر وجدانی حقائق و معارف مترتب ہست که کار ہر ولی نیست که اطلاع بر آن تواند یافت تا بغیر ولی چه رسد۔ درین ماده مکتوبے مفصل از حضرت مجدّد الف ثانی رضی الله عنه در مکتوبات قدسی آیات الشان ایراد یافته که بسبب تفصیل و تفریق ہست فَاطْلُبْ هُنَاكَ اِنْ كُنْتَ طَالِبًا .

مکتوب ہفتادم۔ در بیان وفات شیخ عبد الصبور عرف کردن که در حضور پر نور رحلت نموده به احقر محرر صدور یافت۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ ۔ اَمَّا بَعْدُ ۔ ازین مسکین برادر با معرفت و تمکین شیخ محمد مراد زَادَهُ اللّٰهُ الرَّشَادَ وَالْاِرْشَادَ ۔ سلام و تحیه مطالعه نمایند۔ احوال شکسته بال موجب ہزاران محامد ذی الجلال ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَانِبِ الْقُدْسِ تَرَقِّيَاتُ دَرَجَاتِكُمْ ۔ مخدوما صلاح و تقوی سرشت ملا عبد الصبور به رحمت حق پیوست دائم فراوان به دوستان رسانید۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ که احوال عجیب پیدا کرده و به معارف خاصه مشرف گشت۔ اما معامله عمر تا ہمین جا بود۔ به فرزندان او از فقیر دلاسا دہند ہمه را این شربت آخر باید چشید اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ احوال شریف را ہمواره نویسیان بوده تسلّی بخش دور افتادہا باشند و به دعاے حسن خاتمه این احقر را یاد آرند و حقیر را در دعوات ظهر الغیب خویش مشغول دانند۔ دیگر در باب حصول مبلغ فقیر زاده سعی موفور نموده بر ند که درین ایام براے امر ضرور فرزندے بسیار محتاج اند و میعاد ہم گذشته ہست۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ ۔ برخوردار

بہ کمال برسد از جمیع فقیرزادہا سلام و تحیۃ خوانند۔ بہ سائر اہل طریق سلام خوانند از ملا فتح محمد سلام خوانند۔

مکتوب ہفتاد و یکم۔ در بشارت بہ حقائق آگاہ محمد حیان تتنی صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اخوی حقائق آگاہی شیخ محمد جان وحدت سلامِ خیر انجام خوانند۔ احقر از دعاے ترقی ایشان غفلت نہ دارد۔ توقع از آن یار عزیز ہمچنین است۔ روزے درباب شما متوجہ بود چنین در دل ریختند کہ اِنَّہٗ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ نَاجٍ مِّنَ النَّارِ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ہفتاد و دوم۔ در جواب رقیمہ منظومہ بہ میرزا یوسف بیگ صدور یافت۔

سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ نمیقہ انیقہ رقیمہ کحل الجواہر دیدۂ غم کشیدہ گردید ع

اے وقت تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

فرط تعطش دریافت سراسر یافت بر آن آورد کہ امروز زبانِ خامہ سیہ جامہ اظہار انتظار قدوم میامن لزوم نمودہ کلبۂ احزان را گلستان گردانید و نقد قلب را بر محک صرافان دار المعانی و نقادانِ ممالک سخندانی عرض نماند۔ باشد کہ بر کشادِ ذاتیِ خویش اطلاع یافتہ از آنچہ حجاب چہرۂ مقصود بود رو تافتہ پویان و جویان مطلبِ اعلیٰ و مقصد اسنیٰ گردد ع

تا بہرہ ور نہ گردد ہرگز گہر نہ گردد

ما خود بہ گردِ دامنِ مردے نمی رسیم   شاید کہ گردِ دامنِ مردے بما رسد

وَالسَّلَامُ عَلٰی اَشْرَفِ مَخْلُوْقِ اللّٰہِ ثُمَّ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی سَائِرِ مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

مکتوب ہفتاد و سوم۔ در بیان بشارتے بہ حقائق آگاہ مدار جہان شیخ عبد الحق صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ فضائل و کمالات پناہ

شیخ عبدالحق سلمہ اللہ معلوم فرمایند کہ احقر از دعوات ظہر الغیب ایشان غافل نیست از خدمت شریف نیز چنین توقع دارد۔ در باب ہمشیرہ عزیزہ والدۂ فرزندان ایشان توجہے رفتہ بود۔ دران ضمن یک عنایت خاص از جناب قدس دربارۂ شان مفہوم گشت دران میان نظر بر باطن آن برادر نیز افتاد ہم مشمول لطف خاص یافت چنانچہ در عالم مجاز سلطان وقت یک خانوادہ را بہ اختصاص تمام می نوازند و از آن خود ساختہ ممتاز می سازند دریابیہ ہر دوے شما زین چنین معنی از آن حضرت جل آلائہ مقصود گردید و بعضے از اخلاق شما را نیز درین حکم داخل یافت ھٰذَا مَا بَدَءَ لَنَا وَالْغَیْبُ عِنْدَهٗ تَعَالٰی۔ دیگر در باب قضای صلوٰۃ را کہ بر وجہ فساد آن متحقق نہ شود یا شبہ در شرائط و واجبات آن راہ نہ یافتہ بعضے علماء دران تامل دارند۔ بلکہ بہ کراہت رفتہ اند۔ اگر شبہ دران ہا پیدا آید بجاے نوافل اگر قضاے آن صلوٰۃ ادا یابد مستحسن می نماید۔ تعیین آن را بہ کشوف احتیاج نیست۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔

مکتوب ہفتاد و چہارم۔ بہ قطب الاقطاب وقت اعنی حضرت خواجہ محمد نقشبند ثانی مدظلہ العالی در طلب تعبیر وقائع صدر یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ بہ عرض امام زمانی قطب ربانی اطال اللہ ظلال ارشادہ می رساند۔ چند واقعہ عجیبہ بنظر درآمدہ امیدوار است کہ کرم فرمودہ تعبیر آن بہ قلم معارف رقم عنایت نمایند۔ روزے می بینم کہ با جمعے از دوستان متوجہ سفرے گشتہ ام و از خانہ رخت کشیدہ پارۂ راہ را قطع نمودہ بر چشمۂ شیرین برائے تغذی فرود آمدہ است۔ درین ولا بہ ملا فتح محمد خادم کہ ہم دران جا حاضر است۔ احقر خطاب می کنم لے فلان مردم کدام سفر تصور نمودہ اند۔ ما را خود سفر آخرت پیش آمدہ است اینک ملائکہ

هفت آسمان برائے استقبال بیرون آمده اند۔ و دران زمان مفهوم می شود که سکانِ سبع سموات
اطباقِ نور گرفته بر ابوابِ اطرافِ افق برآمده منتظر قدوم من اند و فیض و برکات در رنگ
باران از افقِ اعلیٰ بر اطرافِ عالم ریزان است چنان که مقربے از مقربانِ خاص در عالمِ مجاز
به ملازمتِ سلطانِ عظیم الشان بشتابد و سلطان بهر اعزاز و اکرام او مقربانِ حضور را به انواعِ
لطائف و نفائس به استقبال فرستد و اهتمام تمام در تعظیم و تکریم وے فرمایند و هم دران وقت
می گویم که امروز برائے من درے از آسمان کشوده اند که الیٰ یومنا هٰذا نه کشوده بودند و نامِ
آن در بابُ العِنَایَتْ است۔ و امورِ دیگر که در حقیقت متمماتِ این معنیٰ باشد به نظر در آمده
چون به افاقت آمد مستعدِ سفرِ آخرت گشت لیکن مَرَّةً ثَانِيَةً چنان نمودند که هنوز معامله
نمودن ازین دار درست است وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْأُمُوْرِ كُلِّهَا۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا
إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا۔ ثانیاً معروض خدمتِ عالیه می گرداند که روزے بَيْنَ النَّوْمِ
وَالْيَقْظَةِ بودم۔ دیدم که من امامت می کنم و عقبِ من تا مشرقین هر که از بنی نوعِ بشر است
اقتدا نموده است بعد ازان که لمحه بر آن گذشت مفهوم گردید و مشاهده شد که جن نیز مانند
انس اقتدا نموده اند۔ بعد ازان معلوم شد که جمادات از اشجار و امدار و احجار و غیرها که در
عرصهٔ وجود آمده اند هر همه اقتدا نموده اند بعد ازان که ساعتے بر آن برآمد منکشف گردید که
ملائکه کرام که سکانِ سموات اند نیز اقتدا نموده۔ بعد ازان امرے دیگر که از جمله متشابهات متمم
شد و الله اعلم بالصواب۔ ثالثاً معروض آنکه شبے حضرت سرورِ کائنات را صلی الله علیه
وسلم در منام دیدم و گویا من به قربے تمام در خدمت تمام سعادت حاضرم و سلام بر آن حضرت
می دهم و سر و سینهٔ خود را بر اعضاے مبارک می مالم۔ درین ولا آن حضرت علیه الصلوٰة والسلام
مرا یک نامهٔ سرخ طولانی عنایت می کنند و می فرمایند که اِقْرَأْ هٰذَا فقیر هر چند جهد می کنم هرگز

نمی توانم خواند۔ زیراکہ آن را بزبانِ ہندی مرقوم نمودند۔ عرض نمودم کہ برادر کلان پارہ ہندی آشنا ہست اگر حکم شود وے را شریک کنم۔ اجازت دادند۔ دیدم کہ برادر کلان اعنی شیخ عبید اللہ نیز حاضر آمدہ شریک مطالعہ شدند۔ اما ہر چند جہد کردیم ہیچ روان نہ شد۔ گفتم برادر خورد محمد تقی ہم درین امر وقوفے دارد اگر حکم شود او را نیز شریک سازم اجازت شد۔ او نیز گویا حاضر ہست و آمدہ شریک شد و ہیچ کشایش نہ شد۔ چون از خورد و بزرگ عقدہ کشایش نہ شد باز التفات فرمودہ در اواخر آن مکتوب را بمن اشارہ فرمودند و برائے تعین بروے خط شکنی نمودند۔ فقیر بہ ہمین ارشاد آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام یک مصراع ہندی ازان برخواندم مضمونش آنکہ اوست سبحانہٗ ہمراہ من چہ بیرون و چہ اندرون۔ حضرت سلامت توقع کہ ہر سہ واقعہ را تعبیر فرمایند اگرچہ بہ طریقِ اجمال در حصولِ بشارت ثلٰثہ چیزے فرمودند۔ امّا امیدوار تفصیل ہست۔ مخدوما سہ

عنایتہات مارا کرد گستاخ — والسلام علیٰ من اتّبع الہدیٰ

مکتوب ہفتاد و پنجم۔ در طلب شیخ محمد یوسف و احقر بہ شیخ محمد یوسف کنت صدور یافتہ بود۔

لِلّٰہِ الحَمدُ۔ اخوی صلاح آئین شیخ محمد یوسف سلام خیر انجام خوانند۔ احوال فقرا موجب حمد الٰہی ہست وَالمَسئُولُ مِنہُ سُبحَانَہٗ تَرَقِّیَاتِ دَرَجَاتِکُم معلوم نمایند کہ عزم احقر این ہست کہ در اواخر ماہ ربیع الاول یا اوائل ربیع الثانی از عسکر برآمدہ متوجہ حضرت سرہند شود۔ اگر قصد ملاقات فقرا باشد حساب نمودہ ہمانجا خواہید رسید و اگر تشریف آوردن برادر گرامی شیخ محمد مراد شد نُورٌ عَلیٰ نُورٍ وَالصَّلوٰۃُ عَلَی النَّبِیِّ وَآلِہٖ وَالسَّلَامُ۔ ۲۹ محرم الحرام سنہ ۱۱۱۱ھ

مکتوب ہفتاد و ششم۔ در طلبِ مؤلف بزیارتِ روضہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ صدور یافت

اَللّٰہُمَّ رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ۔ اَمَّا بَعدُ۔ برادر سبحانی برابر شیخ محمد مراد اَرَادَ بِہٖ خَیرًا کَثِیرًا

سلام مطالعه نمایند۔ ازین بیش مکرر به آن اعز نوشته جات رفته۔ اگر توانند یکے به زیارت روضۂ علیه و آشیانۂ بهیۂ حضرات شتابند و این مشتاق را بهره ور سازند و اگر نه بر رابطۂ معنویه اکتفا نمایند۔ لیکن در اخذ فیوض قرب ظاهری ادخل است۔ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَايَنَةِ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْكِرَامِ۔ وَالسَّلَامُ اخوی محمد یوسف سائر اہل طریقه خصوصاً برخورداران آن برادر سلام خیر انجام خوانند و از والدۂ معنویۂ اخوان تحیات خوانند

مکتوب ہشتاد و ہفتم۔ در بشارات عالیه مختصۂ نادره در حق مؤلف و بیان احوال فرزندان و یاران طریقه مع اعطاے خرقۂ متبرکه مصحوب شیخ محمد یوسف به احقر العباد صدور یافت۔

بِاسْمِهٖ سُبْحَانَهٗ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى وَالْتِزَامُ مُتَابَعَةِ الْمُصْطَفٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الصَّلٰوةُ وَالتَّحِيَّةُ۔ اَمَّا بَعْدُ۔ صحیفۂ شریفۂ اخوی اکرمی شیخ محمد مراد زاده الله الرشاد وصول یافته بر استقامت حال و حصول مقامات اہل کمال اطلاع بخشید و لذات معنویه ارزانی داد ع اے وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی۔

ہم برین مرضیۂ احبۂ محبه را یاد و شادی نموده باشند و آنکه با وجود حصول مقامات سنیه و حالات علیه از راه دید قصور ناامیدی را کار فرموده اند و بشارات حضرات را یکے محو نموده در تشویش افتاده اند باید که پلۂ رجا را غالب داشته به ترویج طریقۂ علیه کوشند و طالبان را مطابق مشائخ کرام تربیت فرمایند ترقی شما را ما از اینجا مطالعه می نمائیم۔ خاطر جمع نموده به وظائف بندگی پردازند۔ زیرا که این دار دار العمل است دار الجزا پیش است مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ اللّٰهِ فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ نص قاطع است۔ آرے بعضے از برگزیدگان باشند که دنیاے آنها را حکم آخرت باشد اینجا به آنها معامله فرمایند که دیگران برادران جا وعده نموده باشد وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔ بکرم الله تبعیت و وراثت به این

مقام بزرگ و بمقاماتِ خاصۂ احمدیہ علیہ مکرم گشتہ مع ذلک اگر دقیقہ از دقائق ماندہ باشد راہِ ترقی مسدود نیست حسبِ رابطۂ معنویہ و جذبۂ باطنیہ امید ہست کہ چیزے فرو گذاشت نخواہند کرد۔ اگرچہ صحبتِ صوریہ در تحصیل چنین امور مؤثر تر ہست۔ اما موانعِ ظاہری عذر خواہ تباعدِ مشتاقان ہست لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۔ حق سبحانہٗ قادر ہست کہ بعدِ صوری را مانعِ قربِ معنوی نہ سازد و ہجرِ ظاہری را حجابِ وصالِ باطن نہ گرداند وَھٰذَا نَرْجُوْا مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ فِیْ حَقِّکُمْ دیگر اخوی اعزی شیخ محمد یوسف درین نوبت فوائدِ جلیلہ اخذ نمودہ۔ و بہ ترقیِ معتبرہ مشرف گشتہ در ولایتِ احمدی کہ حقیقت الحقائق ہست خیلے ترقی کردہ آن حقیقت با وجود مرکزیت وسعتِ بے چونی از حد زیادہ دارد۔ آنجا امتیاز تمام پیدا کردہ و از مقامِ صباحت بلکہ از ملاحت ہم بہرہ ور گشتہ و از مقطعاتِ قرآنی نیز نصیبے یافتہ درین ہر سہ مقامات ردیفِ شما ظاہر می شود وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّھَا۔ در بابِ فرزندانِ شما توجہے رفتہ شیخ محمد ولی را داخلِ ولایتِ صغریٰ و بہ فنائے قلب معزز شناختہ و شیخ عبدالرشید را قربِ فنائے قلب دیدہ۔ اگر مقید شود امید ہست کہ زود در انجامر کشد۔ والدۂ ایشان بتوفیق ظاہر شد و با شما معیتِ باطنی مفہوم می شود بہ کثرتِ کلمۂ طیبہ دلالتش فرمایند و بشارتِ فنائے قلب دربارۂ محمد ہاشم صحیح ہست و ہمچنین در بابِ شیخ اسمٰعیل کہ وصولِ او در ولایتِ صغریٰ از نصف دائرہ تجاوز نمودہ باشد محمد صالح داخلِ اہلِ فنائے قلب مفہوم شد و صادق را کہ ہم در آن ولایت بر تقیدِ مراقبہ و کثرتِ نفی و اثبات تحریص نمایند وَالْغَیْبُ لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہٖ الْکِرَامِ۔ مرقع کہ چندگاہ رفیقِ احقر می بود و در آوانِ متبرکہ در مواضعِ معظمہ مشرف شدہ بہ شما مرسل شد بپوشند و موجبِ ترقی شناسند و از والدۂ معنویہ و برادران دلنور چشمان

دعوات و تحیات خوانند۔ سوغا تہاے شمار سید قبول باد۔ از شیخ خلیل الرحمٰن سلام خیر انجام مطالعہ نمایند بتحریر ۱۰ شوال ۱۲۱۱ھ۔ از فدوی خاک پاے رحمت اللہ عرض تسلیمات بدرجۂ عالی قبول باد وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم۔ در تعارف میرزا محمد اشرف بمؤلف نوشتہ است

هُوَ مِنْ مَحَامِدِہٖ۔ اَمَّا بَعْد۔ تحیۃ و سلام احقر الانام بہ اخوی اعزی صاحب السعادت و الکرامت شیخ محمد مراد اَدَامَ اللّٰهُ کَمَالَاتِہٖ وَاَکْمَلَ اٰمَالَہٗ موصول باد۔ احوال شکستہ بال موجب ہزاران سپاس اِلٰی النَّاس است وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِہٖ تَرَقِّیَاتُ دَرَجَاتِکُمْ دریں لا اقبال منزلت میرزا محمد اشرف کہ از قدیم ہم طریقہ این مسکین اند و بہ اخلاص تمام موصوف اند۔ آن جا می رسند۔ باید کہ طرح مواصلت درمیان آرند۔ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَالسَّلَامُ اخوی شیخ محمد یوسف مع اخوان صغار و سائر اہل سلسلہ علیہ سلام خیر انجام خوانند۔

مکتوب ہفتاد و نہم۔ در وعظ و نصیحت بہ مرید زادہا محمد ولی اللہ و عبد الرشید نوشتہ است۔

هُوَ۔ لِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ اَمَّا بَعْد۔ مکتوب مرغوب برخورداران جان پیوند شیخ محمد ولی اللہ و شیخ عبد الرشید وصول یافتہ مسرت تازہ ارزانی داد زَادَکُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَہٗ شَوْقًا وَذَوْقًا وَرُشْدًا وَّاِرْشَادًا اعزہ من جوانی غنیمت است تا توانند اوقات عزیز را بہ عزیزترین اشیا صرف نمایند و جواہر نفیسہ را در رنگ طفلان بہ جوز و مویز رائگان نہ دہند۔ ارض استعداد شما بسیار عالی ظاہر می شود مبادا معطل دارند یا تخم فاسد اندازند وَذٰلِكَ اَشَدُّ مَفْسَدَةً مِّنَ الْاَوَّلِ۔ اَرْشَدَکُمَا اللّٰهُ اِلَی الرَّشَادِ وَاَوْصَلَکُمَا مُرَادَ الْمُرَادِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ۔ و از فقیر زادہا سلام۔

مکتوب ہشتادم۔ در بیان بعضے احوال بہ مؤلف صدور یافت۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ۔ اَمَّا بعد۔ تحیہ وسلام احقر الانام باخ اعز اکرم شیخ محمد مراد اَرَادَهُ اللّٰهُ بِهِ الخَیرَ الاَعلیٰ وَالمقَامَاتِ الاَسنیٰ۔ موصول باد احوال شکستہ بال خیر منوال است۔ وَنَسئَلُ اللّٰهَ تَرَقِّیَ دَرَجَاتِکُم۔ وَاستِقَامَتَکُم وَحُصُولَ جَمِیعِ مَآرِبِکُم۔ جواب مکتوب‌ها می خواستم۔ اما حامل رقیمہ بسیار مستعجل بود۔ انشاء اللہ عنقریب خواهد رسید۔ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ الاَنَامِ۔ نورچشمی محمد ولی اللہ سلام خیر انجام جوابِ مَکتُوبِکُم۔ اخوی محمد یوسف سلام خوانند ویارانِ طریقہ کلہم اَحسَنَ اللّٰهُ اِلَیهِم اَجمَعِینَ آمِین۔ جناب خلیل الرحمانی سلام می رسانند۔ وَالسَّلَامُ۔

مکتوب ہشتاد و یکم۔ بہ کمینہ مؤلف صدور یافت

اَلحَمدُ لِلّٰہِ برادر سبحان برابر شیخ محمد مراد زَادَهُ اللّٰهُ کَمَالاً وَّاِکمَالاً از بن مسکین سلام خیر انجام مطالعہ نمایند آه صد آه از بے نہایتیِ این راه بہر حال افتان و خیزان درین بادیہ باوجود رمق ساعتے باید بود۔ زیادہ زیادہ است۔ دیگر جواب مکاتیب گرامی فرزندی می خواست کہ بجواب بسیار حالِ رقیمہ شیخ عزیز اللہ کہ از دوستانِ خاص خاندان حضرات است وامیدوار لطف و اعانت بزرگان مستعجل بود اکتفا بریں قدر افتاد۔ وَالسَّلَامُ عَلیٰ سَیِّدِ الاَنَامِ۔ فرزندانِ گرامی و دوستانِ سامی شیخ محمد یوسف وغیرہ سلام خوانند از فقیر ابوحنیفہ و محمد تقی و از میاں محمد ہادی جیو نیز سلام خوانند۔ از فدوی خاص رحمۃ اللہ عرض سلام و تحیہ تمام قبول نمایند۔

مکتوب ہشتاد و دوم۔ در حضور طلبی بہ فرزندی عبد الرشید صدور یافت۔

اَلحَمدُ وَالمِنَّةُ لِلّٰہِ الصَّمَدِ۔ اَمَّا بَعدُ۔ مکتوب مرغوب برخوردار احسن الاطوار کمالات شعار محمد رشید اَرشَدَہُ اللّٰہُ وصول یافتہ بر مطالب آگاه ساخت عندنا رسیدن خویش

به این دیار مرقوم نموده بودند مفهوم شد۔ حقیر هم مشتاق لقائے شما است اما اختیار بدست کردگار است الٰهی به طریق احسن میسر باد۔ آجَرَکُمُ اللّٰهُ العَزِیزُ فِی مُصِیبَتِکُمْ وَزَادَکُمْ رُشْدًا وَّارْشَادًا من بعد اگر توانند عزم این جانب نمایند قطع باقی مراتب درجات احمدیه علیه نمایند ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ از والدهٔ معنویه اخوان اخوات دعوات برسد از سائر اهل طریقه دعوات خوانند از این جا به والد ماجد خویش سلام اشتیاق انجام رسانند به اخوان ارباب طریق سلام رسانند۔

مکتوب هشتاد و سوم۔ در دعوات به احقر مؤلف صدور یافت۔

لِلّٰهِ الْوَحْدَهٗ ۔ اَمَّا بَعْدُ اخوی اعزی شیخ محمد مراد اراده الله مَا اَرَادَ لِلْمُقَرَّبِیْنَ الْکِبَارِ سلام خیر انجام خوانند احوال شکسته بال خیر مآل است۔ اَلْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِهٖ کَرَامَتُکُمْ وَاسْتِقَامَتُکُمْ وَقُرَّةُ عَیْنِکُمْ فِیْ شَانِ اَوْلَادِکُمْ وَاَحْفَادِکُمْ وَاَصْحَابِکُمْ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ السَّلَامُ ۔ از فقیر زاده ها مع والدهٔ شان دعوات خوانند اعزی شیخ ولی الله مع برادر و اهل ارادت و منتسبان فِیْ اَمَانِ اللّٰهِ اخوی شیخ محمد یوسف و همه ارباب طریقه سلام خیر انجام خوانند از ملا رحمت الله اشتیاق تمام۔ بتاریخ ۲۱ شهر شوال سنه ۱۱۱۴ھ۔

مکتوب هشتاد و چهارم۔ ایضاً به مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ اَمَّا بَعْدُ ۔ تحیه و سلام احقر الانام باخ اعز اکرم شیخ محمد مراد اَرَادَهُ اللّٰهُ بِهِ الْخَیْرَ الْاَعْلٰی وَالْمَقَامَاتِ الْاَسْنٰی موصول باد احوال شکسته بال خیر منوال است وَنَسْأَلُ اللّٰهَ تَرَقِّیَ دَرَجَاتِکُمْ وَاسْتِقَامَتِکُمْ وَحُصُوْلَ جَمِیْعِ مَآرِبِکُمْ ۔ جواب مکتوب سامی خواستم۔ اما حال رقعه بسیار مستعجل بود انشاء الله عنقریب خواهد رسید والسلام علی سید الانام

نور چشمی محمد ولی اللہ سلام خیر انجام جواب مکتوبکم اخوی محمد یوسف سلام خوانند و یاران طریقہ کلہم احسن اللہ الیہم اجمعین آمین۔ جناب خلیل الرحمانی سلام می رسانند۔ ۳۰ ذی قعدہ۔

مکتوب ہشتاد و ہفتم۔ در جواب سوالات بہ میاں شیخ محمد دہلوی صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ حَامِدًا لِلّٰہِ وَمُصَلِّیًا عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہٖ۔

اَمَّا بَعْدُ۔ از حقیر عبد الاحد ھَدَاہُ الصَّمَدُ بہ میاں شیخ محمد ارشدہ اللہ الارشد استفسار نمودند کہ اول ارادت از کجا جنبید آخر بہ کجا رسید۔ گویندۂ کن کیست و شنوندۂ خطاب الی آخرہ۔ الجواب۔ اول ارادت از حضرت لاہوت کہ آن را مرتبۂ ذات خوانند از خانۂ کمون بعرصۂ بروز ظہور فرمود و آخر بہ مرتبۂ ناسوت کہ آن را مرتبۂ تقیدات نامند کشید کُن عبارت از ہمین مرآت است۔ و مخاطب این امر جلیل القدر صور اشیاء است کہ در مرتبۂ علم مندمج بودند و آن صور علمیہ بجہت تعلق از عدم مطلق تمیز یافتہ قابل خطاب گشتند اے عزیز در حقیقت چنان کہ گویندۂ کن اوست شنوندۂ این خطاب ہم اوست جزر و مد غیر از تنبیہ بیش نیست۔ ع

جامی معاد و مبدء ما وحدت است و بس ۔ ما در میانہ کثرت موہوم و السلام

روشن تر بشنو اصل کائنات صفات حقیقت الٰہیہ است و مرتبۂ امکان باسرہا و برابرہا ظلال مرتبۂ وجوب است۔ تعالی آنچہ در اینجا نمودہ است از شیخ و مثال آن عالم اسرار است و ہر خیر و کمال کہ درین نشاۃ موجود است مستعار و مستفاد از مالک ودود است۔ ممکن بیچارہ غیر از تحمل امانت کارے دیگر نہ کردہ است و جز آئینہ داری جمال واجب امرے از و بظہور نیامدہ۔ درین صورت اگر او را معدوم خوانیم شاید و اگر موجود دانیم ہم تواند۔ و اگر ہمہ اوست گوئیم جا دارد و اگر ہمہ از وست گنجائش دارد وَھُوَ الْاَوْلٰی

وَالْاَنْسَبُ لِاَنَّ الْوَحْدَةَ حَقِيْقَةٌ وَالْكَثْرَةُ مَجَازٌ يُنْفٰى۔ اے عزیز تا کس از ہستی خود صاف و پاک بیرون بر نیاید بہ حقیقتِ این معاملہ پے نبرد و از گرداب بُعد بہ ساحلِ قرب سر نہ بر آرد۔ بہ بیانِ این ماجرا بہ طریقِ تمثیل درین چند بیت آوردہ شدہ است

ابیات۔ سہ۔

کس از خود چون الف بیرون نہد پا
خدا گردد خدا گردد ہویدا!
حلول و اتحاد آن جا نہ دانی
کہ آن اتحاد باشد نزد دانا۔

کجا چون را بہ بے چون راہ باشد
تعالی اللہ تعالی اللہ تعالےٰ
درینجا اے جوان سِرّیست غامض
بیا تا سر کنم زان سِرّ افشا
ولے در پردہ گویم رازِ پنہان
بہ انگشتِ کنایت سازم ایما
الف از نقطہ این جا الف بنمود
وگرنہ در حقیقت ہست یکتا
تعدد در نقط باشد وگرنہ
الف را اندر انجا نیست مادا۔
الف اصلِ نقط باشد اگرچند
ز نقطہ نیست نامی اندران جا
الف از وحدتِ خود بر نیاید
نہ گردد بر رخِ کثرت ہویدا
ز کثرت اندر و نام و نشان نیست
تعین را دران جا نیست مادا
ولیکن نقطہ شد آئینہ دارش
بصد آئین الف بنمود آنجا
دران آئینہ منگر گشتہ زان یک
ہزار اندر ہزاران آشکارا
نہ گوئی نقطہ صفرِ خالی آمد
کہ او خود از الف گردید برپا
چو گردیدہ تہی از خویش نقطہ
در و رنگِ الف گشتہ ہویدا
اگرچہ اصلِ ہر رنگ است آن رنگ
ولے رہ نیست آن جا رنگہا را

بجز بے رنگی آن جا رنگ نبود شد این نیرنگہا ز آئینہ پیدا
ز آئینہ شد این اشکال و الوان طویل و ناقص و خضرا و حمرا
درین دفتر بغیر از یک الف نیست کنم بر تو عیان زین سر والا
اگر با یا بود تا یا بود ثا ازان جا تا بہ یا بنگر تماشا
ہمان خط الف باشد بہ ہر نوع مدوّر یا مقوّس یا مسوّی
مقوس گر کنی زاید ازان نون مدوّر گر کنی زاید ازان ہا
اگرچہ بے الف یک شکل و خط نیست الف زین شکل و خط آمد معرا
ازان یک حرف زیبا اندرین لوح بسے معناے رنگین گشتہ پیدا
بہ کوے وحدت از کثرت گذر کن ز تن تن زن بگو از جان جانہا

فصنل بالخیر۔ این جا کوتہ اندیشی خطا نہ کند و کثرت را محض مخوت خیال تصور نہ کند وازین تخیل پا از دائرۂ شریعت کشیدہ بہ ہلاکتِ خسارت سرمدی مبتلا نہ گردد۔ زیرا کہ مجازی بودن این مرتبہ نسبت بہ مرتبۂ وجوب است و موہوم بودن او بمقابلہ آنجناب مقدس است۔ وَ اِلَّا فَحَقَائِقُ الْاَشْيَاءِ وَمُعَامَلَةُ الْاُخْرَوِيَّةِ مِنَ الْاِنْعَامِ الْاَبَدِيِّ وَالْاِيْلَامِ السَّرْمَدِيِّ عَلَيْهِمَا مَنُوْطَةٌ۔ حضرت مجدد الف ثانی قدسنا اللہ بسرہ السامی فرمودہ اند کہ موہوم بودن عالم نہ بآن معنی است کہ وجود نمود این در وہم و خیال است و بس بلکہ بآن معنی است کہ خلق این عالم در مرتبۂ وہم شدہ وہم دران عالم تقرر و ثبات پیدا کردہ است بحیثیتے کہ از ارتفاع وہم واہمان مرتفع نہ شود۔ و از انتفاے تخیل متخیلان منتفی نہ گردد۔ زیرا کہ ارادۂ فاعل حقیقی و حکیم مطلق بآن تعلق گرفتہ است۔ و آن نیست محض را بہ قدرت کاملہ ہست محض ساختہ و آثار و لوازم وجود

وجودِ مطلق بروے جاری ساختہ و معاملۂ ابدی از ثواب و عقاب برو منوط فرمودہ است صُنْعَ اللّٰہِ الَّذِیْ اَتْقَنَ کُلَّ شَیْءٍ۔ ولیکن ہٰذا آخر المکتوب۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مکتوب ہشتاد و ششم در بیان حقائق و معارفِ الٰہی کہ از قبیل مَا لَا عَیْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ غالباً بخدمت حقائق سرشت میان محمد رضا دہلوی مرسول بود۔

[در نسخۂ خطی تقریباً دہ سطور سرنامۂ آغاز مکتوب و ابتدائے مضمون این چنین خالی گذاشتہ شدہ است۔ از سیاق بیانے وافر محذوف معلوم می شود۔ چونکہ مکتوب ہٰذا مشتمل بر حقائق و اسرار غامضہ است۔ شاید حصۂ محذوفہ از خوف فتنہ قابل استتار دانستہ شد۔ یا بمطابق مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ در بیان آوردن گنجایش نہ داشت۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ (عبداللہ جان)]

...... بر آن متصور نباشد محال است فمأخوذٌ مِنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَمِنْ قَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَام اِنَّکُمْ لَنْ تَسْتَطِیْعُوْا اَنْ تَغْلِبُوْا ہٰذَا الدِّیْنَ تَوْلُکُمْ فِیْ سَیْرِ الصِّفَاتِ۔ وَاَمَّا بَعْدَ الْوُصُوْلِ اِلٰی حَضْرَتِ الذَّاتِ فَتَصَوُّرُ الْفَوْقِ مُحَالٌ قُلْنَا الْوُصُوْلُ اِلٰی حَضْرَةِ الذَّاتِ بَعْدَ انْقِطَاعِ سَیْرِ الصِّفَاتِ بِالْاِجْمَالِ مُمْکِنٌ بَلْ وَاقِعٌ بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَالتَّرَقِّیْ مِنْہُ اِلَی الْفَوْقِ مُحَالٌ عَقْلًا وَنَقْلًا فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ وَاَمَّا الْاِحَاطَةُ بِکُنْہِہٖ فَکَذٰلِکَ مُحَالٌ فَاِنَّہٗ وَاِنْ کَانَ الْبَسِیْطُ مِنْ کُلِّ بَسِیْطٍ اَوْسَعُ مِنْ کُلِّ وَسِیْعٍ بَلْ غَیْرُ مُتَنَاہٍ فَالسَّیْرُ الْوَاقِعُ فِیْہِ الْمُسَمّٰی عِنْدَ الْمُحَقِّقِیْنَ بِالسَّیْرِ فِی اللّٰہِ اَیْضًا غَیْرُ مُتَنَاہٍ وَالْقِطْعَةُ

شَرِبْتُ الْحُبَّ کَاْسًا بَعْدَ کَاْسٍ　　فَمَا نَفِدَ الشَّرَابُ وَمَا رَوِیْتُ

ع۔ بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچنان باقی

قَالَ صَاحِبُ التَّعَرُّفِ وَالْقَوْلُ بِالْاَصْلَحِ يُوْجِبُ نِهَايَةَ الْقُدْرَةِ وَتَنفِيْدُنَا فِي الْخَزَائِنِ وَتَعْجِيْزَ اللّٰهِ جَلَّ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ اِذَا فَعَلَ بِهِمْ غَايَةَ الصَّلَاحِ فَلَيْسَ وَرَاءَ الْغَايَةِ شَيْءٌ فَلَوْ اَرَادَ اَنْ يَّزِيْدَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ صَلَاحًا لَمْ يَقْدِرْ عَلَيْهِ وَلَمْ يَجِدِ الَّذِيْ بَعْدَ اِعْطَائِهِمْ مَا يُعْطِيْهِمْ مِمَّا يُصْلِحُ لَهُمْ تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا۔ اِنْتَهٰى۔ وَلْيُعْلَمْ اَنَّ التَّرَقِّيَ فِي الْمَقَامِ شَيْءٌ اٰخَرُ وَمَا نَحْنُ بِصَدَدِهٖ مَمْنُوْعٌ وَفِيْ وَاقِعٍ فَلَوْلَاهُ لَمَّا كَانَ بَيْنَ الْوَاصِلِيْنَ اِلَى الذَّاتِ تَفَاوُتًا وَكَانُوْا مُتَسَاوِيْنَ فِي الْقُرْبِ وَكَانُوْا مَحْبُوْسِيْنَ فِيْ مَقَامٍ وَاحِدٍ وَكُلُّ ذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِنْ قِيْلَ لَا نُسَلِّمُ اَنَّ التَّفَاوُتَ بَيْنَهُمْ بِهٰذَا الْوَجْهِ بَلْ بِوَجْهٍ اٰخَرَ قُلْنَا بَعْدَ التَّسْلِيْمِ فَذٰلِكَ جَوَابُنَا فِيْ مَنْعِ تَصَوُّرِ التَّفَوُّقِ اَيُّهَا الْعَارِفُ بِاللّٰهِ لَيْسَ التَّرَقِّيْ وَالتَّفَوُّقُ مِنَ الْعَتَبَةِ اِلَى الْبَيْتِ وَمِنْهُ اِلَى السَّطْحِ وَلَيْسَ الْمُرَادُ بِالسَّيْرِ وَالسُّلُوْكِ الْحَرَكَةَ الْاٰنِيَّةَ بَلْ شَيْءٌ وِجْدَانِيٌّ غَيْرُ بَيَانِيٍّ مَنْ لَّمْ يَذُقْ لَمْ يَدْرِ وَاَقْرَبُ مَا يُقَالُ فِيْ رَسْمِهٖ اَنَّهُ حَرَكَةٌ كَيْفِيَّةٌ وَانْتِقَالٌ عِلْمِيٌّ مِّنْ حَقِيْقَةٍ اِلٰى حَقِيْقَةٍ هٰذَا بِالنَّظَرِ اِلٰى مَرْتَبَةِ الصِّفَاتِ وَاَمَّا بِالنَّظَرِ اِلٰى مَرْتَبَةِ الذَّاتِ فَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ اِزْدِيَادِ الْمَعْرِفَةِ وَالْاِنْكِشَافِ وَنُفُوْذِ النَّظَرِ اِلٰى اَبْطَنِ الْبُطُوْنِ كَمَا يَشْهَدُ بِهِ الْكَشْفُ الصَّحِيْحُ هٰذَا حَقِيْقَةُ الْاَمْرِ عِنْدَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ تَعَالٰى قَوْلُنَا مِثْلُ الرُّؤْيَةِ الْاُخْرَوِيَّةِ نُؤْمِنُ بِهَا وَلَا نَشْتَغِلُ بِكَيْفِيَّتِهَا۔ قَوْلُكُمْ هٰذَا صَرِيْحٌ فِي الْكَيْفِيَّةِ لِلرُّؤْيَةِ وَيَسْتَلْزِمُ الْمُتَنَبِّهُ لِلْوُصُوْلِ وَكِلَاهُمَا بِلَا كَيْفٍ قُلْنَا بَلْ مُصَرِّحٌ بِعَدَمِ الْكَيْفِيَّةِ وَكَثِيْرًا مِّمَّا

يَقَعُ مِثْلُ هٰذَا التَّسَامُحِ فِي الْعِبَارَاتِ وَالسِّبَاقُ وَالسِّيَاقُ شَاهِدُ عَدْلٍ لِلْمُدَّعِيْ قَالَ بَعْضُ الْكُبَرَاءِ فِيْ حَقِّ ذَاتِهِ تَعَالٰى اَنَّهُ مَجْهُوْلُ الْكَيْفِيَّةِ اَيْ لَا كَيْفِيَّةَ لَهَا ثُمَّ التَّنْبِيْهُ فِيْ بَعْضِ الْاُمُوْرِ لَا يَسْتَلْزِمُ الْمِثْلِيَّةَ كَمَا بَيَّنُوْا فِي الْبَيَانِ وَبَعْدَ التَّسْلِيْمِ نَكُوْنُ اَمْرَيْنِ غَيْرَ مُتَكَيِّفَيْنِ مُمَاثِلَيْنِ غَيْرَ مُسْتَلْزِمٍ لِلْكَيْفِيَّةِ كَمَا فِيْ جَمِيْعِ صِفَاتِهٖ تَعَالٰى قَوْلُنَا از اسم ورسم بگذشته قبله توجه تنزیه مطلق وغیب صرف باید ساخت اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ مَعَالِيَ الْهِمَمِ قَوْلُكُمْ اَلتَّوَجُّهُ نِسْبَةٌ بَيْنَ الْمُتَوَجِّهِ وَالْمُتَوَجَّهِ اِلَيْهِ فَلَفْظُ التَّوَجُّهِ اِسْمٌ وَذَاتُ الْمُتَوَجِّهِ رَسْمٌ فَلَا يُمْكِنُ التَّوَجُّهُ مُطْلَقًا قُلْنَا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اَيُّهَا الْعَارِفُ فَاِذَا اَنْسَدَّ بَابُ الْمَعْرِفَةِ وَالْوِلَايَةِ فَاِنَّهَا لَا تَحْصُلُ اِلَّا بَعْدَ الْفَنَاءِ وَالنِّسْيَانِ عَنْ جَمِيْعِ مَا نُسَمِّيْ بِمَا سِوَاهُ فَلَوْلَاهُ لَمَا حَصَلَتِ الْمَعْرِفَةُ وَلَمَا تَيَسَّرَ الْوُصُوْلُ اِلَى الْحَقِيْقَةِ كَمَا نَطَقَتْ بِهٖ اَلْسِنَةُ الْقَوْمِ الْكَافَّةِ ؎

هیچ کس را تا نه گردد او فنا　　نیست ره در بارگاه کبریا

وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ قَوْلُ صَاحِبِ النُّزْهَةِ ؎

گویند عنانِ خود چه تابی　　گم شو که چو گم شوی بیابی
جواب۔ این نکته نمود ناصوابم　　چون گم شوم آن گہے چه یابم
یابنده اگر کسے دگر خاست　　از گم شدنم پس او چه می خواست

قَالَ هٰذَا مِنْ جِنْسِ تَدْقِيْقَاتِ الْفَلَاسِفَةِ وَلَيْسَ مِنَ الْمَعَارِفِ فِيْ شَيْءٍ وَلَا يَنْبَغِيْ لِلسَّالِكِ اَنْ يَقُوْلَ بِهٖ وَلَوْ تَرٰى اَنَّ الْمُحَقِّقِيْنَ كَيْفَ اَخَذُوْهُ وَكَيْفَ طَعَنُوْهُ وَرَدُّوْهُ عَلَيْهِ وَاَجَابُوْا عَنْهُ بِاَجْوِبَةٍ شَافِيَةٍ كَافِيَةٍ مَعَ

كون الكلام بعد التكليف قابلا للتأويل ونحن بمعزل عن التفصيل ولكن نذكر من كلام قدوة المعارف الكامل خواجه احرار نور الله مرقده ما يفيد في هذا المقام قال قدس سره وبعد تحقق فناء ذات السالك وصفاته ان رقاه الله سبحانه واوصله الى البقاء يهب له نورا من عنده فيشاهد به ذاته لا مشاهدة له غيره تعالى شانه ثم ليعلم ان خلاف الاضافات والاعتبارات الثابتة للذات لازم لمتوجه الذات تعالى كما اقررتم انتم ايضا اثرتم الى ذلك فكيف حذف اسمه ورسمه وحذف اعتبارات نفسه قولكم التنزيه وان كان اقرب المقامات الى الذات فهو مقام وليس في الحقيقة مقيم ولا مقام قلنا لعل المراد بالحقيقة هنا مرتبة الذات البحت ولا معنى لنفسه عنه سبحانه فهذا لطف وعناية الينا ورجوع الثقات بالآخرة الى قولنا بل الى قول المحققين كافة وهو ان كنه الذات بري عن الادراك ومعرى عن الاضافات والاعتبارات فلا يشار باشارة ولا يعبر بعبارة ؎

درافگنده دف این آوازه از دوست　　　کز بر دست دف کوبان بود پوست

قال اصدق الصادقين عليه الصلوة والسلام لا تخالطه الظنون ولا يصفه الواصفون قال ذو النون التفكر في ذات الله جهل والاشارة اليه شرك وحقيقة المعرفة حيرة ۔ قطعه ؎

آفاق روشن و مهر تابان پدید نیست　　　پرشور عالمی و نمکدان پدید نیست
از مهر تا بذره و از قطره تا محیط　　　چون گوی در تردد و چوگان پدید نیست

قَالَ حُسَيْنُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَدَّسَ سِرَّهٗ لَمْ يَسْبِقْهُ قَبْلُ وَلَا يَقْطَعُهٗ بَعْدُ وَلَا يُصَادِرُهٗ مِنْ وَلَا يُوَافِقُهٗ عَنْ وَلَا يُلَاصِقُهٗ اِلٰى وَلَا يَحِلُّهٗ فِيْ وَلَا يُوَامِرُهٗ اِنْ وَلَا يُظِلُّهٗ فَوْقُ وَلَا يُقِلُّهٗ تَحْتُ وَلَا يُقَابِلُهٗ حَذَاءُ وَلَا يُزَاحِمُهٗ عِنْدَ وَلَا يَأْخُذُهٗ خَلْفُ وَلَا يَحُدُّهٗ اَمَامُ وَلَا يُظْهِرُهٗ قَبْلُ وَلَا يُفْنِيْهِ بَعْدُ وَلَا يَجْمَعُهٗ كُلٌّ وَلَا يُوْجِدُهٗ كَانَ وَلَا يَفْقِدُهٗ لَيْسَ تَقَدُّمُ الْحَادِثِ قِدَمُهٗ وَلِلْعَدَمِ وُجُوْدُهٗ لَيْسَ لِذَاتِهٖ تَكْيِيْفٌ وَلَا بِفِعْلِهٖ تَكَلُّفٌ وَقَالَ الْكَلَابَاذِيُّ عَنْ بَعْضِ الْاَكَابِرِ عَرَفَ الْخَلْقَ بِاللهِ اَشَدُّهُمْ تَحَيُّرًا فِيْهِ قَالَ ابْنُ الْعَرَبِيِّ قَدَّسَ سِرَّهٗ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ اَنَّ الضَّمِيْرَ رَاجِعٌ اِلٰى الشَّيْءِ بِاَنَّ تَسْبِيْحَ اَحَدٍ لَا يَصِلُ اِلٰى جَنَابِ قُدْسِهٖ تَعَالٰى وَقَالَ الْقُوْنَوِيُّ قَدَّسَ سِرَّهٗ اَنَّ الْحَقَّ مِنْ حَيْثُ اِطْلَاقِهٖ وَلَا يَصْلُحُ اَنْ يُحْكَمَ عَلَيْهِ اَوْ يُعْرَفَ بِوَصْفٍ اَوْ يُضَافَ اِلَيْهِ بِاِضَافَةٍ قَالَ الْمَوْلَوِيُّ قَدَّسَ سِرَّهٗ ؎

حق منزہ ہست از ہر اسم و نام — تو چہ می جفتی بہر اسمے اے غلام
ہر چہ گویم عشق را شرح و بیان — چون بعشق آیم خجل باشم ازان

قَالَ صَاحِبُ گلشن راز ؎

بود اندیشہ اندر ذات باطل — محال محض دان تحصیل حاصل

قَالَ الْمُجَدِّدُ الْاَلْفِ الثَّانِيْ قَدَّسَ اللهُ بِسِرِّهِ الْاَسْنٰى۔ ہرگز نہ پرستم خدائے را کہ در حیطۂ شہود در آید یا متخیل و متوہم گردد ع آن لقمہ کہ در دہان نگنجد طلبم نِعَمَ مَنْ فَهِمَ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ التَّحْقِيْقِ فِيْ قَوْلِ مُوْسٰى حِيْنَ اَجَابَ فِرْعَوْنَ وَقَدْ سَئَلَهٗ عَنْ مَاهِيَّةِ الْحَقِّ بِقَوْلِهٖ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا هٰذَا مِنْ بَابِ اُسْلُوْبِ الْحَكِيْمِ حَيْثُ سُئِلَ عَنْ مَاهِيَّةِ الْحَقِّ الْمُمْتَنِعِ بَيَانُهٗ وَاَجَابَ عَنْ اٰثَارِهِ الدَّالَّةِ عَلٰى صَانِعِهَا ؎

جانہا ہمہ آب گشت و دلہا ہمہ خون
تا چیست حقیقت از پسِ پردہ برون

لِلّٰهِ دَرُّهٗ حَيْثُ قَالَ چیست وَلَمْ يَقُلْ کیست قَوْلُنَا الْمَقْصُوْدُ هُوَ الْوُصُوْلُ لَا الْحُصُوْلُ قَوْلُكُمْ لَعَلَّهٗ فُهِمَ مِنْ قَوْلِىْ صَعُبَ الْحُصُوْلُ قُلْنَا بَلْ مِنْ قَوْلِهٖ سُبْحَانَهٗ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا قَوْلُكُمْ لَا يَجُوْزُ اِطْلَاقُ الْكَلَامِ الْقُدْسِىِّ عَلٰى كَلَامِ نَبِيِّهٖ فَكَيْفَ وَلِيِّهٖ قُلْنَا اِنْ كَانَ فِيْهِ اَثَرٌ صَحِيْحٌ وَخَبَرٌ مُعْتَبَرٌ فَعَلَى الرَّاْسِ وَالْعَيْنِ وَاِلَّا فَلَا يُحْكَمُ بِالْحُرْمَةِ فِىْ شَىْءٍ فَاِنَّ الْاَصْلَ فِى الْاَشْيَآءِ الْاِبَاحَةُ عَلٰى مَا قَالُوْا نَعَمْ اِنَّهُمْ قَسَّمُوا الْحَدِيْثَ اِلٰى قُدْسِىٍّ وَغَيْرِ قُدْسِىٍّ فَلَا يَجُوْزُ فِى الْاَحَادِيْثِ اِطْلَاقُ هٰذَا عَلٰى ذٰلِكَ لِلْاِشْتِبَاهِ وَحَيْثُ لَا اِشْتِبَاهَ لَا بَاْسَ ثُمَّ لَمَّا كَانَتِ الْاَرْضُ مُقَدَّسَةً وَالْبَلْدَةُ قُدْسِيَّةً كَانَ كَلَامُ النَّبِىِّ وَالْوَلِىِّ مُقَدَّسًا وَقُدْسِيًّا بِالْاَوْلٰى فَاِنْ قِيْلَ الْقُدُّوْسُ مِنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَهَلْ يَجُوْزُ اِطْلَاقُهٗ عَلٰى غَيْرِهٖ قُلْنَا لَيْسَ مِنَ الْاَسْمَآءِ الْحُسْنَةِ لَهٗ تَعَالٰى حَتّٰى لَا يَجُوْزَ ذٰلِكَ وَلَوْ سُلِّمَ فَهٰذَا مِنْ قَبِيْلِ قَوْلِهِمُ الْاَسْرَارُ بَلِيَّاتُ الْاِلٰهِيَّاتِ فَحِيْنَئِذٍ لَا مَحْذُوْرَ اَصْلًا اَيُّهَا الْعَارِفُ بِاللّٰهِ اِطَالَةُ الْمَقَالِ وَكَثْرَةُ الْقِيْلِ وَالسُّؤَالِ لَا يَزْدَادُ اِلَّا وَحْشَةً لَا تُوْرِثُ اِلَّا نَفْرَةً فَالتَّقْلِيْلُ اَحْرٰى مِنَ التَّطْوِيْلِ وَالْاِيْجَازُ اَقْرَبُ مِنَ الْاِعْجَازِ ؎

خموشی فیضِ دیگر می دہد دیوانۂ مارا
چراغِ کشتہ روشن می کند ویرانۂ مارا

وَنَحْنُ نَرْجُوْا مِنْ جَنَابِكُمْ اِلَّا دَعْوَةً صَالِحَةً فِىْ اَوْقَاتٍ مَرْجُوَّةٍ وَهٰذَا لِسَانُ حَالِنَا ؎

ما خود بگردِ دامنِ مردے نمی رسیم   شاید کہ گردِ دامنِ مردے بما رسد

ثُمَّ کُنَّا نُرِیْدُ اَنْ نَکْتُبَ بَعْضَ اَشْعَارٍ فَاحْتَشَّ یَشُوْقُ بِمُطَالِعَتِکُمْ لٰکِنْ اَعْرَضْنَا عَنْہُ خَوْفًا مِنَ الْمَلَالِ وَاکْتَفَیْنَا عَلٰی ھٰذِہِ الْاَرْبَعَۃِ ؎

کجا ہر ذرہ دارد تابِ حسنِ بے حجابش را
کہ پیشِ چشمۂ خورشید شبنم آفتابش را
نہ گنجد نشاۂ وحدت درین خمخانۂ کثرت
ازین نہ شیشہ بیرون یافتم موجِ شرابش را

درخانۂ ما جلوہ گر آن رشکِ چمن شد   ہر خار و خسِ گلشنِ ما برگِ سمن شد
عمر لیست کہ در حلقۂ زلفِ تو اسیریم   مجنونِ ترا خانۂ زنجیر وطن شد

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

مکتوب ہشتاد و ہفتم۔ در بیانِ تحقیقِ بشارات و انتقال منصب قیومیت بہ قطبی و مرشدی مدظلہ العالی و ما یناسبہٗ بہ مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ صحیفۂ شریفہ برادر سبحان برابر صاحب الرشد والارشاد شیخ محمد مراد زَادَہُ اللّٰہُ کَمَالًا وَّ وُصُوْلًا یافتہ موجبِ شگفتگی گردید ع اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی۔

این سلسلہ را ہموارہ برپا دارند فَاِنَّ الْکِتَابَ کَالْخِطَابِ دیگر مروج الشریعت قاضی محمد حیدر اخلاقِ کریمانہ موجبِ حسنِ ظن بہ این مسکین بکار می برند زَادَہٗ کَرَامَۃً وَّاسْتِقَامَۃً دیگر بر حصول بشارات علیہ شما احقر را کالیقین است اگر در احاطۂ علم چیزے ازان آید فَبِھَا وَاِلَّا غم منیست کہ اصل مقصود حاصل است دیگر واثبتِ کمالات

خاصه حضرت حجة الله قدس سرهٗ امریست معنوی هر یکے از یاران به خود منسوب می سازند تا حق بجانب کیست۔ و دوستانِ فقیر فقیر را مخصوص می دانند دیگران دیگران را و حقیر متأمل است و هیچ حکم نمی تواند کرد زیرا که خود را اصلاً و قطعاً لائقِ آن امورِ عظام نمی داند۔ اگرچه اشارات و بشارات آن جناب عَلَيَّ مُصَحَّحَةٌ كَالنَّصِّ است برین معنی كَمَا سَتَفْهَمُ مِنْ نَقْلِ الْبِشَارَاتِ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ دیگر روز وصالِ آنجناب قَدَّسَتْ نَفْسُهٗ روز جمعه سلخ محرم الحرام بوده سنه ۱۱۱۵ھ۔ و ضریح منورِ الشان متصل باغ فتح به جانب مسجد و خانقاه حضرت شاه جیو واقع شده و مرضِ الشان بیش از هفته نبود اما زبان از بس ضعف ممنوع التکلم بود چنانچه نماز در روزِ دیگر به اشاره ادا می یافت۔ این امر موجب ازدیاد غم و ماتم و اندوه شده بود۔ لِيَقْضِيَ اللهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا وَذٰلِكَ مِثْلُ أَمْرِ الْخِلَافَةِ حِيْنَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ دیگر چون عوام از حقیقتِ سلسلهٔ رحمانیه احمدیه چندان آگاه نیستند ناچار استفسار از آنها نموده می آمد و هر طریقه را که آنها طلب می نمایند فاتحه به پیرِ سلسلهٔ آنها چنانچه حضرت خواجه بزرگ یا حضرت غوث خوانده تلقین می نمایند وَإِلَّا فَالسِّلْسِلَةُ الْأَحْمَدِيَّةُ أُمُّ السَّلَاسِلِ كُلِّهَا وَمُتَضَمِّنَةٌ لِمَعَارِفِ طُرُقِ الْمَشَائِخِ جُلِّهَا مَعَ مَا أُوْدِعَ فِيْهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ إِلَّا مَا شَاءَ اللهُ۔ دیگر چون طالب در سلسلهٔ مشائخ رشد یافت اندک اندک ازین سلسلهٔ علیه آشنا باید کرد۔ بعضے قطعهٔ تاریخ حجة الله محمد نقشبند ثانی قدس سرهٗ۔ ؎

نائبِ خواجهٔ زمین و زمن　　وارثِ تختگاه و عهد و وعید
زین گذر چون نسیمِ پاک گذشت　　زین چمن چون بهار دامن چید

جست وحدت سحر چو سال وصال   از فلک "خواجہ نقشبند" شنید
بار دیگر ندا ز عالم غیب   "عاشق وے خدائے بود" رسید
ثالثاً باز آں حضرت قدس   "شیخ رہ" را بہ گوش ہوش شنید

نور دیدہ ہائے ایشان مع ضعیفات در حفظ الٰہی باشند و از فقیر زادہا مع والدہ شان دعوات خوانند۔ اخوی اعزی محمد یوسف سلام خیر انجام مطالعہ نمایند۔ الٰہی جمعیت ظاہر و باطن ارزانی باد قاضی محمد ہاشم سلام و تحیۃ خوانند اَللّٰھُمَّ ارْزُقْھُمْ بِالْجَمْعِیَّۃِ الصُّوْرِیَّۃِ وَالْمَعْنَوِیَّۃِ آمین روز ارتحال مروج الشریعت میان حضرت اعنی شیخ عبید اللہ بن حضرت عروۃ الوثقیٰ قدس سرہما نوزدہم ماہ ربیع الاول سنہ ۱۱۱۰ھ۔

مکتوب ہشتاد و ہشتم۔ بہ کمینہ مؤلف صدور یافت۔

لَہُ الْوَحْدَۃُ۔ اَمَّا بَعْدُ، برادر عزیز صاحب کمالات شیخ محمد مراد شَرَّفَہُ اللّٰہُ بِاَعْلَی الرَّشَادِ سلام خیر انجام مطالعہ نمایند صحیفہ شریفہ کہ متضمن وارد عالی بودہ و مشعر استقامت فوق الکرامت خورسند ساخت ع اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔ اگر حق سبحانہٗ خواستہ بعد تامل، ہیچ آن مرقوم خواہد نمود۔ دیگر سعادت سرشت برخوردار حاجی رحمت اللہ دو شالہ سادہ بمبلغ دوازدہ عدد روپیہ طلب داشتہ کرم نمودہ خرید کردہ زود ارسال دارند وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ نور چشمان ہر ہمہ مِنَ الذُّکُوْرِ وَالْاِنَاثِ بہ کمالات ظاہر و باطن و جمعیت صوری و معنوی متحلی باشند محمد یوسف کذالک فردا کہ پنجشنبہ پنجم جمادی ثانیہ باشد ان شاء اللہ از دار الخلافہ بدار الارشاد سرہند متوجہ می شویم۔ یسر اللہ۔

مکتوب ہشتاد و نہم۔ در بیان تحقیق و تصدیق بشارت سابقہ بہ احقر محرر صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ مکاتیب متعدده برادرِ گرامی صاحبِ کمالاتِ سامی شیخ محمد مراد اَرَادَهُ اللّٰهُ الرُّشْدَ وَالْاِرْشَادَ وصول یافت در بابِ خویش مؤکداً بشارت طلبیده‌اند مخدوما درین باره شما جنابِ حجة اللّٰه قدس سره غَیْرَ مَرَّةٍ بشارت علیه فرموده‌اند گنجایش تردد نیست۔ لیکن چون مکرر این سوال از شما بظهور آمد صفحهٔ احوالِ شما به طریقِ تعمق نظر باز ملاحظه نمود حصولِ ولایات ثلثه و کمالاتِ عالیات و حقایقِ سه‌گانه به نظر در آمد بلکه بهره از فوقِ حقیقتِ صلوٰة نیز مفهوم گردید و حصولِ مقاماتِ کمالاتِ خلت و محبوبیت و مرادیت هم متصور گشت و حظی از معاملاتِ سابقان معلوم گردید و خدمتِ معهوده یعنی مداریت آن نواحی ثابت یافته شد۔ و از راهِ شما بهره ازان به ولدِ شما محمد ولی متوهم می‌شود بشرط الاستقامت نسبت قوت پیدا خواهد کرد و کذا محمد رشید به استعدادِ حسن در باقی متعلقانِ شما نیز نورانیتے بسببِ شما معلوم می‌شود موافقِ استقامت ضعفاً و قوةً و بر اصحابِ شما هم کیفیتے و نورانیتے خاص از راهِ شما در ضمنِ شما ظاهر می‌گردد تفصیلِ آن امید هست که از باطنِ خود خواهد دریافت و اگر خدشه در احوال یارے خواهد ماند باز مرقوم خواهد نمود۔ اگر حق سبحانهٗ به طفیلِ حبیبِ خود علیه وعلیٰ آله الصلوٰة والتسلیمات معلوم خواهد کنانید در تحریر خواهد آورد ان شاء اللّٰه العزیز المتعال زیاده ترقی درجات نشأتین باد والسلام علیٰ سید الانام الیٰ یوم التناد دیگر چندگاه مسکین در شاه جهان آباد هست بعد ذی حجه متوجه وطن خواهد شد ان شاء اللّٰه العزیز۔ و دیگر درباره خود و آن برادرِ عزیز برائے تفصیلِ علمِ باطن ملتجی هست لیسر اللّٰه سبحانهٗ به هر نوع آدابِ بندگی بجا می باید آورد و در رشتهٔ امید هیچ گونه از دست نه باید داد و لَعَلَّ اللّٰهَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا۔ والسلام ۲۰ ذی قعده سنه ۱۱۱ھ

مکتوب نودم ـ به احقر مؤلف نوشته اند

لِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ اخوی اعزی حقیقت آگاهی شیخ محمد مراد سلام و تحیه مشتاقانه خوانند۔ احوال شکسته بال موجب سپاس بے قیاس حضرت ذی الجلال ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْهُ سُبْحَانَهٗ سَلَامَتُكُمْ وَتَرَقِّيْ دَرَجَاتِكُمْ چند گاه ہست که نامه نامی نه رسید انتظار دامنگیر ہست كَانَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ مَعَكُمْ حَيْثُ مَا كُنْتُمْ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْاَكْرَمِ فرزندان گرامی در حفظ الٰهی باشند اخوی محمد یوسف سلام خوانند سائر اہل طریقه در یاد حق سبحانه باشند و سلام خوانند۔

مکتوب نود و یکم ـ در ذکر عنایات به محرر احقر صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اما بعد تحیه و سلام به اخ اعز اکرم اعنی شیخ محمد مراد زَادَهُ اللّٰهُ كَمَالًا وَّاَكْمَالًا موصول باد احوال اقل الانام خیر منوال ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ تَرَقِّيْ دَرَجَاتِكُمْ اعز اکرم اگر حق سبحانه خواسته در جواب اتحاد نامه شما مفصل مرقوم خواہد شد۔ اکنون به ہمین قدر اکتفا افتاد بالجمله از دعاے خیر الشان ہرگز غافل نیست وَذٰلِكَ الْمَرْجُوُّ مِنْكُمْ وَالسَّلَامُ علی اسعد الانام۔ از جناب خلیل الرحمانی انواع سلام و تحیه و از فقیر زادہا کَذٰلِكَ ازین جانب به مخدوم زادہا و سائر ارباب طریقه محمد یوسف وغیره سلام اشتیاق انجام موصول باد ارسال شال و جدوار و زعفران سابق امرین وصول یافته تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنْكُمْ ـ ۲۰ محرم سنه ۱۱۱۸ھ

مکتوب نود و دوم ـ در دعوات و خبر وحشت اثر ویرانی حضرت سرہند به محرر صدور یافت۔

اَحْمَدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَمَّا بَعْدُ تحیه و سلام خیر انجام اصغر الانام به اخوی اعزی صاحب الکمالات العلیه شیخ محمد مراد اعزه اللّٰه فی النشاتین موصول باد گرامی نامجات آن عزیز

رسید گل بدامان ریختہ اَلْمِنَّةُ لِلّٰهِ عَلٰی اِسْتِقَامَتِکُمْ باقی احوال موجب حمد ذی الجلال است۔ آنچہ از دست کفرہ بردار الارشاد گذشتہ مسموع شدہ باشد از دعوات ظہر الغیب ممد و معاون واین مسکین را اصلاً از یاد خویش و دعائے خویش غافل نہ شمرند قاصد بغایت استعجال داشت بدین قدر اکتفا افتاد۔ ازین جانب سائر احبہ خصوصاً بہ فرزندان ایشان دعوات اشتیاق اندوز برسد وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْکِرَامِ اتحاد مرتبت محمد رشید اخبار فرحت آثار البتہ نویسان باشند۔ نوزدہم ربیع الثانی

مکتوب نود و سوم۔ در طلب احقر العباد محمد مراد صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ امابعد تحیہ وسلام احقر العباد بہ صاحب رشد و ارشاد برادریجان برابر شیخ محمد مراد موصول باد۔ احوال شکستہ بال موجب سپاس بے قیاس الٰہی ہست تعالیٰ شانہٗ استقامت و کرامت آن اعز اکرم مطلوب ہست بعد از مدتے مکتوب گرامی رسید سرگرم دعا و توجہ نمود۔ امید کہ پیہم بہ اخبار فرخندہ آثار یاد و شاد دارند۔ اگر ملاقات یکدیگر میسر می شد بہا و نعمت والا نہ رابطہ قلبی و اتحاد معنوی ہم عالمے ہست۔ احقر در اوقات مرجوہ از دعوات ایشان فارغ نیست وَالْمَرْجُوُّ مِنْکُمْ کَذٰلِکَ و عذر نارسیدن اخوی شیخ عبد الرشید مفہوم شد۔ اما خاطر بسیار بجانب آن برخوردار متعلق ہست کَانَ اللّٰهُ مَعَهٗ اَیْنَمَا کَانَ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ سائر فرزندان اعزہ بکمال برسد از فقیرزادہا ہر ہمہ سلام اشتیاق آمیز مطالعہ نمایند وَقَعَ التَّحْرِیْرُ ۲۳ رَمَضَانُ الْمُبَارَک

مکتوب نود و چہارم۔ در بشارت برخوردارم عبد الرشید بمولعت کمینہ صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْمِنَّةُ لِلّٰهِ۔ امابعد تحیہ وسلام احقر الانام بہ اخوی اعزی کمالات

پناہی شیخ محمد مراد اَرادہُ اللّٰہُ کمالاً بعد کمالٍ موصول باد۔ احوال شکستہ بال موجب محامدِ ذی الجلال ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ اِسْتِقَامَتُکُمْ وَتَرَقِّیْ دَرَجَاتِکُمْ۔ معلوم آن برادر گرامی باد کہ برخوردار گو نیما اعنی شیخ عبد الرشید در طے مقامات سلوک طریقۂ علیہ احمدیہ سرگرم ہست و بہ لقاے این سلسلۂ سنیہ مشرف شدہ۔ ان شاء اللّٰہ العزیز در اندک مدت امور عظام حاصل نمودہ آنجا می رسد و از صحبت کثیر البہجت الشان بہرہ ور می شود اِنَّہٗ تَعَالٰی قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْعِظَامِ از حضرت اعز اکرم خلیل الرحمانی و اولاد فقیر سلام خیر انجام و اشتیاق تمام مطالعہ نمایند از فقیر بنور حشمی ولی اللّٰہ سلام خوانند از فقیر زادہ ابو حنیف سلام خیر انجام مطالعہ فرمایند۔ از فقیر ابو حنیف معلوم نمایند کہ اخوی شیخ عبد الرشید در خدمات شما بہ نیابتِ شما از عالم غیب مشرف شدہ باشند بعد از آن معاملۂ شان بہ اصالت کشد از محمد نور الحق و از محمد تقی سلام خیر انجام خوانند۔ بتاریخ بیست و ہشتم شہر صفر سنہ ۱۱۲۰ھ تحریر یافت۔

مکتوب نود و پنجم۔ بہ مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ لِلّٰہِ اَبَدًا امابعد سلام و تحیۃ احقر البریہ بہ اخوی اکرمی صاحب الکمال والارشاد شیخ محمد مراد اَرادہ اللّٰہُ بہ کمالاً فوقَ کمالٍ و ارشاداً فوقَ ارشادٍ موصول باد۔ کیفیات این جانی موجب ازدیادِ انواع محامد الٰہی ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِہِ الْاَقْدَسِ ترقی درجاتکم۔ نور حشمی شیخ عبد الرشید و اکثر احباب طریقۂ احمدیہ اخذ نمودہ ہست اما ہنوز ترقی خواہ ہست۔ احقر نظر بہ جدائی آن برادر گرامی نمودہ می خواہد کہ درین نزدیکی مرخص نماید اگر حق سبحانہٗ خواستہ ہست اوائلِ شہر شعبان متوجہ آن دیار شود۔ این مسکین را بدعاے حسن خاتمہ امداد می نمودہ باشند۔ زیادہ عنایتِ الٰہی باد۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ

وَآلِهِ الْكِرَامِ وَأَصْحَابِهِ الْعِظَامِ۔ ازین مسکین بسائر نورچشمان و سائر ارباب طریقہ شیخ محمد یوسف وغیرہم سلام خیر انجام برسانند۔

مکتوب نود و ششم۔ در بیان رخصت بعد از کسب کمالات معنوی بہ وطن مالوف بتحریر سطور صدور یافت۔

اَلْمِنَّةُ لِلّٰهِ الصَّمَدِ۔ اما بعد سلام و تحیہ احقر البریہ برادر بجان برابر صاحب کمالاتِ السنیہ وَالمقاماتِ العلیہ شیخ محمد مراد اعزہ اللہ فی الدارین موصول باد۔ احوال شکستہ بال موجب سپاس بے قیاسِ الٰہی است تعالیٰ وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِهٖ سُبْحَانَهٗ سَلَامَتُكُمْ وَاسْتِقَامَتُكُمْ۔ گرامی نامجات شما پیہم می رسد و تسلی بخش دلہاے افتادہا می گردد جزاکم اللہ در دین و دنیا برخوردار نشاتین شیخ عبدالرشید احسن اللہ الیہ بحقایق و معارف حضرات عالی درجات قدس اللہ اسرارہم بہرہ ور گشتہ متوجہ وطن مالوف و حصولِ مرضیاتِ الشان گشتہ اَوْصَلَهُ اللّٰهُ سَالِمًا وَّغَانِمًا۔ چہ نویسد کہ آن فرزند این مسکین را چہ قدر رضامند داشتہ و چسان خدماتِ این جاے را بہ حسن تدبیر بجا آوردہ بے آنکہ اظہار نماید انجام کار می نمود ع تو سخن نہ گفتہ باشی بہ سخن رسیدہ باشی.

گویا در باب این مرد واقع شدہ۔ شکر آن را لازم دانستہ مزید آن را از کریم مطلق خواہند۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ نص قاطع است۔ مشارٌ الیہ در باب بشارات اصحاب الشان پرسید باشد و از جانب الشان نیز مؤکداً ابرام نمود باوجود عدم لیاقت این معنیٰ اِدْخَالًا مِّنَ السُّرُوْرِ عَلَى الْقَلْبِ الْمُؤْمِنِ مُتَوَكِّلًا عَلَى الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ۔ حرفے چند بر اسامی آنہا نوشتہ مفہوم خواہد گشت رَبَّنَا أَعِنَّا وَلَا تُعِنْ عَلَيْنَا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ أَخْطَأْنَا وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْأَنَامِ وَآلِهِ الْكِرَامِ

از فقیر زادها هر همه مع والدهٔ آنها دعوات و تحیّات خوانند این مسکین و این جماعه را در اوقاتِ خاصه به دعاے حسنِ خاتمه یاد آرند۔ از فقیر صوفی جان محمد عرض سلام سلامت انجام قبول فرمایند و مشتاق اخوی نمایند۔

مکتوب نود و هفتم۔ در دعوات بکمینه مؤلف صدور یافت۔

يَا اَحَدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالْمِنَّةُ۔ اما بعد برادر صاحبِ کمالات شیخ محمد مراد ذادَهُ اللّٰهُ الرَّشَادَ سلام خیر انجام مطالعه نمایند۔ احوال شکسته بال موجبِ سپاسِ بے قیاسِ الٰهی است تعالیٰ وَالْمَسْئُوْلُ مِنْهُ سُبْحَانَهٗ تَرَقِّیْ دَرَجَاتِکُمْ زیاده عنایتِ الٰهی باد۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعِبَادِ از مقام کوت کجهوه که بر دو منزل از حضرت دار الارشاد دوم ذی حجه تحریر یافت مخدوم زادها فی حفظ اللّٰه کُتُبَ اِلَی الْعَسْکَرِ مُلْتَمِسُکُمْ۔

مکتوب نود و هشتم۔ در جوابِ رقیمه بخدمت حقایق آگاه میان محمد رضا دهلوی صدور یافت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَلِکِ الْعَلَّامِ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَوْلِیَآءِ اللّٰهِ الْکِرَامِ هُوَ الْاَحَدُ مِنْهُ الْمُبْدَءُ وَاِلَیْهِ الْاَمَدُ عنایت نامه شفقت شمامه رسید رابطهٔ مصادقت و یکتائیِ شما استحکام پذیرفت جَزَاکُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِاِکْرَامِکُمْ وَ اَوْصَلَکُمْ سُبْحَانَهٗ اِلٰی مَرَامِکُمْ مرقوم بود که ؎

کَیْفَ الْوُصُوْلُ اِلٰی سُعَادَ وَدُوْنَهَا   قُلَلُ الْجِبَالِ وَدُوْنَهُنَّ خُیُوْفُ
وَالرِّجْلُ حَافِیَةٌ وَمَا لِیْ مَرْکَبُ   وَالْکَفُّ صِفْرٌ وَالطَّرِیْقُ مَخُوْفُ

الحق که وصول به سعاد هویتِ ذاتیه مطلقه به اطلاق حقیقی به سر مستطیل که مبنی بر عبور شواهق جبال اعتباراتِ مختصه و اضافات وهمیه صرفه عالمِ خلق و امر هست همچنین صعب الحصول هست زیرا که سالک حقیقتِ خود را مخوف گردانیده و مشاع و مدارکِ خویش را بدان متبع ساخته۔ و الّا

فَالْحَقُّ سُبْحَانَهٗ فِی الْحَقِیْقَةِ مِنَ الْوَجْهِ الْخَاصِّ اَقْرَبُ اِلَی الْعَبِیْدِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ اَلْمُتَقَدِّسُ عَنِ الْوَصْلِ وَالْمُنَزَّهُ عَنِ الْفَصْلِ وَلَا اٰلَهٗ طَرِیْقٌ مَوْصُوْفٌ لَا مَامُوْنٌ وَلَا مَخُوْفٌ وَلَا یَسَعُ رَجُلٌ حَافَةٌ وَلَا مَرْکَبٌ وَلَا کَفٌّ حَافِیَةٌ

کسری کہ سکل ہے جہاں سلسلے سل ۔ وکیب ما تو بلیل کی ہو لوکوں لا دے بیل

فَسُبْحَانَ مَنِ احْتَجَبَ بِاِشْرَاقِ نُوْرِہٖ وَاخْتَفٰی بِاِسْتِغْرَاقِ ظُهُوْرِہٖ۔ ؎

حجاب روے تو ہم روے تست درہمہ حال　　نہانی از ہمہ عالم زبسکہ پیدائی
تو ہمت قدما آن دلیلے ترفعت　　وَاِنَّ لَنَا فِی الْبَیْنِ مَا تَمْنَعُ اللِّثَمَا
فَلَاحَتْ فَلَا وَاللّٰہِ مَا ثَمَّ مَانِعٌ سِوٰی　　اَنَّ عَیْنِیْ کَانَ مِنْ حِیْنِهَا عَمٰی
گل این باغ را بدم غنچہ　　سر این گنج را بدم سرپوش
پردہ برخاست تا بہ خود دیدم　　دوست با دوست کرد در آغوش
آن شناسد حدیث این دل مست　　کہ ازین بادہ کردہ باشد نوش
دَعْ لِیْ مِنِّیْ قَلْبِیْ فَغَنِیْتُ کَمَا غَنِیَ　　وَکُنَّا حَیْثُ مَا کَانُوْا وَکَانُوْا حَیْثُ مَا کُنَّا
روزان بتو بودم و نمی دانستم　　شب با تو غنودم و نمی دانستم
ظن بود مرا کہ جملہ من بود منم　　من جملہ تو بودم و نمی دانستم

نوشتہ بودند کہ آن چہ سخن حق ہست در گفت نیاید۔ ظاہر مراد آن ہست کہ در گفت نیاید بہ جہت قصور افہام مستمعین از ادراک آن واگرنہ سخن اگر لفظے ہست فَمَا مِنْ عَیَانٍ اِلَّا وَلَهٗ بَیَانٌ۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ ۝ وَفِی التَّفْسِیْرِ الْبَیَانُ هُوَ التَّعْبِیْرُ عَمَّا فِی الضَّمِیْرِ مِنْ تَعَرُّفِ الْحَقِّ وَمُلْقِی الْوَحْیِ۔ سَلَّمَکُمُ اللّٰہُ وَاَتْقٰکُمْ۔

مکتوب نود و نهم ـ به احقر مؤلف صدور یافت۔

احمد لله الحمد ابداً سرمداً۔ اما بعد فقد وصل الکتاب من احسن الاحباب اعنی الاخ الصالح صاحب العرفان الشیخ محمد المراد رزقه الله کمال الرشد والارشاد واخبرنا من اخبار الضروریة المعنویة و الصوریة فنحن بکرم الله العزیز فی عافیة و استقامة و نرجو ان تکونوا انتم کذلکم ثم انا کتبنا فی حق اولادکم ثانیاً الی قاضی القضاة مؤکداً یسر الله امرکم و انا کتبنا فی حق حامل مکتوبکم الشیخ عبد السلام الی القاضی کذالک والسلام علیکم و علی سائر من اتبع الهدی و التزم متابعة المصطفیٰ علیه الصلوٰة والتسلیمات العلیٰ۔

مکتوب صدم ـ در رسیدن فرزندی عبد الرشید و احوال استعداد آن به احقر محرر نوشته است

الحمد لله والصلوٰة والسلام علی اسعد خلقه وآله واصحابه وتبعه

اما بعد مکتوب تمام مرغوب اخوی اعزی شیخ محمد مراد اکرمه الله رسید ابتهاج تمام رسانید و نور چشمی عبد الرشید ارشده الله آمده مسرور ساخت ان شاء الله العزیز در اندک فرصت احوال سنیه حاصل خواهد نمود که صاحب استعداد است و بر شریعت و طریقت مستقیم است۔ اگرچه حسب ظاهر اذن شما نه داشته در حقیقت اذن شما ثابت بود خاطر از جانب آن فرزند جمع دارند و اورا و مارا به عنایت الٰهی سپارند معامله اش یوماً فیوماً در ترقی است امید که عنقریب متحقق به کمالات احمدیه علیه خواهد گشت۔ انه تعالیٰ قریب مجیب۔ مع هذا الشان هرگاه اجازت طلبند ازینجا رخصت نموده شود والسلام علی اسعد الخلق وآله ازین جانب به سائر اهل طریقه خصوصی اولاد شریفه و اخوی محمد یوسف سلام

خیر انجام رسانند۔ التحریر ۱۲ از ذی قعدہ از فدوی خاکسار حاجی رحمت اللہ عرضِ تسلیمات قبول فرمایند و بہ خدمت مخدوم زادہ مہربان شیخ ولی جیو و مشفق مہربان قدردان شیخ محمد یوسف عرض سلام قبول باد۔

مکتوب صد و یکم۔ در طلب احقر العباد و استعذار از فرزندی بہ مؤلف صدور یافت۔

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَالمِنَّۃُ لِلّٰہِ۔ اَمَّا بَعدُ مکتوب گرامی برادر حقائق سرشت شیخ محمد مراد وصول یافتہ ابتہاج تام رسانید و گلِ تازہ در دامنِ تمنا ریخت آنچہ از شوق دریافت و عذر نارسیدن مرقوم بود ہر دو امر واضح گردید آرے اشتیاقِ جانبین قطعی است لیکن معاملہ از ارادۂ ما و شما برتر است ذٰلِکَ تَقدِیرُ العَزِیزِ العَلِیمِ۔ این دار الابتلا است بہر حال شکیبائی لازم است خوب گفتہ ع

گر در یمنی چو بامنی پیشِ منی

اَلمَرءُ مَعَ مَن اَحَبَّ اگر معیتِ ظاہری بدست آید بہا و نعمت و الا رابطۂ معنوی ہم عالمے است۔ دیگر برخوردار صاحب الاحوال شیخ عبد الرشید اگرچہ حسبِ بشریت مصدر بعض امور گردیدہ و صورت مخالفِ مرضیاتِ شما گشتہ اما مقولۂ ارشاد بخش حضرت خضر علیہ السلام عذر آن می نماید آن این است ہجور معاملہ مہجور بہ اصل نیست باید کہ شما ہم از سر تقصیراتِ او بگذرند و بہ عفو و التفات تدارک نمایند فَاِنَّہٗ نُورُ حَدَقَتِکُم وَنُورُ حَدِیقَتِکُم۔ و چون متوجہ دریافت فقرای باب اللہ گردیدہ امیدوار از دیادِ کرم و لطف گشتہ ؎

دلم غلامِ تو شد من غلامِ تو باشم
سرم بہ گردِ تو گردید گردِ سر گردم

دیگر احقر چشم آن دارم کہ او از شاہراہ بر نیامدہ است و در طراز طریقۂ احمدیہ

قُدِّسَتْ اَرْوَاحُهُمْ اصلاً انحراف نہ ورزیدہ لیکن بہ مقتضاے اَلْمُجْتَهِدُ یُخْطِیُٔ وَ یُصِیْبُ اگر ذلتے واقع شود امکان دارد با این ہمہ فقیر دلالت بہ استرضاے شما نمودہ۔ بلکہ بہ استرضاے سائر اہل حقوق مہما امکن مؤکداً امر کردہ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہٖ الْکِرَامِ۔ وَقَعَ التَّحْرِیْرُ رَابِعَ ذِی الْحِجَّۃِ سنہ ۱۲۴ھ۔ از والدہ معنویہ اخوانُ اخوات تحیات خیر انجام خوانند و شال رسید قبول باد۔ از فقیر بہ سعادت آئین شیخ محمد یوسف و سائر اہل طریقہ انیقہ سلام خیر انجام رسانند و ملا عبد اللطیف خادم این جا رسید اغلب کہ بہ فناے قلب رسیدہ ہست یاران دیگر شیخ عبد اللطیف و اغرہ باقی امیدوار ترقی باشند اگر حق سبحانہٗ خواست از فرزندی استفسار نمودہ از احوال آنہا نیز مرقوم خواہد ساخت کَانَ اللّٰہُ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ وَحَیْثُمَا کُنْتُمْ فرزندی ارجمندی شیخ ولی اللہ مع سائر نور چشمان وَ اُمَّہَاتِہِمْ فِیْ حِفْظِ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ۔

مکتوب صد و دوم۔ در جواب عریضہ محرر سطور صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ امابعد مکتوب گرامی اخوی اعزی ارشاد پناہی شیخ محمد مراد اَرَادَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ بِہٖ کَمَالَ الرَّشَادِ وصول یافتہ ابتہاج تمام ارزانی داد۔ آنچہ از ظہور جلالُ القدس قُدِّسَ جَمَالُہٗ مرقوم بود مفہوم شد دل تنگی را اصلاً راہ نہ دہند قبض و بسط لازم ارباب السلوک ہست و معاملہ باطن آن برادر اعز در نظر این احقر خیلے باطراوت و ابتہاش ظاہر می شود و امیدواری ہَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ ہست و بشارت و اکرامات سابقہ ہر ہم انشاء اللہ سبحانہٗ ہم قرین۔ دیگر فرزند عزیز اعنی شیخ عبد الرشید یوماً فیوماً مترقی و متصاعد ہست۔ قدم بر قدم شما ہست۔ اوقات خاصہ در یاد شما و تذکیر نزد این فقیر تقصیر نہ دارد۔ انشاء اللہ سبحانہٗ بہ ارضاے شما بہ وطن مالوف می رسد خاطر از جانب او

خوش و خرم دارند۔ اگر چند روز در خدمت احقر الفقرا هم باشد موجب نفع او و نفع آن برادر است ان شاء اللّٰه سبحانه واجوبهٔ دیگر امید است که از پی همه خواهد رسید وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ از این جانب به فرزندان اعز دعوات رسانند کَانَ اللّٰهُ مَعَهُمْ اَجْمَعِیْنَ ارباب طریقه همه از این جانب سلام خوانند۔ ۷ ذی حجه تحریر است۔

مکتوب صد و سوم۔ در بیان اطمینان و نصیحت بنام فرزندی محمد ولی صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ اَمَّا بَعْد رقیمه کریمه برخوردار سعادت آئین شیخ محمد ولی وصول یافته ابتهاج تازه ارزانی داد ع اے وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی

آنچه از امر ضیق معیشت و حدوث بعض امور ضرور مرقوم بود مفهوم شد دعا و توجه آنچه لازمهٔ مودت است دریغ نه خواهد شد سَیَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا اوقات را بذکر الٰهی معمور داشته امیدوار ترقی ظاهر و باطن باشید و این مسکین را در دعاے ظهر الغیب غافل نه شناسید اِنَّ اللّٰهَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ۔

مکتوب صد و چهارم۔ به خواجه محمد اعظم که از یاران احقر است صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ اَمَّا بَعْدُ سعادت و توفیق آئین محمد اعظم در یاد مولا حقیقی بوده از هر چه مسمی به داغ ماسوا است معرض باشند اخلاص شما استماع نموده احقر فقرا به دعاے ظهر الغیب ممد حال شما گردید زَادَکُمُ اللّٰهُ رُشْدًا وَّاِرْشَادًا در حین توجه آگاهی و نورانیت در باطن شما احساس نموده عجب نیست که دائرهٔ ولایت ظلی اکثر قطع نموده باشید امیدوار بوده متوجه فوق الفوق باشند مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْکِرَامِ۔ حرز رسید الٰهی قبول باد۔

مکتوب صد و پنجم۔ در بیان ترقی بعض یاران به احقر مؤلف صدور یافت۔

اَحَدٌ اَلْمِنَّةُ لِلّٰهِ الصَّمَدِ۔ اَمَّا بَعْدُ ازین حقیر بیمار بے نظیر یعنی صاحب الکمالات الشیخ محمد مراد اَرَادَهُ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا کَثِیْرًا سلام خیر انجام باشتیاق مالا کلام مطالعہ نماید احوال شکستہ بال موجب سپاس بے قیاس الٰہی ہست تعالیٰ وَالْمَسْئُوْلُ مِنْ جَنَابِ قُدْسِهٖ اِسْتِقَامَتُکُمْ وَکِیَ اَمْنِکُمْ شیخ عبد اللطیف اخذ بہرہ معقول نمود از کمالات طریقہ مِنَ الْفَنَاءِ وَالْبَقَاءِ وَالصُّغْرٰی وَالْکُبْرٰی انشاء اللہ مرخص شدہ و فرزندی اعزی عبد الرشید در قطع منازل خاصہ اعزہ احمدیہ سرگرم ہست امید ہست کہ عنقریب او ہم بخدمت شما برسد و اجوبہ بعضے سوالات آن برادر گرامی بیارد وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْکِرَامِ ازین جانب نور دیدگی شیخ ولی اللہ دعوات برسد و جمیع ارباب اتحاد فی امان اللہ۔ التحریر ۲۶ محرم۔

مکتوب صد و ششم۔ بہ جلالت نشان دین پرور شاہ فرخ سیر صدور یافت۔

هُوَ اَحَدٌ وَالْمِنَّةُ لِلّٰهِ الْکَرِیْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ خاکسار بے مقدار معروض می دارد کہ آنچہ لازمۂ خیر اندیشی ہست بہ سمع والا می رساند اگر بہ مرتبۂ قبول برسد زہے شرف۔ در ملازمت ثانیہ مراقبہ کہ موجب نورانیت باطن و شرح صدر و طول بقاے عالی قدر والستہ القا نمودہ بود۔ فرمودہ بودند کہ این را ضبط بہ سوے حقیقت اظہار خواہم کرد۔ مسکین بے تمکین ازان باز منتظر نوید پر امید ہست۔ اگر بہ حضور خاص جواب آن را بخط خاص رقم فرمایند دور از آئین کرم و سنت اسلاف کرام نباشد۔ و مراتب دعا گوئی مضاعف گردد۔ آفتاب سلطنت ہموارہ تابان باد وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْعِبَادِ۔

مکتوب صد و ہفتم۔ در بیان فضیلت صدقہ بہ احقر محرر نوشتہ اند۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

أَمَّا بَعْدُ رَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْلُ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَامَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ الْحَدِيْدُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ قَالَ نَعَمْ النَّارُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ الْمَاءُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ الرِّيْحُ فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمْ ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهِ۔ یعنی این عمل بنی آدم اشد ست از باد که بر اشیاء مذکوره غالب ست۔ این جا چند وجه وجیه بخاطر می رسد یکے از انها آنکه زبانیه جهنم اشد ست صدقه سر آن را بنشاند۔ چنانچه منطوق اخبار معتبره ست پس لاجرم اشد باشد۔ دیگر آنکه باد با همه پنهانی آثار قویه از وے ظاهر می شود مردم آن را عیاناً مشاهده می نمایند و آثار صدقه سر فی الحال از نظر مردم اغلب پوشیده ست پس در حقیقت از ریح اشد باشد لِأَنَّهُ لَيْسَ فِيْهِ هٰذَا اِفْصَاحٌ مَعْلُوْمًا دیگر آن که باد هر چند قوی ست اما شیاطین انس و جن در وے می آویزند و صدقه سر قلعه محکم می گردد که جنود ابلیس دران نمی توانند دخل کرد و صاحب آن را از باد نمی توانند انداخت كَمَا نَطَقَتْ بِهِ الْآثَارُ فَيَكُوْنُ أَشَدَّ دیگر آنکه آدمی بر بخل و قبض و تنگ دستی مجبول شده ست بخلاف الرِّيْحِ فَإِنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ عَلَى الْكَرَمِ وَالْبَسْطِ و کارے که بر خلاف جبلّه بظهور آید یقین ست که از همه اشد خواهد بود۔ دیگر آنکه آدمی در صدقه سر نائب پروردگار خود و متخلق به اخلاق او می گردد وَهُوَ

اَقْوٰی مِنْ کُلِّ شَیْءٍ۔ دیگر آن کہ صدقۂ سِرّ غضبِ جبّار را تعالیٰ فرو می نشاند فَاَیُّ شَیْءٍ اَشَدُّ وَاَکْبَرُ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ صَدَقَۃَ السِّرِّ تُطْفِیْ غَضَبَ الرَّبِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیْ فَاِنْ قِیْلَ صِفَۃُ الْمَخْلُوْقِ کَیْفَ یَغْلِبُ عَلٰی صِفَۃِ الْخَالِقِ قُلْتُ لَمَّا کَانَ ہٰذِہِ الصِّفَۃُ مُظْہِرُ الصِّفَۃِ الْخَالِقِ فَفِی الْحَقِیْقَۃِ غَلَبَتْ مَلَکُ الصِّفَّۃُ عَلٰی ہٰذِہِ الصِّفَّۃِ وَہُوَ الْعَفْوُ عَلَی الْغَضَبِ وَصِفَۃُ الْمَخْلُوْقِ لِنِسْبَۃٍ اِلَا مُحَرِّکَۃٌ وَمُظْہِرَۃٌ لِصِفَۃِ الْخَالِقِ وَلَا مَحْذُوْرَ فِیْ ذٰلِکَ وَخَبَرُ اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ عَلٰی غَضَبِیْ یُنَادِیْ یَا عَلٰی جَلْوَتَ عَلٰی ذٰلِکَ۔ وجہ دیگر بہ زبانِ اہلِ طریقت بشنو آدمی مرکب از عناصرِ اربعہ است کہ اصول آنہا در عالمِ ناسوت منبسط است و ہر عنصر بہ کثافت و خباثت متصف است این ہمہ بہ تصفیہ و تزکیہ مطہر نمودن و منقادِ احکامِ الٰہیہ ساختن و از مقتضائے طبائعِ اصلیہ برآوردن و مرآتِ انوارِ قدسیہ گردانیدن اشد و اقوے باشد وَلَیْسَ صَدَقَۃُ السِّرِّ اِلَّا عِبَارَۃٌ عَنْ اِیْصَالِ الْخَیْرِ خُفْیَۃً وَاَیُّ خَیْرٍ فَوْقَ التَّصْفِیَۃِ وَالتَّزْکِیَۃِ الْمُثْمِرَۃِ الْمَعْرِفَۃَ الرَّبِّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰے وَکَوْنُہٗ سِرًّا بَدِیْہِیٌّ ثُمَّ لِنَفْسِہٖ اَحَقُّ مِنْ غَیْرِہَا لِاِیْصَالِ الْخَیْرِ قَطْعًا۔ وجہ دیگر بہ لسانِ اربابِ حقیقت و کُمّلِ اصحابِ معرفت استماع کن انسانِ کامل چو بر نفسِ فرعون منشِ خود کہ از بس شرارتِ ذاتی و خبثِ جبلّی سر از اطاعتِ الٰہی و پا از دائرۂ بندگی برآوردہ و بہ ندائے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی دہان کشادہ قہر نماید و بہ دستگیریِ عنایتِ ربانی ظفر بر او یابد و عین و اثرِ او بر باد دہد و جمیع ما یُسَمّٰی بِمَا سِوَاہ را فراموشش گرداند ہر آئینہ وے را شایانِ مرتبۂ خلافت و سزاوار بہ حملِ امانت کہ سمٰوٰت و اراضی آن را نتوانستند برداشت سازد۔ درین ولا صدقہ از وے بہ ظہور آمد و ایصالِ خیرِ پنہانی این ہنگام

بتحقق خواہد گردید ازین جا تاویل کریمہ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ہ نیز معلوم گردید زیرا کہ ظلم عبارت از قہر او بر نفس ہست و جہل او کنایہ از نسیانِ اوست از ما سوا وَهُوَ فِی الْحَقِیْقَةِ مَدْحٌ یُشْبِهُ الذَّمَّ ؎

آسمان بارِ امانت نتوانست کشید
قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند

فَافْهَمْ فَاِنَّ كَلَامَنَا رُمُوْزٌ وَّاِشَارَاتٌ بَلْ كُنُوْزٌ وَّبِشَارَاتٌ۔ معلوم شریف یاد کہ فرزندی عبد الرشید یکرم اللہ بکمالاتِ خاصہ خاندانِ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مشرف شدہ و در حضورِ این مہجور بہ وضع مرضی گذرانیدہ بجاے خادم خادم بود و بجاے مصاحب مصاحب۔ بالجملہ فقرا را خوشنود داشتہ باید کہ شما ہم از وے رضامند باشند بالغرض اگر چیزے مقصرِ شما شدہ باشد معاف فرمودہ مشمول عنایت نمایند۔ دیگر این مسکین از دعوات ظہر الغیب آن برادر گرامی و سائر متعلقان الشان سیما برخوردار محمد ولی اللہ غافل نیست و امیدوار دعاے الشان دربارۂ خویش ہست جمیع یارانِ طریقہ سیما اخوی محمد یوسف و محمد حاجی و محمد اعظم سلام خیر انجام خوانند۔ ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِهِ الْكِرَامِ مَا دَامَتِ الْكَعْبَةُ وَالْحَطِیْمُ وَالْمَقَامُ۔

مکتوب صد و ہشتم۔ در بیانِ حصول مطالب بہ خواجہ محمد اعظم صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحَامِدُ كُلُّهَا۔ اَمَّا بَعْدُ مکتوب مرغوب صلاح و سعادت آئین شیخ محمد اعظم رسیدہ خورسند ساخت ع اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی۔ ازین مسکین استمداد حصول مطالب کونین نمودہ اند توجہاتِ متعددہ و امدادہاے متنوعہ نمودہ آمد ان شاء اللہ العزیز آثار آن ظہور خواہد فرمود اِنَّهٗ تَعَالٰی قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ وَالسَّلَامُ

عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ۔ اگر این پنج کلمہ مبارک را بعد ہر نماز پنجگانہ فریضہ ادباً وحضوراً ہفتاد بار ورد نمایند انشاء اللہ مطالب کونین ارزانی شود در آخر دہ بار صلوٰۃ بر آن سرور البتہ بخوانند این ہست کلمہ ہا یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا قَوِیُّ یَا قَادِرُ

مکتوب صد و نہم ۔ در بیان بعضے نصائح و اشغال معمولات بہ حاجی عبد اللطیف صدور یافت۔

اَحْمَدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ معلوم عادت و توفیق آثار شیخ عبد اللطیف باد کہ چون اخذ طریقہ علیہ احمدیہ نمودہ و بہرہ از معارف ... . و خصائص حضرات قَدَّسَتْ اَسْرَارُھُمْ از فنا و بقا و قربیت و معیت بلکہ از مقام اقربیت کہ از ثمرات ولایت اصلی ہست انشاء اللہ العزیز حظے برگرفتند پس باید کہ اوقات معمور بہ ذکر و فکر دارند و مہما امکن عمل بر سنت و عزیمت نمایند و لہو و لغو را تا توانند رہ نہ دہند کہ بہ کرم اللہ طریقہ احمدیہ متضمن این امور اند چون رعایت آداب این طریق انیق خواہند نمود و استقامت بر اطوار و اسرار این بزرگان خواہند ورزید از خلل و ذلل یقینی مامون خواہید ماند و ترقی بعد ترقی ارزانی خواہد شد بیشتر اوقات را بہ تکرار نفی و اثبات معمور دارند و بہ مراقبہ اقربیت نیز اشتغال دارند و بہ نماز ضحیٰ و اوابین و تہجد مقید باشند و حتی المقدور نماز پنجگانہ را بہ جماعت و حضور حق ادا نمایند و کم گوئی و کم خوری و کم خوابی را عادت گیرند و اگر طالبے صادق رجوع نماید سفارت در طریقہ علیہ نقشبندیہ و سلسلہ سنیہ قادریہ داخل نمایند و توبہ و استغفار فرمودہ بر استقامت دلالت نمایند و اذکار معہودہ تلقین سازند و بہ ترتیب معلوم ارشاد بخشند و در وقت تلقین نسبت را تصحیح نمایند و بہ ارواح کرام رجوع کنند و مدد خواہند۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی اَسْعَدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ۔ کَتَبَہُ الْفَقِیْرُ اِلَی اللّٰہِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْاَحَدِ ابْنِ خَازِنِ الرَّحْمَۃِ

اَلشَّیْخُ مُحَمَّدُ سَعِیْدُ قَدَّسَ سِرَّہُ الْمَجِیْدُ ۔

مکتوب صد و دہم ۔ دربیان اجازت خواندن پنج کلمات مبارک بہ شیخ محمد ولی اللہ صدور یافت ۔

اَحَدُ الْمِنَّۃُ لِلّٰہِ الصَّمَدِ ۔ اَمَّا بَعْدُ برخوردار سعادت آئین اعنی شیخ محمد ولی اللہ بہ ترقیات درجات این نشاء و آن نشاء ممتاز باشند ۔ الحمد للہ کہ بہ صحبت اہل اللہ کہ ہم الکمال والاقبال بہت لبریزید و ہموارہ امداد و استعانت از فقرائے باب اللہ الکریم می جوئید ۔ احقر در اوقات مرجوۃ الاجابت بدعوات ظہر الغیب آن فرزند ارجمند اشتغال دارد کَانَ اللّٰہُ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ امید ست کہ آثار آن یوماً فیوماً ظہور فرماید اِنَّہٗ تَعَالٰی قَرِیْبٌ مُجِیْبٌ برخوردارم این پنج کلمہ مبارک برائے حصول مطالب کونین آزمودہ شدہ ہر روز بلکہ بعد ہر نماز فرائضہ آن را ورد نمایند آثار نیک خواہد بخشید انشاء اللہ سبحانہٗ و ہر کرا خواہید آن را تعلیم نمایید وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ این ہست آن کلمات مبارک یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا قَوِیُّ یَا قَادِرُ ہفتاد مرتبہ بعد الصلوٰۃ الخمس بخوانید و ختم بدہ بار درود بر پیغمبر خدائے صلوات اللہ علیہ والسلام والتحیۃ نمایند ۔

مکتوب صد و یازدہم ۔ در ارشاد نامہ فرزندم عبد الرشید صدور یافت ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ ۔ لَمَّا صَحِبَنَا الْاَخُ الصَّالِحُ الشَّیْخُ عَبْدُ الرَّشِیْدُ مِثْلَ وَالِدِہِ الْمَاجِدِ الشَّیْخِ مُحَمَّدِ الْمُرَادِ الْکَشْمِیْرِیْ صَاحِبِ الْکَمَالَاتِ الْعَلِیَّۃِ عَامًا وَنَالَ حَظًّا وَافِرًا مِّنَ الْمَعَارِفِ الْاَحْمَدِیَّۃِ وَالْحَقَائِقِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ وَقَطَعَ مَنَازِلَ الْوِلَایَاتِ الثَّلٰثَۃِ وَکَمَالَاتِ النُّبُوَّۃِ بِطَرِیْقِ الْوِرَاثَۃِ عَلٰی اَرْبَابِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاَیْضًا وَصَلَ اِلَی الْحَقَائِقِ الثَّلٰثَۃِ اِنْشَاءَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ اَجَزْنَاہُ تَعْلِیْمَ الطَّرِیْقَۃِ

الْعَلِیَّةِ النَّقْشَبَنْدِیَّةِ وَاِرْشَادُہٗ فِی السِّلْسِلَةِ السَّنِیَّةِ الْقَادِرِیَّةِ قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَ اَرْبَابِهِمَا لِلطَّالِبِیْنَ وَالسَّالِکِیْنَ وَذٰلِکَ بِشَرْطِ الْاِسْتِقَامَةِ عَلَی الشَّرِیْعَةِ الْمُطَهَّرَةِ وَالطَّرِیْقَةِ الْمُنَوَّرَةِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا لَہٗ وَثَبِّتْہُ عَلَیْهِمَا اٰمِیْنَ. وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَالتَّحِیَّةُ عَلٰی خَیْرِ الْبَرِیَّةِ وَالزَّکِیَّةِ وَالسَّلَام۔

مکتوب صد و دوازدهم۔ دربیان دعوات و ذکر بعضے از احوال فرزندم عبدالرشید به احقر مؤلف صدور یافت۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا اَنْعَمَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهِ الْاَکْرَمِ۔ اَمَّا بَعْدُ سلام خیرانجام مسکین بے تمکین به برادر یجا، برابر اعنی شیخ محمد مراد اَرَادَہُ اللّٰہُ الْکَمَالَ فَوْقَ الْکَمَالِ موصول باد مکاتیب گرامی رسیده ابتهاج مالاکلام رسانیده۔ احقر از دعوات ظهر الغیب آن حقیقت سرشت غافل نیست۔ امید که ایشان نیز برهمین نمط باشند و در اوقات خاص امدادی نموده بوند۔ هرگاه اقرب الخلق الی اللّٰہ اعانت از دیگران جوید از دیگران چه عجب ؎

در سر مرد و زن می زد پیمبرؐ   همی گفت در دعاها یادم آور
تماشا کن تو این اسرار باری   که شیران خواستند از مور یاری

احقر در خلال نماز بود بر کلمهٔ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ چون عبور واقع شد چنان از عالم غیب مفهوم گشت که اگر نه این کلمه استغاثه ظهور نمودی عالم هلاک گردیدے۔ اعنی حق عبادت از هیچ یکے کَائِنًا مَّنْ کَانَ اصلا بجا نمی آید الا به اعانتِ الٰهی وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ دیگر چون احقر ذکر معیشتِ ظاهری اخوی میان عبدالرشید درین ولا به خاطر آورده است چند روز بودن او در دربار احسن می نماید حق سبحانهٗ چنان کند که زود این معنی به ظهور آید

من بعد بہ خدمتِ ایشان می رسد ان شاء اللہ و در مرضی ہاے اہلِ حقوق بسر می بُرد فقیر بر حصولِ این دولت یعنی رضامندی ایشان دلالت کردہ است و آن برخوردار بہ حسنِ عقیدت قبول نمودہ جاے تردّد نیست ان شاء اللہ سبحانہٗ آخر نتیجہ بشما است از وے جز نیکی توقع نیست ع

شاخِ گل ہر جا کہ می روید گل است

ثُمَّ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ وَصَحْبِہِ الْعِظَامِ۔ ۳ ذی القعدہ تحریر گشت سنہ ۱۱۲۶ھ۔ اہل و متعلقانِ ایشان در حفظِ الٰہی باشند۔ از والدہٗ معنوی و اخوان دعوات و تحیات خیر انجام مطالعہ نمایند۔ اخوی شیخ محمد یوسف دعوات مشتاقانہ خوانند۔

اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ حَیْثُ مَا کُنْتُمْ وَاَیْنَمَا کُنْتُمْ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

کوفی بنائی متوسط

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ← بطور شکل دوات (چپ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تتمۂ مکتوبات

مکتوب صد و سیزدہم ۔ در بیانِ حکایتِ مخالفانِ طریقۂ عالیہ از حضرت محمد فرخ شاہ برادرِ کلان قطبی و مرشدی مدظلہما بہ احقر مؤلف صدور یافت ۔

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ ۔ حضرت سبحانہٗ آن برادر ذو الفضل والکمال را از بلیاتِ دوجہانی عافیت ارزانی داشتہ بہ حصولِ مراداتِ دارین مشرف گرداناد بِمَنِّہٖ وَعَوْنِہٖ مجاری امور مشکور ہست وَالْمَسْئُوْلُ مِنْہُ سُبْحَانَہٗ اِسْتِقَامَتُکُمْ عَلٰی جَادَۃِ مِلَّۃِ الْبَیْضَآءِ ۔ صحیفہ شریفہ رسید مسرت افزود ۔ امید کہ این دور از کار را در اوقاتِ مرجوہ بہ دعاے سلامتِ خاتمہ و استقامت یاد نمودہ باشند ۔ چہ نویسد کہ چندے از اوباشان در دارِ جہان مدار جمع شدہ بر مکتوباتِ حضرت ایشان ہنگامہ برپا نمودہ اند و بسیارے از سادہ لوحان را منحرف ساختند حتّٰی کہ خلیفۂ وقت مدظلہ العالی نیز بہ لونِ آنہا متلوّن گشتہ گونہ انحرافے بہم رساندہ بود ۔ اما یک چندے است کہ فتنہ چندان شر ربار نیست حق تعالیٰ ما را و سائر منتہجانِ این طریق را از شرِ ان دواہی مامون ہما داراد ۔ در جوابِ آنہا چند کلمہ خام ناتمام بہ تحریر آمدہ ہست محمد سعید کشمیری این جا ہست شاید کہ وے نقل برداشتہ آنجا بہم رساند ۔ اگر مسلمانان

به نظرِ انصاف مطالعه نمایند محتمل که تشفی به واقعی حاصل شود وَاللهُ سُبْحَانَهٗ اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ کُلِّهَا۔ در خدمتِ شریف فقاهت دستگاهی حضرت اخوند سلام خیر انجام رسانند۔ از استماع قصّهٔ هائلهٔ ارتحال مرحومی برادر خورد شما چنان دلهاے دوستان کباب شده حضرت اخوند دانا اند چه حاجت که چیزے از قسم تسلیم و رضا به خدمتِ ایشان نگاشته آید حق تعالیٰ در بدلِ این مصیبت اجرهاے جزیل در هر دو جهان ارزانی داراد۔

مکتوب صد و چهاردهم ۔ در بیانِ احوال سفرِ حج قطبی و مرشدی از علامهٔ عصر حضرت محمد فرخ شاه مدظلهما به محررِ سطور صدور یافت۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ۔ صحیفهٔ شریفه عزّ ورود انداخته مسرت افزود حق تعالیٰ در همه وقت و در همه حال ناصر و معین آن گرامی برادر ذوالفضل والکمال باد۔ پیر دستگیر شما و سائر اعزّه این جاے در موسمی رحلت گزین سفر مبارک شده بودند۔ اگر باد موافقت می کرد تا حال حج کرده به سرهند رسیده کهنه می شدند۔ لیکن جهازِ ایشان در تباهی شد یک چندے به بنادر گردید آخر بالخیر والعافیه به بندر مخه رسید از انجا مکاتیب اعزّه به فقیر رسید که ما به سلامت در اینجا رسیدیم قصدِ نهضت بجانب مکهٔ معظمه داریم امیدواریم که از برکات و ثمرات این حج متمتع گشته در تحویل اسد یا سنبله مراجعت به این صوب نمایند۔ حق سبحانهٗ آنها را بهره مند و سلامت بیاراد بِحُرْمَةِ النَّبِیِّ وَاٰلِهِ الْاَمْجَادِ زیاده چه نوشته آید۔ این فقیر ساقط الاعضا والقوی گشته مثل وهم مانده به دعاے خیر خویش یاد فرمایند۔ ایام بکام باد۔

وَالسَّلَام.

مکتوب صد و پانزدہم۔ در بیان بشارات کشفی حضرت مخدوم زادہ کلان میان ابوحنیفہ مدظلہٗ کہ در احوال یاران کشمیر بہ تحریر آوردہ اند۔

نقل بشارات نامہ کہ بہ التجاے این احقر از جناب حضرت حقایق و معارف آگاہ کمالات دستگاہ ولی اللہ ابن ولی اللہ ابن ولی اللہ ابن ولی اللہ ابن ولی اللہ اعنی حضرت شیخ ابوحنیفہ سلمہ اللہ تعالیٰ صادر گشت در روز دوشنبہ بسیت و ہشتم ربیع الاول سنہ ۱۱۲۰ھ از دستخط مبارک بر آمد۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَنْعَمَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَکْرَمِ اَمَّا بَعْدُ۔ صاحب مدار شیخ محمد مراد کہ بہ فوق حقیقت صلوٰۃ مشرسیت اِلٰی ھٰذَا در باب اخوی مذکور چنان بہ خاطر القا شد ھُوَ حَبْلُ الْمَتِیْنُ ھُوَ مَغْفُوْرٌ وَ مَنْ اِنْتَسَبَ بِہٖ و در آخرت در اعطاے آب حوض کوثر مدخل بہ طریق پیر خود عنایت شود وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ شیخ محمد یوسف در باب اخوی مذکور رضامندی از جناب قدس بسیار ظاہر شد مع مغفرت باوجود از کمال مدار مذکور بہ اخوی بہرہ تام ظاہر می شود وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ محمد ولی اخوی مذکور منور باطن ظاہر می شود مع مغفرت و استعداد خوب دارد بر سلوک مقید شوند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ عبد الغفور در باب اخوی مذکور قبولیت از جناب قدس ظاہر می شود مع مغفرت سلوک مشارٌ الیہ قریب کمالات ظاہر می شود تا حال ولایات متممات دارند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ ابوالفتح در باب اخوی مذکور از جناب قدس عنایت ظاہر می شود از ولایت ہم بہرہ دارند وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔ عبد الرزاق اخوی مذکور از کمالات نبوت بہرہ تام دارند بلکہ فوق بازہ ظاہر می شود۔ یوم حشر قابلِ این کلمہ کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنَّا الْحَزَنَ

ظاہر می شود وَاللهُ اَعْلَمُ۔ محمد صالح اخوی مذکور در امورِ مطلوبہ سعیِ موفور دارند رَزَقَهُ اللهُ مُتَمَنَّاهُ مَعَ مَغْفِرَةٍ وَاللهُ اَعْلَمُ۔ محمد شریف اخوی مذکور صاحب فنا و بقا ظاہر می شود مع استعدادِ خوب وَاللهُ اَعْلَمُ۔ عبد الرشید برخورداری کنندہ کار حکم و جذبۂ کلی پیدا کردہ باید دید معاملۂ مشارٌ الیہ تا کجا کشد وَاللهُ اَعْلَمُ۔ سید اسمٰعیل از یاران رسمی غیر طریقہ تصفیۂ باطن خوب دارند کمالاتِ احمدیہ چیزے دیگر اند۔ وَ اللهُ اَعْلَمُ۔ حافظ احمد از یاران رسمی غیر طریقہ ہست اخوی مذکور پارہ از ہم جنس خود بلند تر بہ نظر می در آید وَاللهُ اَعْلَمُ۔ و در توجہ دوم چنین فرمودند شیخ محمد مراد بکرم اللہ اسمی با مسمّٰی ظاہر می شوند یعنی از دائرۂ مریدین بر آمدہ در دائرۂ مرادین داخل شدہ و تمام آن بقعہ از وجودِ پر فیض آن برادر منوّر و مفاض بہ نظر می در آید۔ و از ہمہ کمال حضرات موافق استعدادِ خود لبریز اند خصوصاً خلّت وَاللهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔ محمد یوسف از کمالات حضرات متحقق اند هُوَ مَقْبُوْلٌ عِنْدِیْ هُوَ مَرْضِیَانِیْ در باب این دوست وقت نوشتن ملہم شدم وَاللهُ اَعْلَمُ۔ محمد ولی بہ استعداد بلند ظاہر می شود اگر چند روز مقید شود بہ طریقِ ضمنیتِ شما دائرۂ ولایت را قطع نمودہ وَاللهُ اَعْلَمُ۔ عبد الغفور معاملۂ مشارٌ الیہ از ولایت بیشتر گذشتہ نصیبے از کمالات بہ نظر می در آید و ترقی در سلوک ہم می شود وَاللهُ اَعْلَمُ۔ محمد صالح اسم با مسمّٰی ہست منوّر الباطن در سلوک سعی تمام دارند وَاللهُ اَعْلَمُ۔ محمد شریف ضمنِ پیر خود ظاہر می شود و بر سلوک خود ہم کار می کند وَاللهُ اَعْلَمُ۔ عبد الصبور فنا بیشتر ظاہر می شود از دیگر کمال ہم خالی نیستند وَاللهُ اَعْلَمُ۔ محمد ہاشم منوّر الباطن تلاش این عزیز خالی نمی گذارد عنقریب حصول ہست۔ وَاللهُ اَعْلَمُ۔ شیخ اسمٰعیل کسیا این عزیز دیگر طریقہ ظاہر می شود از ین طریقہ ہم بہرہ ہست وَاللهُ اَعْلَمُ۔ محمد اعظم محبت فقرا بسیار دارد۔

بجاے خواهد رسانید تدریجاً۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ محمد سلام موافق اشتیاق بهره از طریقه خواهند گرفت مقید بسیار شوند به متمنّی خواهند رسید وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبد الشکور صحبتِ درویشان بسیار غنیمت شمرند و مقید شده استعداد را در کار آرند۔ مقتدائے وقت شوند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔ خواجه سود خوب متمنّی دارند رفته رفته سر انجام کار خواهند کرد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبد اللطیف بزاز سلوکِ این عزیز کار می کند لیکن سیر این از سعی دریغ نه دارند بسیار ترقی کنند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بالصَّوَاب۔ محمد اشرف بر سلوک مقید شوند بسیار ترقی کنند وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ صادق شیخ باطنِ این عزیز رفته رفته بر ظاهر غالب شود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ مُلّا محسن منوّر الباطن و ترویج طریقه رفته رفته ظاهر می شود۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب۔ عزیز میر به طریقه بسیار مقید شوند نفع کلّی خواهند شد۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ عبد اللطیف مقتدا شود اگر خوب مقید شوند۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ شیخ احمد منوّر الباطن و صاحب کمال ظاهر می شود۔ تدریجاً و مروّج الطریقه۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔ برخوردار کونین عبد الرشید ارشد رشید هست بشارات به قراری سلوک راه حاصل نموده پا در زوائدات گذاشته چنانچه قبولیت و قطع دائرهٔ رضا بلکه وصول به مرکز دهمنیت کل چه از حضرتِ ایشان سلمهٔ ربهٔ و چه از حضرات ثلثه و چه از فقیر و چه از شما و نیابت شما در خدمتِ شما مع رجاے اصالت تا کجا قلم رانی نماید۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بالصَّوَاب۔

مکتوب صد و شانزدهم

در بشارات بعضے مقامات مخدوم زاده حضرت شیخ ابو حنیفه به مؤلف نوشته اند۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اما بعد احوال این شکسته بال

مہجورِ اصل و معاملہ بیمنِ ایزدِ متعال تا این مدت کہ نہم ربیع الثانی سنہ ۱۱۲۸ھ روز سہ شنبہ من محرر مقرون ہست عافیت و ترقیات کونین مع وصولِ ذات بحت مطلوب و مرغوب ست۔ امید از دعوات ظہر الغیب بزرگان ہست ؎

ما خود بہ گردِ دامنِ مردے نمی رسم
شاید کہ گردِ دامنِ مردے بما رسد

آنچہ خیالاتِ روز و شب می گذرد خودش اہلِ حقیقت چہ اظہار سازد کہ شرم می آید و احوالِ خود را بہ آن کمالات مستبعد می شناسد لیکن نظر بہ آن نمودہ ؎

فیضِ روح القدس ار باز مدد فرماید
دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا می کرد

و باز وقتے کہ رحمت بجوش می آید مثل مطر ہست بر گلخن ہم می بارد وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ نور دیدہ عضد شدید اخوی شیخ عبد الرشید سلمہٗ ربُّ العرش المجید از ین خلعتِ نا رشید سلام خیر انجام بہ شوقِ تمام مطالعہ فرمایند نور دیدۂ صاحبِ معالی بابا خواجہ محمد مقصود پیش احقر الناس از حسنِ ظنِّ خود چند گاہ ہست کہ ہست لیکن فنا فی الشیخ را بدرجۂ کمال رسانیدہ و از مراعاتِ آداب ہیچ دقیقہ نگذاشتہ امید کہ امروز و فردا بہ کمالاتِ خاصہ مجددیہ رضی اللہ تعالٰے عنہ برسد و بسیار بسیار لبریزِ شکر شما ہست ہمہ اہلِ طریقہ را سلام رسانند۔ در اثنائے نوشتن کتابت مقامے عالی شگرف ظاہر شد۔ شما ہر دو را بیرونِ آن مقام دید بعد توجہ ہر دو پدر و پسر را داخل نمودہ شد لیکن در وصول ہر دو عموم و خصوص من وجہٍ ظاہر شد تمکن در شما بیشتر یافتہ شد و در بعضے جزئیات وصول بیشتر در پسر شما یافتہ شد بعد از تامل معلوم نمودہ شد کہ آن مقام خاصہ مجدد بود کہ ایشان و چندے دیگر ممتاز شدند۔ آن مقام مخلصیت بود وَاللّٰهُ اَعْلَمُ از فقیر زادہ محمد زکی و برہان اللہ

و محمد محفوظ سلام خوانند بالخصوص محمد رشید مطالعه نمایند۔

مکتوب صد و ہفتادہم۔ دربیان بشارات و بعضے حالات مخدوم زاده حضرت محمد تقی به مؤلف نوشته است۔

احمد۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی جامع کمالات احمدی و احدی حق رسیده و حق رسانِ ارشاد و ہدایت مرتبت برادر دینی اعز واکرم صاحب معنیٰ اسرارِ اتحاد محبوبی شیخ محمد مراد سلمہٗ اللہ ازین ہیچ کاره سلام شوق مطالعه فرمایند۔ مکتوب محبت اسلوب به مصحوب صلاح آئین میان عبدالشکور درحسن ازمنه رسید دوستان را شاد گردانید۔ ع

اے وقت تو خوش که وقت ما خوش کردی

اکثر اوقات دلِ حزن منزل نگرانِ این معنیٰ باشد توقع که آینده برہمیں دستور مسرور می کرده باشید ہمشیرہا مع سائر اولاد خصوص فقیر زاده ہا محمد اظہر و محمد ظہور اللہ مع سائر ہمشیرہاے خود دعوات می رسانند اہل خانہ آن ملاذ صغار و کبار در حفظِ الٰہی باشید۔ برادرانِ عزیز داغر ولی محمد و رجل الرشید سلام خوانند۔ رجل الرشید حضرت الیشان را قدس سرہٗ به مرتبه رضامند داشته که برعکس احسانہاے آن عزیز براحقر ہست و ہمیشه شکر گذار و خدمت گارِ آن مقبول درگاہم۔ و آنچه به این عاصی ازمقدمه بشارات قلمی بود بمصداق۔ رنگریز به ریش خود گرفتار ست۔ مع ہذا الیشان را ازمقبولانِ خاص الٰہی می دانیم۔ درعین نوشتن مفہوم شد که محمد مراد، مراد احد و احمد ہست وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالرَّشَادِ۔ قبل ازین چند خط مرسل شده اغلب درراه غائب شدند معلوم میان رجل الرشید آنکه عرضی شما ازمدت

منظور شده برآمده بود حواله میان عبداللطیف نموده شد خدا آن عزیز را توفیق دهد و هر آنچه مقدور فقیر بود بجا آورد و بیشتر سعی مشارٌ الیه فرماید. وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

مکتوب صد و هیژدهم. در بیان تشریح واقعه مخدوم زاده حضرت محمد تقی به کمینه مؤلف نوشته است.

اَحَدُهُ. حقایق و معارف آگاه خلاصهٔ خلفاے احمدی واحدی ازین درویش وحدت کیش سلام شوق مطالعه فرمایند. مکتوب محبوب به معرفت خواجه مومن که در جواب این عاصی نوشته بودند رسید مسرور ساخت. توقع که بهمین دستور گاه گاهے این دور از کار را خوش وقت می کرده باشند دیگر آنچه مقدمهٔ بشارات که دربارهٔ ایشان پیر و مرشد فرموده ظاهر شد در حق مرادان هر عالمی که از عالم قدس ظاهر شود عین بجا است. هر چند مثل فقیر به آن می ماند که رنگریز بر ریش خود درمانده است. بهر کیف در عین تحریر این کلمه ظاهر شد که هُوَ مِنِّیْ وَلَا مِنْهُ وآن که مراد اوست مراد ماست. وَالْغَيْبُ عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ آنچه لقدرتهم ان شاء الله ظاهر خواهد شد بقید علم خواهد آمد. و یک بروز مکونی به احوال خود نیز محسوس می گردد وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَةِ الْحَالِ. فضائل مرتبت مقبول احد در اخلاص وحید رجل رشید به شوق تمام سلام خوانند و فضائل مرتبت منظور نظر اهل الله در مرتبت رفیع علی محمد ولی مع والده و همشیرها و جمیع متعلقان و اهل طریق سلام خوانند و از فقیرزادها محمد اظهر و محمد ظهور الله سلام رسانده اند خصوص به رجل الرشید. و دیگر معلوم رجل رشید باد که ورقے شما که دستخط شده بود قریب یک سال است که حوالهٔ وکیل شما

کردہ ایم الحال ہر تاکیدے کہ باید بہ وکیل کنند اند کے در کار شما تغافلے وارد والسلام وانشاء اللہ در کار خواجہ مومن موافق مقدور دریغ نہ خواہد داشت۔

مکتوب صد و نوزدہم

در بیان ارشاد نامہ طریقہ چشتیہ و کبرویہ و سہروردیہ از ولایت پناہ ارشاد دستگاہ شاہ علی رضا مدظلہٗ العالی ابن محمد فرخ شاہ بہ تخطِ خاص الیشان نزد احقر العباد محمد مراد موجود ہست۔

حق حق۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اَمَّا بَعْدُ۔ فَاِنَّ الْاَخَ الصَّالِحَ الْاَعَزَّ الْاَکْرَمَ الْمُھْتَدَّ بِطَرِیْقِ الْاَمْجَدِ الْاَقْوَمِ سَالِکُ مَسَالِکِ الطَّرِیْقِ عَارِفُ مَعَارِفِ الْحَقِیْقَۃِ الْجَامِعُ بَیْنَ الشَّرِیْعَۃِ وَالْمَعْرِفَۃِ اَلشَّیْخُ مُحَمَّدُ الْمُرَادُ الْکَشْمِیْرِیْ دَامَ حُبُّہٗ فِی اللّٰہِ وَزِیْدَ عِرْفَانُہٗ بِاللّٰہِ لَمَّا صَحَّ صُحْبَتُہٗ اِرَادَۃً وَشَوْقًا مَعَ اُسْوَۃِ اَھْلِ الْعِرْفَانِ وَقِبْلَۃِ زُمْرَۃِ الْوِجْدَانِ قُطْبُ فَلَکِ الْھِدَایَۃِ وَغَوْثُ سَبِیْلِ اِنْدِرَاجِ النِّھَایَۃِ فِی الْبِدَایَۃِ مَحْبُوْبُ حَضْرَۃِ الصَّمَدِ عَمِّیْ اَعْظَمِیْ اَلشَّیْخُ عَبْدُ الْاَحَدِ السَّرْھِنْدِیْ سَلَّمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَبْقَاہُ وَبَلَغَ بِتَوَجُّھَاتِہٖ وَعِنَایَاتِہٖ مَبْلَغَ الرِّجَالِ وَحَصَّلَ مِنْ جَنَابِہٖ خِلَافَۃَ الْکَمَالِ فِیْ طَرِیْقِ الْعَلِیَّۃِ النَّقْشَبَنْدِیَّۃِ وَطَرِیْقِ الْعَالِیَۃِ الْقَادِرِیَّۃِ فَاَجَزْنَا لَہٗ اَیْضًا فِی الطَّرِیْقِ السَّنِیَّۃِ الْچِشْتِیَّۃِ الْعِشْقِیَّۃِ وَالطَّرِیْقَۃِ الْجَلِیْلَۃِ الْکُبْرَوِیَّۃِ وَالطَّرِیْقَۃِ الْعَظِیْمَۃِ السُّھْرَوَرْدِیَّۃِ کَمَا اَجَازَ لَنَا سَیِّدُنَا وَمَوْلَانَا وَمُرْشِدُنَا وَقِبْلَتُنَا اِلَی اللّٰہِ قُطْبُ الْاَبْدَالِ وَالْاَوْتَادِ وَفَرْدُ الْاَفْرَادِ الْمُسْتَغْرِقُ فِیْ نُوْرِ الْقَدِیْمِ حَضْرَتُ سَیِّدُنَا مُحَمَّدُ اِبْرَاھِیْمُ الْمُرَادْاٰبَادِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

وَاَرْضَاهُ وَجَعَلَ جَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ فَالْمَسْئُوْلُ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ
وَتَعَالٰى اَنْ يَّرْزُقَهٗ تَجَلِّيَاتِ الذَّاتِ وَالصِّفَاتِ وَيَجْعَلَهٗ صَاحِبَ الْعِلْمِ
بِالْمُكَاشَفَاتِ وَيَجْعَلَهٗ صَاحِبَ اٰيَاتِ الْبَيِّنَاتِ وَالْكَرَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ
وَاَنْ يُّحِبَّهٗ اِلَى الْمَخْلُوْقَاتِ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ السَّادَاتِ حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ
اَفْضَلِ الْبَرِيَّاتِ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَاَكْمَلُ
التَّحِيَّاتِ اَجَازَهٗ اَحْقَرُ عِبَادِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ عَلِيٌّ رِضَا ابْنُ شَيْخِ الْاِسْلَامِ
شَيْخِ مُحَمَّدٍ فَرُّخِ السَّرْهِنْدِيْ عُفِيَ عَنْهُمَا۔ كَتَبَهٗ بِخَطِّهٖ يَوْمَ السَّبْتِ
خَامِسِ شَوَّالِ سنه ١٣١١ه فِيْ بَلْدَةِ الْمُبَارَكَةِ الْكَشْمِيْرِ بِحَمْدِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ
وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى۔

* * *

لا اله الا الله محمد رسول الله

قطعہ تاریخ طبع از عبد اللہ دن جاشرلفی

اے طلبگارِ گلشنِ وحدت   محوِ انتظارِ گلشنِ وحدت
طبع شد این حدیقۂ عرفان   رمز و اسرارِ گلشنِ وحدت
مئے غُفلت دران ہمی جوشد   عشقِ دِلدارِ گلشنِ وحدت
رشحۂ فیض عارفِ باللہ   گشت اظہارِ گلشنِ وحدت
قطبِ قیّوم آن امام ہُدا   بود سالارِ گلشنِ وحدت
مظہرِ علم و فضل و جود و کرم   زبدہ احرارِ گلشنِ وحدت
سالِ طبعش چنین ندا آمد
'جنیب شہوارِ گلشنِ وحدت

۱۳۸۵ھ

تعلیقات

(حضرت وحدتؒ۔ گلشنؒ۔ ولی گجراتی)

جامعِ مکتوبات شیخ محمد مرادؒ نے مجموعے کے آخر میں بطور تتمہ چند اور مکتوبات بھی درج کیے ہیں جو اُنھیں دوسرے بزرگوں نے بھیجے تھے۔ ان بزرگوں میں حضرت وحدتؒ کے دو فرزند ابو حنیفہؒ اور شیخ محمد تقیؒ بھی ہیں۔ حضرت وحدتؒ کے چار صاحبزادے تھے:۔ شیخ ابو حنیفہؒ، شیخ محمد تقیؒ، شیخ محمد جوادؒ اور نور الحقؒ۔ شیخ محمد جوادؒ کی شادی کا ذکر مکتوب ۱۴ میں آچکا ہے۔ اسی تتمہ میں حضرت وحدتؒ کے بڑے بھائی علامہ فرخ شاہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۴ شوال ۱۱۱۸ھ) کے بھی دو مکتوبات درج ہیں (اصل مجموعے میں پہلا مکتوب اُنہی کے نام ہے) اور بالکل آخر میں ان کے صاحبزادے شیخ علی رضاؒ (م ۱۱۴۳ھ) کا ۱۱۰۳ھ کا اجازت نامہ بھی درج ہے جو شیخ محمد مرادؒ کو چشتیہ، کبرویہ اور سہروردیہ طریقوں کے لیے اُن سے حاصل ہوا تھا۔ روضۃ القیومیہ (۲۹۵/۱ بعد) میں شیخ علی رضاؒ کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ حضرت علامہ فرخ شاہؒ (ابن حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ابن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ) کے صاحبزادے ہونے کے باوجود، علوم سیمیا، کیمیا، ریمیا وغیرہ اور نغمہ و سماع سے بھی تعلق رکھتے تھے اور جنات بھی ان کی تسخیر میں تھے۔ لیکن بعد میں وہ پھر اپنے والد صاحبؒ سے رجوع ہو گئے تھے۔ نیز یہ کہ وہ گجرات چلے گئے تھے اور وہیں ان کے پانچ صاحبزادے بھی قیام پذیر تھے۔ یہی وہ بزرگ ہیں جن سے اردو کے مشہور شاعر ولی گجراتی (م ۱۱۱۸ھ) بیعت ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنے شیخؒ کے متعلق کہا ہے:۔

بعدِ شاہِ نجف، ولی اللہ   پیرِ کامل علی رضا پایا

یعنی اے ولی اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد علی رضاؒ جیسا پیرِ کامل حاصل ہوا ہے۔ اس شعر سے ظاہر ہے کہ ولی گجراتی نے ان سے نقشبندیہ سلسلے میں بیعت نہیں کی تھی جس کی ابتدا حضرت علیؓ کے بجائے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ہوئی تھی۔

یہ بات بھی قابلِ لحاظ ہے کہ ولی گجراتی نے ۱۱۱۲ھ میں گجرات سے دہلی کا سفر کیا تھا اور وہاں حضرت سعد اللہ گلشنؒ کے مشورے سے اپنی دکنی شاعری کو فارسی کے شعرائے متاخرین کے انداز پر لکھنا شروع کیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ گلشن نے ولی کو بطورِ نمونہ ایک غزل لکھ کر دی تھی جس کا مطلع یہ ہے:۔

خوبیِ اعجازِ حسنِ یار اگر انشا کروں   بے تکلف صفحۂ کاغذ یدِ بیضا کروں[1]

اسی تقلید کی وجہ سے ولی کو اپنی شاعری پر ناز ہے:۔

دکنی زباں میں شعر سب لوگاں کہے ہیں اے ولی   لیکن نہیں بولا ہے کوئی یک شعر خوش تر زیں نمط

ولی نے اپنے فارسی رسالہ نور المعرفت میں خود کو شاہِ گلشنؒ کا شاگرد کہا ہے۔ لکھتے ہیں:۔ "مصنفِ ایں عبارت کہ بہ یُمنِ ثنا پردازیِ بزرگاں، بہ خطابِ ولی سرفراز است از شاگردانِ[2] زبدۃ العارفین حضرت شاہِ گلشنؒ ممتاز۔۔۔" اس عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ولی نے کئی بزرگوں کی مدح میں قصیدے لکھے ہوں گے (جن میں سے اب دو تین ہی باقی رہ گئے ہیں)۔

۱۱۱۲ھ میں ولی نے دہلی کا سفر کیا تھا۔ بہت ممکن ہے کہ وہیں سے وہ کشمیر بھی

---

[1] ملاحظہ ہو طبقات الشعراء مولفہ قدرت اللہ مرادآبادی۔ بحوالہ کلیاتِ ولی مرتبہ احسن مارہروی ضمیمہ ۲ صفحہ ۷۸ح۔ [2] شاگرد کے معنی مرید کے بھی ہو سکتے ہیں۔

گئے ہوں، جہاں اس مجموعے کے جامع یعنی شیخ محمد مرادؒ رہتے تھے۔ ولی کے اس شعر سے ان کا کشمیر جانا استنباط کیا جا سکتا ہے، گو کہ یقینی نہیں:۔

ولی کے دل کو یوں ہوتی ہے راحت تجھ گلی بھیتر
کہ جیوں ہوتی ہے خاطر منشرح کشمیر کے دیکھے

اگر واقعی وہ کشمیر بھی گئے تھے تو پھر اُن کے ایک ممدوح شیخ محمد مرادؒ کا گجراتی ہونے کے بجائے کشمیری ہونا زیادہ قرینِ قیاس ہے۔ ولی کا ایک شعر ہے:۔

مقصودِ دل ہے اُس کا خیال اے ولی مجھے
جو مجھ زبان کا وِرد محمد مراد ہے

یعنی اس مجموعے کے جامع محمد مرادؒ سے یہاں مراد ہوگی۔ [۵۱]

۵ روضۃ القیومیہ (۳۰/۴) میں شاہِ گلشنؒ کو حضرت وحدتؒ (المعروف "شاہ گل") کا خلیفہ کہا گیا ہے اور مولانا غلام علی آزاد بلگرامی نے سروِ آزاد میں شاہ گلشنؒ کو خواجہ عبدالاحد وحدتؒ (شاہ گل) کا شاگرد کہا ہے۔ تذکرۂ نشترِ عشق میں ہے کہ شاہ گلشنؒ نے اپنا تخلص حضرت بیدلؒ کی تجویز پر اختیار کیا تھا [۵۲] (اور بیدلؒ بھی نقشبندی مجددی سلسلے سے وابستہ تھے) اب شاعری میں یہ سلسلہ یوں ہوا کہ شاہ گلؒ کے شاگرد شاہ گلشنؒ اور شاہ گلشنؒ کے شاگرد عندلیب (اور ولی گجراتی بھی) اور ان کے صاحبزادے خواجہ میر دردؔ اور آثرؔ سب ایک ہی سلسلے اور ایک ہی مشرب سے تعلق رکھتے تھے۔

ہر گل کا پتا چاک ہووے درد سوں میرے
گلشن کی طرف بھیجوں گر آہِ سحری کوں
(ولیؔ)

---

[۵۱] اسی سرہندی تعلق کی وجہ سے ولی نے اپنے ہم عصر ناصر علی سرہندی کا ذکر کیا ہے:۔

پڑھے سُن کر اچھل جیوں مصرعِ برق
اگر مصرع لکھوں ناصر علی کوں

[۵۲] ملاحظہ ہو ملفوظاتِ اقبال۔ مرتبہ محمود نظامی۔ لاہور۔ صفحہ ۱۲۲۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

ملفوظات حضراتِ کرام نقشبندیہ موسیٰ زئی شریف

محبوب احمد بھٹی

☆☆

حضرات کرام موسیٰ زئی شریف کے حالات زندگی "جہان امام ربانی مجدد الف ثانی" کی جلد ششم میں آ چکے ہیں۔ یہاں آپ کے ملفوظات پیش ہیں۔ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کلام مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مشائخ کے ملفوظات سننا توفیق (زیادتی، شوق) کا موجب، قلب کی رقت کا سبب، ماسوا اللہ سے نفرت دلانے کا باعث اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔

مشائخ عظام کے ملفوظات کا مطالعہ ظاہری و باطنی ترقی کا موجب ہے البتہ یہ مطالعہ حضور قلب کے ساتھ ہو۔

ملفوظات حضرت خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری:

ولادت: ۱۲۱۶ھ، قندھار

وصال: ۱۲۸۴ھ، موسیٰ زئی شریف

فرمایا:

۱..... صد ہزار علم سے ایک ذرہ خالص عمل کا بہتر ہے اور صد ہزار عمل سے ایک ذرہ اخلاص کا بہتر ہے اور صد ہزار اخلاص سے ایک ذرہ عشق کا بہتر ہے اور صد ہزار شوق و عشق سے ایک ذرہ درد کا بہتر ہے۔ پھر آخر میں یہ آیات پڑھیں:

لآ الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظٰلمین. حسبنا اللہ ونعم الوکیل.

۲..... فرمایا، ان ابیات کو روزانہ پڑھا کرو، جو ان اشعار و ابیات کو روزانہ صدق دل سے پڑھا کرے گا تو

بے حد تاثیر ملاحظہ فرمائے گا۔

بے لطفِ تو من قرار نتوانم کرد
احسانِ ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تنم زبان شود ہر موئی
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

(ترجمہ) آپ کی عنایت کے بغیر مجھے کوئی سکون نہیں۔ آپ کے احسان شمار سے بالاتر ہیں۔
اگر میرے جسم کے تمام بالوں کو زبان مل جائے تب بھی ہزاروں میں ایک کا بھی شکر ادا نہ کرسکوں۔

۳......فرمایا حضرت شاہ غلام علی شاہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جو شخص ختم "یا اللّٰہ یا رحمٰن یا رحیم یا ارحم الرّٰحمین . وصلی اللّٰہ علی خیر خلقہ محمد. کا وظیفہ کرے گا اس کو دولت ظاہری اور باطنی دونوں نصیب ہوں گی۔

۴......فرمایا ترک دنیا یہ نہیں کہ برہنہ ہو کر لنگوٹی باندھ لے اور لنگوٹی باندھ کر دھونی رچالے بلکہ ترک دنیا یہ ہے کہ کپڑے اچھے پہنے اور کھانا اچھا کھائے اور جو کچھ اللہ کریم کی جانب سے بغیر کسب وصول ہو وہ لوگوں کو کھلائے اور جمع نہ کرے اور ساتھ ہی ماسوا اللہ کے ہر چیز سے منہ موڑ لے۔

۵......فرمایا اس طریقہ عالیہ کا مجاز اور خلیفہ جب توجہات نہیں دیتا اور حلقہ نہیں کرتا اور طریقہ کے اعمال و افعال کو عملاً جاری نہیں کرتا تو وہ خراب ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اجازت یافتہ کو لازم ہے کہ اشاعت سلسلہ عالیہ میں کوشاں ہو جائے۔

۶......فرمایا، شیخ الاسلام (حضرت عبداللہ انصاری شیخ ہرات علیہ الرحمۃ) نے فرمایا ہے کہ ایک کرامات فروش ہوتا ہے اور ایک کرامات خر (یعنی خریدنے والا) کرامات فروش وہ ہے جو لوگوں پر اپنی کرامات کے ذریعے پنی پیری جتوائے اور منوائے اور کرامات دکھانے پر زور لگائے یہ پیر مغرور ہے۔ کرامات خر وہ ہے جو کرامات کو لوگوں پر ظاہر کرنے کی خواہش رکھتا ہے یا اس سے کرامتوں کی طلب کی جاتی ہو۔ یہ کتا ہے۔
لہٰذا کرامات فروش اور کرامات خر دونوں فقر سے عاری ہیں۔ کیونکہ فقر کی حقیقت و اصلیت کرامات

نہیں ہے اس پر آپ نے فرمایا کرامات کی طلب رکھنا فرعونی کا دعوٰی کرنے کی خواہش ہے اور کشف کی طلب کرنا خدائی کا دعوٰی کرنے کی خواہش ہے۔ یعنی پہلی حالت لوگوں میں زور اور رعونت سے بزرگی منوانے کے مترادف ہے اور دوسری حالت لوگوں میں اپنے علم اور غیب دانی سے لوگوں کو مرعوب اور مرغوب کرنے کے مترادف ہے۔

۷...... طریقہ نقشبندیہ عالیہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس طریقہء عالیہ میں فقر دو قسموں پر مشتمل ہے۔ پہلا جذبہ ہے جو خاص عطیہء الٰہی جل شانہ ہے اور یہ اختیاری نہیں ہے۔ دوسرا سلوک ہے اور یہ عمل سے عبارت ہے۔ یہ بھی توفیق الٰہی جل شانہ سے ہے۔ ہمارے بزرگوں کا یہ معمول ہے کہ طالبان حق کو پہلے پہل اپنی توجہات شدیدہ سے سلوک طے کراتے ہیں۔ جن مریدان کو جذبہ طاری ہو جاتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص عنایت ہے۔ جو پیر اس جذبہ کو اپنی طرف سے سمجھے تو وہ مشرک ہے اور علماء سوء کے زمرہ میں شمار کیا جائے گا جو شیطان سے بھی برا ہے اور جن مریدان کو عمل اور مجاہدہ سے ترقی اور درجات قرب حاصل ہوتا ہے تو یہ بھی دراصل وہی معاملہ ہے مگر پیر کا سینہ باب رحمت ہے اور پیر کی توجہ قلبی سے مرید کا کام انجام کو پہنچتا ہے۔ اس لیے پیر منشاء حق تعالیٰ اور مقصود سببی کی حیثیت سے نعمت عظیم ہے۔

۸...... فرمایا شیخ کی محبت خدمت، آداب ظاہری اور باطنی کی بجا آوری کامیابی کی راہ ہے۔ ظاہری اور باطنی بے ادبی محرومی اور ناکامی کا ذریعہ ہے۔

۹...... فرمایا انسان عبارت انس سے ہے۔ محبت اور انس جس میں نہیں وہ حیوان ہے۔ چونکہ انسان میں محبت اور انس فطرتاً ودیعت کی گئی ہیں۔ اسی لیے تو اس کو انسان کہتے ہیں بمعنی انس کرنے والا۔

۱۰...... فرمایا، اگر شیخ اول سے جذبات قویہ اور احوال معتبرہ کا اکتساب کر لیا ہے تو دوسرے شیخ پکڑنے کی ضرورت نہیں اگر شیخ سے یہ احوال حاصل نہیں ہوئے تو کوئی مضائقہ نہیں اگر دوسرے شیخ کے پاس جو شیخ اول سے زیادہ توجہات کامل رکھتا ہو اور اس ملکہ کا مالک ہو تو ضرور اس شیخ کے پاس چلا جائے اور اس سے اکتساب فیض کرے کیونکہ غرض تو شیخ پکڑنے سے فیضان کا حصول ہے یہ منکرین بیعت ثانیہ اس مقدس صوفیہ علیہ کے احوال و مقامات اور معارف سے ناواقف ہیں۔

۱۱...... فرمایا طریقت میں کتاب خوانی کی ضرورت نہیں، یہ محض فضل ربی جل شانہ ہے۔ کتاب خوانی سے تو محض بزرگوں کے حالات اور مقامات سے واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔ کیونکہ علم طریقت وہ لطف ربانی ہے

جو کہ سینہ بسینہ اپنے حضرات کرام سے منتقل ہوتا چلا آتا ہے۔

۱۲...... حصول نسبت اور فیض میں اصل بنیاد اپنے شیخ سے رابطہ پر ہے۔ ذکر اذکار اور نوافل وغیرہ اور دیگر عبادات حصول نسبت کے مضبوط ذریعے ہیں اور بس۔

۱۳...... فرمایا، امی (ناخواندہ) شخص طریقہ شریفہ کو خوب حاصل کر لیتا ہے کیونکہ اس کا دماغ علمی اور عقلی دلائل کا حامل نہیں ہوتا جس کی وجہ سے اسے کوئی شک اور شبہہ پیدا نہیں ہو سکتا برخلاف ایک عالم کے کہ اس کو خطرے اور وسوسے زیادہ پیدا ہوتے ہیں۔

۱۴...... فرمایا، **معرفت** نام ہے حق تعالیٰ کو معبود جاننے کا اور اپنے آپ کو معدوم محض جاننے کا، علماء اس کو دلائل سے جانتے ہیں اور عالم لوگ ایک دوسرے سے سن کر سمجھتے ہیں اور فقراء حق تعالیٰ کو وحدہ لاشریک یقین قلب سے جانتے ہیں اور اپنے آپ کو معدوم محض گردانتے ہیں۔

۱۵...... فرمایا اہل طریقت ماسوا اللہ کے خیال کو آنا گناہ سمجھتے ہیں اور اس کو شرک خفی کہتے ہیں۔

۱۶...... فرمایا انسان کو ہمیشہ غمناک رہنا چاہیے کیونکہ غم ناکی میں جمعیت قلب نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدام دائم الفکر اور متواصل الحزن رہا کرتے تھے۔

۱۷...... فرمایا کبرائے دین اور روندۂ راہِ یقین سب طریقوں کے خواہ طریقہ نقشبندیہ ہو یا قادریہ یا چشتیہ ہو خواہ سہروردیہ اور اسی طرح دیگر چار طریقوں کے امام خواہ شطاریہ ہو خواہ مداریہ ہو یا کبرویہ یا قلندریہ ہو سب اس بات پر متفق ہیں اور ساتھ ہی چاروں مذاہب حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی بھی متفق ہیں کہ اس راہ سلوک میں کشفیات اور تصرفات اور خرق عادات کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ پانی پر چلنا تو مچھلیوں کا کام ہے اور ہوا میں اڑنا پرندوں کا اور غیبی خبریں دینا کاہنوں اور جادوگروں کا اور ایک ہی لمحہ میں مشرق سے مغرب تک پہنچنا شیطان کا کام ہے۔ یہ سب کام کچھ بھی نہیں اور ان کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔

حقیقت میں کرامت بزرگان دین کے نزدیک یہ ہے کہ انسان کا ظاہر شریعت اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور متابعت سے آراستہ ہو اور باطن حق تعالیٰ کے حضور میں مستغرق ہو اور دل غیر اللہ کی محبت سے خالی ہو اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور مراقبہ میں اس طرح محو ہو کہ اس کو اپنے اور کل کائنات کے افعال وصفات کلی وجزئی نظر نہ آئیں اصل بات یہ ہے اور باقی سب لغو اور ہیچ ہے۔ اللہ اکبر

۱۸...... محمد جان اخوندزادہ صاحب کو فرمایا: بھائی جان اپنی ساری ہمت اللہ کی طلب وجستجو اور اس کی یاد میں

صرف کریں یہاں تک کہ حق تعالیٰ کی یاد میں ایک لمحہ اور ایک لحظہ بھی غفلت نہ آنے پائے اور ہمیشہ متوجہ بخدا رہیں۔

۱۹...... فرمایا جو شخص آسمانوں اور زمین کی سیر اور پرواز کر جانے کا علم حاصل کرنے اور کشف و کرامات و خوارق عادات کے حصول کے لیے عبادت و ذکر کرتا ہے تو وہ ان چیزوں کی عبادت کرنے والا شمار ہوگا نہ کہ حق تعالیٰ کا پس اس طرح وہ اپنی عمر کو ضائع کر رہا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ علم ناسوت اور اس کی سیر کرنا اور اس میں تصرف کرنا کوئی معتبر نہیں۔

۲۰...... فرمایا سالک کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو عدم محض خیال کرے اور اپنے کمالات کو اس کے اصل سے جانے اور اپنے حسنات کو قابل قبول نہ سمجھے اور اپنے گناہوں کو ایک بڑے پہاڑ کی مانند جانے جو اس کے سر پر کھڑا ہے۔ نیز غیر کی برائیوں میں ہمیشہ نیک تاویل کرے اور روزمرہ کے وقائع کو حق تعالیٰ کے ارادہ سے جانے پس اہل معرفت رحمۃ اللہ علیہم کا یہی طریقہ ہے۔

۲۱...... فرمایا اپنے قیمتی اوقات کو طاعت اور ظاہری و باطنی عبادات سے معمور رکھیں کیونکہ اعمال شرعیہ اور احوال طریقت و حقیقت سے اصلی مقصود پاکی نفس اور صفائی دل ہے۔ جب تک کہ نفس کو پاکی اور دل کو سلامتی حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک ایمان حقیقی کا حاصل ہونا محال ہے۔ پس دل کی سلامتی اس وقت حاصل ہو سکتی ہے جب بندہ کے دل میں اللہ کے سوا کسی دوسری چیز کا دخل نہ ہو اگر کسی پر ہزار سال گزر جائیں اور اس مدت میں اس کے دل میں غیر کا خیال نہ گزرا ہو یہاں تک کہ ماسوا اللہ اس سے بالکل فراموش ہو جائیں اور یاد دلانے پر بھی ماسوا اس کو یاد نہ آئیں تو اس مقام کو ہمارے بزرگان طریقت مقام فنا سے تعبیر کرتے ہیں اور یہی راہ سلوک میں پہلا قدم ہے۔ فرمایا طالب حق کو چاہیے کہ وہ اس حد تک کوشش کرے کہ اس کا سانس حضور حق سے خالی نہ جائے اور نہ ہی غیر کا اس کے دل میں کچھ دخل آنے پائے۔

۲۲...... فرمایا حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خالص بندوں کے لیے کشفیات وغیرہ کے اظہار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ طالب خدا کے لیے اعتقاد کا درست رکھنا احکام شرعیہ کو پورا پورا بجالانا اور ہمیشہ جناب حق جل شانہ کی طرف متوجہ رہنا ضروری ہے۔ دولت عظمیٰ اگر ہے تو یہی ہے باقی سب ہیچ ہے۔

۲۳...... فرمایا اکابرین طریقہ عالیہ نقشبندیہ نے واقعات و کشفیات اور خوارق عادات کو کوئی وقعت نہیں دی

ہے۔ اسی واسطے انھوں نے دوام حضوری ہی کو دولت کبریٰ جانا ہے یہی وجہ ہے کہ ان پر ماسوا اللہ کا نسیان ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ حضرت شیخ یحییٰ منیری قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ:

> ”دنیا میں بت پرستی بہت ہے اور عارفین کے گروہ کا بت ان کی کرامات ہیں اگر کرامت سے ان کو تسکین قلب ہوتی ہے تو یہ سمجھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت سے محروم ہیں اور اگر کرامات کے اظہار سے پرہیز کریں اور اسے مقصود نہ جانیں تو ذات واحد عز اسمہ تک ان کی رسائی ہو جائے گی“

اگر کوئی اللہ کا ولی، اللہ کے سوا باقی چیزوں سے قطع تعلق کر لے تو وہ حقیقت میں صاحب ولایت ہے، پس ہر وہ سالک جس نے کرامت پر ہی تکیہ کیا ہو اور اس کو اپنے لیے کامیابی کا ذریعہ اور مقصد جانا ہو تو وہ حقیقت میں اپنے اصلی مقصد سے کوسوں دور بھاگا۔ کیونکہ یہ کلیہ قوم کے ہاں مقرر ہے کہ محبت کا تحقق اس صورت میں نہیں ہو سکتا جس میں دوست سے اعراض اور غیر کے ساتھ میل کرنا دونوں جمع ہوں۔

من شغلک عن اللہ فھو صنمک (حدیث شریف)

جس نے تمہیں اللہ سے غافل کر دیا تو وہی تمہارا خدا ہے۔

ہمارے اس مدعا پر دلیل صریح ہے۔ چونکہ آدمی مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ پس اس کو اپنی اصل کا تابع ہونا چاہیے یعنی خاکسار ہونا چاہیے اور غرور اور خود بینی سے پرہیز کرنا چاہیے نہ ہی اپنے گزشتہ بزرگوں پر فخر کرنا چاہیے بلکہ اسے چاہیے کہ عجز و نیاز اور خاکساری کو اپنا طریقہ بنائے اور اپنے آپ کو ساری دنیا سے کم تر جانے اور ہر وقت خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔

۲۴...... ملا میر واعظ اخوند کو تحریر فرمایا، بھائی آج کل فرقہ وہابیہ پیدا ہو گیا ہے، یہ فرقہ خود کو اہل حدیث کے نام سے پکارتا ہے، خباثت باطن اور فساد عقیدہ سے یہ لوگ ہمارے امام اعظم نعمان ثابت الکوفی جو در حقیقت مفسرین اور محدثین کے امام ہیں، زبان طعن دراز کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ فرقہ وہابیہ اگلے پچھلے مجتہدین کے اجتہاد کا انکار کر کے مذاہب اربعہ کی تقلید کا انکار کرتا ہے حالانکہ اس پر سلف صالحین کا اتفاق ہے اور اس پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔

۲۵...... خان ملا خان صاحب کو تحریر فرمایا، چونکہ علماء اور خاص و عام دینی اور دنیاوی کاموں میں آپ سے

رجوع کرتے ہیں اس لیے آپ کو تحریر کیا جا رہا ہے کہ آپ برائے خدا فرقہ وہابیہ کی مخالفت میں تبلیغ کی کوشش فرمائیں اور اہل سنت و جماعت کے عقائد کو پھیلائیں ان شاء اللہ سعادت کونین و برکات دارین آپ کو نصیب ہوں گی۔

۲۶...... فرمایا، طالب حق جل شانہ کو چاہیے کہ وہ علم لدنی کی طلب اور نسبت صوفیہ کرام کے حصول کے لیے پوری کوشش کرے ان کا حاصل کرنا نعمت کبریٰ ہے اور صاحب دل شخص و شیخ کامل مکمل ڈھونڈنا نہایت ضروری ہے۔ اگر اس قسم کا عزیز اس کو میسر آجائے کہ جس کی صحبت مبارک میں نسبت جذبی حاصل ہوتی ہو اور اس کی صحبت شریف میں آکر لوگ فیض و برکات سے مالا مال ہو کر جا رہے ہوں اور اس کی صحبت مبارک میں بیٹھنے سے نسبت حضور و آگاہی ملکہء دل بن جائے تو ایسی شخصیت عظیم کو جان سے بھی زیادہ عزیز اور قیمتی سمجھیں۔

۲۷...... مولوی عبد اللہ صاحب کو تحریر فرمایا، بھائی جان فقیر نے سنا ہے کہ مولوی غیاث الدین مسائل فرقہ وہابیہ کے معتقد ہیں اور لوگوں کو بھی مسائل بیان کرتے ہیں۔ لہٰذا لکھا جاتا ہے کہ انھیں سمجھائیں کہ آپ فرقہ وہابیہ سے پرہیز کریں بلکہ دل ہی سے اعتقاد گروہ اسماعیلیہ (گروہ اسماعیلیہ سے مراد مولوی اسمٰعیل دہلوی کا گروہ اور ان کے معتقدین ہیں) سے بیزار ہو جائیں اور صحت اعتقاد اور اعمال کے لیے کتب ہائے سلف صالحین اہل سنت و جماعت (اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو مشکور فرمائے) ہمارے لیے کافی ہیں۔ ان کو اپنے زیر مطالعہ رکھیں، فرقہ وہابیہ اور ان کے رسائل و اعتقاد سے بجان و دل بیزار ہو جائیں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں اپنے باطن میں پیران عظام رضی اللہ عنہم کا اثر قوی دیکھوں تو آپ کے لیے لازم ہے کہ جملہ اعتقادی اور عملی مسائل میں اور اپنے ظاہر و باطن میں اپنے پیران عظام کی متابعت اختیار کریں۔ ان شاء اللہ آپ حقیقت معرفت پر سرفراز ہوں گے۔

ملفوظات حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی نقشبندی:

ولادت: ۱۲۴۴ھ قصبہ لونی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

وصال: ۱۳۱۴ھ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

ارشاد فرمایا:

۱...... دین و دنیا کے اکثر جھگڑے حب جاہ اور برتری کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ **حب الدنیا رأس کل خطیئة** (دنیا کی محبت ہر گناہ کی اساس اور بنیاد ہے) چنانچہ اہل سنت اور لامذہبوں کا جھگڑا اولیاء کرام کی امداد کے بارے میں اسی قبیل سے ہے۔ اہل اسلام میں کون ایسا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو بالذات نافع اور ضرر رساں جانتا ہے۔ اگر ضار و نافع ہیں تو سبب ہیں اور ان حضرات کی سببیت کا انکار کرنا محض عناد اور اولیاء اللہ کے ساتھ دشمنی ہے۔ عیاذ باللہ سنت اللہ سب کاموں میں جاری ہے کہ مسبب سبب سے ہوتا ہے۔

۲...... مولوی حسین علی واں بھچروی نے عرض کی کہ تعلیم و تدریس سے دل میں قساوت (سختی) پیدا ہوتی ہے۔ آپ قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ نیت میں فتور ہوتا ہے ورنہ تعلیم تو ہماری نسبت (نقشبندیہ مجددیہ) میں ذریعہ ترقی ہے۔

۳...... فرمایا، ہمارے مرشد و مولانا حضرت قبلہ خواجہ حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے، انسان کو چاہیے کہ یہاں تک ذکر کرے کہ اسے موت بھی اسی ذکر میں آجائے۔

۴...... فرمایا، خوشحالی اور فقر و فاقہ ہر حال میں اللہ اللہ کا ورد کر، وہ آدمی ابن الوقت ہے جو خوشی اور فرصت کی حالت میں تو اللہ کو یاد کرتا ہے اور دیگر اوقات میں نہیں ہر عبادت کے لیے وقت مقرر ہے۔ لیکن ذکر کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں ہر وقت ذکر کا وقت ہے ذکر ہمیشہ کرنا چاہیے۔

۵...... فرمایا، اگر مشکل پیش آئے تو آدمی صدق نیت سے توبہ کرے اور عجز و نیاز کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنی مشکل کی خلاصی اور کشائش کے لیے درخواست پیش کرے خدائے پاک اس کی مشکل آسان فرمائے گا۔

۶...... فرمایا، بے شک حبیب خدا (ﷺ) کی اتباع کے بغیر کوئی فیض نصیب نہیں ہوتا لیکن اس زمانے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہت مشکل ہوگئی ہے۔ تصوف و طریقت کی تمام کتابوں سے عوام الناس کو دس مقامات جو توبہ، انابت، زہد، قناعت، تقویٰ، صبر، شکر، توکل، تسلیم اور رضا ہیں حاصل کرنے چاہئیں اور حالات کے اسرار، جو اسرار الٰہی خاصان (درگاہ) کو نصیب ہوتے ہیں۔ (ان کا حصول) اس زمانے میں بہت مشکل ہوگیا ہے۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہوگا جس کے ازلی نصیب میں یہ نعمت عظمیٰ لکھی ہوتی ہے۔ انہیں یہ حاصل ہوتے ہیں۔

۷...... فرمایا، فنا کا مطلب یہ ہے کہ آدمی نہ دنیا کی خوشی پر خوش ہوتا ہے اور نہ دنیاوی غم پر غمگین ہوتا ہے۔ وہ تمام اعمال افعال اپنی ذات کو اور تمام ممکنات کو ہیچ سمجھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا سب چیزوں کو نیست و نابود

خیال کرتا ہے۔ سو اس طرح کی فنا کا حاصل ہو جانا ہی معرفت الٰہی کا کمال ہے۔

۸......فرمایا، بے چارے انسان نے اپنی حقیقت کو بھلا کر انانیت (غرور) کی پوشاک پہن لی ہے۔ اگر وہ اپنی اصلیت کو یاد رکھتا تو اسے عجز و انکساری کے علاوہ کوئی چارہ نہ ہوتا اور وہ شکستگی اور نیستی کو اپنا شعار بناتا۔

۹......فرمایا، مولانا روم اسی چیز سے آگاہ کرتے اور اسی مطلب کو بیان کرتے ہیں:

مولوی گشتی و آگاہ نیستی
از کجا و ز کجا و کیستی
از خودی آگاہ نئی اے بے شعور
بر چنیں علمت نباید شد غرور

یعنی تو مولوی تو بن گیا ہے اور نہیں جانتا کہ تو کہاں اور کس سے ہے اور تو کون ہے۔ اے بے عقل تو خودی سے آگاہ نہیں ہے۔ تجھے اپنے ایسے علم پر مغرور نہیں ہونا چاہیے۔

۱۰......فرمایا، اس فتنے کے زمانے اور ابتلاء و غم کے وقت میں نقشبندیہ مجددیہ نسبت کو محفوظ رکھنے کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی تیلیوں (تیل بنانے والے) کے گھر میں رہتا ہو اور اپنے کپڑوں کو محفوظ رکھے۔

۱۱......فرمایا میری مثال ایسی ہے گویا قبرستان کے کنارے پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں (اور پھر) بعض احباب کو اکثر یہ شعر سناتے:

دادیم ترا ز گنج مقصود نشاں
گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

یعنی ہم نے تجھے گنج مقصود کا پتا بتا دیا ہے، اگر ہم اس تک نہیں پہنچ سکے تو شاید تو اس تک پہنچ جائے۔

۱۲......فرمایا، رابطۂ تعلق (مرشد) اس لیے موصل تر (ملانے والا) ہے کہ پیر پر فیض کا نالہ (ندی) جاری ہے، جس وقت بھی مرید رابطہ پکڑتا ہے تو لازمی طور پر وہ نالہ (ندی) فیض سے بہرہ ور ہو جاتا ہے۔

۱۳......فرمایا، سوال جلی سے سوال خفی بدتر ہے۔ کیونکہ سوال جلی سے نفس ذلیل ہوتا ہے اور سوال خفی میں نفس

بدستور فخر وغرور میں مبتلا رہتا ہے۔ بلکہ الٹا مسئول عنہ (جس سے سوال کیا جائے) پر احسان جتلاتا ہے۔ چنانچہ اس زمانے کے پیر جو بظاہر لوگوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں اصل میں ان کی غرض دوسری ہوتی ہے۔

۱۴...... فرمایا، خانقاہ ذکر کا مقام ہے نہ کہ مطالعہ کتاب کی جگہ، مطالعہ کتاب گھر کرنا چاہیے البتہ کتاب کا تعلق اس معاملہ ذکر کے ساتھ ہو تو پھر اسے مطالعہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں، ذکر بہت زیادہ کرنا چاہیے یہاں تک کہ اس کی عادت پڑ جائے۔

۱۵...... فرمایا، جس شیخ کے دل میں کسی زمیندار یا مالدار کو دیکھ کر یہ خیال پیدا ہو کہ یہ امیر آدمی میرا مرید ہو جائے تو وہ شیخ کافر (یعنی کافر طریقت) ہو جاتا ہے۔

۱۶...... چاہیے کہ زبان کو حلق کے ساتھ چپکا کر دلی توجہ کے ساتھ پہلے قلب پر ذکر کریں اور اپنے پیر کی صورت اپنے روبرو تصور کریں اس کے بعد لطیفہ روح پھر لطیفہ سر پھر لطیفہ خفی پھر لطیفہ اخفی پھر لطیفہ نفس اور پھر لطیفہ قلب پر توجہ کریں۔ تاکہ بال بال ذکر کرنے لگے اسے سلطان الاذکار کہتے ہیں پھر اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ ذات الٰہی کی طرف کریں اسے وقوف قلبی کہتے ہیں۔

۱۷...... فرمایا، مصیبت کے وقت شیخ کا رابطہ مفید (ہوتا) ہے۔

۱۸...... پیر میں شک مرید کے لیے بہت بڑی آفت ہے۔ درویش کا سرمایہ جمعیت قلب ہے۔ یعنی کوئی ایسا کام نہ کرو جو پراگندگی خاطر (کا ذریعہ) ہو اور (جس سے) جمعیت وطمانیت کو نقصان وخرابی لاحق ہو۔

۱۹...... فرمایا، خطرات یعنی وسوسوں کے ہجوم سے دل تنگ نہ ہوں ذکر کے ساتھ شغل رکھیں اور خطرات کے دفعیہ کے لیے استغفار کریں۔ فرمایا، واعمل واستغفر یعنی عمل کر اور استغفار بھی۔

۲۰...... فرمایا، ہر ایک مرید پر لازم ہے کہ وہ اپنے باطن کی ترقی کے لیے سچ بولنا، حلال کھانا اور حبیب خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال اتباع اور شریعت مطہرہ کی کمال پابندی کرے یہاں تک کہ اٹھتے بیٹھتے طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کا پورا پابند رہے۔

یہ یاد رہے کہ شریعت کے اتباع کے بغیر اگر مختلف قسم کے احوال مشاہدے میں آتے ہوں تو بزرگوں کے نزدیک ان کا کچھ اعتبار نہیں وہ احوال سب کے سب بے سود ہیں۔ سالک کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ اپنے قیمتی وقت کو جس کا کوئی بھی بدل نہیں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں صرف کرے اور دن رات یہی کوشش کرتا رہے۔ اصلی مقصد یہی ہے باقی سب ہیچ فقط اللہ بس۔

۲۱......فرمایا، پس جملہ منسلکین و مریدین سلسلہ عالیہ کو تین چیزوں کی پابندی کرنا واجب ہے۔

☆......وقوف قلبی: یعنی توجہ طالب بسوئے قلب اور توجہ قلب بسوئے خدا

☆......رابطہ شیخ مقتدیٰ: یعنی مدام یہ سمجھے کہ میرے قلب پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے بطفیل قلوب شریفہ میرے پیران عظام کے فیض کا پرنالہ جاری وساری ہے۔

☆......جملہ طاعات و عبادات اور فرائض و سنن اور مستحبات پر کامل پابندی اور ریاضت ومجاہدہ۔

۲۲......فرمایا، آفات و بلیات، سحر و جادو کے دفعیہ کی خاطر اول درود شریف ۳ بار سورۂ فاتحہ ۷ بار آیت الکرسی ۷ بار اور سات بار چاروں قل پھر اپنی جان اور مریضوں پر دم کریں ان شاء اللہ سحر و جادو کی آفت رفع دفع ہو جائے گی۔

۲۳......فرمایا، مجھے پیری اور بزرگی کا دعویٰ نہیں ہے میں تو اپنے مرشد کے مزار پُر انوار کا جاروب کش اور زائرین کا خدمت گار ہوں۔

۲۴......فرمایا، حقیقی محبت کرنے والا مرید اپنے شیخ سے دور نہیں ہوتا۔ اپنی محبت کے معیار کے مطابق وہ دور سے ہی اپنے شیخ سے فیض حاصل کرتا رہتا ہے۔

۲۵......فرمایا، دل سے خطرات و وساوس شیطانی کا دفع کرنا کوئی آسان کام نہیں لیکن اللہ والوں کی توجہ سے یہ سب خطرات دفع ہو جاتے ہیں۔

۲٦......مولوی حسین علی واں بھچروی کو فرمایا، اے مولوی! تم اپنے گھر جاؤ جب تم واپس آؤ گے جو حالات و معاملات تم کو پیش آئیں گے مجھ سے پوچھو ان شاء اللہ تعالیٰ تمام حالات میں ایک ایک کر کے تفصیل کے ساتھ تم کو بتا دوں گا اور ایک بات میں بھی تم غلطی نہیں پاؤ گے۔

۲۷......مولوی حسین علی اولیاء کرام کے علم غیب جاننے کے متعلق شک وشبہ میں مبتلا تھے۔ اولیاء کرام کے علم غیب جاننے سے متعلق پوچھے گئے سوال کے متعلق مولوی صاحب نے کہا کہ علم غیب خدا تعالیٰ جل شانہ کی خصوصیت ہے، مگر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ ولی کے دل میں (بطریق الہام و کشف) ڈال دیتا ہے تو وہ ولی وہی بات جان لیتا ہے۔

۲۸......مولوی حسین علی یہ جواب دینے کے بعد متردد رہے کہ آیا اولیاء کرام کو جو علم ہوتا ہے وہ کس طرح کا ہوتا ہے۔ آیا وہ بعض چیزوں کو جانتے ہیں یا اکثر کو مخفی توجہ و خیال کے بعد جانتے ہیں یا ان کو یہ علم کتنا ہوتا

ہے۔ مولوی حسین علی اسی خیال میں کھوئے ہوئے وہاں سے اٹھے اور تسبیح خانہ شریف میں گئے وہاں حضرت قبلہ (خواجہ عثمان دامانی) پٹھانوں کے ساتھ پشتو زبان میں کسی کام کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ مولوی صاحب ان لوگوں کے پیچھے بیٹھ گئے جونہی مولوی صاحب بیٹھے تو حضرت قبلہ نے مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہو کر فارسی زبان میں فرمایا مولوی صاحب!

"اولیاء ہمہ می دانند ولکن مامور باظہار نیستند"

اولیاء سب کچھ جانتے ہیں لیکن ان کو ظاہر کرنے کا حکم نہیں۔

پس صرف یہ بات کہہ کر پھر حسب سابق پٹھانوں کے ساتھ بات چیت میں مشغول ہو گئے۔

ملفوظات حضرت خواجہ محمد سراج الدین نقشبندی:

ولادت: ۱۲۹۷ھ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

وصال: ۱۳۳۳ھ موسیٰ زئی شریف

۱...... فرمایا، اگر مرید کو اپنے پیر کا کوئی کام خلاف شریعت نظر آئے تو وہ پیر پر ہرگز اعتراض نہ کرے بلکہ اس کام اور کلام کی تاویل کرے اگر اس کا فعل حالت سکر پر مبنی ہو اور وہ کام گناہ کا ہو تو مرید کو چاہیے کہ اس کے فعل، اس کے کام پر عمل نہ کرے مگر اس کی ولایت کا ہرگز انکار نہ کرے۔

۲...... فرمایا جس پیر کا کام ہی بدکاری کرنا ہو اور فسق اور گناہوں میں شرابور ہو وہ ولی ہو ہی نہیں سکتا تو ایسے پیر کا کلام کی تاویل کے قابل بھی نہیں اور نہ وہ پیر پیری کے قابل ہے۔

۳...... رابطہ کامل وہ ہے کہ پیر کو اپنی ذات، اپنی بیوی، اپنے فرزند اور ہر چیز سے زیادہ محبوب جانیں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ "کوئی شخص ہرگز ایمان دار نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والدین اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں" اس درجہ سے جو کچھ بھی کم ہو رابطہ ناقص ہے۔

۴...... فرمایا، وساوس اور خطرات کو دور کرنے کے لیے ہمیشہ ذکر قلبی میں مشغول رہیں۔ حضرات کرام کے اس طریقہ پر عمل پیرا ہوں یعنی تمام بدن کو قلب کی طرف متوجہ کریں تا کہ اس میں کوئی خطرہ اور وسوسہ باقی نہ رہے۔ پھر قلب کو ذات واحد قدوس کی طرف متوجہ کریں۔ ان شاء اللہ العزیز اس طرح پر ذکر کرنے سے ہر قسم کے خطرات و وساوس کا دفعیہ ہو جائے گا۔

۵...... فرمایا، انسان کے پاس یہ عمر عزیز ایک عارضی امانت ہے۔ یہ حقیقت میں بے بہا گوہر ہے۔ جس کی

قیمت دنیا و مافیہا سے بالاتر ہے۔ پس اس قیمتی عمر کو ناشائستہ کاموں میں برباد نہ کرنا چاہیے اور نہ ہی اسے حرص وہوس کے غبار سے آلودہ کرنا چاہیے۔ ہر حال میں اسے پاک وصاف رکھا جائے تاکہ جب مالک حقیقی کے دربار میں حاضر ہو تو انعام واکرام کا مستحق قرار دیا جائے ورنہ تو تباہی وبربادی کا منہ دیکھنا پڑے گا اور حشر کے روز خسارہ، رسوائی اور شرمندگی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

۶...... فرمایا، مقامات کی بشارت بڑے غور وخوض کے بعد دینا چاہیے کیونکہ بعض اوقات ایسا دیکھنے میں آیا ہے کہ بطور انعکاس پیر کے باطن سے مرید کے باطن میں اگلے مقامات کے حالات درخشاں ہونے لگتے ہیں اور مرید اپنے آپ کو ان حالات سے متصف پاتا ہے۔ کیونکہ ہمارا طریقہ انعکاسی ہے۔ غرض کہ جس طرح بھی ہو مقامات کی بشارت دینے میں بڑے تامل سے کام لیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے:

اس راہ سلوک میں بال سے بھی زیادہ باریک لاتعداد نکتے ہیں یہ نہیں
سمجھ لینا چاہیے کہ ہر کس وناکس بال منڈا کر قلندر بن جاتا ہے۔

۷...... فرمایا، حضرت خواجہء خواجگان شاہ غلام علی صاحب مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں ”جو مشغول ہے وہ مقبول ہے اور جو غافل ہے وہ مقبول کیسے ہوسکتا ہے آپ نے یہ شعر فرمایا ہے:

ہر آنکہ غافل از حق یک زمانست
در آندم کافر است اما نہانست

یعنی جو دم غافل سو دم کافر

پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ یک دم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانی
(عرصہ تیس سال کی ریاضت سے خاقانی کو اس بات کی تحقیق ہوگئی
ہے کہ اللہ کی یاد ایک لمحہ سلیمانی بادشاہت سے کہیں بہتر ہے)

۸...... فرمایا، حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے جس کو دنیاوی چیزوں سے زیادہ رغبت نہیں ہوگی اس کو حساب آخرت میں سہولت ہوگی۔

۹...... فرمایا، جو صاحب درد نہیں وہ حیوان سے بھی بدتر ہے۔ اس پر آپ کے ایک خلیفہ حضرت مولانا

عبدالاحد نے عرض کیا حضور یہ اختیاری امر تو نہیں۔ یہ سن کر آپ جوش میں آ گئے اور فرمایا:

”مولانا جیسے دنیا کے حصول کے لیے وسائل اور حیلے تلاش کرتے ہو اسی طرح حصول درد کے لیے بھی وسائل اور ذرائع تلاش کرو۔ اگر کوئی آدمی خلوص نیت سے دیوان حافظ اور مثنوی شریف کا مطالعہ کرے گا اور شیخ کامل کے ساتھ رابطہ بھی رکھے گا تو ان شاء اللہ تعالیٰ ان کے (باطنی وحقیقی) فیوضات و برکات سے ہرگز محروم نہیں رہے گا“

۱۰...... فرمایا، مرید کا اصل مقصد طلب طریقت ہے اور طلب طریقت واجب ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد الطالبین میں فرمایا ہے:

”جاننا چاہیے کہ طلب طریقہ اور کمالات باطنیہ کی تحصیل میں کوشش کرنا واجب ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ”اتقوا اللّٰہ حق تقاتہ“ اے مسلمانو اللہ تعالیٰ کا پورا پورا تقویٰ اختیار کرو پس یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ کمال تقویٰ حاصل کرنا ضروری ہے اور ولایت کے بغیر تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ تقویٰ کے حصول کا حکم امر سے ہے یعنی ”اتقوا“ اور مطلق امر وجوب کے لیے ہوتا ہے پس تحصیل تقویٰ واجب ٹھہرا اور تقویٰ کا حصول بجز ولایت کے ہو نہیں سکتا اور حصول ولایت اختیار اور وسعت بشری میں نہیں بلکہ یہ امر وھبی ہے اور توفیق مالا یطاق غیر واقع ہے۔ جیسا کہ خداوند کریم فرماتا ہے ”لایکلف اللّٰہ نفسا الا وسعھا“ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی وسعت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ نیز ”فاتقوا اللّٰہ ما استطعتم“ اللہ پاک سے اپنی طاقت کے مطابق ڈرو۔ پس معلوم ہوا کہ تحصیل ولایت تو واجب نہیں بلکہ طلب ولایت واجب ہے“

☆......☆......☆

کتابیات:

۱...... تجلیات دوستیہ از حضرت خواجہ محمد اسماعیل سراجی مجددی، ناشر مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۵ء

۲...... تحفہ ابراہیمیہ اردو ترجمہ مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری مترجم صوفی محمد احمد، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء

۳...... مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری (فارسی) ناشر حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی، ۱۳۸۳ھ

۴...... کمالات عثمانیہ، خواجہ محمد اسماعیل سراجی مجددی، مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۶ء

۵...... مجموعہ فوائد عثمانیہ (فارسی)، سید اکبر علی شاہ نقشبندی دہلوی ناشر حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی، ۱۳۸۲ھ

۶...... تحفہ زاہدیہ، مترجم صوفی محمد احمد نقشبندی، مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی و خواجہ محمد سراج الدین نقشبندی،
مطبوعہ کراچی ۱۹۶۸ء

۷...... مجموعہ فوائد عثمانیہ، مترجم محمد نذیر رانجھا، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء

۸...... فیوضات حسنیہ، از صاحبزادہ احمد حسن الحسنی، ناشر مکتبہ حسنیہ دربار عالیہ سواگ شریف، ضلع لیہ ۱۹۹۹ء

۹...... جواہر نقشبندیہ، محمد یوسف مجددی، مطبوعہ فیصل آباد ۲۰۰۳ء

۱۰...... حیات صدریہ، قاضی عبدالدائم، ناشر خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ، ہری پور ۲۰۰۶ء

۱۱...... مقامات سراجیہ، حضرت خواجہ محمد اسماعیل سراجی، مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۹ء

۱۲...... تحفہ سعدیہ، مولانا محبوب الٰہی، خانقاہ سراجیہ کندیاں، میانوالی ۱۹۷۹ء

۱۳...... تاریخ تذکرہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف، محمد نذیر رانجھا، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۵ء

۱۴...... ماہنامہ نور اسلام، اولیائے نقشبند نمبر، حصہ دوم، مکتبہ نور اسلام شرق پور شریف، ضلع شیخوپورہ ۱۹۷۹ء

☆......☆......☆

۳۷۳

۱۳۷۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

نقشبندی اہم مخطوطات

پروفیسر محمد اقبال مجددی

☆☆

نقشبندی سلسلہ کے مندرجہ ذیل مخطوطات جن کی اہمیت مسلمہ ہے۔ ان مخطوطات کی اشاعت ناگزیر ہے سلسلے کے حضرات متوجہ ہوں اور شائع کریں۔

۱۔ خلاصۃ المعارف مؤلفہ شیخ آدم بنوری خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ
۲۔ نکات الاسرار مؤلفہ شیخ آدم بنوری
۳۔ نتائج الحرمین (درحالات شیخ آدم بنوری) مؤلف شیخ محمد امین بدخشی
۴۔ ظواہر (درحالات شیخ سعدی لاہوری خلیفہ شیخ آدم بنوری) مؤلف میاں محمد عمر چمکنی
۵۔ طبقاتِ حُسامیہ (حالات خواجہ حسام الدین احمد خلیفہ حضرت خواجہ باقی باللہ)
۶۔ سنوات الاتقیاء مؤلف شیخ بدر الدین سرہندی مؤلف حضرات القدس
۷۔ اسراریہ (حالات مشائخ خصوصاً وابستہ حوزۂ حضرت خواجہ باقی باللہ) مؤلف کمال الدین واسطی
۸۔ تحفۃ الفقراء (حالات معاصرین شیخ محمد مراد تنگ کشمیری نقشبندی) مؤلف شیخ محمد مراد کشمیری
۹۔ حسنات المقربین (حالات مشائخ مجددیہ) مؤلف شیخ محمد مراد تنگ کشمیری
۱۰۔ روضۃ السلام (حالات شیخ اخوند عبد السلام حسنی کشمیری نقشبندی) از شرف الدین محمد زیگر کشمیری
۱۱۔ مبلغ الرجال (حالات بے دینانان عالم اسلام وہندوستان) از خواجہ کلاں بن خواجہ باقی باللہ
۱۲۔ کمالات مجددیہ از عبد الحی احراری
۱۳۔ فیض مراد (حالات شیخ محمد مراد تنگ کشمیری) از محمد اعظم دیدہ مری
۱۴۔ اصطلاحات الصوفیہ مؤلف شیخ علامہ محمد فرخ مجددی سرہندی
۱۵۔ سلسلۃ العارفین (احوال حضرت خواجہ عبید اللہ احرار) از مولانا محمد قاضی
۱۶۔ بہجۃ النظار فی براۃ الابرار (دفاع حضرت مجدد الف ثانی) از ملا معین ٹھٹھوی

سورۃ اخلاص کی ترتیب

مشق "ج م ع" بخط ثلث رنگین قلم سے ابتدائی مشق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم...... باب سوم

☆

جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی

پیر فضل الرحمن آغا مجددی

جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

روئداد

امام ربانی کانفرنس، کراچی

(منعقدہ ۱۱؍مارچ ۲۰۰۷ء، پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی، کراچی)

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

☆☆

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی علمی اور روحانی شخصیت عالم گیر ہے، ان کا علمی اور روحانی مقام بہت بلند ہے اور یہ بھی حضرت مجدد الف ثانی کی تحریک احیاءِ دین کا صدقہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان عالم وجود میں آیا، حضرت مجدد الف ثانی عالم اسلام کے محسن ہیں، یوں تو آپ کی تعلیمات اور اسرار و معارف سے دنیا کے کئی حصے متعارف تھے مگر ’’جہان امام ربانی مجدد الف ثانی‘‘ کی بارہ جلدوں کی اشاعت کے بعد ساری دنیا میں حضرت مجدد الف ثانی کی عظیم آفاقی اور روحانی شخصیت کا چرچا ہو رہا ہے......

ان خیالات کا اظہار خانوادۂ مجددیہ کے چشم و چراغ حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی (کراچی) نے امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی کے زیر اہتمام ۱۱؍مارچ ۲۰۰۷ء کو کراچی میں ہونے والی سالانہ ’’امام ربانی کانفرنس‘‘ میں خطبہء صدارت پیش کرتے ہوئے کیا...... یہ کانفرنس حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے یوم وصال کی مناسبت سے ہر سال ماہ صفر المظفر میں مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی زیر سرپرستی امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی اور ادارۂ مسعودیہ کراچی کے اشتراک سے کراچی میں منعقد ہوتی ہے۔ جس میں ممتاز علماء و مشائخ اور معروف دانشور و اسکالرز حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے حالات و خدمات اور عالمگیر افکار کے حوالے سے تحقیقی مقالات پیش کرتے ہیں، جنہیں آئندہ برس ’’مجلہ یادگار مجدد‘‘ میں شائع کیا جاتا ہے۔

کانفرنس کا آغاز قرآن خوانی وختم درود شریف سے ہوا، پھر صاحبزادہ قاری محمد ظفر احمد اور قاری محمد سلیمان اعوان نے تلاوت قرآن کریم کی سعادت حاصل کی اور متعدد نعت خواں حضرات نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت سرائی کی سعادت حاصل کی جبکہ نظامت کے فرائض حسب سابق مولانا جاوید اقبال مظہری نے ادا کیے......

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد (چیئر مین امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی) نے ''ہندوستان، افغانستان اور ترکی کے سلاطین کی مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے ارادت وعقیدت'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے ان ممالک کے سلاطین کی حضرات نقشبندیہ سے عقیدت کے علاوہ یہ بھی بتایا کہ کون کون سے حکمران سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں ارادت رکھتے تھے......

علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی مسعودی (ناظم تعلیمات نصرۃ العلوم، کراچی) نے ''تعارف جہان امام ربانی'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے ''جہان امام ربانی'' کا بھرپور موضوعاتی تعارف پیش کیا......

علامہ صاحبزادہ سید محمد علیم الدین الازہری نے ''مجدد الف ثانی کا شانِ تقویٰ'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے آپ کا اتباع سنت اور کمال احتیاط کا ذکر کیا......

پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی (شکر گڑھ، نارووال) نے ''حضرت مجدد الف ثانی کے علم الکلام میں اجتہادات'' کے عنوان سے تفصیلی مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی اجتہاد کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے......

مولانا جاوید اقبال مظہری (بانی امام ربانی فاؤنڈیشن، کراچی) نے خطبہء استقبالیہ کے علاوہ ''آئینۂ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ طریقہء عالیہ نقشبندیہ کے روشن آفتاب امام ربانی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے ہیں، ان کی رگ رگ فاروقی خون سے منور ہے، ان کی حیات طیبہ میں ان کے جد امجد حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی حیات طیبہ کے فضائل وکمالات کا عکس اور نمونہ نظر آتا ہے......

انھوں نے خطبہء استقبالیہ میں آنے والے تمام علماء ومشائخ اور شرکاء کو خوش آمدید کہا اور شکریہ ادا کرتے ہوئے کانفرنس کی غرض وغایت بیان کی......

پروفیسر محمد عامر بیگ مسعودی (استاد، ورلڈ فیڈریشن آف اسلامک مشن، کراچی) نے ''پاکستان میں نفاذ شریعت مکتوبات امام ربانی کے آئینہ میں'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ علماء حق اور مشائخ عظام پاکستان میں جو نفاذ شریعت کے قیام کے خواہاں ہیں ان کے پاس وہی راستہ ہے جو حضرت مجدد الف ثانی نے اختیار کیا یعنی بااثر ارکان پارلیمنٹ اور وزراء مملکت سے تعلقات استوار کر کے انھیں حکومت وقت کو نیک مشورے دینے پر آمادہ کیا جائے......

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے ''حقیقت کعبہ اور حقیقت محمدیہ حضرت مجدد کی نظر میں'' مولانا فضل اللہ حسینی رحمانی نقشبندی نے ''انفس و آفاق حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں'' پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے ''فتاوٰی رضویہ میں افکار مجدد الف ثانی''، صوفی محمد عبدالستار طاہر (لاہور) نے ''لاہور کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ'' اور پروفیسر قاری محمد رفیق نقشبندی مسعودی (لاہور) نے ''مستحقین کے لیے اعیان مملکت کے نام حضرت مجدد الف ثانی کی سفارشات مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں'' کے عنوانات سے کانفرنس کے لیے مقالات پیش کیے......

پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر (چیئر مین سیرت اکادمی کوئٹہ) نے ''حضرت مجدد الف ثانی، چند اہم پہلو'' کے عنوان سے مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ علامہ محمد اقبال حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی اسلامی خدمات اور علمی و روحانی کمالات کے پیش نظر انھیں ''ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان'' قرار دیتے ہیں، جبکہ دوسری جگہ ''عرفان و سلوک کا مجتہد اعظم'' قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ''انھوں نے اپنے زمانے کے تصوف کا تجزیہ جس بے باکی اور تنقید و تحقیق سے کیا اس سے سلوک و عرفان کا ایک نیا طریقہ وضع ہوا......

امام ربانی کانفرنس کے نام درج ذیل علماء و مشائخ اور اسکالرز کے پیغامات بھی موصول ہوئے جنہیں دوران محفل وقتاً فوقتاً پڑھ کر سنایا گیا......

☆......میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

(زیب سجادہ آستانہ عالیہ شیر ربانی، شرقپور شریف)

☆......پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر

(چیئر مین سیرت اکادمی، بلوچستان، کوئٹہ)

☆......صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

(صدر حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور)

☆......ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر

(سجادہ نشین آستانہ عالیہ رکنویہ محمودیہ، حیدرآباد سندھ)

پروفیسر محمد اقبال مجددی

(صدر شعبہء تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج، لاہور)

☆......پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

(نگراں، مرکزی مجلس رضا، لاہور)

☆......جناب شمس الحق

(سکریٹری کراچی یونیورسٹی، کراچی)

☆......خواجہ محمد نعیم صدیق

☆......محمد خالد حسن مجددی قادری

☆......منیر حسین مسعودی (برمنگھم)

صدر محفل حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی نے خطبہء صدارت ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں سب سے پہلے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے حضور سربسجود ہوں کہ جس نے اپنے فضل وکرم سے ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کو ۱۲ رجلدوں کی صورت میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا، اتنے عظیم رہبر و رہنما اور وحید عصر کے حالات زندگی اور اسرار ومعارف پر ہزاروں صفحات پر مشتمل ''جہان امام ربانی'' کی تدوین اور اشاعت بڑی سعادت کی بات ہے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس عظیم وجلیل القدر خدمات کے لیے مجدد مأۃ حاضرہ حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد اور ان کے معاونین (صاحبز ابوالسرور محمد مسرور احمد، مولانا جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری) کا انتخاب فرمایا......انھوں نے کہا کہ آج کی یہ ''محفل تشکر'' جہان امام ربانی کے منصوبہ کی تکمیل پر اظہار تشکر کے بطور منعقد کی گئی ہے، جہان امام ربانی کا پاکستان میں شائع ہونا باعث مسرت ہے کیونکہ یہ بھی حضرت مجدد الف ثانی کی تحریک احیائے دین کا صدقہ ہے کہ مملکت خداداد پاکستان عالم وجود میں آیا، حضرت مجدد نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کے محسن ہیں......انھوں نے حضرت مسعود ملت، مرتبین جہان امام ربانی،

ادارۂ مسعودیہ اور امام ربانی فاؤنڈیشن کے تمام معاونین اور اراکین کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دعاؤں سے نوازا......

امام ربانی فاؤنڈیشن کی مجلس شوریٰ کے رکن ڈاکٹر صفی الدین صدیقی مسعودی نے سرپرست فاؤنڈیشن حضرت مسعود ملت کی طرف سے، صدر محفل، علماء ومشائخ، مہمانان گرامی، ممتاز مقالہ نگار حضرات، نعت خواں اور تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا......

اختتام پر صلوٰۃ وسلام اور دعائے خیر کے بعد تمام شرکاء کو طعام ۔ کے ساتھ ''مجلہ المظہر کا امام ربانی نمبر'' اور دیگر کتب کا تحفہ پیش کیا گیا جبکہ مستحقین زکوٰۃ علماء وطلبہ کو زکوٰۃ کی مد سے ''جہان امام ربانی'' کے سیٹ مفت تقسیم کیے گئے......کانفرنس میں جہان امام ربانی اور دیگر کتب، کے نمائشی اسٹال بھی لگائے گئے تھے جبکہ شرکاء محفل کو ان کے گھروں تک واپسی کے لیے مفت ٹرانسپورٹ کا انتظام بھی کیا گیا تھا......

☆......☆......☆

واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا

جہان امام ربانی مجدد الف ثانی
کانفرنس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرمی و محترمی جناب ________ السلام علیکم

آپ کو تقریب میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے

18 مارچ اتوار ہمدرد سنٹر 02:00 بجے

زیر صدارت

ابوالسرور محمد مسرور احمد مجددی ڈاکٹر محمد مسعود احمد

مہمان خصوصی

جناب میاں محمد اسلم اقبال وزیر سیاحت پنجاب

افتتاحی کلمات ○ جناب جمیل ○ جناب

تلاوت: جناب قاری نعت: جناب قاری

کلام اقبال: جناب نقشبندی

مقالہ نگار حضرات

خصوصی شرکاء

نوٹ

اس تقریب سعید کے سرخیل پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی زیر نگرانی "جہان امام ربانی مجدد الف ثانی" کی 7 جلدوں کی تقریب رونمائی 24 اپریل 2006 کو ایوان اقبال لاہور میں ہوئی تھی اس کی بقیہ پانچ جلدوں کی رونمائی ہو گی۔

مجلس استقبالیہ

مجلس مشاورت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

روئداد جہان امام ربانی کانفرنس، لاہور

(منعقدہ ۱۸؍مارچ ۲۰۰۷ء بروز اتوار بمقام کانفرنس حال ہمدرد سینٹر لٹن روڈ، لاہور)

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

(صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور)

☆☆

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ بین الاقوامی شخصیت کے حامل ہیں ان کا دائرہ اثر بڑا وسیع تھا۔ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، عرب ممالک، روس و چین، امریکہ و یورپ بھی اس دائرہ میں شامل ہیں۔ عرب ممالک میں سلسلہ نقشبندیہ کی اشاعت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے برادر طریقت شیخ تاج الدین سنبھلی سے ہوئی اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت شیخ آدم بنوری، خواجہ محمد معصوم سرہندی، شیخ محمد مراد منزلوی، شیخ خالد کردی علیہم الرحمۃ وغیرہ سے ہوئی۔ حرمین شریفین میں تعلیمات مجددیہ کو جو اہمیت حاصل ہوئی اس کا اندازہ مکتوبات امام ربانی کے مکہ معظمہ سے تین جلدوں میں عربی ترجمہ کی اشاعت سے ہوتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار حضرت صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد جگر گوشہء مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس منعقدہ زیر اہتمام اراکین مجدد الف ثانی سوسائٹی و شیر ربانی اسلامک سینٹر ۱۸؍مارچ ۲۰۰۷ء بروز اتوار بمقام کانفرنس ہال ہمدرد سینٹر، لاہور میں صدارتی خطبہ کے دوران کیا۔ آپ نے فرمایا حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر کام کا آغاز خود آپ کے عہد مبارک میں ہوا۔ حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمی کی ''زبدۃ المقامات'' اور خواجہ بدر الدین سرہندی کی ''حضرات القدس'' اور ''مجمع الاولیا'' آپ کے سوانح میں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔ آپ کی بین الاقوامی اہمیت کا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان، ہندوستان، ترکی، انگلستان، امریکہ، ہالینڈ، نیوزی لینڈ اور کینیڈا وغیرہ دس ملکوں میں آپ کے حالات و افکار پر بارہ محققین پی۔ ایچ۔ ڈی

کر چکے ہیں۔ اس وقت نیوزی لینڈ میں ایک بین الاقوامی ریسرچ اسکالر ڈاکٹر آرتھر بیولر مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کے انتخاب کا انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں جو سال رواں میں مکمل ہو جائے گا۔ اسی طرح ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے پوتے خواجہ عبد الاحد بن خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمۃ کے نادر مخطوطہ ''الجنات الثمانیہ'' پر یونیورسٹی آف گلاسکو، اسکاٹ لینڈ، یو۔ کے میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں اور اسی مخطوطہ پر دار العلوم سلطانیہ جہلم میں بدر الاسلام صدیقی کام کر رہے ہیں۔ الغرض حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ پر پوری دنیا میں کام ہو رہا ہے۔ آپ کی شخصیت ملت اسلامیہ کے لیے ایک مینارہ نور ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا میں محترم و مکرم جناب صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی اور ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر اور اراکین و معاونین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کے حوالے سے یہ کامیاب اور منفرد کانفرنس منعقد کی اور مہمانان گرامی اور حاضرین محفل کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہاں تشریف لائے اور اس محفل کو رونق بخشی۔

مولانا جاوید اقبال مظہری بانی (امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی) نے اپنا مقالہ ''آئینہ فاروق اعظم'' کے موضوع پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ''یا اللہ اسلام کو عمر سے قوت بخش'' اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسلام کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے قوت فرمائی۔ آپ کے عہد خلافت میں دنیا کے بہترین ممالک مسلمانوں کے قبضہ میں آئے۔ جہاں شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے قوانین کا مشرق و مغرب میں بول بالا ہو گیا۔ اسی طرح حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دین کو قوت عطا فرمائی۔ آپ نے دو جابر بادشاہوں کے سامنے کلمہ حق بلند فرمایا اور شہنشاہ اکبر کے نام نہاد دین الٰہی کی جگہ دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چراغ روشن فرمایا اور توحید کے پرچم کی سربلندی کی خاطر گوالیار کے قلعہ میں قید ہو کر سنت یوسفی کی تکمیل فرمائی اور اپنے نور باطن سے طالبین کے قلوب کو عرش رحمٰن بنایا۔

علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی الازہری (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) نے ''حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا نظام تبلیغ'' کے عنوان پر اپنا پُر مغز مقالہ پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روشن شریعت تمام سابقہ شریعتوں کی جامع ہے اور اس شریعت کے

تقاضوں کو پورا کرنا۔ تمام شریعتوں کو بجالانا ہے۔ چونکہ یہ بات ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسمائی وصفاتی کمالات کے جامع ہیں اور اعتدال کے طریقہ پر اللہ تعالیٰ کے ان کمالات کے مظہر ہیں۔ اس لیے جو کتاب آپ پر نازل ہوئی وہ تمام آسمانی کتب کا خلاصہ ہے جو تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہوئیں۔ نیز جو شریعت آپ کو عطا ہوئی وہ گزشتہ تمام شریعتوں کا خلاصہ ہے اور جو اعمال اس شریعت کے تقاضوں کے مطابق کیے جائیں وہ پہلی شریعتوں کے اعمال کا انتخاب ہیں بلکہ ملائکہ کے اعمال سے بھی اعلیٰ ہیں۔ کیونکہ بعض فرشتوں کو صرف رکوع کا، بعض کو صرف سجدہ کا اور بعض کو صرف قیام کا حکم ہے اس طرح پہلی امتوں میں سے بعض کو صرف صبح اور بعض کو دوسری نمازوں کا حکم تھا۔ لیکن اس شریعت میں پہلی امتوں، مقربین فرشتوں کے اعمال کے خلاصے کا انتخاب کیا۔ لہٰذا اس شریعت کی اتباع اور اس کے مطابق اعمال کی بجا آوری درحقیقت تمام شریعتوں کی تصدیق اور ان شریعتوں کے مطابق اعمال کا بجالانا ہے۔ اس لیے اس شریعت کی تصدیق کرنے والے یقیناً تمام امتوں سے بہتر ہوے۔ اسی طرح اس شریعت کو جھٹلانا اس کے مطابق عمل نہ کرنا گزشتہ شریعتوں کو جھٹلانا اور ان کے مطابق عمل نہ کرنا ہے۔ اسی حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام اسمائی وصفاتی کمالات کا جامع ہیں اور آپ کی تصدیق ان سب کی تصدیق ہے۔ لہٰذا سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر اور آپ کی شریعت کو جھٹلانے والا تمام امتوں کا بدترین انسان ہے۔

جناب پروفیسر محمد اسحٰق قریشی (وائس چانسلر انڈیپنڈنٹ یونیورسٹی فیصل آباد) نے ''امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر'' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوے فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے شرک و کفر، الحاد، منکرین نبوت، دین الٰہی، خام صوفیہ، بھگتی تحریک، صحابہ کرام اور اہل بیت کے خلاف اٹھنے والی ہر سازش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اپنی مجاہدانہ قوت و کاوش سے اکبری فتنہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔

پروفیسر محمد اقبال مجددی (صدر شعبہ تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور) نے ''حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے باہمی روابط'' پر بیان کرتے ہوے فرمایا کہ حسن خان افغان نے حضرت امام ربانی کے مکتوبات کو تحریف کر کے حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی کو پیش کیا اور اس طرح حضرت امام ربانی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے درمیان خلیج حائل کرنے کی کوشش کی، لیکن

حضرت امام ربانی نے اپنے دست مبارک سے اصل مکتوبات تحریر فرما کر شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی خدمت میں پیش کر کے ان کی غلط فہمی کا ازالہ فرمایا تو حضرت امام ربانی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی جو سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کے حلقہء ارادت سے منسلک تھے، ان کے درمیان اخلاقی و روحانی، علمی و ادبی روابط مستحکم ہو گئے اور اس بنا پر معاندین اپنی سازش میں ناکام ہوئے۔

پروفیسر قاری مشتاق احمد (صدر شیر ربانی اسلامک سینٹر و جامعہ جمیل العلوم نقشبندیہ مجددیہ شیر ربانی سمن آباد لاہور) نے ”حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور دو قومی نظریہ“ کے موضوع پر قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے پُر مغز مقالہ پیش کیا۔ جس میں حضرت امام ربانی کے مکتوب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت احکام اسلامیہ کی بجا آوری اور رسوم کفر کے دور کرنے میں ہے۔ کیونکہ اسلام اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ان دو ضدوں کا جمع ہونا محال ہے۔ ایک کو عزت دینا دوسرے کو ذلیل و خوار کرنے کا باعث ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کو فرماتا ہے: اے نبی کفار اور منافقین سے جہاد کریں اور ان پر سختی کریں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خلق عظیم سے موصوف ہیں کفار سے جہاد اور ان پر سختی کرنے کا حکم دیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ کفار سے سخت رویہ اختیار کرنا بھی خلق عظیم میں داخل ہے۔ ثابت ہوا کہ اسلام کی عزت کفر اور اہل کفر کی خواری اور ذلت میں ہے۔ جس نے کفار کو عزت دی اس نے اسلام کو ذلیل کیا، عزت دینے سے مراد یہ نہیں کہ ان کی خوامخواہ کی تعظیم کی جائے اور انھیں اونچی جگہ بٹھایا جائے بلکہ انھیں اپنی مجالس میں جگہ دینا ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، ان سے گفتگو کرنا بھی ان کے اعزاز میں شامل ہے۔ انھیں کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے اگر کوئی دنیاوی غرض اور کام ان سے متعلق ہو اور ان کے سوا کسی سے حاصل نہ ہو سکے تو انھیں بے قدر جانتے ہوئے بقدر ضرورت ان سے معاملہ کرنا چاہیے اور کمال اسلام تو یہ ہے کہ دنیاوی غرض کے لیے بھی ان سے رابطہ قایم نہ کیا جائے اور ان سے میل جول نہ رکھا جائے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں کفار کو اپنا اور اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دشمن قرار دیا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دشمنوں سے میل جول اور انس و محبت بڑی تقصیروں میں شامل ہے۔ ان دشمنوں سے دوستی کا کم از کم ضرر و نقصان یہ ہے کہ احکام شرعی کے اجراء کی قدرت اور کفر کے نشانات اٹھانے کی قوت مغلوب اور کمزور ہو جاتی اور ان سے تعلق دوستی کا حیا اس میں مانع ہو جاتا ہے اور یہ بہت بڑا ضرر و نقصان ہے۔ دشمنان خدا عزوجل سے

دوستی والفت اللہ کے ساتھ دشمنی کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دشمنی پیدا ہونے کا سبب بن جاتی ہے۔ انسان گمان کرتا ہے کہ وہ اہل اسلام سے ہے اور اللہ ورسول کی تصدیق پر ایمان رکھتا ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس طرح کے برے اعمال اس کی دولت اسلام کو بالکلیہ مٹا کر رکھ دیتے ہیں۔ لیکن ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کے پاس پناہ لیتے ہیں۔

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی (شیخ الحدیث جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام، لاہور) نے ''حضرت امام ربانی اور سرمایہ ملت کی نگہبانی'' کے عنوان پر خطاب فرماتے ہوئے کہا، ایمان اور عقیدہ کی دولت سب سے بڑی دولت ہے۔ اس کے بعد عمل صالح مومن کے لیے متاع گراں مایہ ہے۔ نفس کی خواہشات اور شھوات کو کچلنا بہت بڑا سرمایہ ہے۔ غلبۂ اسلام کی خاطر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے خلاف جہاد مومن کی بہت بڑی پونجی ہے۔ خود نیک بننے کے ساتھ اوروں تک نیکی کا پیغام حکیمانہ طریق سے پہنچانا انسان کا قیمتی اثاثہ ہے۔ فرزندان ملت کی اس پونجی کی نگہبانی بہت بڑا کام ہے۔ عملی اور اعتقادی فسق سے معاشرے کو محفوظ کرنے کے لیے عملی اور فکری محاذ پر پہرہ دینا ملت کی بہت بڑی خدمت ہے۔ ابنائے ملت کے آپس کے تعلق اور اپنے خالق و مالک کے ساتھ تعلق کی کجی سے بچانا ملت کی بہت بڑی حفاظت ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے ان تمام حدود پر بھرپور پہرہ دے کر ملت کی نگہبانی کی ہے۔

پروفیسر محمد کبیر احمد مظہر (سجادہ نشین آستانہ عالیہ گجرات) نے ''حضرت امام ربانی کا جرگہ ممدان دولت اسلام'' کے عنوان پر سیر حاصل اور پُر مغز گفتگو فرمائی۔

حضرت صاحبزادہ نوید الحسن مشہدی نے ''اشاعت مسلک اہل سنت اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے اولاد و احفاد'' پر مقالہ پیش کرتے ہوئے فرمایا حضرت شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمۃ کے اولاد و احفاد مسلک اہل سنت کی اشاعت کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ اس نورٌ علیٰ نور گھرانے کے افراد نے اسے اپنا مقصد حیات بنائے رکھا۔ جن خطوط پر حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے کام کیا انہیں کو تادم زیست رہنما اصول بنائے رکھا۔ خانوادۂ مجددیہ کے اصحاب نے مسلک اہل سنت کے لیے مختلف طریقوں سے کاوشیں کیں۔ اپنی علمی، روحانی، عملی، اخلاقی قدروں اور حکیمانہ طریقۂ تبلیغ اور مکتوبات سے بادشاہوں، علماء کرام، وزراء اور صاحب علم و دانش تک رسائی حاصل کر کے مسلک اہل سنت کی ترویج و اشاعت میں گراں قدر خدمات

انجام دیں۔ ان میں حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی، حضرت خواجہ صبغۃ اللہ، حضرت خواجہ محمد نقشبند اور خواجہ محمد زبیر علیہم الرحمۃ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

جہان امام ربانی کانفرنس کا آغاز قاری ظہیر احمد نقشبندی نے تلاوت قرآن حکیم سے کیا۔ قاری نصیر احمد نقشبندی نے بحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ نعت اور جناب اصغر علی نقشبندی نے بحضور امام ربانی کلام اقبال پیش کیا۔ ڈاکٹر سید شجاع الحسن (پرنسپل حسن میموریل سائنس اکیڈمی، سمن آباد لاہور) اور جناب شیخ محمد ناظم بشیر نقشبندی نے اسٹیج سکریٹری کے فرائض سرانجام دیے۔ ممتاز صحافی و دانشور جمیل اطہر سرہندی چیف ایڈیٹر روزنامہ جرأت وتجارت (سکرٹری جنرل مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور) نے افتتاحی کلمات میں جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلوپیڈیا کی ۱۲ر جلدوں کی تکمیل پر حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور مرتبین حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد، حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری کو مبارک باد پیش کی اور کراچی سے آئے ہوئے ادارہ مسعودیہ کے صدر حاجی معراج الدین مسعودی اور دیگر مسعودی برادران کا شکریہ ادا کیا، آپ نے کہا فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی زیر سرپرستی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی کی تعلیمات وعقائد ونظریات، کارہائے نمایاں اور دینی وملی خدمات کو عام کرنے کا سلسلہ ۱۹۶۰ء سے شروع ہوا اور ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کا مجدد الف ثانی نمبر جو کہ صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی کی آٹھ سالہ شب وروز محنت وکاوش سے منصۂ شہود پر آیا۔ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلوپیڈیا کا اولین محرک ثابت ہوا۔ انھوں نے کہا وہ عرصہ تقریباً انتیس سال تک حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ سے حضرت امام ربانی پر ایک علمی تحقیقی جامع سوانح حیات جو کہ ان کی علمی ادبی خدمات، عقائد ونظریات، کارہائے نمایاں پر مشتمل عظیم شاہکار ہو مرتب کرنے کی التجا کرتے رہے۔ بالآخر حضرت مسعود ملت دامت برکاتہم العالیہ نے آج سے تقریباً پانچ برس قبل اس عظیم منصوبہ پر کام شروع کیا اور سات جلدوں کی تکمیل اپریل ۲۰۰۵ء کو ہوئی۔ اس ضمن میں اراکین حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور اور اراکین شیر ربانی اسلامک سینٹر، لاہور کے زیر اہتمام عظیم الشان تاریخی ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس'' ایوان اقبال، لاہور میں ۲۴ر اپریل ۲۰۰۵ء کو منعقد کرنے کا انھیں شرف حاصل ہوا اور اس عظیم انسائیکلوپیڈیا کی ۱۲ جلدوں کی تکمیل پر اظہار تشکر

کے لیے ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس'' ہمدرد سینٹر، لاہور میں ۱۸ر مارچ ۲۰۰۷ء کو منعقد کرنے کی بھی انھیں سعادت نصیب ہوئی۔ چونکہ ان کی نظر میں برصغیر پاک و ہند میں حضرت مسعود ملت کے علاوہ حضرت امام ربانی پر کام کرنے والی علمی اور تحقیقی شخصیت اور کوئی نہیں تھی۔

صوفی غلام سرور نقشبندی نے حضرت مسعود ملت کی زیر نگرانی جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی ۱۲ر جلدوں کی تکمیل پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور آپ نے حضرت مسعود ملت مدظلہ کی اس کرم فرمائی پر ان کا شکریہ ادا کیا اور اس کارنامہ کو بحسن خوبی انجام دینے پر مبارکباد اور خراج تحسین پیش کیا حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد چیئرمین امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی، حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری بانی امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری ریسرچ اسکالر امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی اور دیگر مسعودی برادران کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔ آخر میں صوفی غلام سرور نقشبندی نے اس کانفرنس کے معاونین و اراکین، جملہ احباب، مقررین و حاضرین کے لیے دعا فرمائی اور آپ کی دعا کے بعد یہ عظیم الشان کانفرنس اختتام کو پہنچی۔

☆......☆......☆

مہمانان خصوصی

مجلس مشاورت

مجلس انتظامیہ

مجلس استقبالیہ

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالَمِينَ (الروم ۲۲)

جہانِ امام ربانی

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی

(۱۱) جلدیں

افتتاحیہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی، اسلامی جمہوریہ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون ۔

حضرت امام ربانی
مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی

عظیم الشان عالمی
کانفرنس

20-03-2007

زیر اہتمام

23918322,23079610

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

e-mail:almazhar@sat.net.pk

زیر سرپرستی

زیر صدارت

مقررین گرامی

المجدد اکیڈمی انٹرنیشنل کے اغراض ومقاصد

المجدد اکیڈمی انٹرنیشنل دہلی

23079610,23918322

[redacted]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجدد الف ثانی کانفرنس، دہلی

(منعقدہ ۲۹؍صفر المظفر ۱۴۲۸ھ/۲۰؍مارچ ۲۰۰۷ء،
جیون بخش ہال، مسجد فتحپوری دہلی)

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

☆☆

حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ یقیناً اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان رحمت اور نعمت تھے، اس دور میں ان جیسا عزیمت وعظمت والا کوئی دوسرا نظر نہیں آتا، شہنشاہوں سے ٹکر لے کر ان کی اصلاح فرمانے والے اکیلے امام ربانی ہیں جنہوں نے بہت تھوڑے عرصہ میں روحانی اور مذہبی انقلاب برپا کر دیا...... ان خیالات کا اظہار شیخ طریقت ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (شاہی امام وخطیب مسجد فتحپوری دہلی) نے ''مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس، دہلی'' سے صدارتی خطاب کے دوران کیا جو کہ المجدد اکیڈمی دہلی اور نصرت الاسلام ایجوکیشنل سوسائٹی، دہلی کے اشتراک سے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے یوم وصال اور ان پر شائع ہونے والی عظیم کتاب ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے حوالے سے ۲۹؍صفر المظفر ۱۴۲۸ھ/۲۰؍مارچ ۲۰۰۷ء کو جیون بخش ہال مسجد فتحپوری، دہلی میں منعقد کی گئی...... موصولہ دعوت نامہ اور اشتہار کے مطابق یہ دوسری مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس صاحبزادہ ابوالنصر محمد انس فاروقی (سجادہ نشین درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی) اور صاحبزادہ سید محمد صادق رضا (سجادہ نشین درگاہ مجددیہ، سرہند شریف) کے زیر سرپرستی علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد کی زیر صدارت منعقد ہوئی...... مہمانان خصوصی میں مرزا نواب حکیم

فرید الدین بیگ، حضرت عبد العزیز صدیقی نقشبندی (سجادہ نشین خانقاہ نذر محمدی، اندور)......حضرت عبد المجید مجددی (سجادہ نشین خانقاہ معصومیہ، رام پور)......صوفی محمد عمر فریدی (متولی درگاہ شاہ عبد السلام، دہلی)......ڈاکٹر محمد مجیب احمد (سجادہ نشین آستانہ عالیہ خواجہ باقی باللہ، دہلی)......پیر طریقت عبد الرحمٰن نقشبندی (احمد آباد) پیر طریقت بھائی اقبال نقشبندی مجددی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ عثمانیہ، احمد آباد)......مولانا آفاق احمد مجددی (بانی الجامعۃ الاحمدیہ قنوج)...... پروفیسر ضیاء الدین شمسی تہرانی (خطیب عید گاہ، ٹونک) اور صوفی قیام الدین نقشبندی مظہری (علی گڑھ) شامل ہیں جبکہ درج ذیل علماء و مشائخ اور اسکالرز نے مقالات پیش کر کے حضرت امام ربانی کو خراج تحسین پیش کیا......

☆......مولانا مفتی محمد معظم احمد

(صدر المجد اکیڈمی و نائب امام فتحپوری مسجد، دہلی)

☆......علامہ مفتی محمد شعیب رضا نعیمی

(خلیفہ تاج الشریعۃ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں الازہری، بریلی شریف)

☆......ڈاکٹر غلام یحیٰی انجم مصباحی

(صدر شعبۂ علوم اسلامیہ، جامعہ ہمدرد، نئی دہلی)

☆......علامہ محمد اشتیاق القادری

(پرنسپل جامعہ امام احمد رضا، مہرولی)

☆......علامہ محبوب المرسلین نقشبندی (احمد آباد)

☆......مولانا محمد انس احمد نقشبندی مجددی

اس محفل مبارک سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد نے کہا کہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ تو سرہند شریف میں آرام فرما ہیں مگر ان کے افکار پر ساری دنیا میں کام ہو رہا ہے،

عقیدت مند جوق در جوق بارگاہ مجددیہ میں فیض پانے کے لیے حاضر ہو رہے ہیں...... مجدد العصر حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں، ان کے زیر سایہ امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی (پاکستان) نے ۲۰۰۵ء میں ''جہان امام ربانی'' کی سات جلدیں شائع کیں اور اب مزید پانچ جلدیں شائع کی ہیں، وہ اور ان کے رفقاء اس عظیم کام پر مبارکباد کے مستحق ہیں انھوں نے کہا کہ اگر ہندوستان کے نقشبندی مراکز مجدد العصر یا امام ربانی فاؤنڈیشن پاکستان سے رابطہ قایم کریں تو سلسلہ کا عظیم الشان کام ہوگا کیوں کہ المجدد اکیڈمی بھی جہان امام ربانی اور حضرت مجدد العصر کا فیضان ہے......

کانفرنس کی نظامت کی سعادت مولانا محمد انس نقشبندی مسعودی اور جناب قیصر خالد نے حاصل کی...... تلاوت قرآن کریم سے شروع ہونے والی اس کانفرنس کا اختتام صلوٰۃ وسلام اور دعائے خیر پر ہوا...... شرکاء میں درج ذیل رسائل بطور تحفہ پیش کیے گئے......

☆...... مجدد اعظم (پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد)

☆...... مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت وعقیدت
(صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد)

☆...... ماہنامہ امان الہند دہلی کا حضرت مجدد الف ثانی نمبر

☆......☆......☆

نقش
کرم اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم ...... باب چہارم

☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جہانِ امامِ ربانی مجدد الف ثانی کا

موضوعاتی اشاریہ

مرتبہ

صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی

ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

۵۰۰

آئینہ خانہ

نمبر شمار	عنوان
۱	ابتدائیہ ــــــ محمد عبدالستار طاہر مسعودی
۲	باب ۱ ــــــ انتسابات
۳	باب ۲ ــــــ حمد و نعت
۴	باب ۳ ــــــ ابتدائیہ، افتتاحیہ اور اختتامیہ
۵	باب ۴ ــــــ مناقب
۶	باب ۵ ــــــ مناجات
۷	باب ۶ ــــــ تاثرات
۸	باب ۷ ــــــ اکابر نقشبندیہ
۹	باب ۸ ــــــ حضرت مجدد الف ثانی ــــ حالات و خدمات
۱۰	باب ۹ ــــــ حضرت مجدد الف ثانی، امتیازات و تفردات
۱۱	باب ۱۰ ــــــ حضرت مجدد الف ثانی اور تفسیر
۱۲	باب ۱۱ ــــــ حضرت مجدد الف ثانی اور فقہ
۱۳	باب ۱۲ ــــــ تخریج احادیث از مکتوبات شریف
۱۴	باب ۱۳ ــــــ حضرت مجدد الف ثانی اور عقائد و نظریات
۱۵	باب ۱۴ ــــــ حضرت مجدد الف ثانی اور تصوف
۱۶	باب ۱۵ ــــــ حضرت غوث اعظم، امام اعظم اور حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہم
۱۷	باب ۱۶ ــــــ حضرت مجدد الف ثانی اور تاریخ و سیاست

۱۷۰۰

نمبر شمار	عنوان
۱۸	باب ۱۷ —— مکتوبات شریف اور عربی زبان وادب
۱۹	باب ۱۸ —— مکتوبات شریف اور فارسی زبان وادب
۲۰	باب ۱۹ —— تفہیم مکتوبات شریف
۲۱	باب ۲۰ —— حضرت مجدد الف ثانی اور متفرقات
۲۲	باب ۲۱ —— مشائخ نقشبندیہ مجددیہ
۲۳	باب ۲۲ —— نگارخانہ (تعارف مقالہ نگاران)
۲۴	باب ۲۳ —— جہانِ امام ربانی کے مبصّرین (جامِ جم)
۲۵	باب ۲۴ —— روئداد محافل تشکر
۲۶	باب ۲۵ —— مخطوطات
۲۷	باب ۲۶ —— مرقعاتِ علمی (علمی نوادر)
۲۸	باب ۲۷ —— مرقعات عمومی (مزارات وعمارات)
۲۹	باب ۲۸ —— کتابیات
۳۰	باب ۲۹ —— اشاریات
۳۱	باب ۳۰ —— نظائر خوشنویسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ابتدائیہ

☆☆

''جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے پہلے محرک حضرت علامہ رضوان احمد نقشبندی مجددی ہیں انہوں نے ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء میں نبہانی العصر، مجدد عصر حضرت مسعود ملت قبلہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ العزیز پر تحقیقی مقالات کو یکجا کر کے شائع کرنے کی تحریک وترغیب دلائی۔

اس اثناء میں مولانا جاوید اقبال مظہری صاحب کو خواب میں حضرت مجددؒ پر کام کرنے کیلئے اشارہ ملا، چنانچہ انہوں نے حضرت قبلہ مسعود ملت زید لطفہٗ سے ذکر کیا۔ اور امام ربانی فاؤنڈیشن کا ۲۰۰۲ء میں قیام عمل میں آیا۔ جس کے سرپرست اعلیٰ، حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب ہیں جبکہ چیئرمین صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب کو منتخب کیا گیا اور مولانا جاوید اقبال مظہری بانی اور ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور امام ربانی فاؤنڈیشن کے معاملات چلانے کے لیے ایک انتظامی بورڈ مقرر کیا گیا۔

○

امام ربانی فاؤنڈیشن کے قیام سے قبل حضرت مجدد قدس سرہٗ العزیز کے حوالے سے کام کے لیے ۱۹۹۲ء میں حضرت مسعود ملت کی زیر نگرانی ''ادارہ معارف مجدد الف ثانی'' کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے سرپرستوں میں پیر محمد ابراہیم جان سرہندی علیہ الرحمۃ اور پیر عبد الوحید جان سرہندی تھے۔ اس ادارے کے صدر حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی ہیں اور نائب صدور حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر اور مفتی محمد جان نعیمی اور مولانا جاوید اقبال مظہری صاحب سکریٹری جنرل ہیں۔

اس ادارے نے چند کتابیں شائع کیں، لیکن فعال نہ رہا۔ چنانچہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ پر کام کے

لیے امام ربانی فاؤنڈیشن کا قیام ناگزیر ہو گیا۔

○

ماہ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ/ مئی ۲۰۰۲ء میں "جہان امام ربانی" پر کام کا آغاز ہوا۔ حضرت قبلہ مسعود ملت اس کی جلد اوّل کے افتتاحیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

> "ابتدا میں خیال تھا کہ یہ کام ایک جلد میں سمٹ جائے گا ــــــ پھر کام بڑھا تو خیال آیا کہ شاید دو جلدوں میں سمٹ جائے، پھر بڑھتے بڑھتے، بڑھتا ہی چلا گیا، اور سمیٹا تو برسوں کا کام مہینوں میں، مہینوں کا کام ہفتوں میں، ہفتوں کا کام دنوں میں، دنوں کا کام گھنٹوں میں اور گھنٹوں کا کام لمحوں میں سمٹتا چلا گیا ـــ اور ایک نہ دو، مکمل سات ضخیم جلدوں میں کام سمٹا ــــــ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و نصرت، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی توجہ خاص اور اکابر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ اور آباء و اجداد کرام علیہم الرحمۃ کی توجہات عالیہ کے طفیل برق رفتاری سے یہ کام انجام پایا ــــــ حوصلہ بڑھتا گیا، وہ کام ہوتے رہے جن کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔"

۲۰۰۲ء سے ۲۰۰۵ء تک تین سال مسلسل جدوجہد کر کے پہلی چھ جلدیں ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۵ء میں منظر عام پر آئیں جو ایک سو ملکی و غیر ملکی فضلاء و محققین کے علمی و تحقیقی مقالات سے آراستہ ہیں۔ ایک اضافی جلد "نورٌ علیٰ نور" کے عنوان سے شائع ہوئی جو جہانِ امام ربانی کے مختلف مرقعات پر مشتمل ہے اس میں مقدس و تاریخی یادگار عمارات اور مزارات کی ۱۰۸ رنگین تصاویر آرٹ پیپر پر شائع کی گئی ہیں۔ جہانِ امام ربانی کی گیارہ جلدوں میں ہر جلد میں پانچ ابواب ہیں ـــ ہر جلد کو "اقلیم" سے تعبیر کیا گیا ہے اور باب کو "کشور" سے ـــ ہر جلد میں نعت، منقبت اور تاثرات ہیں ـــ ہر جلد میں ابتدائیہ بھی ہے اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے حالات میں ایک مقالہ بھی شامل کیا گیا ہے۔

○

پہلی چھ جلدوں کی اشاعت کے بعد مزید مقالات اور نگارشات دستیاب ہوتے رہے، اور یوں مزید

پانچ جلدوں کا مواد جمع ہو گیا۔ پھر یہ خبر ملی کہ ’’باقیات جہانِ امام ربانی‘‘ کے عنوان سے تین اور جلدیں مرتب ہوں گی۔

○

’’جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی‘‘ کی گیارہویں جلد کتابیات، اشاریہ کتب و رسائل، اشاریہ اماکن، اشاریہ اسماء الرجال پر مشتمل ہے ——— ’’جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی‘‘ کے تعارف اور سرسری موضوعاتی جائزہ پر مبنی ’’جہاں نما‘‘ برادرم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے مرتب کیا تھا جو مزید اضافوں کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اب حضرت قبلہ مسعود ملت نے احقر کے نام ایک کرم نامے میں تحریر فرمایا کہ:

> ’’محققین کی سہولت کے لیے یہ خیال آیا کہ مقالات کا ایک (تفصیلی) موضوعاتی اشاریہ مدوّن کیا جائے۔‘‘

چنانچہ تعمیلِ ارشاد میں زیرِ نظر اشاریہ مرتب کیا گیا ——— اُمید ہے کہ اہلِ علم و فضل اور محققین اس سے بھرپور استفادہ کر سکیں گے۔ برادرم پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی مدظلہ العالی نے اپنی گوناگوں مصروفیات سے قیمتی وقت نکال کر احقر کی رہنمائی فرمائی۔ اسی طرح برادرم ملک محمد سعید مسعودی نے شبانہ روز محنت شاقہ سے قارئین کے ذوق کا سامان کیا، پھر تمام تیاری کے بعد برادرم ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری مدظلہ العالی نے اس پر نظرِ ثانی فرما کر بعض اضافات اور ترامیم فرما کر نوازا، احقر ان حضرات کا تہِ دل سے ممنون ہے۔ مولائے کریم تمام حضرات کی مساعی جمیلہ کو مقبول و منظور فرمائے، اور ہم سب کو حسنِ عاقبت سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

اللّٰھم ربنا آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم

احقر

محمد عبدالستار طاہر مسعودی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۱

انتسابات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب……۱ــــانتسابات

نمبر شمار	بنام	جلد	صفحہ
۱	سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے قافلہ سالار خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام	اوّل	۷
۲	شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے نام	دوم	۵
۳	محقق اہل سنت حضرت شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی علیہ الرحمۃ (درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی) کے نام	سوم	۵
۴	محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ کے نام	چہارم	۵
۵	برصغیر کے اُس مرد کامل کے نام جس نے چودہویں صدی ہجری میں تعلیماتِ مجددیہ کو فروغ دیا اور اس کی مؤثر ترجمانی فرمائی۔	پنجم	۵
۶	چراغ دہلی فقیہ الہند حضرت محمد مسعود شاہ دہلوی علیہ الرحمۃ کے نام	ششم	۵
۷	محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے نام	ہفتم	۵
۸	شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمۃ کے نام	ہشتم	۵
۹	حضرت شاہ محمد رکن الدین الوری علیہ الرحمۃ کے نام	نہم	۵
۱۰	محدث علی پوری حضرت پیر سید جماعت علی شاہ علیہ الرحمۃ کے نام	دہم	۵
۱۱	حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے نام	یازدہم	
۱۲	مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمۃ (امام وخطیب مسجد جامع فتح پوری، دہلی) کے نام	نورٌ علیٰ نورٌ	۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

• نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب……۲

حمد و نعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲ —— حمد و نعت

نمبر شمار	مطلع	نعت نگار	جلد	صفحہ
۱	ذہن میں عالم تنویر کہاں سے لاؤں حرف میں نور کی تصویر کہاں سے لاؤں	کیف بنارسی	اوّل	۱۲۰
۲	وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں یہی پھول خار سے دور ہے، یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	اول	۱۲۱
۳	زمین و زماں تمہارے لیے، مکین و مکاں تمہارے لیے چنین و چناں تمہارے لیے، بنے دو جہاں تمہارے لیے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	دوم	۱۱
۴	چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	سوم	۱۱
۵	کس کے جلوہ کی جھلک ہے، یہ اُجالا کیا ہے؟ ہر طرف دیدۂ حیرت زدہ، تکتا کیا ہے؟	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	چہارم	۱۳
۶	سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی سب سے بالا و والا ہمارا نبی	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	پنجم	۱۱
۷	کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ قرض لیتی ہے گناہ، پرہیز گاری، واہ واہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	ششم	۱۳
۸	لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ، مثلِ تو نہ شد پیدا جانا جگ راج کو تاج تورے سر سو، ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	ہفتم	۱۱
۹	زہے عزت و اعتلائے محمد کہ ہے عرشِ حق، زیرِ پائے محمد	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	ہشتم	۱۱

نمبر شمار	مطلع	نعت نگار	جلد	صفحہ
۱۰	وہ سُوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن، اے بہار پھرتے ہیں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	نہم	۱۱
۱۱	بھینی سُہانی صبح میں، ٹھنڈک جگر کی ہے کلیاں کھلیں دلوں کی، ہوا یہ کدھر کی ہے؟	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	دہم	۱۳
۱۲	سچی بات سکھاتے یہ ہیں سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی	یازدہم	۱۳

سبحان الذي أسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۳

ابتدائیہ، افتتاحیہ اور اختتامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۳ —— ابتدائیہ، افتتاحیہ اور اختتامیہ

نمبر شمار	ابتدائیہ/افتتاحیہ	لکھنے والے	جلد	صفحہ
۱	تقدیم	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	اول	۳۱تا۵۸
۲	ابتدائیہ	مولانا جاوید اقبال مظہری	اول	۵۹تا۶۸
۳	افتتاحیہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	اول	۶۹تا۱۱۵
۴	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۱۹تا۲۰
۵	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سوم	۱۹تا۲۰
۶	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۲۵تا۲۶
۷	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	پنجم	۲۳تا۲۵
۸	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۲۱تا۲۳
۹	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ہفتم	۲۳تا۲۶
۱۰	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ہشتم	۱۹تا۲۲
۱۱	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	نہم	۱۹تا۲۲
۱۲	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دہم	۲۹تا۳۳
۱۳	ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۲۹
۱۴	اختتامیہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یازدہم	۹۰۳
۱۵	حرف آغاز	مولانا جاوید اقبال مظہری	نورٌ علیٰ نور	۱۱تا۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۴

مناقب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۴ —— مناقب

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۱	سپیدہ دم کہ ازیں خاکدانِ ظلمانی علم کشید سرعرشِ روحِ سیلانی	عابد حسین عابد سہسوانی	اوّل	۱۲۳
۲	امام زماں قطب اقطاب عالم کہ چوں او ندانم کہ بگزشت یک تن	خواجہ عبداللہ بن خواجہ باقی باللہ	اوّل	۱۲۵
۳	ز بابے را تمنائے شکر شد بدین سودا سوئے ہر بام و در شد (مثنوی شریف درشان حضرت مجدد الف ثانی)	خواجہ محمد ہاشم کشمی	اوّل	۱۳۵
۴	سراپا نسخۂ اخلاقِ فاروق بزہر منقصت تریاق فاروق	خواجہ محمد ہاشم کشمی	اوّل	۱۴۴
۵	نقشبندیہ عجب طائفہ پرکاراند کہ چو پرکار درین دائرہ سر برکاراند (قصیدہ درمدح خواجہای نقشبندیہ)	شیخ محمد شعیب	اوّل	۲۰۱
۶	مرکزِ نور و تجلّی ہے دیار سرہند واہ کیا شان ہے کیا عزّ و وقار سرہند	قاری غلام صابر قدیری سندیلوی	اوّل	۳۸۹
۷	مرکزِ نور و تجلّی ہے دیار سرہند واہ کیا شان ہے کیا عزّ و وقار سرہند	ڈاکٹر اقبال سرہندی	اوّل	۳۹۲
۸	کیا نہادِ شکستہ دیں کو آکے پھر استوار تو نے خزاں رسیدہ چمن کو پھر کردیا سراپا بہار تو نے	سید فیض الحسن شاہ	دوم	۱۴
۹	اے خاکِ پاک روضہ عبیری و عنبری کہ اہلِ جہاں ز بوئے تو مدہوش گشتہ اند	شاہ عبدالغنی محدث دہلوی	دوم	۱۶

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۱۰	حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر وہ خاک کہ زیر فلک مطلع انوار	ڈاکٹر محمد اقبالؒ	دوم	۱۸
۱۱	خلاق دو عالم ہے نگہ دار مجددؒ ہیں سرور کونین بھی دلدار مجددؒ	قمر یزدانی	سوم	۱۳
۱۲	پلا دے ساقیا ساغر مجدد الف ثانی کا کہ ہوں مشتاق میں یکسر مجدد الف ثانی کا	خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	سوم	۱۴
۱۳	خود آشنا بھی رہا اور خدا آگاہ بھی تھا وہ ایک مرد قلندر جو بادشاہ بھی تھا	کلیم عثمانی	سوم	۱۵
۱۴	تم سا ہے مجدد کون ولی سلطان عالم سرہندی ہے شان تمہاری لیبلی سلطان عالم سرہندی	اعزاز الدین احمد صدیقی	سوم	۱۶
۱۵	صاحب تجدید دینِ احمد مختار ہے اس لیے تو شیخ سرہند سے ہم کو پیار ہے	عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری	سوم	۱۷
۱۶	مجدد نامہ (منظوم سوانح)	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	سوم	۳۵
۱۷	ای شہنشاہ ھدیٰ محبوب درگاہ احد مادر گیتی نزادہ مثل تو نیکو ولد	خواجہ نظام الدین سرہندی	چہارم	۱۷
۱۸	بگو داستان ز احمد نقشبند کہ داری دل از داغ مہرش سپند	خواجہ عبدالاحد وحدت	چہارم	۲۱
۱۹	دکھا دے اے خدا روضہ مجدد الف ثانی کا کہ ہوں مدت سے میں شیدا مجدد الف ثانی کا	خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	چہارم	۲۲
۲۰	اے عالم اسلام کی شخصیت خوددار اللہ نے بخشی ہے تجھے دولت کردار	قمر یزدانی	چہارم	۲۴

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۲۱	آفتابِ شرف (قصیدہ)	محمد ابوالشرف مجددی معصومی	چہارم	۳۴
۲۲	محی دین شیخ احمد بے گماں طبق حال عہد خود کردہ بیاں	چوہدری غلام صمدانی	چہارم	۳۰
۲۳	چوں دگر فرسود رنگ اسلام را داد شرکت با خدا اصنام را (مثنوی صمدانی)	چوہدری غلام صمدانی	چہارم	۳۲
۲۴	اشک ریزاں بنشتم سر ہر رہ گزرے ہر کہ از ہر طرف آید ز تو پرسم خبرے (اشک باری و دل فگاری)	خواجہ محمد ہاشم کشمی	چہارم	۳۵۲
۲۵	سرہند کی وہ پاک زمیں خطہ جنت آرام جہاں کرتا ہے اک محرم اسرار	تاج الدین تاج	پنجم	۱۴
۲۶	تیرے انوار تاباں یا مجددؒ گلستاں در گلستاں یا مجددؒ (مقام رفیع)	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	پنجم	۱۶
۲۷	یہ کچھ اشعار بے جاں یا مجدد کہاں ہیں تیرے شایاں یا مجدد (خلق کریم)	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	چہارم	۱۸
۲۸	صدر بزم عارفاں ہیں تاجدار سرہند رہنمائے سالکاں ہیں تاجدار سرہند	ابوالارشد محمد حفیظ نقشبندی	پنجم	۳۶۹
۲۹	سرمہ ہے مری آنکھ کا یہ خاک گہر بار خوابیدہ ہے اس خاک میں وہ بندہ بیدار	سید انیس احمد نقشبندی	ششم	۱۵

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۳۰	رُخ توحید کے زیور مجدد الف ثانی ہیں نوید ظلِ پیغمبر مجدد الف ثانی ہیں	بشیر حسین ناظم	ششم	۱۸
۳۱	عظیم المرتبت ذی شاں مجدد الف ثانی ہیں ظہور جلوۂ یزداں مجدد الف ثانی ہیں	ابو الطاہر فدا حسین فدا	ششم	۱۹
۳۲	دہر را مژدہ کہ وضعے دگرے پیدا شد زشب تیرہ مبارک سحرے پیدا شد (میلادِ مجدد)	محمد سلیم جان سلیم مجددی	نور علی نور ہشتم	۲۴ ۱۶
۳۳	سپیدہ دم کہ ازیں خاکدانِ ظلمانی علم کشید سرعرش روح سیلانی (کدام شاہ مجدد)	عابد حسین عابد سہسوانی	نور علی نور	۲۷
۳۴	تعالی اللہ کسے یارا ہے آں حضرت کی مدحت کا ہے نام پاک شیخ احمد گل باغ ولایت کا (قصیدہ در شانِ مجدد الف ثانی)	خواجہ احمد حسین خاں نقشبندی	ہفتم	۱۵
۳۵	اے مجدد! لاج رکھ لی تھی ہماری آپ نے کر کے تجدید وفا کی تاجداری آپ نے	ڈاکٹر اقبال سرہندی	ہفتم	۱۶
۳۶	چراغِ نقشبنداں خواجہ معصوم ملاذ مستمنداں خواجہ معصوم (قصیدہ در مدح حضرت خواجہ معصوم)	مولانا محمد حسن نوحانی زکوڑی	ہفتم	۱۷
۳۷	سرور افزا فضا سرہند کی معلوم ہوتی ہے یہاں کی زندگی میں زندگی معلوم ہوتی ہے (دربار عالیہ مجددیہ سرہند شریف)	حمید صدیقی لکھنوی	ہفتم	۱۹

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۳۸	جو آنکھیں ہیں تو پڑھ شیخ مجدد کی وہ تحریریں نہاں ہیں جن کے ہر نقطے میں دین و دل کی تفسیریں (شانِ مجددؒ)	فیض لدھیانوی	ہفتم	۲۱
۳۹	امام زماں قطب اقطابِ عالم کہ چوں اوندانم کہ بگزشت یک تن	خواجہ عبد اللہ ابن خواجہ باقی باللہ	ہشتم	۱۳
۴۰	فخر الکرام وقدوۃ لقمامھم زین الخلیقۃ مقتدیٰ دین الہدیٰ	محمد جان العمری البحری آبادی	ہشتم	۱۴
۴۱	مکاتیب آن شاہ عالی نسب کہ درالف ثانی ست امام ہمام (قطعات تاریخ طبع مکتوبات امام ربانی) امرتسر ایڈیشن ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء	محمد عبد اللہ نقشبندی مجددی	ہشتم	۱۷۷
۴۲	یاالٰہی ! اپنی ذات کبریا کے واسطے رحم کر مجھ پر محمد مصطفٰی کے واسطے (حضرت مجدد کا شجرۂ طریقت قادریہ صابریہ)	مرزا غلام جیلانی پشاوری متخلص بہ صحیح سالم	ہشتم	۳۶۱
۴۳	مرے دل میں محبت ہے مجدد الف ثانی کی مرا توشہ عقیدت ہے مجدد الف ثانی کی	علامہ عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری	نہم	۱۵
۴۴	شمع رہ عرفاں ہیں مجدد الف ثانی ایماں کے نگہباں ہیں مجدد الف ثانی	پروفیسر عبد الحفیظ کاردار قادری نوری	نہم	۱۷
۴۵	سپیدہ دم کہ ازیں خاکدان ظلمانی علم کشید سرعرش روح سیلانی	عابد حسین عابد سہسوانی	دہم	۱۹
۴۶	اے عالم اسلام کی شخصیت خوددار اللہ نے بخشی تھی تجھے دولت کردار	قمر یزدانی	دہم	۲۲

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۴۷	اے شہنشاہ مجدد، کاشف اسرار ذات تیرے در کا راستہ ہے بالیقیں راہ نجات	پروفیسر محمد حسین آسی	دہم	۲۳
۴۸	نوائے صبح سعادت پہ بے شمار سلام نسیم باغ ہدایت پہ بے شمار سلام	خالد محمود خالد نقشبندی	دہم	۲۶
۴۹	عصر نو میں دین حق کا ترجماں جاتا رہا مسلک حب نبی کا پاسباں جاتا رہا	ڈاکٹر محمد ظفر اقبال نوری	دہم	۵۱۳
۵۰	سپیدہ دم کہ ازیں خاکدان ظلمانی علم کشید سرعرش روح سیلانی	عابد حسین عابد سہسوانی	دہم	۱۹
۵۱	اے عالم اسلام کی شخصیت خوددار	قمر یزدانی	دہم	۲۲
۵۲	اے شہنشاہ مجدد، کاشف اسرار ذات تیرے در کا راستہ ہے بالیقیں راہ نجات	پروفیسر محمد حسین آسی	دہم	۲۳
۵۳	نوائے صبح سعادت پہ بے شمار سلام نسیم باغ ہدایت پہ بے شمار سلام	خالد محمود خالد نقشبندی	دہم	۲۶
۵۴	کتابوں میں لکھا ہے آپ نے بھی پڑھا ہوگا مجدد الف ثانی کے بارے میں سنا ہوگا	سید یونس جمشید پوری	یازدہم	۲۰
۵۵	اس کا جاہ و مرتبہ اس کا حشم انقلاب وقت سے ہوگا نہ کم	طارق سلطانپوری	یازدہم	۲۲
۵۶	ولایت کے وہ میر کارواں ہیں مجدد قصر حق کے پاسباں ہیں	محمد حفیظ نقشبندی	یازدہم	۲۴
۵۷	صاحب تجدید دین احمد مختار آپ ماحی دین الٰہی، ناہی اشرار آپ	سید شبیر حسین شاہ زاہد	یازدہم	۲۵

شمار	مطلع	منقبت نگار	جلد	صفحہ
۵۸	دل وجاں میں جلوہ نما شیخ مجدد ہیں بحمد اللہ! میرا آسرا شیخ مجدد ہیں	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۴۴
۵۹	رہے زباں پہ شان امام ربانی سنا اے کلک بیانِ امام ربانی	پروفیسر محمد حسین آسی	یازدہم	۷۷۵
۶۰	عجب رنگ پر ہے جہان مجدد فروغ قمر ہے جہان مجدد	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۷۷۸
۶۱	اُٹھایا جس نے دین حق کا پرچم بنا جو غازیانِ ہند کا ضیغم	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	یازدہم	۸۶۲
۶۲	اے خاک پاک روضہ عبیری و عنبری کہ اہل جہان ز بوئے تو مدہوش گشتہ ارز	شاہ عبد الغنی مہاجر مکی	یازدہم	۹۰۲
۶۳	آج تک ہے گونج کس کے نعرۂ تکبیر کی	پروفیسر محمد حسین آسی	یازدہم	۹۲۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدهٗ و نصلی علیٰ رسوله الکریم

باب......۵

مناجات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۵ —— مناجات

شمار	مطلع	شاعر	جلد	صفحہ
۱	جفا ہر سو ہے رقصاں یا مجدد یہ اُمت ہے پریشاں یا مجدد	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	پنجم	۲۰
۲	حضرت احمد مجدد المدد الف ثانی راضیای اوّل	نواب معشوق یار جنگ بہادر (مقامات محمود، ص ۳۸۵)	پنجم	۳۴۰
۳	لا پھر ایک بار وہی بادہ و جام اے ساقی ہاتھ آجائے مجھے میرا مقام اے ساقی	ڈاکٹر محمد اقبال	پنجم	۵۰۷
۴	میں ہوں اور موج بلا خیز ہے شیاًللہ شاہ سرہند، ہوا تیز ہے شیاًللہ	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	ششم	۱۷
۵	یا مجدد الف ثانی اے شہہ عالی جناب مقتدائے شرق و غرب و ملجائے شیخ و شباب	عبداللہ جان عرف شاہ آغا سوم	ششم	۴۰۸
۶	خداوندا بحق اسم اعظم بنور سید اولاد آدم	مولانا خالد کردی شامی نقشبندی	ششم	۸۵۸
۷	المدد چشم و چراغ قادری می سزد در خواجگانت خواجگی (ہشت لوائے غوث اعظم علیہ الرحمۃ)	نواب معشوق یار جنگ بہادر (مقامات محمود)	ہشتم	۳۷۰
۸	یا مجدد الف ثانی پیر غمخوارم مدد ای شہنشاہ ھدیٰ محبوب درگاہ احد مادر گیتی نزادہ مثل تو نیکو ولد	خواجہ نظام الدین سرہندی	نہم	۱۳
۹	خداوندا بحسن بے مثالت بمرآتی کہ مے تابد جمالت	مولوی وکیل احمد سکندر پوری	یازدہم	۹۸۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......٦

تاثرات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۶ ـــــــ تأثرات

شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۱	خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ	”زبدۃ المقامات“ مطبوعہ کانپور	اوّل	۱۲۹
۲	حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	مکتوب بنام خواجہ معصوم، دفتر دوم، مکتوب ۶	اول	۱۳۲
۳	حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ	”جواہر مجددیہ“ از خواجہ احمد حسین خان	اول	۱۴۰
۴	حضرت شیخ احمد جام علیہ الرحمۃ	”حضرات القدس“ جلد دوم	اول	۱۴۰
۵	حضرت خلیل اللہ بدخشی علیہ الرحمۃ	”حضرات القدس“ جلد دوم	اول	۱۴۱
۶	شیخ عبداللہ قطب علیہ الرحمۃ	مکتوبات شیخ عبداللہ قطب (قلمی)	اول	۱۴۱
۷	شیخ عبدالقدوس گنگوہی علیہ الرحمۃ	”جواہر مجددیہ“	اول	۱۴۲
۸	شیخ سلیم چشتی علیہ الرحمۃ	”جواہر مجددیہ“	اول	۱۴۲
۹	شیخ نظام نارنول علیہ الرحمۃ	”جواہر مجددیہ“	اول	۱۴۲
۱۰	شیخ عبداللہ سہروردی علیہ الرحمۃ	”جواہر مجددیہ“	اول	۱۴۲
۱۱	ارکان سلطنت اکبری	”جواہر مجددیہ“	اول	۱۴۳
۱۲	شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	”مرج البحرین“	اول	۱۴۵
۱۳	شیخ نورالحق بن شیخ عبدالحق محدث دہلوی	”تتمہ اخبار الاخیار“	اول	۱۴۶
۱۴	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	”نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات“	اول	۱۴۷
۱۵	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی	”مکتوبات امام احمد رضا بریلوی“	اول	۱۴۷
۱۶	مفتی ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ	بروایت شیخ محمد عارف ضیاء مدنی	اول	۱۴۸
۱۷	نواب صدیق حسن خان	”تقصار جیود الاحرار من تذکار جنود الابرار“	دوم	۲۱
۱۸	ابوالحسن علی ندوی	”تاریخ دعوت و عزیمت“ جلد چہارم	دوم	۲۲

شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۱۹	شیخ محمد اکرام	"رودِ کوثر"	دوم	۲۳
۲۰	رشید احمد گنگوہی	قلمی بیاض علامہ محمد ہاشم جان سرہندی	دوم	۲۴
۲۱	ڈاکٹر محمد اقبال	مکتوب پروفیسر یوسف سلیم چشتی	سوم	۲۱
۲۲	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	"شیخ سرہند"	سوم	۲۲
۲۳	ڈاکٹر حفیظ ملک	مسلم نیشنل ازم ان انڈیا & پاکستان	سوم	۲۲
۲۴	ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی	ہسٹری آف دم فریڈم موومنٹ	سوم	۲۲
۲۵	ڈاکٹر زبید احمد	دی کنٹری بیوشن آف انڈیا ٹو عربیک لٹریچر	سوم	۲۲
۲۶	پروفیسر عزیز احمد	اسٹڈیز ان اسلامک کلچر	چہارم	۲۸
۲۷	پروفیسر سید خورشید حسین بخاری	ماہنامہ نور اسلام "مجدد الف ثانی نمبر"	چہارم	۲۸
۲۸	پروفیسر محمد عارف اظہر	ماہنامہ نور اسلام "مجدد الف ثانی نمبر"	چہارم	۲۸
۲۹	پروفیسر محمد اسلم	دین الٰہی اور اس کا پس منظر	چہارم	۲۹
۳۰	پروفیسر محمد رضا خان	تاریخ مسلمانانِ عالم	چہارم	۲۹
۳۱	ابو الکلام آزاد	عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی	پنجم	۲۶
۳۲	ابو الاعلیٰ مودودی	مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی	پنجم	۲۶
۳۳	مولانا محمد سعید احمد مجددی	"البیان"	پنجم	۲۷
۳۴	شاہ حسین گردیزی	ماہنامہ نور اسلام "مجدد الف ثانی نمبر"	پنجم	۲۷
۳۵	مولوی داؤد غزنوی	حیات اعلیٰ حضرت	پنجم	۲۸
۳۶	عبد اللہ روپڑی	حیات اعلیٰ حضرت	پنجم	۲۸
۳۷	عبد المجید سالک	مسلم ثقافت ہندوستان میں	ششم	۲۴
۳۸	جمیل اطہر سرہندی	شیخ سرہند	ششم	۲۴
۳۹	اکبر شاہ خان نجیب آبادی	"قول حق"	ششم	۲۵

شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۴۰	سید انور علی ایڈووکیٹ	شیخ سرہند	ششم	۲۵
۴۱	سید انور علی ایڈووکیٹ	رئیل اچیومنٹ آف ہیومن لائف	ششم	۲۶
۴۲	انسائیکلوپیڈیا پاکستانیکا	سید قاسم محمود	ششم	۲۶
۴۳	شخصیات کا انسائیکلوپیڈیا		ششم	۲۶
۴۴	اردو دائرہ معارف اسلامیہ	انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، جلد دوم	ششم	۲۶
۴۵	ڈاکٹر محمود الحسن عارف		ششم	۲۹۲
۴۶	جسٹس پیر محمد کرم شاہ ازہری		ہفتم	۲۷
۴۷	علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری	سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور	ہفتم	۲۸
۴۸	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد		ہفتم	۲۸
۴۹	پیر سید عاشق حسین مجددی سرہندی		ہفتم	۲۸
۵۰	محمد خالد مجددی		ہفتم	۲۸
۵۱	منیر حسین مسعودی	برمنگھم (یو۔کے)	ہفتم	۲۸
۵۲	علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری	سابق شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور	نہم	۲۳
۵۳	علامہ یٰسین اختر مصباحی	بانی وصدر ''دار القلم''، ذاکر نگر، دہلی	نہم	۲۳
۵۴	مولانا شیر محمد خان رضوی	دار العلوم اسحاقیہ، جودھ پور راجستھان	نہم	۲۴
۵۵	حاجی معراج الدین مسعودی	صدر ادارۂ مسعودیہ، کراچی	نہم	۲۵
۵۶	حضرت ابوحفص عمر المجددی	سجادہ نشین خانقاہ شاہ ابوالخیر، کوئٹہ	ہشتم	۲۳
۵۷	علامہ محمد علیم الدین نقشبندی	شیخ الحدیث دار العلوم سلطانیہ، جہلم	ہشتم	۲۵
۵۸	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق ابڑو	پرنسپل پبلک اسکول، حیدر آباد سندھ	ہشتم	۲۵
۵۹	سید ذوالفقار شاہ مسعودی	ٹورنٹو، کینیڈا	ہشتم	۲۶
۶۰	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	شاہی امام وخطیب مسجد جامع فتحپوری، دہلی	دہم	۳۵

شمار	تاثر نگار	حوالہ	جلد	صفحہ
۶۱	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور	دہم	۳۶
۶۲	مفتی محمد جان نعیمی	مہتمم دار العلوم مجددیہ نعیمیہ، ملیر کراچی	دہم	۳۷
۶۳	پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق نقشبندی	استاد گورنمنٹ ایم۔ اے۔ او، کالج لاہور	دہم	۳۸
۶۴	ڈاکٹر سید محمد عارف	اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور	یازدہم	۳۷
۶۵	ڈاکٹر سید امین میاں برکاتی	علی گڑھ مسلم یونیوٹی	یازدہم	
۶۶	عبد الحیٔ لکھنوی		یازدہم	۳۷
۶۷	محمد عظیم نقشبندی		یازدہم	۳۷
۶۸	پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیولر		یازدہم	۶۱۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدهٗ و نصلی علٰی رسوله الکریم

باب......۷

اکابر نقشبندیہ مجددیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۷ —— اکابر نقشبندیہ مجددیہ

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	قافلہ سالار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ			
	خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری	اوّل	۲۰۴
۲	حضرت خواجہ نقشبند اور طریقت نقشبندیہ	پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد	اول	۲۲۳
۳	خواجگان نقشبندیہ اور تبلیغ اسلام	پروفیسر عبدالحکیم مراد		
		مترجم: ڈاکٹر علی سرفراز مسعودی	اوّل	۸۱
۴	خواجہ محمد عبدالباقی کابلی	مولانا محمد صادق کابلی		
	(حیات، مناقب و کرامات)	مترجم: مولانا سید محمد دہلوی	اوّل	۲۶۹
۵	حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	اوّل	۲۹۳
۶	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ			
	(مختصر حالات زندگی)	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	اوّل	[illegible]
۷	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ			
	(ایک تعارف)	محمد عبدالمجید یزدانی	اوّل	۳۲۵
۸	حضرت مجدد کے سلسلہ عالیہ کے	خواجہ بدرالدین سرہندی		
	حضرات قدسیہ	مترجم: اعزازالدین احمد	چہارم	۳۵۴
۹	مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	مولانا قاضی عالم الدین نقشبندی	چہارم	۳۶۷
۱۰	خواجہ محمد معصوم،			
	مقامات آدمیہ کی روشنی میں	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	چہارم	۳۸۷
۱۱	تذکرہ خلفائے مجدد الف ثانی	مولانا نسیم احمد فریدی فاروقی	چہارم	[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۸

حضرت مجدد الف ثانی——حالات وخدمات

(جلد ۱ تا ۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۸ —— حضرت مجدد الف ثانی —— حالات و خدمات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	امام ربانی مجدد الف ثانی کے حالات زندگی	ڈاکٹر سراج احمد خاں	اول	۴۰۵
۲	حضرت مجدد الف ثانی، لباس اور حلیہ شریف	محمد احسان مجددی سرہندی	اول	۴۴۱
۳	خانقاہ مجددی کا علمی ماحول	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی مجددی	اول	۴۴۲
۴	ماہ و سال (سیرت مجدد الف ثانی)	علامہ محمد عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری	دوم	۲۷
۵	حضرت مجدد الف ثانی کے معمولات	سید زوّار حسین شاہ	دوم	۴۰۷
۶	معمولات حضرت امام ربانی	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد	دوم	۴۲۵
۷	امام ربانی کا لقب ''مجدد الف ثانی''	علامہ محمد فیض احمد اویسی	دوم	۶۱۷
۸	''مجدد الف ثانی'' ایک تحقیقی جائزہ	ڈاکٹر ابو الخیر محمد زبیر	دوم	۶۳۳
۹	شیخ احمد سرہندی	ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ و سید نذیر نیازی	سوم	۲۵
۱۰	کرامات امام ربانی مجدد الف ثانی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سوم	۵۷۲
۱۱	امام ربانی مجدد الف ثانی	شاہ ابو الحسن زید فاروقی	چہارم	۵۰
۱۲	حضرت مجدد الف ثانی	کوثر نیازی	چہارم	۵۸
۱۳	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	نواب محمد صدیق حسن خاں بھوپالی	چہارم	۶۳
۱۴	حضرت مجدد الف ثانی کا سفر آخرت	خواجہ بدر الدین سرہندی مترجم: اعزاز الدین احمد	چہارم	۳۳۹
۱۵	اشک باری و دل فگاری	خواجہ محمد ہاشم کشمی	چہارم	۳۵۲
۱۶	تاریخ ہائے وصال حضرت مجدد	خواجہ محمد ہاشم کشمی	چہارم	۳۵۳
۱۷	تعارف امام ربانی مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	پنجم	۳۱
۱۸	حضرت مجدد الف ثانی	شیخ نور الحق بن شیخ عبد الحق محدث دہلوی	ششم	۲۹

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۹	امام ربانی مجدد الف ثانی	محمد صادق قصوری	ہشتم	۲۹
۲۰	امام ربانی کا سلسلہ نسب	سید زوار حسین شاہ	ہشتم	۳۵۷
۲۱	شیخ احمد سرہندی (سوانحی خاکہ)	ڈاکٹر ظفر الاسلام	نہم	۲۹
۲۲	احمد سرہندی مجدد الف ثانی	دکتور جمال الدین الشیال اردو ترجمہ: ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	نہم	۵۱
۲۳	حضرت مجدد لاہور میں	پروفیسر محمد اقبال مجددی	نہم	۶۵
۲۴	لاہور سے امام ربانی کی نسبت	ابو السرور محمد مسرور احمد	نہم	۷۳
۲۵	شیخ احمد سرہندی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	دہم	۴۱
۲۶	مفکر اسلام شیخ احمد سرہندی	پروفیسر محمد وکیل احمد	دہم	۴۹
۲۷	شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی	ڈاکٹر ابو اعجاز رستم	دہم	۹۱
۲۸	خواجہ محمد معصوم حرمین شریفین میں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	دہم	۱۷۱
۲۹	شاہجہان و اورنگزیب کے مرشد کریم	ڈاکٹر محمد ادریس	دہم	۱۸۱
۳۰	تجلیات امام ربانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	یازدہم	۴۵
۳۱	امام ربانی مجدد الف ثانی	ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی	یازدہم	۶۵
۳۲	شیخ احمد سرہندی	پروفیسر ڈاکٹر محمد اطہر عباس رضوی مترجم: ڈاکٹر صفی الدین مسعودی	یازدہم	۹۹
۳۳	ایک مرد آگاہ	ڈاکٹر عبد الوارث خاں	یازدہم	۱۰۹

ومن يتوكل على الله فهو حسبه
١٤٠٧

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۹

حضرت مجدد الف ثانی امتیازات و تفردات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۹ —— حضرت مجدد الف ثانی —— امتیازت وتفردات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت مجدد الف ثانی، حضرت خواجہ باقی باللہ کی نظر میں	پروفیسر ڈاکٹر غلام سرور	اول	۳۶۵
۲	مقام حضرت مجدد الف ثانی، حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کی نظر میں	پروفیسر سید محمد کبیر مظہر	اول	۳۷۷
۳	امام ربانی کا منصب قیومیت	پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی	اول	۶۷۲
۴	امام ربانی مجدد الف ثانی کی شانِ قیومیت	علامہ محمد فیض احمد اویسی	اول	۶۹۰
۵	امتیازات امام ربانی مجدد الف ثانی	علامہ محمد ذاکر اللہ نقشبندی	اول	۴۳۵
۶	مقاماتِ مجدد	مولانا محمد عبدالاحد	سوم	۱۱۱
۷	مقام مجدد الف ثانی	ڈاکٹر محمد اختر چیمہ	سوم	۱۲۱
۸	حضرت مجدد الف ثانی کا مقام تجدید	علامہ محمد جلال الدین قادری	سوم	۱۴۴
۹	حضرت مجدد الف ثانی کے مقاماتِ روحانی کی چند جھلکیاں	ڈاکٹر الف۔ د۔ نسیم	سوم	۱۵۳
۱۰	حضرت مجدد دانشوروں کی نظر میں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	چہارم	۳۲۰
۱۱	شیخ احمد سرہندی اور مستشرقین	ڈاکٹر محمد سلطان شاہ	ہشتم	۳۹۳
۱۲	مجدد الف ثانی کی علم پروری اور علماء نوازی	صاحبزادہ بدرالاسلام صدیقی	نہم	۱۹۳
۱۳	امام احمد رضا پر حضرت مجدد کے اثرات	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	نہم	۲۰۷
۱۴	حضرت مجدد الف ثانی اور ان کے ناقدین	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	نہم	۲۴۳
۱۵	خاندانِ مجددیہ سے قائداعظم کے اجداد کی عقیدت	سید صابر حسین شاہ بخاری	نہم	۵۷۴
۱۶	مقام مجدد الف ثانی	ابوالسرور محمد مسرور احمد	دہم	۱۰۵

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۱۰

حضرت مجدد الف ثانی اور علم تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۰ — حضرت مجدد الف ثانی اور علم تفسیر

شمار	عنوان	تحریر	جلد	صفحہ
۱	تفسیر مظہری میں معارف واذکار امام ربانی	علامہ مفتی محمد جان نعیمی	ہفتم	۳۵۱
۲	افکار مجدد الف ثانی اور تفسیر روح المعانی	پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی	ہفتم	۷۔۲

ولقد علموا لمن اشتراہ ما لہ
لقد علموا لمن اشتراہ ما لہ فی الآخرۃ

۹۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۱۱

حضرت مجدد الف ثانی اور فقہ

۶۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۱ —— حضرت مجدد الف ثانی اور فقہ

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت مجدد کی فقہی خدمات	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	اول	۱۸۳
۲	امام ربانی مجدد الف ثانی کا تصور بدعت	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	اول	۳۵۷
۳	امام ربانی کا نظریہ قیومیت اور لفظ “قیوم” پر امام احمد رضا کے فتوے کی فقیہانہ تحقیق	مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی	اول	۶۵۱
۴	سنت حضرت مجدد کی نظر میں	پیر عبداللطیف نقشبندی	دوم	۳۲۵
۵	بدعت کیا ہے؟	پیر عبداللطیف نقشبندی	دوم	۳۲۹
۶	امام ربانی مجدد الف ثانی کا تصور بدعت	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	دوم	۳۵۷
۷	نبوت و رسالت کا اثبات	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	سوم	۱۹۹
۸	نماز کا جائزہ (مکتوبات و معمولاتِ امام ربانی کی روشنی میں)	مولانا بدر الاسلام صدیقی	سوم	۴۳۰
۹	حضرت مجدد الف ثانی کا طریقہ نماز	مولانا بدر الاسلام صدیقی	سوم	۴۴۶
۱۰	حضرت مجدد بحیثیت فقیہ اسلام	علامہ محمد صدیق ہزاروی	ہشتم	۱۳۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۱۲

تخریج احادیث از مکتوبات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۲ ——— تخریج احادیث از مکتوبات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	تخریج احادیث (مکتوبات مجدد الف ثانی، جلد سوم)	پروفیسر ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	دوم	۳۲
۲	تخریج احادیث در مکتوبات (فارسی)	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	ہفتم	۲۹۷
۳	تخریج احادیث مکتوبات امام ربانی	ابوکلیم محمد صدیق فانی	ہفتم	۳۳۹

کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ

۳۴ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۱۳

حضرت مجدد الف ثانی
اور عقائد و نظریات

۱۶۲۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۳— حضرت مجدد الف ثانی اور عقائد ونظریات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت مجدد الف ثانی اور مسلک اہل سنت	علامہ غلام مرتضیٰ ساقی مجددی	اول	۳۷۵
۲	شیخ احمد سرہندی کی اصلاحی وتجدیدی تحریک کا مرکز ومحور نبوت محمدی (ﷺ) پر ایقان وایمان	ڈاکٹر اے۔ ایف۔ ایم ابوبکر صدیق مترجم: ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی	سوم	۲۳۷
۳	عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر سید شبیر حسین زاہد	سوم	۲۴۰
۴	وسیلہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم	پروفیسر عبدالباری فرنگی محلی	سوم	۳۰۴
۵	ردِّ روافض	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	سوم	۳۰۹
۶	حضرت مجدد الف ثانی اور تقلید ائمہ مجتہدین	علامہ محمد جلال الدین قادری	سوم	۳۲۹
۷	امام ربانی اور رفع سبابہ	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	سوم	۳۳۹
۸	مکتوبات امام ربانی در طریق ایصال ثواب ووسیلہ	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی	سوم	۳۵۵
۹	بعض عقائد ومعمولاتِ اہل سنت (مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	سوم	۳۵۷
۱۰	عقائد وتعلیمات حضرت مجدد الف ثانی	قاضی غلام محمود ہزاروی	سوم	۴۰۰
۱۱	مسلک مجدد الف ثانی	صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری	سوم	۴۱۲
۱۲	حضرت مجدد الف ثانی کے تعلیمی افکار	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	سوم	۵۰۷
۱۳	مسئلہ اشارۂ سبابہ	مولوی سید احمد علی نقشبندی	ہشتم	۱۴۷
۱۴	طالبانِ علم کے لیے مینارۂ نور	صاحبزادہ محمد بدرالاسلام صدیقی	ہشتم	۴۴۹
۱۵	احمد بن عبدالاحد کے نزدیک عقائد اہل سنت	دکتور محمود احمد غازی مترجم: پروفیسر عبدالرسول	ہشتم	۳۳۱
۱۶	مجدد الف ثانی کا پیغام	مفتی علی احمد سندیلوی	ہشتم	۴۷۷
۱۷	فکر مجدد الف ثانی میں خلفاء راشدین کا مقام ومرتبہ	محمد یاسین مظہر صدیقی	نہم	۸۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۱۴

حضرت مجدد الف ثانی اور تصوف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۴ —— حضرت مجدد الف ثانی اور تصوّف

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	تصوف اور اس کی بنیاد	صاحبزادہ محمد عمر بیربلوی	اول	۱۵۱
۲	روحِ اسلام	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	اول	۱۶۷
۳	مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد باقی باللہ بنام حضرت مجدد الف ثانی	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ	اول	۳۵۳
۴	امام ربانی اور علم لدّنی	شیخ الحدیث ابن الصدیق محمد ہادی بخش	اول	۴۳۱
۵	امام ربانی اور علم النفسیات	ڈاکٹر محمد اقبال مرتبہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	اول	۵۵۳
۶	امام ربانی اور علم الکائنات	میاں فضل احمد حبیبی	اول	۵۵۸
۷	دعوت الی اللہ میں مجدد الف ثانی کا کارنامہ	ڈاکٹر خالد علوی	دوم	۲۹۵
۸	ذکر الٰہی کی اہمیت (حضرت مجدد کے مکتوبات کی روشنی میں)	مولانا نور الحسن تنویر چشتی	دوم	۳۹۳
۹	جذب و سلوک	شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی	دوم	۴۵۲
۱۰	امام ربانی کی تعلیماتِ تصوف	صاحبزادہ ڈاکٹر ساجد الرحمٰن	دوم	۵۰۰
۱۱	عہد اکبری کے صوفیہ کی اصلاح میں مکتوباتِ امام ربانی کا کردار	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۵۱۰
۱۲	حضرت مجدد الف ثانی، تزکیہ نفس اور اخلاص	پروفیسر عبد الباری فرنگی محلی	دوم	۵۱۹
۱۳	صحو و سکر مکتوبات امام ربانی کے آئینے میں	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	دوم	۵۳۵
۱۴	امام ربانی، عرفان کے مجتہد اعظم	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	دوم	۷۱۵
۱۵	حضرت مجدد الف ثانی اور وحدۃ الشہود	ڈاکٹر سراج احمد خاں	دوم	۷۴۰

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۶	ابن عربی اور امام ربانی کے بعض نظریات (ایک تقابلی جائزہ)	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	دوم	۷۵۳
۱۷	وحدۃ الوجود	علامہ سید محمد محدث کچھوچھوی	دوم	۷۵۸
۱۸	نبوت و رسالت کا اثبات	حضرت مجدد الف ثانی	سوم	۱۹۹
۱۹	حضرت مجدد کا انداز تعلیم و تبلیغ اور اُس کے اثرات و نتائج	پروفیسر پیر نثار احمد جان سرہندی	سوم	۴۵۳
۲۰	چالیس ارشادات امام ربانی	علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری	سوم	۵۱۳
۲۱	حضرت مجدد کے اوراد	مولانا بدر الاسلام صدیقی	سوم	۵۲۳
۲۲	راہِ ہدایت	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	سوم	۵۳۸
۲۳	ملفوظات حضرت مجدد الف ثانی	مولانا جاوید اقبال مظہری	سوم	۵۴۶
۲۴	مقدمہ شرح مکتوباتِ امام ربانی	مولوی نصر اللہ ہوتکی	پنجم	۱۸۷
۲۵	فلسفۂ اقبال پر حضرت مجدد کے اثرات	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	پنجم	۴۱۹
۲۶	تاریخ مکتوبات امام ربانی	ابوالسرور محمد مسرور احمد	ہشتم	۱۷۹
۲۷	جواہر مکتوباتِ مقدسہ	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ہشتم	۱۹۷
۲۸	نرمی و آسانی (مکتوبات امام ربانی کی روشنی میں)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ہشتم	۲۸۵
۲۹	مسلک اہل سنت اور مکتوبات امام ربانی	علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری	ہشتم	۳۰۹
۳۰	نقشبندیہ سلسلہ تصوف	محمد حنیف رامے	دہم	۱۹۳
۳۱	مرزا مظہر جانِ جاناں اور تصوف، ادیان و مذاہب کے درمیان وسیلہ	ڈاکٹر محمد تعظیم	دہم	۲۳۷
۳۲	ارشادات سید امام علی شاہ مکان شریفی	سید شعیب افتخار مسعودی	دہم	۲۲۹

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۳۳	ملفوظاتِ مرزا مظہر جانِ جاناں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دہم	۲۵۱
۳۴	شجرہ مصافحہ		یازدہم	۱۳۲
۳۵	حقیقت محمدیہ، حقیقت احمدیہ اور حقیقت کعبہ، مکتوبات کی روشنی میں	صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر	یازدہم	۱۳۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۱۵

حضرت غوث الاعظم، امام اعظم اور مجدد الف ثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۱۵...... حضرت غوث الاعظم، امام اعظم اور مجدد الف ثانی

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت غوث اعظم، حضرت مجدد کی نظر میں	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	پنجم	۵۴۲
۲	حضرت غوث اعظم اور حضرت مجدد الف ثانی	مرزا مظہر جانِ جاناں	پنجم	۵۵۰
۳	حضرت غوث اعظم، شاہِ نقشبند اور حضرت مجدد	صوفی محمد صدیق ضیاء انجینئر	پنجم	۵۵۲
۴	حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت غوث الاعظم	مولانا محمد اقبال سعیدی	پنجم	۵۶۷

● —— حضرت امام اعظم اور حضرت مجدد الف ثانی

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	امام اعظم حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	علامہ محمد عبد الحکیم اختر شاہجہانپوری	پنجم	۵۲۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۱۶

حضرت مجدد الف ثانی اور تاریخ وسیاست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۰ — حضرت مجدد الف ثانی اور تاریخ وسیاست

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	مرکز نور و تجلی ہے دیار سرہند	قاری غلام صابر قدیری سندیلوی	اول	۳۸۹
۲	شان سرہند بزبان مجدد سرہند	امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی	اول	۳۹۱
۳	دیار سرہند	ڈاکٹر اقبال سرہندی	اول	۳۹۲
۴	اللہ والوں کی سرزمین	جمیل اطہر سرہندی	اول	۳۹۳
۵	سرہند شریف ایک نظر میں	صاحبزادہ سید محمد عاشق حسین مجددی	اول	۴۰۳
۶	حضرت مجدد الف ثانی کی ملی و دینی خدمات	پروفیسر محمد عارف اظہر	سوم	۱۷۶
۷	حضرت مجدد مطلع تاریخ پر	آباد شاہ پوری	چہارم	۶۵
۸	اکبر و جہانگیر اور مجدد الف ثانی	قاضی ظہور احمد اختر	چہارم	۱۰۱
۹	برصغیر میں حق و باطل کے معرکے	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	چہارم	۱۵۷
۱۰	دوقومی نظریہ اور حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	چہارم	۱۷۲
۱۱	حضرت مجدد الف ثانی اور دوقومی نظریہ	پروفیسر محمد اسلم	چہارم	۱۸۴
۱۲	برصغیر میں دوقومی نظریہ کی بنیاد اور تحریک مجدد الف ثانی	سردار علی احمد خاں قادری	چہارم	۱۹۱
۱۳	خاندان مجدد کا زرّیں کردار	سردار علی احمد خاں قادری	چہارم	۲۸۵
۱۴	شیخ احمد سرہندی، سلسلہ مجددیہ کا نقطہ آغاز اور سلطنت مغلیہ پر اس کے اثرات	پروفیسر ڈاکٹر آرتھر بیولر سالم عبداللہ مترجم: ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی	چہارم	۳۰۶
۱۵	حضرت مجدد اور محمد علی جناح	مولانا محمد بخش مسلم	چہارم	۳۱۴
۱۶	سرمایہ ملت کا نگہبان	ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	چہارم	۳۱۵

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۷	وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان	پروفیسر محمد حسین آسی نقشبندی	چہارم	۳۷۹
۱۸	مکتوباتِ معصومیہ، شاہ اورنگزیب عالمگیر کے نام — اور مکتوباتِ سیفیہ شاہ اورنگزیب عالمگیر، شہزادہ محمد معظم اور شہزادی روشن آراء کے نام	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	چہارم	۴۰۱
۱۹	حضرت مجدد اور علماء عصر	ڈاکٹر سراج احمد خاں	چہارم	۵۰۹
۲۰	حضرت مجدد کے معاصر علماء و مشائخ سے اختلافات کا تحقیقی جائزہ	ڈاکٹر محمد انصار خاں نقشبندی	چہارم	۵۵۰
۲۱	شاہان کابل و افغانستان سرہند شریف میں	صاحبزادہ سید محمد عاشق حسین شاہ	ششم	۲۲۱
۲۲	حضرت مجدد کا کارنامہ (علماء سوء کے کردار و عمل کے حوالے سے)	صاحبزادہ محمد عبدالسلام	ہشتم	۴۴۹
۲۳	شیخ احمد سرہندی اور اہلِ حکومت میں شریعت کی ترویج	ڈاکٹر ظفر الاسلام	نہم	۹۷
۲۴	شیخ احمد سرہندی، اصلاحی و تجدیدی خدمات کی روشنی میں	محمد شمیم اختر قاسمی	نہم	۱۲۹
۲۵	مجدد الف ثانی کی عربی نگارشات اور کار تجدید میں ان کی اہمیت	جمشید احمد ندوی	نہم	۱۷۵
۲۶	شیخ احمد سرہندی کی تحریک احیاءِ دین	پروفیسر محمد اقبال مجددی	دہم	۱۱۵
۲۷	مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت و عقیدت	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	یازدہم	۲۰۱
۲۸	مکتوب خواجہ محمد سعید بنام والی یمن امام اسماعیل	خواجہ محمد سعید	یازدہم	۲۰۵
۲۹	توضیحات	پروفیسر سید کبیر احمد مظہر	یازدہم	۲۳۷

الأمثال للناس والله بكل شيء عليم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۱۷

مکتوبات شریف

اور عربی زبان و ادب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۷ —— مکتوبات شریف اور عربی زبان وادب

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	حضرت شیخ احمد سرہندی کی عربی زبان وادب میں خدمات	ڈاکٹر محمد آصف ہزاروی	اول	۲۵۸
۲	مکتوبات امام ربانی کا عربی ترجمہ	عبدالحق انصاری	پنجم	۱۴۵
۳	اعلیٰ عربی زبان وادب کی مثال، مکتوبات امام ربانی	اورنگزیب اعظمی	دہم	۱۲۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۱۸

مکتوبات شریف

اور فارسی زبان وادب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۱۸ —— مکتوبات شریف اور فارسی زبان وادب

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	خاندانِ مجددیہ اور فارسی ادب	ڈاکٹر ادریس احمد	نہم	۴۷۵
۲	مکتوبات خواجہ ہاشم کشمی بنام حضرت مجدد الف ثانی (فارسی، قلمی)	خواجہ محمد ہاشم کشمی	دہم	۱۳۹

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۱۹

تفہیم مکتوبات شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۱۹ —— تفہیم مکتوبات شریف

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	مکتوبات امام ربانی — ایک تحقیقی جائزہ	حکیم محمد موسیٰ امرتسری	پنجم	۱۰۳
۲	مکتوبات کی فہم و تفہیم میں حضرات مجددیہ کی کوششیں	پروفیسر محمد اقبال مجددی	پنجم	۱۳۱

۵۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۰

حضرت مجدد الف ثانی

اور متفرقات

۱۷۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۰ ——— حضرت مجدد الف ثانی متفرقات

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	علم اور علماء حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	مفتی محمد علیم الدین نقشبندی	سوم	۴۶۳
۲	تصانیف امام ربانی مجدد الف ثانی کا تحقیقی اور تنقیدی جائزہ	پروفیسر خورشید حسین بخاری	پنجم	۶۳
۳	تکملہ: تصانیف امام ربانی مجدد الف ثانی کا تحقیقی جائزہ	میاں محمد عالم مختار حق	پنجم	۹۸
۴	مکتوباتِ امام ربانی حضرت ضیاء المشائخ کی نظر میں	ضیاء المشائخ محمد ابراہیم مجددی	پنجم	۱۷۷
۵	"زبدۃ المقامات" اور "حضرات القدس" کا تقابلی جائزہ	پروفیسر خورشید حسین بخاری	پنجم	۲۰۷
۶	سلسلہ مجددیہ کا ایک ترک مصنف	ڈاکٹر امین وشیر	پنجم	۲۲۹
۷	حضرت مجدد الف ثانی اور مارکسی مؤرخین	ڈاکٹر جمال محمد صدیقی	پنجم	۲۳۹
۸	حضرت مجدد الف ثانی کے دفاع میں لکھی جانے والی کتابیں	پروفیسر محمد اقبال مجددی	پنجم	۲۶۷
۹	حضرت مجدد کے اقوال پر مبنی دو تصانیف: "تعلیمات مجددیہ" اور "ارشادات مجددیہ"	وقار انبالوی	پنجم	۲۹۱
۱۰	حضرت مجدد مغرب میں	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	پنجم	۲۹۹
۱۱	حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	پنجم	۳۴۳
۱۲	حضرت امام احمد رضا اور حضرات نقشبندیہ	صاحبزادہ ابو السرور محمد مسرور احمد	پنجم	۳۷۰
۱۳	امام ربانی اور امام اہل سنت	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	پنجم	۳۸۷

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۴	حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	پنجم	۳۹۴
۱۵	تصانیف اقبال میں ذکر مجدد	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	پنجم	۴۹۱
۱۶	فلسفۂ اقبال پر حضرت مجدد کے اثرات	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	پنجم	۴۱۹
۱۷	دور حاضر میں درپیش چیلنجز اور اُن کا مقابلہ (حضرت مجدد کی دعوت حق اور طرز تبلیغ وارشاد کی روشنی میں)	پروفیسر محمد عامر بیگ	ہشتم	۴۳۱
۱۸	حضرت مجدد پر اعتراضات اور جوابات	ابوالرضا مفتی محمد نیّر مجددی	ہشتم	۲۲۱
۱۹	عہد حاضر اور حضرت مجدد الف ثانی (کام کی رفتار کا سرسری جائزہ)	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ہشتم	۴۲۱
۲۰	حضرت مجدد اور ذرائع ابلاغ	صوفی غلام سرور نقشبندی	ہشتم	۴۴۳
۲۱	حضرت مجدد کا حسن ادب	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	ہشتم	۴۷۱
۲۲	سلسلہ نقشبندیہ کے مخطوطات کی اشاعت میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کی خدمات	ڈاکٹر مسرور احمد زئی	دہم	۵۱۵
۲۳	علم الکلام میں حضرت مجدد کے اجتہادات	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۱۵۱
۲۴	جام جم (جہانِ تبریک وتشکر)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۷۷۷
۲۵	فہارس جہانِ امام ربانی (اقلیم اوّل تا یازدہم)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۸۶۳

وقل رب اغفر وارحم وأنت خير الراحمين

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۱

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

(جلد۴ تا۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۱ — مشائخ نقشبندیہ مجددیہ

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱	سلسلہ مجددیہ کے نامور شیخ مرزا مظہر جانِ جاناں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۵۷۱
۲	حضرت شاہ غلام علی نقشبندی دہلوی	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	چہارم	۵۸۸
۳	ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی	شاہ رؤف احمد مجددی	چہارم	۶۰۵
۴	مولانا شیخ خالد نقشبندی	ڈاکٹر مہیند خت معتمدی مترجم: شیخ محمد یونس باڑی مظہری	چہارم	۶۱۶
۵	قاضی عالم الدین نقشبندی مجددی (مکتوبات شریف کا ایک مترجم)	محمد عالم مختار حق	پنجم	۱۹۵
۶	دنیائے عرب کے مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	عبدالحق انصاری	ششم	۷۱
۷	تیرہویں صدی کے عرب مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	عبدالحق انصاری	ششم	۱۰۵
۸	ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں حضراتِ نقشبندیہ	انا بلے بوشر مترجم: ڈاکٹر ثروت ندیم مسعودی	ششم	۱۲۲
۹	حافظ عمر ضیاء الدین داغستانی	زیب النساء مسعودی مترجم: کمانڈر محمد ظفر مجددی	ششم	۱۳۷
۱۰	شیخ محمد معصوم ضیائے نقشبندی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۱۴۴
۱۱	ترکی کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	مترجم: کمانڈر محمد ظفر مجددی	ششم	۱۵۰
۱۲	کردستان میں سلسلہ خالدیہ مجددیہ	فرہاد شکیلی مترجم: ڈاکٹر صفی الدین مسعودی	ششم	۱۵۵
۱۳	افغانستان میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ	جناب بوتاس مترجم: شیخ محمد یونس باڑی مظہری	ششم	۱۷۵

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۱۴	افغانستان کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۱۸۸
۱۵	دہلی کے بعض مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	مولانا جاوید اقبال مظہری	ششم	۲۲۳
۱۶	مولانا غلام نقشبند گھوسوی (اعظم گڑھ)	فروغ احمد مصباحی	ششم	۲۸۷
۱۷	مولانا شاہ آل محی الدین ہادی نقشبندی	اشرف خان، ایم۔اے	ششم	۲۸۹
۱۸	سندھ کے اولیائے نقشبند	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	ششم	۲۹۵
۱۹	سندھ کے ممتاز صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	تحریر: ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر مرتب: صاحبزادہ محمد مسرور احمد	ششم	۳۲۹
۲۰	ضمیمہ: سندھ کے ممتاز صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۵۶۲
۲۱	بلوچستان کے صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر انعام الحق کوثر	ششم	۵۹۱
۲۲	ضمیمہ: بلوچستان کے صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۶۵۳
۲۳	پنجاب کی نقشبندی خانقاہوں پر ایک طائرانہ نظر	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	ششم	۶۴۲
۲۴	تکملہ: پنجاب کی نقشبندی خانقاہیں	محمد صادق قصوری	ششم	۶۵۹
۲۵	مولانا محمد حسین پسروری نقشبندی	محمد یونس	ششم	۶۸۱
۲۶	کشمیر کے چند مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۶۸۳
۲۷	سرحد کے بعض صوفیائے نقشبندیہ مجددیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۷۰۷
۲۸	خانقاہ نقشبندیہ موسیٰ زئی شریف	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	ششم	۷۹۳
۲۹	حضرت زندہ پیر گھمکول شریف	مولانا محمد رفیق مجاہد نقشبندی	ششم	۸۰۳
۳۰	حضرت مجدد کا شجرہ طریقت قادریہ صابریہ	مرزا غلام جیلانی پشاوری	ہشتم	۳۶۱
۳۱	حضرت مجدد کے سلسلہ ہائے طریقت	سید محمد عبداللہ قادری	ہشتم	۳۶۳
۳۲	حضرت مجدد کے اربعہ سلاسل طریقت	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ہشتم	۳۷۳
۳۳	مشائخ نقشبندیہ (ماہ وسال کے آئینے میں)	محمد یوسف مجددی	ہشتم	۳۸۵

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۳۴	خدمت خلق اور صوفیائے نقشبند	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	نہم	۲۱۷
۳۵	شیخ احمد سرہندی اور شیخ عبدالحق دہلوی	خلیق احمد نظامی	نہم	۴۳۳
۳۶	شیخ عبدالحق دہلوی کے ایک معاصر، مجدد الف ثانی	ڈاکٹر علیم اشرف خاں	نہم	۴۷۱
۳۷	قادری شہرت پانے والے مشائخ نقشبندیہ	محمد صادق قصوری	دہم	۲۱۷
۳۸	شاہ امان اللہ نقشبندی افغانی	مولانا عبدالباقی نقشبندی	دہم	۲۶۳
۳۹	خواجہ فیض محمد شاہ قندھاری	پروفیسر غلام سرور رانا	دہم	۲۶۷
۴۰	تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ (سرحد)	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی	دہم	۲۷۹
۴۱	خواجہ غلام حسن نقشبندی (سواگ شریف)	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۳۱۳
۴۲	خواجہ غلام قاسم کمبوہ نقشبندی	قاری محمد شریف کمبوہ	دہم	۳۱۹
۴۳	خواجہ رکن الدین صدیقی نقشبندی	کوکب زمان	دہم	۳۲۵
۴۴	شیخ کریم الدین بابا حسن ابدالی	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی	دہم	۳۲۹
۴۵	تذکرہ مشائخ نقشبندیہ مجددیہ پوٹھوہار	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی مجددی	دہم	۳۴۳
۴۶	بلوچستان میں نقشبندی خانقاہیں	ڈاکٹر سلطان الطاف علی	دہم	۳۶۵
۴۷	مولانا سید حبیب اللہ نقشبندی توکلی	پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر	دہم	۳۸۵
۴۸	مولانا سید محمد یوسف نقشبندی	پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر	دہم	۳۹۳
۴۹	پروفیسر علامہ محمد نور بخش توکلی	صوفی عبدالستار طاہر مسعودی	دہم	۳۷۷
۵۰	حافظ محمد رانجھا نقشبندی مجددی	شاہد احمد خان مسعودی	دہم	۳۹۹
۵۱	چند ممتاز مشائخ نقشبندیہ (خواجہ محمد نامدار، صوفی محمد علی، خواجہ سید امین)	ابوالبیان علامہ محمد سعید احمد مجددی	دہم	۴۱۱
۵۲	خواجہ محمد سعید نقشبندی (پیر مٹھا)	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۴۳۳
۵۳	مولانا غلام محی الدین قصوری	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	دہم	۴۴۹

شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	جلد	صفحہ
۵۴	خواجہ محمد فضل علی مجددی	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۴۵۹
۵۵	خواجہ محمد عبدالغفار فضلی نقشبندی	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	دہم	۴۷۵
۵۶	علامہ سید حبیب احمد حبیب نقشبندی	پروفیسر شاہ انجم بخاری	دہم	۴۸۷
۵۷	حضرت کرماں والے	ملک بشیر احمد	دہم	۴۹۱
۵۸	پروفیسر محمد حسین آسی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	دہم	۴۹۵
۵۹	شیخ محمد ناظم عادل قبرطی	مرتبین "جہانِ امام ربانی"	یازدہم	۲۱۹
۶۰	مولانا نورالدین نورانی نقشبندی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	یازدہم	۲۲۷

٥٧٠

١٧٧٠

۵۷۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب۲۲

نگار خانہ

(تعارف مقالہ نگاران)

(جلد۱تا۱۲)

۱۷۷۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدهٗ و نصلی علیٰ رسوله الکریم

باب ۲۲ —— نگار خانہ (تعارف مقالہ نگاران)

شمار	نام شخصیت	ماخذ/مصنف	جلد	صفحہ
۱	شاہ ابوالحسن زید فاروقی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۵۷
۲	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	اوّل	۴۵۸
۳	جمیل اطہر سرہندی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	اوّل	۴۵۹
۴	ڈاکٹر سراج احمد خاں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۶۰
۵	پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۶۰
۶	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۶۱
۷	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	اوّل	۴۶۲
۸	ڈاکٹر محمد بابر بیگ مطالی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۷۶۴
۹	پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۷۶۵
۱۰	علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	دوم	۷۶۵
۱۱	پیر عبداللطیف نقشبندی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۷۶۶
۱۲	ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دوم	۷۶۷
۱۳	ڈاکٹر الف۔ د۔ نسیم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سوم	۶۰۸
۱۴	پروفیسر ڈاکٹر محمد اختر چیمہ	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	سوم	۶۰۸
۱۵	صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	سوم	۶۰۹
۱۶	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	سوم	۶۰۹
۱۷	سردار علی احمد خان قادری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۶۲۴
۱۸	قاضی ظہور احمد اختر	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	چہارم	۶۲۵
۱۹	مولانا کوثر نیازی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۶۲۵

شمار	نام شخصیت	ماخذ/مصنف	جلد	صفحہ
۲۰	ڈاکٹر محمد ایوب قادری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۶۲۶
۲۱	پروفیسر محمد اسلم	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	چہارم	۶۲۷
۲۲	پروفیسر محمد اقبال مجددی	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	پنجم	۵۸۱
۲۳	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	پنجم	۵۸۲
۲۴	صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۸۱۰
۲۵	ڈاکٹر انعام الحق کوثر	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	ششم	۸۱۱
۲۶	پیرزادہ اقبال احمد فاروقی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۸۱۲
۲۷	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	ششم	۸۱۳
۲۸	پروفیسر عبدالحفیظ کاردار	ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی	نہم	۵۸۸
۲۹	راجہ نور محمد نظامی نقشبندی	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	دہم	۹۰۶

السِّیاسۃِ فی صحیح کلماتِ فی العالم

قلمُ الرّاشی

ومن يتوكل على الله فهو حسبه
١٤٠٢ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۳

جامِ جم

(جہانِ تبریک وتشکر)

(جلد ۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۳ —— جامِ جم (جہانِ امام ربانی کے مبصرین)

① —— عُلماء و مشایخ کرام

شمار	نام شخصیت	مسکن
۱	خواجہ محمد صادق نقشبندی مجددی	(اگھار، آزاد کشمیر، پاکستان)
۲	علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی	(بہاول پور، پاکستان)
۳	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری	(لاہور، پاکستان)
۴	علامہ جمیل احمد نعیمی	(کراچی، پاکستان)
۵	حضرت ابوحفص عمر مجددی	(کوئٹہ پاکستان)
۶	خواجہ محمد عبداللہ جان نقشبندی	(پشاور، سرحد، پاکستان)
۷	حکیم سید اکرام حسین چشتی سیکری	(میرپور خاص، سندھ، پاکستان)
۸	علامہ ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	(دہلی، بھارت)
۹	علامہ ڈاکٹر مفتی ابوالخیر محمد زبیر	(حیدرآباد، سندھ، پاکستان)
۱۰	علامہ عبدالمبین نعمانی	(مبارکپور، اعظم گڑھ، بھارت)
۱۱	علامہ مفتی محمد علیم الدین نقشبندی	(جہلم، پاکستان)
۱۲	علامہ محمد منشا تابش قصوری	(لاہور، پاکستان)
۱۳	علامہ محمد صدیق ہزاروی	(لاہور، پاکستان)
۱۴	مولانا قاری محمد میاں نقشبندی	(ملتان، پاکستان)
۱۵	مولانا محمد قمرالدین نقشبندی	(سنام گنج، بنگلہ دیش)
۱۶	مولوی ابوالحسن سلطان احمد مسعود چشتی	(حافظ آباد، پنجاب، پاکستان)
۱۷	علامہ ڈاکٹر کوکب نورانی اوکاڑوی	(کراچی، پاکستان)
۱۸	علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	(لاہور، پاکستان)

شمار	نام شخصیت	مسکن
۱۹	ابوقاسم سید جلال الدین پاشا قادری	(جدہ، سعودی عرب)
۲۰	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	(لاہور، پاکستان)
۲۱	پیر طریقت عبدالعزیز صدیقی نقشبندی	(اندور، بھارت)
۲۲	علامہ مفتی محمد احمد نعیمی	(ملیر، کراچی، پاکستان)
۲۳	صاحبزادہ سید محمد طاہر مظہری	(اسلام آباد، پاکستان)
۲۴	میاں فضل احمد حبیبی	(گجرات، پنجاب، پاکستان)
۲۵	علامہ محمد احمد اسد رضا	(بیلہ، آزاد کشمیر، پاکستان)
۲۶	علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی	(کراچی، پاکستان)
۲۷	مولانا جمیل احمد قادری	(لورالائی، بلوچستان، پاکستان)
۲۸	مولوی محب اللہ تراہی	(کوہاٹ، سرحد، پاکستان)
۲۹	مولوی جمیل احمد الوری نوحی	(دہلی، بھارت)
۳۰	مولانا محمد اقبال سعیدی	(سیالکوٹ، پنجاب، پاکستان)
۳۱	مفتی محمد نصیر الدین نصیر	(شورکوٹ، پنجاب، پاکستان)
۳۲	مولانا احمد القادری	(حیدرآباد، سندھ، پاکستان)
۳۳	مفتی محمد خالد مجددی	(گوجرانوالہ، پنجاب، پاکستان)
۳۴	علامہ حافظ اللہ دتہ نقشبندی	(پاکپتن، پنجاب، پاکستان)
۳۵	مولانا حافظ سخی محمد مہربان سکندری	(سانگھڑ، سندھ، پاکستان)
۳۶	مولانا معاذ احمد صدیقی	(کراچی، پاکستان)
۳۷	مولانا محمد نجم الحسن نقشبندی مجددی	(ڈیرہ اسماعیل خان، سرحد، پاکستان)
۳۸	مولانا مجاہد عبدالرسول خان	(لاہور، پاکستان)

② دانشوران

شمار	نام شخصیت	مسکن
۱	سردار علی احمد خان	(لاہور، پاکستان)
۲	سید انور علی ایڈووکیٹ	(کراچی، پاکستان)
۳	پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی	(لاہور، پاکستان)
۴	محمد عالم مختار حق	(لاہور، پاکستان)
۵	شاہ انجم بخاری	(حیدرآباد، سندھ، پاکستان)
۶	پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی	(کوئٹہ، پاکستان)
۷	پروفیسر حافظ سید مقصود علی	(کراچی، پاکستان)
۸	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	(شکرگڑھ، پنجاب، پاکستان)
۹	پروفیسر عبدالقدوس جان سرہندی	(میرپورخاص، سندھ، پاکستان)
۱۰	پروفیسر ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس شمس	(لاہور، پاکستان)
۱۱	پروفیسر ڈاکٹر قاری محمد رفیق نقشبندی	(لاہور، پاکستان)
۱۲	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد	(شیخوپورہ، پنجاب، پاکستان)

③ خواصِ اہل سنت

۱	محمد فیاض صدیقی	(گجرات، پنجاب، پاکستان)
۲	محبوب احمد بھٹی نقشبندی	(لیہ، پنجاب، پاکستان)
۳	محمد یونس نوشاہی	(حافظ آباد، پنجاب، پاکستان)
۴	محمد وسیم قادری	(لاہور، پاکستان)
۵	نوخیز انور صدیقی	(اسلام آباد، پاکستان)
۶	محمد زبیر اختر القادری	(کراچی، پاکستان)
۷	ڈاکٹر شیر محمد مسعودی	(لاہور، پاکستان)

شمار	نام شخصیت	مسکن
۸	منیر حسین مسعودی	(برمنگھم، یو۔ کے)
۹	شاہ ذوالفقار علی مسعودی	(ٹورنٹو، کینیڈا)
۱۰	فواد عرفان شیخ	(ابوظہبی)
۱۱	شہزاد احمد اعوان قادری	(بھکر، پنجاب، پاکستان)
۱۲	خلیل احمد رانا	(جہانیاں منڈی، پنجاب، پاکستان)
۱۳	ملک محبوب الرسول قادری	(لاہور، پاکستان)

لا حول ولا قوة الا بالله

واستغفروا الله إن الله غفور رحيم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۲۴

روئداد محافلِ تشکّر

(جلد۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۴ —— روئداد محافلِ تشکّر

❶ —— محفل تشکر بسلسلہ اجراء جہانِ امام ربانی، کراچی

(یکم ربیع الاوّل ۱۴۲۶ھ/۱۰؍اپریل ۲۰۰۵ء)

● —— ابتدائیہ	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم
● —— خطبۂ صدارت	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	یازدہم
● —— خطبۂ استقبالیہ	مولانا جاوید اقبال مظہری	یازدہم
● —— تعارف امام ربانی فاؤنڈیشن	مولانا جاوید اقبال مظہری	یازدہم
● —— روئداد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم

❷ —— قومی جہان امام ربانی کانفرنس، لاہور

(۱۴؍ربیع الاوّل ۱۴۲۶ھ/۲۴؍اپریل ۲۰۰۵ء)

● —— خطبۂ صدارت	ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد	یازدہم
● —— خطبۂ استقبالیہ	جمیل اطہر سرہندی	یازدہم
● —— روئداد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم
● —— اظہار خیال	پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد	یازدہم

❸ —— حضرت مجدد الف ثانی عالمی کانفرنس، دہلی

(۳۱؍مارچ ۲۰۰۶ء)

● —— روئداد	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۵

مخطوطات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۵ ـــــــ مخطوطات

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱	عکس مخطوط: شرح التعریف لمذہب التصوف		ہفتم	۴۸۳
۲	رسالہ در وحدۃ الوجود	خواجہ محمد فرخ شاہ مجددی	ہشتم	۴۹۵
۳	خزائن نبوت	خواجہ عبدالاحد وحدت	ہشتم	۴۹۸
۴	رسالہ اسرار الفقراء	خواجہ عبدالاحد وحدت	ہشتم	۵۰۱
۵	رسالہ مقاصد السالکین (صفحہ اول و آخر)	خواجہ عبدالخالق غجدوانی (م ۵۷۵ھ)	دہم	۵۵۷،۸
۶	رسالہ جامع الکلم (صفحہ اول)	خواجہ عبدالخالق غجدوانی	دہم	۵۵۹
۷	رسالہ خواجہ عزیزاں	خواجہ علی رامتینی (م ۷۱۵ھ)	دہم	۵۶۰
۸	رسالہ قدسیہ (صفحہ اول و آخر)	خواجہ محمد پارسا (م ۸۰۲ھ)		۵۶۲
		(خلیفہ خواجہ علاء الدین عطار)	دہم	۵۶۳
۹	رسالہ محبوبیہ (صفحہ اول و آخر)	خواجہ محمد پارسا	دہم	۵۶۴،۵
۱۰	رسالہ خواجہ عبیداللہ احرار (صفحہ اول و آخر)	خواجہ عبیداللہ احرار (م ۸۹۵ھ)	دہم	۵۶۶،۷
۱۱	جمال السلوک (قلمی)	منسوب بحضرت مجدد الف ثانی مخزونہ کتب خانہ مدینہ منورہ	دہم	۵۸۲،۳
۱۲	لوامع الاسرار شرح عطویات الاسرار (قلمی)	منسوب بحضرت مجدد الف ثانی	دہم	۵۸۴
۱۳	مخطوطہ مکتوبات امام ربانی	مخزونہ سید محمد عاشق حسین شاہ نقشبندی	دہم	۵۸۶
۱۴	نمونہ تحریر حضرت مجدد الف ثانی		دہم	۵۸۷
۱۵	سرورق مخطوطہ: مکتوبات امام ربانی (دفتر اول: صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۸۸،۹

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۶	سرورق مخطوطہ: مکتوبات امام ربانی (دفتر دوم: صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۹۰،۱
۱۷	سرورق مخطوطہ: مکتوبات امام ربانی (دفتر سوم: صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۹۲تا۵۹۷
۱۸	فہرست مخطوطات ورسائل سبع	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۵۹۸تا۶۰۰
۱۹	مخطوطہ مبداء معاد (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۱
۲۰	مخطوطہ معارف لدنیہ (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۲
۲۱	مخطوطہ مکاشفات غیبیہ (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۳
۲۲	مخطوطہ تحقیق در کلمہ طیبہ (رسالہ تہلیلیہ (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۴
۲۳	مخطوطہ شرح بعض رباعیات (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۵
۲۴	مخطوطہ رسالہ ردِ روافض (صفحہ اول)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۶
۲۵	مخطوطہ تحقیق النبوت (اثبات النبوۃ) (صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۰۶،۷
۲۶	مخطوطہ زبدۃ المقامات (صفحہ اول، دوم)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۷۱ تا ۶۷۵
۲۷	مخطوطہ زبدۃ المقامات بخط حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی (صفحہ اول، دوم)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۶۸ ۶۶۹
۲۸	مخطوطہ زبدۃ المقامات بخط احمد علی نقشبندی (صفحہ اول، دوم، صفحہ ۴۷۸، ۴۷۹)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۶۳ تا ۶۶۷

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۲۹	مخطوطہ حضرات القدس (دفتر ثانی) (صفحہ اول و آخر)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۷۶ تا ۶۷۹
۲۹	مخطوطہ حضرات القدس (دفتر ثانی) (تصحیح کردہ حضرت شاہ ابوالخیر دہلوی)	مخزونہ کتب خانہ درگاہ شاہ ابوالخیر، دہلی	دہم	۶۸۰ تا ۶۸۷
۳۰	سرورق مکتوبات معصومیہ جلد دوم (صفحہ اول و آخر) قلمی، مکتوبہ ۱۱۱۰ھ	مخزونہ کتب خانہ پروفیسر پیر سید نثار احمد جان سرہندی، میر پور خاص (سندھ)	دہم	۷۷۳ ۷۷۴
۳۱	الفوائد الجلیلہ فی مسلسلات ابن عقیلہ	شیخ مصطفیٰ بیگ بن علی، مکتوبہ ۱۱۴۴ھ/تحقیق ڈاکٹر محمد رضا القہوجی مطبوعہ بیروت	دہم	۷۹۸
۳۲	سرورق سوانح مولانا خالد النقشبندی	تہران	دہم	۸۰۰
۳۳	سرورق مولانا الشیخ خالد النقشبندی محمد شریف الصواف	بیت الحکمہ، دمشق ۲۰۰۰ء	دہم	
۳۴	نمونہ تحریر مولانا خالد النقشبندی		دہم	۸۰۱
۳۵	مخطوطہ مجموعہ رسائل شیخ عبدالاحد: ● — رسالہ فیض العام ● — رسالہ الجنات الثمانیہ ● — رسالہ بدایع شرایع ● — رسالہ من الآثار فی قراۃ النبی المختار			

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
	●—رسالہ برہان الجلی فی فضل الذکر الخفی			
	●—رسالہ اسرار الجمعہ			
	●—رسالہ نفی الاشارہ فی الصلوٰۃ		یازدہم	۲۷۴
۳۶	مخطوطہ رسالہ وثیقۃ الابرار (صفحہ اول ودوم وآخر)	مصنفہ: فقیر اللہ بن عبدالرحمٰن الحنفی القرشی الہاشمی مؤلفہ ۱۱۶۵ھ، مکتوبہ فرید الدین محمد منگریو شکارپور، سندھ عطیہ: پروفیسر نثار احمد جان سرہندی میر پور خاص، سندھ	یازدہم	۲۷۴

ومن يتوكل على الله فهو حسبه

بسم الله الرحمن الرحيم
الم نشرح لك صدرك ووضعنا عنك وزرك الذى
انقض ظهرك ورفعنا لك ذكرك فان مع العسر يسرًا
ان مع العسر يسرا فاذا فرغت فانصب والى
ربك فارغب

خط دیوانی

کتبہٗ گوہر قلم لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۶

مرقعاتِ علمی

(علمی نوادر)

(جلد۱تا۱۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۶ —— مرقعاتِ علمی (علمی نوادر)

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱	الاجابۃ الربانیہ اور الاشارات السنیہ (ایک تعارف)	ڈاکٹر محمد ممتاز احمد سدیدی	پنجم	۳۳۱
۲	المکتوبات المجددیہ		ہفتم	۴۸۷
۳	دراسۃ تحلیلیہ ونقدیہ لمکتوبات		ہفتم	۲۹۶، ۴۹۰
۴	مکتوبات امام ربانی دفتر		ہفتم	۴۸۸، ۴۸۹
۵	Analytical Indexes		ہفتم	۴۹۱
۶	کنز الہدایات	خواجہ محمد باقر	ہشتم	۵۰۴
۷	کنز الہدایات	خواجہ محمد باقر	ہشتم	۵۰۵
۸	مولانا الشیخ خالد النقشبندی (حیاۃ، منہجہ، آثارہ)	محمد شریف الصواف	ہشتم	۵۰۷
۹	تہذیب المواہب السرمدیہ		ہفتم	۴۹۲
۱۰	لوائح خانقاہ مظہریہ (مکتوبات مدرسہ دیر)	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں	نہم	۱۸
۱۱	مقاصد السالکین	خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی	نہم	۲۶
۱۲	جامع الاصول	ضیاء الدین احمد بن مصطفیٰ	نہم	۲۸
۱۳	شیخ سرہند	جمیل اطہر سرہندی	نہم	۵۸
۱۴	الجنات الثمانیہ (سوانح مجدد پر ایک نادر عربی مخطوطہ) (تعارف)	پروفیسر عبد الباری، علی گڑھ	نہم	۵۹
۱۵	مجدد الف ثانی، کردار و افکار	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	نہم	۷۲
۱۶	رسائل مجدد الف ثانی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی	نہم	۸۰
۱۷	ملفوظات نقشبندیہ	محمد صادق قصوری	نہم	۹۶
۱۸	مکتوبات شیخ عبد الحق بنام حضرت مجدد الف ثانی		نہم	۴۳۶

مرقع علمی: اکابر مجددیہ

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۹	سرورق کلیات باقی باللہ	مولانا ابوالحسن زید فاروقی، ڈاکٹر برہان احمد فاروقی	دہم	۵۷۱
۲۰	سرورق: احوال وسخنان خواجہ عبید اللہ احرار میر عبدالاول نیشاپوری	تصحیح وتعلیقات: عارف نوشاہی	دہم	۵۷۲
۲۱	سرورق: شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ مع تعلیقات وحواشی حضرت مجدد الف ثانی	کراچی ایڈیشن/سید زوار حسین شاہ	دہم	۵۷۳
۲۲	سرورق: شرح رباعیات خواجہ باقی باللہ مع تعلیقات وحواشی حضرت مجدد الف ثانی	لاہور ایڈیشن/ترتیب جدید	دہم	۵۷۴
۲۳	سرورق: کشف الغین شرح الرباعیتین	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	دہم	۵۷۵
۲۴	ستۃ ضروریہ	(چھے رسالہ کا مجموعہ)	دہم	۵۷۶

مرقع علمی: امام ربانی کی تصانیف

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۲۵	اشعار جالی شریف	مکتوبہ حضرت مجدد الف ثانی مخزونہ مدینہ منورہ	دہم	۵۸۱
۲۶	مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی، خواجہ محمد سعید، خواجہ سیف الدین		دہم	۵۸۵
۲۷	سرورق: مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی (جلد دوم: نور الخلائق)	دہلی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء	دہم	۶۰۹،۶۱۰
۲۸	سرورق: مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی (جلد اول: در المعرفت)	دہلی ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء	دہم	۱۲،۶۱۱

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۲۹	مکتوبات شریف حصہ اول (سرورق: دُر المعرفت)	مطبوعہ مطبع مجددی، امرتسر ۱۳۲۸ھ	دہم	۶۱۳
۳۰	سرورق: مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی (جلد اول: در المعرفت)	امرتسر ۱۹۱۰ء	دہم	۶۱۴ تا ۶۱۷
۳۱	سرورق الدرر المکنونات (ترجمہ عربی مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی) (صفحہ نمبر ۲، ۳، ۱۳۹، ۱۱۸۶)	ہر سہ مجلدات معربہ محمد مراد منزلوی، مکہ معظمہ	دہم	۶۱۸ تا ۶۲۱
۳۲	اسرار المکنونات النفیسہ (جلد سوم وصفحہ ۱۸۷، خاتمۃ الطبع)		دہم	
۳۳	سرورق المکتوبات الربانیہ (ترجمہ وتخریج مکتوبات امام ربانی) (جز اوّل، ثانی، ثالث)	ترجمہ محمد مراد منزلوی تخریج: مصطفیٰ حنین عبد الہادی مطبوعہ بیروت ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۴ء	دہم	۶۲۲ تا ۶۲۴
۳۴	سرورق ترجمہ مکتوبات امام ربانی (قدم وجدید — ہر سہ مجلدات)	قاضی عالم الدین نقشبندی، لاہور	دہم	۶۲۵ تا ۶۳۰
۳۵	سرورق ترجمہ مکتوبات امام ربانی (ہر سہ مجلدات)	سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۶۳۱ تا ۶۳۴
۳۶	سرورق دُرِّ لاثانی (خلاصہ مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی) (ہر سہ مجلدات)	ملخصہ محمد ہدایت علی نقشبندی حیدر آباد، سندھ	دہم	۶۳۵

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۳۷	سرورق تجلیاتِ ربانی (ترجمہ و تلخیص مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی)	نسیم احمد فریدی امروہوی، موسیٰ زئی	دہم	۶۳۶
۳۸	سرورق منتخبات مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی	استانبول (ترکی)	دہم	۶۳۷
۳۹	سرورق انتخاب مکتوبات شیخ احمد سرہندی	ڈاکٹر فضل الرحمٰن، کراچی	دہم	۶۳۸
۴۰	سرورق الشذرات الذھبیہ من المکتوبات المجددیہ	معربہ شیخ محمد مراد مکی، اسلام آباد	دہم	۶۳۹
۴۱	سرورق ارشادات، از: مکتوبات شریفہ امام ربانی	موسسۃ الافکار المجددیۃ العالمیہ پاکستان	دہم	۶۴۰
۴۲	سرورق فہارس تحلیلی ہشتگانہ مکتوبات احمد سرہندی	ڈاکٹر آرتھر بیولر، لاہور	دہم	۶۴۱
۴۳	سرورق و مقدمہ شرح مکتوبات قدسی آیات (حصہ اول: سرورق و مقدمہ، صفحہ ۱۸۔۲۵)	شارح: علامہ نصر اللہ ہوتکی کراچی	دہم	۶۴۲
۴۴	سرورق معارف مکتوبات امام ربانی	محمد نعیم اللہ خاں خیالی شاہ ابو الخیر اکیڈمی، دہلی ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء	دہم	۶۴۳
۴۵	سرورق البینات شرح مکتوبات (جلد اول)	ابو البیان محمد سعید احمد مجددی گوجرانوالہ	دہم	۶۴۴،۵
۴۶	سرورق مکتوبات امام ربانی (ترجمہ و شرح انگریزی۔ جلد اول)	شیخ محمد وجیہ الدین نقشبندی لاہور	دہم	۶۴۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۴۷	سرورق المجموعة السنية	مولانا ابوالحسن زید فاروقی، لاہور	دہم	۶۴۷
۴۸	سرورق رسائل مجددیہ	لاہور	دہم	۶۴۸
۴۹	سرورق رسائل تہلیلیہ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۴۹
۵۰	سرورق معارف لدنیہ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۰،۱
۵۱	سرورق اثباة النبوة	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۲
۵۲	سرورق مکاشفات غیبیہ	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۰
۵۳	سرورق مبداء ومعاد	امام ربانی مجدد الف ثانی، لاہور	دہم	۶۵۴،۵،۶
۵۴	سرورق معارف لدنیہ	مدینہ پریس، بجنور ۱۳۵۱ھ	دہم	

مرقع علمی: امام ربانی پر تصانیف

۵۵	سرورق بشائر الحسنات فی الصلوٰة والسلام علی سید الکائنات	مرتبہ: مولانا عبدالسلام صدیقی، جہلم	دہم	۶۶۲
۵۶	سرورق ہدایة الطالبین	محمد صالح کولابی نقشبندی نول کشور گیس پرنٹنگ پریس، لاہور	دہم	۶۸۸
۵۷	سرورق زبدة المقامات	خواجہ محمد ہاشم کشمی، سیالکوٹ	دہم	۶۸۹
۵۸	سرورق حضرات القدس	خواجہ بدرالدین سرہندی، سیالکوٹ	دہم	۶۹۰
۵۹	سرورق وصال احمدی	خواجہ بدرالدین سرہندی، سیالکوٹ	دہم	۶۹۱
۶۰	اوراق شیخ آدم بنوری/ خلاصة المعارف فی اسرار العقائد	مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری، لندن مکتوبہ ۱۰۳۷ھ/۱۶۲۷ء	دہم	۶۹۲ تا ۶۹۵
۶۱	اوراق بدرالدین سرہندی/مجمع الاولیاء	مخطوطہ انڈیا آفس لائبریری، لندن مکتوبہ ۱۰۴۳ھ/۱۶۳۳ء	دہم	۶۹۶ تا ۶۹۸
۶۲	اوراق محمد امین بدخشی/مناقب الحضرات	مخطوطہ برٹش میوزیم، لندن مکتوبہ ۱۱۴۰ھ/۱۷۳۱ء	دہم	۶۹۹ تا ۷۰۲

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۶۳	سرورق مناقب الحضرات	شیخ محمد امین بدخشی	دہم	۷۰۳
۶۴	سرورق عمدة المقامات	شاہ محمد فضل اللہ، لاہور	دہم	۷۰۴
۶۵	سرورق سوانح عمری امام ربانی مجدد الف ثانی	مولانا شیخ قادر بخش، مطبع منشی فخر الدین، لاہور ۱۳۱۴ھ	دہم	۷۰۵
۶۶	سرورق احوال حضرت مجدد الف ثانی	نظام الدین مجددی توکلی، لاہور	دہم	۷۰۶
۶۷	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کے سیاسی مکتوبات	آباد شاہ پوری، مکتبہ چراغ اسلام، لاہور	دہم	۷۰۷
۶۸	سرورق مجموعہ حالات ومقامات امام ربانی مجدد الف ثانی	مولانا محمد عبدالاحد، مطبوعہ دہلی	دہم	۷۰۸
۶۹	سرورق ارتحال مجددی مع وصال احمدی	منشی محمد اعزاز الدین احمد، مکتبہ امجد علی، مراد آباد	دہم	۷۰۹
۷۰	سرورق ہدیہ احمدیہ	ابوالخیر مکی، کانپور ۱۳۱۳ھ	دہم	۷۱۰
۷۱	سرورق روضة القیومیہ	کمال الدین محمد احسان، سول اسٹیم پریس، لاہور	دہم	۷۱۱ ۷۱۲
۷۲	سرورق سوانح مجدد الف ثانی	محمد احسان عباس، ہمدرد کامریڈ پریس، دہلی	دہم	۷۱۳
۷۳	سرورق آفتاب شرف	شاہ محمد ابواشرف مجددی مطبوعہ کلکتہ ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء	دہم	۷۱۴
۷۴	سرورق کنز الہدایات	مفتی محمد باقر بن شرف الدین، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۲ء	دہم	۷۱۵
۷۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی — ایک تحقیقی جائزہ	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کراچی ۱۹۶۵ء	دہم	۷۱۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۷۶	حضرت مجدد کا تصور توحید (انگریزی) (مقالہ ڈاکٹریٹ)	ڈاکٹر برہان احمد فاروقی، بھارت	دہم	۷۱۷
۷۷	سرورق تذکرہ مجدد الف ثانی	محمد منظور نعمانی، کراچی	دہم	۷۱۸
۷۸	سرورق مکتوبات امام ربانی کی دینی و معاشرتی اہمیت	ڈاکٹر سراج احمد، کراچی (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۱۹
۷۹	سرورق مکتوبات مجدد الف ثانی — تخریج احادیث (غیر مطبوعہ)	ڈاکٹر بابر بیگ مطالی (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۲۰ ۷۲۱
۸۰	سرورق مکتوبات امام ربانی کی تاریخی تعیین (غیر مطبوعہ)	ڈاکٹر محمد انصار خاں (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۲۲
۸۱	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی تفسیری اور فقہی خدمات	ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۷۲۳
۸۲	سرورق ڈاکٹر محمد اقبال اور حضرت مجدد الف ثانی — افکار و نظریات	ڈاکٹر بابر بیگ مطالی (غیر مطبوعہ)	دہم	۷۲۴ تا ۷۲۷
۸۳	سرورق حیات مجدد	پروفیسر محمد فرمان، لاہور	دہم	۷۲۸
۸۴	سرورق سیرت مجدد الف ثانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۲۹
۸۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی — حیات، افکار و خدمات	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۰
۸۶	سرورق مجدد ہزارہ دوم	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۱
۸۷	سرورق مقدمہ تجلیات امام ربانی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، لاہور	دہم	۷۳۲
۸۸	سرورق حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۳

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۸۹	سرورق صراط مستقیم	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، کراچی	دہم	۷۳۴
۹۰	سرورق حضرت مجدد دفقہ کے اُفق پر	محمد معصوم، کوٹلی آزاد کشمیر	دہم	۷۳۵
۹۱	سرورق جواہر مجددیہ	خواجہ احمد حسین خاں، کراچی	دہم	۷۳۶
۹۲	سرورق تجلیات امام ربانی	علامہ محمد عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	دہم	۷۳۷
۹۳	سرورق عقیدہ ختم نبوت اور حضرت مجدد الف ثانی	پروفیسر سید شبیر حسین زاہد	دہم	۷۳۸
۹۴	سرورق حضور امام ربانی کا لقب مجدد الف ثانی	علامہ محمد فیض احمد اویسی، سیالکوٹ	دہم	۷۳۹
۹۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی شانِ قیومیّت	علامہ محمد فیض احمد اویسی، سیالکوٹ	دہم	۷۴۰
۹۶	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی مجددیت و قیومیت	پروفیسر محمد حسین آسی، شکر گڑھ	دہم	۷۴۱
۹۷	سرورق سلوک مجددیہ	سید عبداللہ محدث دکن، لاہور	دہم	۷۴۲
۹۸	سرورق حضرت مجدد اور ان کے ناقدین	مولانا ابوالحسن زید فاروقی، استانبول (ترکی)	دہم	۷۴۳
۹۹	سرورق حضرت امام اعظم حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں	علامہ عبدالحکیم اختر شاہجہانپوری	دہم	۷۴۴
۱۰۰	سرورق حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی، لاہور	دہم	۷۴۵
۱۰۱	سرورق حضرت مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا بریلوی	پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری، کراچی	دہم	۷۴۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۰۲	سرورق امام احمد رضا اور حضرات نقشبندیہ	ابوالسرور محمد مسرور احمد، کراچی		۷۴۷
۱۰۳	سرورق ارشادات حضرت مجدد الف ثانی	ابوالبرکات سید احمد قادری، کراچی	دہم	۷۴۸
۱۰۴	سرورق ارشادات حضرت مجدد الف ثانی	صاحبزادہ جمیل احمد شرقپوری، شرقپور	دہم	۷۴۹
۱۰۵	سرورق ارشادات حضرت مجدد الف ثانی (انتخاب مکتوبات امام ربانی)	محمود اشرف عثمانی، لاہور	دہم	۷۵۰
۱۰۶	سرورق فرمودات حضرت مجدد الف ثانی	لاہور	دہم	۷۵۱
۱۰۷	سرورق مسلک امام ربانی	مولانا محمد سعید احمد نقشبندی	دہم	۷۵۲
۱۰۸	سرورق تائید اہل سنت	پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان	دہم	۷۵۳
۱۰۹	سرورق امام ربانی اور اتباع رسول گرامی	ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر حیدرآباد سندھ	دہم	۷۵۴
۱۱۰	سرورق لمعات امام ربانی	علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری، لاہور	دہم	۷۵۵
۱۱۱	سرورق حضرت مجدد الف ثانی کی دینی وملی خدمات	صوفی غلام سرور نقشبندی، لاہور	دہم	۷۵۶
۱۱۲	سرورق حیات وتعلیمات مجدد الف ثانی	سرفراز احمد بھٹی، لاہور	دہم	۷۵۷
۱۱۳	سرورق یادگار مجدد الف ثانی	ابوالسرور محمد مسرور احمد، کراچی	دہم	۷۵۸
۱۱۴	سرورق تاجدار سرہند	معراج الدین مسعودی، کراچی	دہم	۷۵۹
۱۱۵	سرورق مجدد الف ثانی، کردار وافکار	پروفیسر غلام مصطفیٰ مجددی دہم		
۱۱۶	سرورق شیخ سرہند	جمیل اطہر سرہندی، لاہور دہم		
۱۱۷	سرورق آفتاب ولایت	مولانا جاوید اقبال مظہری، کراچی	دہم	۷۶۰
۱۱۸	وصال حضرت مجدد الف ثانی	مولانا جاوید اقبال مظہری، کراچی	دہم	۷۶۱
۱۱۹	سرورق جہاں نما	ڈاکٹر عدنان خورشید، کراچی	دہم	۷۶۲

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۲۰	سرورق امام ربانی	اقبال احمد اختر القادری، کراچی	دہم	۷۶۳
۱۲۱	سرورق امام ربانی کی تحریک اصلاح تصوف	اقبال احمد اختر القادری، کراچی	دہم	۷۶۴
۱۲۲	سرورق ایک انمول ہیرا، سیرت حضرت عالی امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد سرہندی	صوفی نثار الحق سیفی نقشبندی مجددی، کراچی ۲۰۰۴ء	دہم	۷۶۵
۱۲۳	جواہر علویہ	محمد اشرف احمد نقشبندی مجددی نول کشور گیس پرنٹنگ پریس، لاہور	دہم	۷۶۶
۱۲۴	سرورق انساب الانجاب	محمد حسن جان مجددی، لاہور	دہم	۷۶۷
۱۲۵	سرورق حضرت مجدد الف ثانی	سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۷۶۸
۱۲۶	افکار حضرت مجدد الف ثانی اور عصر حاضر	شیر ربانی پبلکیشنز، لاہور	دہم	۷۶۹

صاحبزادگان وخلفاء اور دیگر مشایخ نقشبندیہ مجددیہ کی تصانیف

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۲۷	سرورق مکتوباتِ معصومیہ (ہر سہ مجلدات)	خواجہ محمد معصوم/ سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۷۷۵تا ۷۷۷
۱۲۸	سرورق مقاماتِ معصومی (چہار مجلدات)	پروفیسر محمد اقبال مجددی، لاہور	دہم	۷۷۸تا ۷۸۱
۱۲۹	سرورق مقاماتِ معصومی (انگریزی ترجمہ)	پروفیسر محمد اقبال مجددی، لاہور	دہم	۷۸۲تا ۷۸۵

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۳۰	سرورق اذکار نبویہ (اردو ترجمہ)	خواجہ محمد معصوم، سیالکوٹ	دہم	۷۸۶
۱۳۱	سرورق حسنات الحرمین	پروفیسر محمد اقبال، موسیٰ زئی	دہم	۷۸۷
۱۳۲	سرورق انوار معصومیہ	سید زوار حسین شاہ، کراچی	دہم	۷۸۸
۱۳۳	سرورق گلشن وحدت	خواجہ عبدالاحد بن خواجہ محمد سعید	دہم	۷۸۹
۱۳۴	سرورق مکتوبات شریفہ خواجہ سیف الدین بن خواجہ معصوم	کراچی	دہم	۷۹۰
۱۳۵	سرورق جواہر معصومیہ	خواجہ احمد حسین، مشہور عالم پریس، لاہور	دہم	۷۹۱
۱۳۶	سرورق سوانح شیخ طاہر بندگی	خالد مجددی سلطانی، لاہور	دہم	۷۹۲

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سے متعلق دیگر تصانیف

۱۳۷	سرورق مقامات مظہری	شاہ غلام علی دہلوی/ ترجمہ و تعلیق: پروفیسر محمد اقبال، لاہور	دہم	۷۹۶
۱۳۸	سرورق دار المعارف (ملفوظات شاہ غلام علی دہلوی)	مرتبہ: شاہ رؤف احمد مجددی، لاہور	دہم	۷۹۷
۱۳۹	سرورق الایمان والاسلام (صفحہ ۱۰، ۶۴)	شیخ ضیاء الدین خالد البغدادی، استانبول (ترکی)	دہم	۸۰۳
۱۴۰	سرورق سل الحسام الہندی لنصرۃ مولانا خالد النقشبندی (صفحہ ۳۲۰، ۳۲۵)	علامہ ابن عابدین شامی، استانبول (ترکی)	دہم	۸۰۶ تا ۸۱۳
۱۴۱	سرورق مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی	مطبوعہ لاہور	دہم	۸۱۴
۱۴۲	سرورق باقیات مظہری	محمد عبدالستار طاہر مسعودی	دہم	۸۱۵
۱۴۳	سرورق الحدائق الوردیہ فی حقائق اجلاء النقشبندیہ	(تالیف مابعد ۱۳۰۶ھ) دمشق عبدالحمید بن محمد الخانی الخالدی النقشبندی	دہم	۸۱۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۴۴	سرورق سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر	محمد خلیل المرادی/تحقیق: اکرم حسن الحلبی، بیروت	دہم	۸۱۸
۱۴۵	التصوف الاسلامی الطریقۃ النقشبندیہ	الدکتور محمد احمد درنیقہ	دہم	۸۱۹
۱۴۶	واعلامہا الاجابۃ الربانیہ	نجم الدین محمد امین الکردی	دہم	۸۲۰
۱۴۷	سرورق مشائخ نقشبندیہ مجددیہ	محمد حسن نقشبندی مجددی، لاہور	دہم	۸۲۲
۱۴۸	سرورق سندھ کے صوفیائے نقشبندیہ (دو مجلدات)	ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، حیدرآباد سندھ (مقالہ ڈاکٹریٹ)	دہم	۸۲۳ ۸۲۴
۱۴۹	تاریخ مشائخ نقشبندیہ (جماعتیہ)	محمد صادق قصوری، لاہور	دہم	۸۲۵
۱۵۰	سرورق انارۃ الاشارہ (۱۳۱۰ھ)	مطبع محمدی، لاہور	دہم	۸۲۶
۱۵۱	سرورق مجموعہ رسالہ خواجہ علی متقی و رسالہ ابوالمکارم وغیرہ	مطبع خادم الاسلام، دہلی	دہم	۸۲۶
۱۵۲	سرورق مشیدات دمشق وعناصرھا الجمالیہ ذوات الاضرحۃ	ڈاکٹر قتیبہ الشہابی، دمشق ۱۹۹۰ء	دہم	۸۲۸
۱۵۳	سرورق مسئلۃ الاشارۃ بالسبابہ فی التشہد	فی الصلوٰۃ مؤلفہ سید احمد علی شاہ	دہم	۸۲۹
۱۵۴	سرورق کتاب البہجۃ السنیۃ فی آداب الطریقۃ العلیۃ الخالدیۃ النقشبندیہ	مؤلفہ شیخ محمد بن عبداللہ الخانی الخالدی النقشبندی	دہم	۸۳۰
۱۵۵	سرورق رشحات عین الحیات	شیخ علی بن حسین الواعظ الہروی/ ترجمہ: الشیخ محمد مراد بن عبد القزانی، مکتبۃ الاسلامیہ دیاربکر (ترکی)	دہم	۸۳۱

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۵۶	السعادۃ الابدیہ فیما جاء بھہ النقشبندیہ	عبدالحمید بن محمد الخانی الخالدی النقشبندی	دہم	۸۳۲
۱۵۷	سرورق الحدیقۃ الندیہ فی الطریقۃ النقشبندیہ	محمد بن سلیمان البغدادی حنفی النقشبندی قاہرہ ۱۳۱۳ھ۔ استانبول ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء)	دہم	
۱۵۸	سرورق الاشارۃ السنیہ لسالکی الطریقۃ النقشبندیہ	ابوزہرہ اویس بن عبداللہ الحسینی، دارالمصطفیٰ، مصر ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء	دہم	۸۳۳
۱۵۹	سرورق تتمہ دیوان فارسی	مولانا خالد نقشبندی بیروت ۱۹۵۵ء	دہم	۸۳۶
۱۶۰	Sufi Heirs of the Prophet	آرتھر ایف۔ بیولر یونیورسٹی آف ساؤتھ کیرولینا	دہم	۸۳۷
۱۶۱	Islam in Indian Sub-Continent	این میری شمل، لیڈن ۱۹۸۰ء	دہم	۸۸۳
۱۶۲	The Influence of Shaykh Ahmed Sirhindi on Dr.Muhammad Iqbal	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کراچی، ۱۹۹۶ء	دہم	۸۳۹
۱۶۳	The Naqshbandi's	سردار علی احمد خان، لاہور	دہم	۸۴۰

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
۱۶۴	Hazrat Mujaddid & His critics	ابوالحسن زید فاروقی، لاہور	دہم	۸۴۱
۱۶۵	نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر الجلد الثانی	ازعبدالحیٔ، دارابنِ حزم، بیروت ۱۹۹۹ء	یازدہم	۲۶۶
۱۶۶	رجال الفکر والدعوۃ فی الاسلام، الامام السرہندی، ازابوالحسن علی ندوی، (الجزء الثالث ۱۹۹۸ء)	دارابن کثیر، دمشق	یازدہم	۲۶۶
مرقع جرائد نقشبندیہ				
۱۶۷	ماہنامہ نوراسلام، شرقپور شریف		دہم	۸۴۵
۱۶۸	مجلّہ المظہر، کراچی		دہم	۸۴۶
۱۶۹	ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام، گوجرانوالہ		دہم	۸۴۷
۱۷۰	مجلّہ المقصود، کراچی		دہم	۸۴۸
۱۷۱	ماہنامہ انوارلاثانی، لاہور		دہم	۸۴۹
۱۷۲	ماہنامہ فیض، شیرگڑھ		دہم	۸۵۰
۱۷۳	ماہنامہ مجلّہ الحقیقہ، شکرگڑھ		دہم	۸۵۱
۱۷۴	Sher-e-Rabbani Digest(Quarterly)Lahore		دہم	۸۵۲
۱۷۵	Sufi Illuminations,Boston(U.S.A)		دہم	۸۵۳
۱۷۶	مجلّہ رکن الاسلام، حیدرآباد سندھ		دہم	۸۵۴
۱۷۷	ماہنامہ مجلّہ فیضان کرم، کراچی		دہم	۸۵۵
۱۷۸	ماہنامہ نورالعرفان، لاہور		دہم	۸۵۶

شمار	نام کتاب	مصنف/حوالہ	جلد	صفحہ
١٧٩	ماہنامہ الخیر، پشاور		دہم	٨٥٧
١٨٠	ماہنامہ سیدھا راستہ، لاہور		دہم	٨٥٨
١٨١	ماہنامہ نوائے اسلام، پاکپتن شریف		دہم	٨٥٩
١٨٢	ماہنامہ القول السدید، لاہور		دہم	٨٦٠
١٨٣	پندرہ روزہ آواز نقشبند، شیخوپورہ		دہم	٨٦١
١٨٤	البعث ڈائجسٹ، لاہور		دہم	٨٦٢

نقش قرآن، بیرونی حاشیہ، بستارے تیس پارے
اندرونی حاشیہ عظمت قرآن پر آیت، کرسی سادہ،
چاند کے باہر فاتحہ "چاروں قل، گرہ قلم،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۲۷

مرقعاتِ عمومی

(مزارات وعمارات)

(جلد ۱ تا ۱۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب ۲۷ ـــــ مرقعاتِ عمومی (مزارات وعمارات)

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۱	گنبد خضراء	مدینہ منورہ	اول	۶
۲	شہر سرہند	مشرقی پنجاب	اول	۱۵۰
۳	مرکزی دروازہ درگاہ شریف امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	اول	۱۹۹
۴	مزارات حضرات خواجگان نقشبند علیہم الرحمۃ	قصر عارفاں، بخارا	اول	۲۲۲
۵	قبر انور امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	اول	۲۶۸
۶	شہر سرہند	مشرقی پنجاب	اول	۳۸۶
۷	خانقاہ عالیہ مجددیہ کے حجرے	سرہند شریف	اول	۳۸۸
۸	مزار مبارک خواجہ عبدالاحد قادری چشتی والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف (بستی پٹھاناں)	اول	۴۵۶
۹	مزار مبارک خواجہ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ	خرقان	اول	۴۶۷
۱۰	مقبرہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند علیہ الرحمۃ	قصر عارفاں، بخارا	اول	۴۶۸
۱۱	جامع مسجد خواجہ بہاء الدین نقشبند کا مرکزی دروازہ	قصر عارفاں، بخارا	اول	۴۶۹
۱۲	جامع مسجد خواجہ بہاء الدین نقشبند کا اندرونی منظر	قصر عارفاں، بخارا	اول	۴۷۰
۱۳	جامع مسجد خواجہ بہاء الدین نقشبند کا عام فضائی منظر	قصر عارفاں، بخارا	اول	۴۷۱
۱۴	مزار مبارک خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ	دہلی	اول	۴۷۲
۱۵	مرکزی دروازہ خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	اول	۴۷۳
۱۶	خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	اول	۴۷۴
۱۷	روضہ مبارک حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	اول	۴۷۵

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۱۸	صدر دروازہ خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	دوم	۷۷۱
۱۹	روضہ مبارک۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور مسجد شریف	سرہند شریف	دوم	۷۷۲
۲۰	مزار مبارک حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	دوم	۷۷۳
۲۱	مسجد معصومیہ (تعمیر کردہ خواجہ محمد عبید اللہ فرزند سوم خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمہ)	سرہند شریف	دوم	۷۷۴
۲۲	امرتسر روڈ — سرہند شریف کے قریب سنگ میل		سوم	۶۱۳
۲۳	روضہ مبارک۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی نو تعمیر شدہ عمارت	سرہند شریف	سوم	۶۱۵
۲۴	روضہ مبارک۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ اور مسجد شریف، کا بیرونی منظر	سرہند شریف	سوم	۶۱۷
۲۵	قومی عجائب۔ گھر، لاہور	لاہور	سوم	۶۱۹
۲۶	قلعہ گوالیار	گوالیار	چہارم	۹۹
۲۷	قلعہ گوالیار	گوالیار	چہارم	۱۵۱
۲۸	قلعہ گوالیار	گوالیار	چہارم	۱۵۳
۲۹	مقبرہ اورنگزیب عالمگیر بادشاہ	اورنگ آباد	چہارم	۳۹۸
۳۰	مرکزی دروازہ مقبرہ شریف خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۴
۳۱	قبر انور خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۵
۳۲	مقبرہ شریف خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۶
۳۳	مقبرہ شریف شیخ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۷
۳۴	مزار پرانوار خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۴۶۸

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۳۵	قبر شہزادی روشن آراء بیگم	دہلی	چہارم	۴۶۹
۳۶	قبر شہزادی روشن آراء بیگم	دہلی	چہارم	۴۷۰
۳۷	مزار مبارک خواجہ محمد معصوم و فرزندان گرامی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۰
۳۸	مزار مبارک حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۱
۳۹	مزار مبارک خواجہ محمد نقشبند ثانی فرزند دوم خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۲
۴۰	مزار مبارک خواجہ محمد زبیر نبیرہ خواجہ محمد نقشبند ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	چہارم	۶۳۳
۴۱	مزار مبارک خواجہ سیف الدین نبیرہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا ایک منظر	سرہند شریف	چہارم	۶۳۴
۴۲	مکتوبات شریف قلمی امام ربانی مجدد الف ثانی	شیخوپورہ	پنجم	۳۰
۴۳	مزار ڈاکٹر محمد اقبال	لاہور	پنجم	۵۱۸
۴۴	روضہ مبارک حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ	بغداد شریف	پنجم	۵۲۰
۴۵	صدر دروازہ خانقاہ عالیہ مجددیہ	سرہند شریف	پنجم	۵۸۵
۴۶	مسجد شریف و روضہ شریف حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	پنجم	۵۸۶
۴۷	روضہ شریف خواجہ محمد صدیق نبیرہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	پنجم	۵۸۷
۴۸	مزار مبارک خواجہ محمد صادق و خواجہ محمد سعید (فرزند گرامی) اُمِ کلثوم (صاحبزادی حضرت مجدد الف ثانی علیہم الرحمہ)	سرہند شریف	پنجم	۵۸۸

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۴۹	روضہ شریف شیخ خالد کردی نقشبندی علیہ الرحمۃ	دمشق، شام	ششم	۲۸
۵۰	مقبرہ مرادی کا گول گنبد	دمشق	ششم	۱۰۰
۵۱	خانقاہ مرادی کا جنوبی دروازہ	دمشق	ششم	۱۰۱
۵۲	مقبرہ مرادی کے اندر تین مزارات	دمشق	ششم	۱۰۲
۵۳	مقبرہ مرادی کا کتبہ	دمشق	ششم	۱۰۳
۵۴	مدرسہ مرادیہ کا غربی دروازہ	دمشق	ششم	۱۰۴
۵۵	مکتوب شریف شیخ خالد کردی نقشبندی علیہ الرحمۃ		ششم	۱۷۲
۵۶	مزار شاہ افغانستان (احاطہ روضہ شریف)	سرہند شریف	ششم	۱۷۴
۵۷	شاہانِ افغانستان کے مزارات (احاطہ روضہ شریف)	سرہند شریف	ششم	۲۲۰
۵۹	مزارِ پُرانوار سید نور محمد بدایونی علیہ الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۷۸
۶۰	مزارِ پُرانوار سید نور محمد بدایونی علیہ الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۷۹
۶۱	خانقاہ مظہریہ	دہلی	ششم	۲۸۰
۶۲	خانقاہ مظہریہ	دہلی	ششم	۲۸۱
۶۳	مزارات: مرزا مظہر جانِ جاناں، شاہ غلام علی، شاہ ابوسعید، شاہ ابوالخیر علیہم الرحمہ	دہلی	ششم	۲۸۲
۶۴	مزار مبارک مرزا مظہر جانِ جاناں علیہ الرحمۃ	دہلی	ششم	۲۸۴
۶۵	مسجد شریف خانقاہ مظہریہ	دہلی	ششم	۲۸۵
۶۶	مسجد حضرت شاہ غلام علی عبداللہ دہلوی	دہلی	ششم	۲۸۷
۶۷	مزار شریف حضرت شاہ ابواسعد سالم مجددی	کوئٹہ	ششم	۵۹۰
۶۸	مقبوضہ کشمیر		ششم	۷۰۶
۶۹	روضہ مبارک حضرت زندہ پیر گھمکول شریف	صوبہ سرحد	ششم	۸۰۷

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۷۰	آخری آرامگاہ حضرت زندہ پیر گھمکول شریف	صوبہ سرحد	ششم	۸۰۸
۷۱	مزار مبارک حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ	پانی پت	ہشتم	۵۰۶
۷۲	مزار شریف مولانا شیخ خالد النقشبندی		ہشتم	۵۰۷
۷۳	دربار عالیہ گھمکول شریف کی خوبصورت جامع مسجد		یازدہم	۲۷۸
۷۴	مزار شریف حضرت شاہ سید ابوالسعد سالم مجددی	سریاب، کوئٹہ	یازدہم	۳۶۴
●	**مرقع مقامات مقدسہ:**			
۱	بیت اللہ شریف، مسجد حرام	مکہ معظمہ	نور علیٰ نور	۴۹
۲	بیت اللہ شریف مسجد حرام کی جالیوں سے	مکہ معظمہ	نور علیٰ نور	۵۰
۳	گنبد خضراء	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	۵۱
۴	مسجد نبوی شریف اور گنبد خضراء	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	۵۲
۵	مسجد نبوی شریف کا اندرونی منظر	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	۵۳
۶	مسجد نبوی شریف	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	۵۴
۷	مسجد نبوی شریف اور گنبد خضراء	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	۵۵
۸	شہر مدینہ منورہ کا فضائی منظر	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	۵۶
۹	روضہ شریف حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم		نور علیٰ نور	۵۷
۱۰	اندرونی منظر روضہ مبارک حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم		نور علیٰ نور	۵۸
۱۱	روضہ مبارک سراقدس حضرت سیدنا امام حسین ؓ		نور علیٰ نور	۵۹
۱۲	مسجد شریف حضرت سیدنا امام حسین ؓ		نور علیٰ نور	۶۰
۱۳	بیرونی منظر مزار مبارک حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا		نور علیٰ نور	۶۱
۱۴	مزار مبارک حضرت امام ابوحنیفہ ؓ		نور علیٰ نور	۶۲

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۱۵	مسجد شریف حضرت امام ابو حنیفہ ؓ		نور علیٰ نور	۶۳
۱۶	جامع مسجد کوفہ		نور علیٰ نور	۶۴
۱۷	مرقد حسین بن منصور الحلاج		نور علیٰ نور	۶۵
۱۸	مرکزی دروازہ مرقد حسین بن منصور الحلاج		نور علیٰ نور	۶۶
۱۸	مزار مبارک و مسجد شریف سید علی ہجویری ؓ	لاہور	نور علیٰ نور	۶۷
۱۹	مینارہ مزار مبارک سیدنا غوث اعظم ؓ	بغداد	نور علیٰ نور	۶۸
۲۰	مرکزی دروزاہ دربار حضرت غوث اعظم ؓ	بغداد	نور علیٰ نور	۶۹
۲۱	حضرت غوث اعظم ؓ کے مزار اقدس کی جالیوں کا دروازہ	بغداد	نور علیٰ نور	۷۰
۲۲	اندرونی منظر مزار مبارک حضرت غوث اعظم ؓ	بغداد	نور علیٰ نور	۷۱
۲۳	مزار پُر انوار حضرت غوث اعظم ؓ	بغداد	نور علیٰ نور	۷۲
۲۴	روضہ مبارک خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ	اجمیر شریف	نور علیٰ نور	۷۳
۲۵	دربار عالیہ خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ	اجمیر شریف	نور علیٰ نور	۷۴
۲۶	درگاہ شریف خواجہ معین الدین چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ	اجمیر شریف	نور علیٰ نور	۷۵
۲۷	مرقد انور حضرت امام محمد غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ		نور علیٰ نور	۷۶
۲۸	شکستہ دیوار ایوانِ کسریٰ		نور علیٰ نور	۷۷
۲۹	مزار مبارک شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ تعالیٰ		نور علیٰ نور	۷۸
●	**مرقع نقشبندی:**			
۱	سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	مدینہ منورہ	نور علیٰ نور	۸۱
۲	روضہ شریف حضرت سلمان فارسی ؓ کا بیرونی منظر		نور علیٰ نور	۸۲
۳	مزار شریف حضرت سلمان فارسی ؓ		نور علیٰ نور	۸۳

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۴	مرقد انور حضرت جنید بغدادیؒ		نورعلیٰ نور	۸۴
۵	مزار مبارک حضرت بایزید بسطامیؒ		نورعلیٰ نور	۸۵
۶	مزار مبارک حضرت بہاء الدین نقشبندؒ		نورعلیٰ نور	۸۶
۷	مزار مبارک حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ		نورعلیٰ نور	۸۷
۸	مزار مبارک حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ		نورعلیٰ نور	۸۸
۹	مزار مبارک حضرت خواجہ باقی باللہؒ	دہلی	نورلٰی نور	۸۹
۱۰	مزار مبارک حضرت خواجہ باقی باللہؒ	دہلی	نورعلیٰ نور	۹۰
۱۱	مزار مبارک خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ (ابن خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ)		نورعلیٰ نور	۹۱
۱۲	مزار مبارک خواجہ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ (ابن خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ)		نورعلیٰ نور	۹۲
●	**مرقع مجددی** (اول):			
۱	روضہ شریف حضرت مجدد الف ثانیؒ	سرہند شریف	نورعلیٰ نور	۹۵
۲	مسجد شریف وروضہ شریف حضرت مجدد الف ثانیؒ	سرہند شریف	نورعلیٰ نور	۹۶
۳	مکتوبات شریف حضرت مجدد الف ثانی، حضرت خواجہ محمد سعید، اور شجرہ شریف مکتوبہ خواجہ سیف الدین علیہما الرحمۃ		نورعلیٰ نور	۹۷
۴	مزار پُر انور ملا کمال الدین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ		نورعلیٰ نور	۹۸
۵	مرکزی مسجد شریف ملا کمال الدین کشمیری رحمۃ اللہ علیہ		نورعلیٰ نور	۹۹
۶	اندرونی منظر مسجد شریف ملا کمال الدین کشمیری		نورعلیٰ نور	۱۰۰

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۷	اندرونی منظر مسجد شریف ملا کمال الدین کشمیری		نور علیٰ نور	۱۰۱
۸	جامع مسجد فیروز شاہ بادشاہ		نور علیٰ نور	۱۰۲
۹	مرکزی دروازہ جامع مسجد فیروز شاہ بادشاہ	سیالکوٹ	نور علیٰ نور	۱۰۳
۱۰	مزار مبارک علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علیٰ نور	۱۰۴
۱۱	مزار مبارک علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علیٰ نور	۱۰۵
۱۲	محراب شریف مسجد عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علیٰ نور	۱۰۶
۱۳	اندرونی منظر مسجد شریف علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علیٰ نور	۱۰۷
۱۴	نوتعمیر شدہ محراب شریف مسجد علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ	سیالکوٹ	نور علیٰ نور	۱۰۸
۱۵	گنبد شریف مزار مبارک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی	نور علیٰ نور	۱۰۹
۱۶	مزار مبارک شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی	نور علیٰ نور	۱۱۰
۱۷	مسجد خیر المنازل شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	دہلی	نور علیٰ نور	۱۱۱
۱۸	مزار مبارک خواجہ حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ		نور علیٰ نور	۱۱۲
۱۹	مزار مبارک عبدالرحیم خانِ خاناں رحمۃ اللہ علیہ		نور علیٰ نور	۱۱۳
۲۰	مزار مبارک عبدالرحیم خانِ خاناں رحمۃ اللہ علیہ		نور علیٰ نور	۱۱۴
۲۱	مزار مبارک مرتضیٰ خاں شیخ فرید بخاری		نور علیٰ نور	۱۱۵
۲۲	مقبوضہ کشمیر		نور علیٰ نور	۱۱۶
۲۳	مقبوضہ کشمیر		نور علیٰ نور	۱۱۷
۲۴	قلعہ کانگڑہ		نور علیٰ نور	۱۱۸

مرقع جہاں گیری:

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۱	قبر اکبر بادشاہ	سکندرا	نورعلیٰ نور	۱۲۱
۲	عبادت خانہ اکبر باشاہ	فتح پور سیکری	نورعلیٰ نور	۱۲۲
۳	قلعہ جہاں گیر بادشاہ	آگرہ	نورعلیٰ نور	۱۲۳
۴	قلعہ جہاں گیر بادشاہ	آگرہ	نورعلیٰ نور	۱۲۴
۵	مقبرہ جہاں گیر بادشاہ	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۲۵
۶	شیش محل	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۲۶
۷	دروازہ قلعہ	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۲۷
۸	لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۲۸
۹	دیوان خاص لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۲۹
۱۰	دیوان خاص لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۰
۱۱	دیوان خاص لال قلعہ کا بیرونی منظر	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۱
۱۲	دیوان عام لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۲
۱۳	دیوان عام لال قلعہ کا بیرونی منظر	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۳
۱۴	جامع مسجد شاہجہانی	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۴
۱۵	تاج محل	آگرہ	نورعلیٰ نور	۱۳۵
۱۶	مزارات شاہ جہاں بادشاہ، ملکہ ممتاز محل	آگرہ	نورعلیٰ نور	۱۳۶
۱۷	موتی مسجد عالمگیری، لال قلعہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۳۷
۱۸	جامع مسجد عالمگیری	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۳۸

مرقع مجددی دوم:

شمار	نام عمارت و مزار	مقام	جلد	صفحہ
۱	مزار مبارک خواجہ محمد صادق، خواجہ محمد سعید علیہما الرحمہ	سرہند شریف	نورعلیٰ نور	۱۴۱

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۲	مزار مبارک خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	نورعلیٰ نور	۱۴۲
۳	مزار مبارک خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ	سرہند شریف	نورعلیٰ نور	۱۴۳
۴	مزار مبارک خواجہ میر محمد نعمان علیہ الرحمۃ	آگرہ	نورعلیٰ نور	۱۴۴
۵	مزار مبارک شیخ طاہر بندگی علیہ الرحمۃ	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۴۵
۶	مزار مبارک شیخ طاہر بندگی علیہ الرحمۃ	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۴۶
۷	مزار مبارک شیخ طاہر بندگی علیہ الرحمۃ	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۴۷
۸	مزار مبارک شیخ نور محمد بدایونی علیہ الرحمۃ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۴۸
۹	خانقاہ مظہریہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۴۹
۱۰	مزارات مبارکہ مرزا مظہر جانِ جاناں، شاہ غلام علی دہلوی، شاہ ابوالخیر، شاہ ابوسعید	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۵۰
۱۱	درگاہ شریف شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نورعلیٰ نور	۱۵۱
۱۲	مزار پر انوار شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نورعلیٰ نور	۱۵۲
۱۳	مزار مبارک شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نورعلیٰ نور	۱۵۳
۱۴	کتبہ مزار مبارک شیخ خالد کردی نقشبندی رحمہ اللہ	دمشق	نورعلیٰ نور	۱۵۴
۱۵	بیرونی منظر مزار مبارک شیخ خالد کردی نقشبندی	دمشق	نورعلیٰ نور	۱۵۵
۱۶	روضہ شریف امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ	بریلی شریف	نورعلیٰ نور	۱۵۶
۱۷	مزار پر انوار امام احمد رضا مُحدّث بریلوی رحمہ اللہ	بریلی شریف	نورعلیٰ نور	۱۵۷
۱۸	مسجد جامع فتح پوری	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۵۸
۱۹	مسجد جامع فتح پوری کا ایک منظر	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۵۹
۲۰	مزار مبارک مفتی اعظم ہند شاہ محمد مظہر اللہ رحمہ اللہ	دہلی	نورعلیٰ نور	۱۶۰
۲۱	مزار ڈاکٹر محمد اقبال	لاہور	نورعلیٰ نور	۱۶۱

شمار	نام عمارت ومزار	مقام	جلد	صفحہ
۲۲	روضہ شریف حضرت سالم ابوسعید مجددی رحمہ اللہ	کوئٹہ	نور علیٰ نور	۱۶۲
۲۳	روضہ شریف حضرت مفتی محمد محمود الوری رحمہ اللہ	حیدر آباد	نور علیٰ نور	۱۶۳
۲۴	روضہ شریف حضرت حکیم مشتاق احمد رحمہ اللہ	کراچی	نور علیٰ نور	۱۶۴

الحمدللہ
خط کوفی چہار ضربی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب......۲۸

کتابیات

(جلد۱۰تا۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۲۸ ـــــ کتابیات

○ ـــــ نقشبندیہ مآخذ و مراجع:

نمبر شمار	موضوع	مصنف/مرتب	جلد	صفحہ
١	یہ انگریزی مطبوعات کی فہرس ہے جو کہ درج ذیل عنوانات کے تحت مرتب کی گئی ہے: ❶General Histories اس کے تحت 47 کتابیں مذکور ہیں۔ ❷Historigraphy, Catalogues, اس عنوان کے تحت 63 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ❸Secondary Sources, Before Twentieth Century: اس عنوان کے تحت 16 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ❹Secondary Sources, Twentieth Century: اس عنوان کے تحت 20 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ❺Historically or Geographically Periodicized works, by Region Eurasia (includes China): اس عنوان کے تحت 74 کتب و رسائل مذکور ہیں۔	ویکا گارڈنر (مرسلہ: منیر احمد مسعودی برمنگھم، یو۔ کے)	یازدہم	٨٦٣ تا ٩٠٤

	❻Turkey and the Othoman Empire (see also Balkans, Middle East) اس عنوان کے تحت 19 کتب و رسائل مذکور ہیں۔ ❼India and Southeast Asia: اس عنوان کے تحت 34 کتب ورسائل مذکور ہیں۔ ❽Balkans: اس عنوان کے تحت 7 کتب مذکور ہیں۔ ❾Middle East (see also Ottoman Turkey) اس عنوان کے تحت 6 کتب مذکور ہیں۔ ❿Other: اس عنوان کے تحت 8 کتب مذکور ہیں۔ 11-Working Bibliography General Works on the Naqshbandiyya: اس عنوان کے تحت 18 کتب مذکور ہیں۔			

○—— اشاریہ ماخذومراجع:

۱۔	(اردو، عربی، فارسی، انگریزی) یہ اشاریہ تقریباً پانچ ہزار کے لگ بھگ کتب ورسائل پر مشتمل ہے، جن سے “جہانِ امام ربانی” میں محققین نے استفادہ کیا۔	صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی، صبا مسعودی، حنا مسعودی، شاہد احمد کمانڈر محمد ظفر۔	یازدہم	۳۲۷
۲۔	آئینۂ مجدد	شہزاد احمد مسعودی	یازدہم	۳۱۹

فاصبحتم بنعمته اخوانا
مشق ج مع "بخط ثلث"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۲۹

اشاریات

(جلد۱۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب نمبر ٢٩ ——— اشاریات

شمار	موضوع	مرتبین	جلد	صفحہ
١	**اشاریہ اسماء الرجال** (یہ تقریباً سات ہزار مصنفین و مؤلفین اور عوام وخواص کے ناموں کا اشاریہ ہے۔)	مولانا شجاع الرحمٰن، مولانا احمد صادق مولانا غلام نبی، پروفیسر سید مقصود علی مولانا نصیر احمد، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد، بشریٰ، حنا مسعودی، صبا مسعودی، ربیعہ شاہد، سمیعہ شاہد	یازدہم	٣٩١
٢	**اشاریہ اسماء الکتب و رسائل جہان امام ربانی** (یہ تقریباً پانچ ہزار عربی، فارسی، اردو، انگریزی، کتب ورسائل کی فہرست کا اشاریہ ہے۔)	پروفیسر قاری محمد رفیق مسعودی صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی سید زبیر حسین جیلانی، حاجی محمود حاجی امجد افضل، محمد شریف اعوان صبا مسعودی، حنا مسعودی، بشریٰ، کمانڈر محمد ظفر، شاہد احمد، محمد سجاد مدثر چوہدری، محمد عثمان، حافظ محمد سعید حافظ محمد انس، محمد اشفاق، اسامہ امجد حافظ شرافت، محمد عاطف، عامر اسلم محمد عامر، محمد ہارون، حافظ بلال ساجد	یازدہم	٦١٧
٣	**اشاریہ اماکن جہان امام ربانی** (یہ تقریباً ڈیڑھ ہزار ملکوں، شہروں، علاقوں کا اشاریہ ہے)	محمد عاصم مسعودی، محمد سہیل، ثروت، صبا مسعودی، بشریٰ حنا مسعودی، سمیعہ شاہد، ربیعہ شاہد، کمانڈر محمد ظفر شاہد احمد	یازدہم	٧٢٣

شمار	موضوع	مرتبین	جلد	صفحہ
۴	**جام جم** (جہانِ تبریک وتشکر)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۷۷۷
۵	**فہارس** **جہان امام ربانی** (اقلیم اول تا یازدہم)	ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	یازدہم	۸۶۳

لفظ
اللہ اکبر
بصورت ستارہ

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ (القرآن الحكيم) بخط ثلث جلي

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

باب......۳۰

نظائر خوشنویسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدهٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

باب ۳۰ ـــــ نظائرِ خوشنویسی

خطاط: صوفی خورشید عالم گوہر رقم، لاہور

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۴
۲	طغرٰی آیت قرآنی ربھا فتقبلھا	اوّل	۵۸
۳	اللّٰہ نور السموات والارض	اوّل	۶۸
۴	علمہ الانسان	اوّل	۱۱۵
۵	نصر من اللّٰہ وفتح قریب	اوّل	۱۱۶
۶	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۱۷
۷	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۱۹
۸	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۲۰
۹	سبحان اللّٰہ وبحمدهٖ	اوّل	۱۲۴
۱۰	فھو اللّٰہ علیٰ حسبهٗ	اوّل	۱۲۶
۱۱	الم نشرح لک صدرک	اوّل	۱۴۳
۱۲	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۱۴۶
۱۳	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۱۴۸
۱۴	بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۱۴۹
۱۵	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۱۶۵
۱۶	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۱۶۶
۱۷	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۱۹۷
۱۸	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۱۹۸

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۹	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۲۰۲
۲۰	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۲۲۱
۲۱	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۲۵۷
۲۲	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۲۶۵
۲۳	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۲۶۶
۲۴	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	اوّل	۲۶۷
۲۵	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۲۹۲
۲۶	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۳۵۲
۲۷	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۳۶۴
۲۸	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۳۷۶
۲۹	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۴۰۴
۳۰	صلی اللہ علیہ وسلم	اوّل	۴۳۴
۳۱	طغرٰی آیت قرآنی	اوّل	۴۴۰
۳۲	السلام قبل الکلام	اوّل	۴۵۴
۳۳	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	دوم	۴
۳۴	طغرٰی آیت قرآنی	دوم	۶
۳۵	طغرٰی اسم محمد (صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم)	دوم	۱۷
۳۶	سبحان اللہ وبحمدہٖ	دوم	۲۰
۳۷	اسم ذات اللہ بصورت ستارہ	دوم	۲۶
۳۸	لفظ علی بصورت مربع	دوم	۳۱
۳۹	نصر من اللہ وفتح قریب	دوم	۲۹۴

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۴۰	السلام قبل الکلام	دوم	۳۳۸
۴۱	طغریٰ آیت قرآنی	دوم	۳۹۲
۴۲	طغریٰ آیت قرآنی	دوم	۴۰۶
۴۳	طغریٰ آیت قرآنی	دوم	۴۲۴
۴۴	خط دیوانی میں سورہ الم نشرح	دوم	۴۳۰
۴۵	سورہ اخلاص مربع	دوم	۵۳۴
۴۶	طغریٰ آیت قرآنی	دوم	۵۵۶
۴۷	طغریٰ آیت قرآنی	دوم	۶۱۶
۴۸	طغریٰ	دوم	۶۵۰
۴۹	طغریٰ آیت قرآنی	دوم	۶۵۹
۵۰	طغریٰ آیت قرآنی	دوم	۷۱۴
۵۱	طغریٰ آیت قرآنی	دوم	۷۵۷
۵۲	الحمدللہ بصورت مربع	دوم	۷۸۴
۵۳	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	سوم	۴
۵۴	بلغ العلیٰ بکمالہ (رباعی)	سوم	۶
۵۵	طغریٰ آیت قرآنی	سوم	۲۴
۵۶	طغریٰ آیت قرآنی	سوم	۱۹۶
۵۷	طغریٰ آیت قرآنی	سوم	۱۹۸
۵۸	طغریٰ آیت قرآنی	سوم	۳۰۳
۵۹	نقش قرآن (بیرونی حاشیہ ۳۰ ستارے ۳۰ پارے اندرونی حاشیہ عظمت قرآن پر آیت، کوئی ساد، چاند کے باہر "فاتحہ" چاروں قل)	سوم	۳۰۸

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۶۰	صلی اللہ علیہ وسلم	سوم	۳۵۲
۶۱	طغرٰی آیت قرآنی	سوم	۳۵۴
۶۲	طغرٰی آیت الکرسی	سوم	۳۵۶
۶۳	خط گلزار میں طغرٰی ولقد علموا لمن اشترٰہ ومالہ	سوم	۳۹۹
۶۴	اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	سوم	۴۵۲
۶۵	رباعی بلغ العلٰی بکمالہٖ	سوم	۴۶۰
۶۶	طغرٰی آیت الکرسی	سوم	۴۶۲
۶۷	طغرٰی آیت الکرسی	سوم	۵۰۶
۶۸	خط دیوانی میں الم نشرح	سوم	۵۳۷
۶۹	طغرٰی آیت قرآنی	سوم	۵۷۱
۷۰	الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	سوم	۶۲۴
۷۱	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۸
۷۲	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۱۲
۷۳	نقش قرآن بیرونی حاشیہ ۳۰ ستارے تیس پارے	چہارم	۱۵۶
۷۴	لفظ اللہ بصورت ستارہ	چہارم	۱۸۳
۷۵	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۲۸۴
۷۶	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۳۱۲
۷۷	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۳۳۶
۷۸	طغرٰی لاحول ولاقوۃ الاباللہ	چہارم	۳۳۸
۷۹	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۳۵۱
۸۰	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۳۶۶

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۸۱	خط دیوانی میں الم نشرح	چہارم	۳۷۷
۸۲	نقش قرآن، ۳۰ ستارے ۳۰ پارے	چہارم	۳۷۸
۸۳	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۵۴۹
۸۴	طغرٰی آیت قرآنی	چہارم	۵۷۱
۸۵	طغرٰی آیت الکرسی	چہارم	۶۱۴
۸۶	طغرٰی بسم اللہ	چہارم	۶۲۷
۸۷	الحمدللہ خط کوفی چہار ضربی	چہارم	۶۴۰
۸۸	بسم اللہ الرحمن الرحیم	پنجم	۴
۸۹	صلی اللہ علیہ وسلم	پنجم	۶
۹۰	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۲۵
۹۱	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۵۳
۹۲	طغرٰی الحمدللہ	پنجم	۹۷
۹۳	طغرٰی علمہ الانسان	پنجم	۱۴۲
۹۴	طغرٰی والشمس	پنجم	۱۷۶
۹۵	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۲۰۴
۹۶	طغرٰی جلالہ	پنجم	۲۹۰
۹۷	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۲۹۶
۹۸	اسم پاک اللہ بصورت ستارہ	پنجم	۳۳۴
۹۹	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۳۴۲
۱۰۰	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۳۸۶
۱۰۱	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۳۹۳

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۰۲	لفظ علی بصورت مربع	پنجم	۴۹۰
۱۰۳	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۵۴۵
۱۰۴	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۵۴۹
۱۰۵	طغرٰی آیت قرآنی	پنجم	۵۶۶
۱۰۶	نقش قرآن ۳۰ ستارے ۳۰ پارے	پنجم	۵۸۰
۱۰۷	اسم الحمدللہ بصورت مربع	پنجم	۵۹۲
۱۰۸	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ششم	۴
۱۰۹	رُباعی بلغ العلیٰ بکمالہٖ	ششم	۶
۱۱۰	صلی اللہ علیہ وسلم	ششم	۱۲
۱۱۱	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۱۶
۱۱۲	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۲۰
۱۱۳	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۱۴۹
۱۱۴	طغرٰی اللہ محمد	ششم	۱۵۴
۱۱۵	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۲۷۷
۱۱۶	طغرٰی کلمہ طیبہ	ششم	۲۹۴
۱۱۷	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۳۲۸
۱۱۸	الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	ششم	۵۶۱
۱۱۹	لفظ علی بصورت مربع	ششم	۶۳۴
۱۲۰	السلام قبل الکلام	ششم	۶۴۱
۱۲۱	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۶۵۸
۱۲۲	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۶۸۰

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۲۳	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۷۹۲
۱۲۴	صلی اللہ علیہ وسلم	ششم	۸۰۶
۱۲۵	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۸۱۳
۱۲۶	طغرٰی آیت قرآنی	ششم	۸۱۷
۱۲۷	الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	ششم	۸۶۴
۱۲۸	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ہفتم	۴
۱۲۹	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۶
۱۳۰	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۱۴
۱۳۱	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۱۶
۱۳۲	طغرٰی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ہفتم	۲۶
۱۳۳	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۳۲
۱۳۴	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۵۲
۱۳۵	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۶۸
۱۳۶	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۱۰۰
۱۳۷	لفظ اللہ بصورت ستارہ	ہفتم	۱۱۶
۱۳۸	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۱۱۸
۱۳۹	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۱۸۱
۱۴۰	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۱۸۲
۱۴۱	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۲۳۶
۱۴۲	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۲۴۸
۱۴۳	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۲۵۰

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۴۴	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۲۷۵
۱۴۵	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۲۷۶
۱۴۶	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۴۳۴
۱۴۷	صلی اللہ علیہ وسلم	ہفتم	۴۴۰
۱۴۸	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۴۴۲
۱۴۹	طغرٰی الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	ہفتم	۴۴۷
۱۵۰	طغرٰی آیت قرآنی	ہفتم	۴۵۰
۱۵۱	طغرٰی کلمہ طیبہ	ہفتم	۴۶۴
۱۵۲	مختلف طغرے	ہفتم	۴۶۷
۱۵۳	اسم اللہ بصورت ستارہ	ہفتم	۴۷۹
۱۵۴	طغرٰی آیت قرآنی بخط ثلث	ہفتم	۴۸۰
۱۵۵	طغرٰی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	ہفتم	۴۸۲
۱۵۶	طغرٰی سبحانہٗ وتعالیٰ	ہفتم	۴۹۶
۱۵۷	طغرٰی بسم اللہ	ہشتم	۴
۱۵۸	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۶
۱۵۹	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۱۰
۱۶۰	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۲۸
۱۶۱	الم نشرح بخط دیوانی	ہشتم	۱۳۶
۱۶۲	نصر من اللہ وفتح قریب	ہشتم	۱۶۸
۱۶۳	طغرٰی لاحول ولا	ہشتم	۱۷۴
۱۶۴	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۱۷۵

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۶۵	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۲۰۰
۱۶۶	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۲۰۲
۱۶۷	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۲۴۲
۱۶۸	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۲۸۴
۱۶۹	طغرٰی نصر من اللہ وفتح قریب	ہشتم	۳۰۸
۱۷۰	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۳۳۰
۱۷۱	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۳۵۴
۱۷۲	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۳۵۶
۱۷۳	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۳۷۲
۱۷۴	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۳۸۴
۱۷۵	الم نشرح بخط دیوانی	ہشتم	۳۹۲
۱۷۶	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۱۹
۱۷۷	لفظ اللہ بصورت ستارہ	ہشتم	۴۲۰
۱۷۸	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۳۰
۱۷۹	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۴۲
۱۸۰	طغرٰی لاحول ولاقوۃ	ہشتم	۴۴۶
۱۸۱	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۴۸
۱۸۲	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۷۶
۱۸۳	طغرٰی آیت قرآنی بخط دیوانی الجلی	ہشتم	۴۹۱
۱۸۴	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۹۲
۱۸۵	طغرٰی آیت قرآنی	ہشتم	۴۹۴

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۱۸۶	الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	ہشتم	۵۱۲
۱۸۷	طغرٰی بسم اللہ	نہم	۴
۱۸۸	طغرٰی بسم اللہ	نہم	۶
۱۸۹	طغرٰی آیت قرآنی	نہم	۴۵
۱۹۰	نقش قرآن ۳۰ ستارے ۳۰ سپارے	نہم	۴۹
۱۹۱	طغرٰی آیت قرآنی	نہم	۵۷
۱۹۲	طغرٰی آیت قرآنی	نہم	۶۴
۱۹۳	طغرٰی لاحول ولا	نہم	۷۸
۱۹۴	طغرٰی سورہ القارعہ	نہم	۱۷۲
۱۹۵	ولسوف یعطیک ربک فترضٰی	نہم	۱۷۴
۱۹۶	طغرٰی اللہ محمد	نہم	۱۹۴
۱۹۷	الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	نہم	۲۰۶
۱۹۸	طغرٰی آیت قرآنی	نہم	۲۱۵
۱۹۹	طغرٰی آیت قرآنی	نہم	۲۱۶
۲۰۰	طغرٰی آیت قرآنی بصورت تتلی	نہم	۲۳۰
۲۰۱	طغرٰی آیت قرآنی	نہم	۲۳۲
۲۰۲	طغرٰی آیت قرآنی	نہم	۳۹۳
۲۰۳	طغرٰی آیت قرآنی	نہم	۴۱۸
۲۰۴	برزمینی کہ نشانِ کف پائے تو بود	نہم	۴۶۸
۲۰۵	طغرٰی آیت قرآنی	نہم	۴۶۹
۲۰۶	طغرٰی علمہ الانسان	نہم	۴۷۰

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۲۰۷	طغریٰ آیت قرآنی	نہم	۴۷۴
۲۰۸	طغریٰ آیت قرآنی	نہم	۵۷۳
۲۰۹	طغریٰ تو غنی از ہر دو عالم من فقیر	نہم	۵۷۴
۲۱۰	طغریٰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	دہم	۴
۲۱۱	طغریٰ آیت الکرسی	دہم	۶
۲۱۲	طغریٰ الرزق علی اللہ	دہم	۱۲
۲۱۳	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۲۱
۲۱۴	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۲۸
۲۱۵	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۳۴
۲۱۶	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۴۰
۲۱۷	طغریٰ اللہ نور السموات والارض	دہم	۴۸
۲۱۸	طغریٰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	دہم	۱۰۳
۲۱۹	نقش قرآن ۳۰ ستارے ۳۰ سپارے	دہم	۱۰۴
۲۲۰	طغریٰ بسم اللہ بصورت مربع	دہم	۱۱۲
۲۲۱	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۱۱۴
۲۲۲	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۱۲۴
۲۲۳	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۱۳۸
۲۲۴	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۱۷۰
۲۲۵	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۱۸۰
۲۲۶	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۱۸۹
۲۲۷	طغریٰ کلمہ طیبہ	دہم	۱۹۰

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۲۲۸	طغریٰ شوکت وسنجر وسلیم تیرے جلال کی نمود	دہم	۱۹۲
۲۲۹	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۲۲۷
۲۳۰	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۲۲۸
۲۳۱	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۲۳۵
۲۳۲	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۲۳۶
۲۳۳	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۲۶۰
۲۳۴	طغریٰ آیت قرآنی وحدیث پاک	دہم	۲۶۲
۲۳۵	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۲۶۶
۲۳۶	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۳۱۱
۲۳۷	طغریٰ آیت قرآنی خط دیوانی الجلی	دہم	۳۱۲
۲۳۸	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۳۱۸
۲۳۹	طغریٰ بسم اللہ	دہم	۳۲۴
۲۴۰	طغریٰ کل من علیها فان	دہم	۳۲۸
۲۳۶	طغریٰ یکچند پی دانش ودفتر گشتیم	دہم	۳۷۶
۲۳۷	طغریٰ سورہ اخلاص مربع	دہم	۳۸۴
۲۳۸	طغریٰ الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	دہم	۴۱۰
۲۳۹	طغریٰ نصر من اللہ وفتح قریب	دہم	۴۱۹
۲۴۰	طغریٰ کلمہ طیبہ بخط کوفی بنائی متوسط	دہم	۴۲۳
۲۴۱	طغریٰ رباعی از رخت مست بزم احباب ست	دہم	۴۳۲
۲۴۲	طغریٰ آئینِ جواں مرداں حق گوئی وبے باکی	دہم	۴۴۸
۲۴۳	طغریٰ والشمس	دہم	۴۵۸

شمار	موئے قلم	جلد	صفحہ
۲۴۴	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۴۷۳
۲۴۵	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۴۷۴
۲۴۶	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۴۸۶
۲۴۷	السلام قبل الکلام	دہم	۴۹۰
۲۴۸	طغریٰ رباعی بلغ العلیٰ بکمالہٖ	دہم	۵۵۰
۲۴۹	طغریٰ آیت قرآنی	دہم	۵۵۲
۲۵۰	طغریٰ اسم پاک اللہ بصورت ستارہ	دہم	۵۵۳
۲۵۱	طغریٰ اسم محمد	دہم	۵۸۰
۲۵۲	طغریٰ نصر من اللہ وفتح قریب	دہم	۷۷۰
۲۵۳	طغریٰ اللہ محمد	دہم	۸۱۲
۲۵۴	طغریٰ لاحول ولا	دہم	۸۴۲
۲۵۵	طغریٰ الحمدللہ بخط کوفی چہار ضربی	دہم	۹۰۴
۲۵۶	طغریٰ نصر من اللہ وفتح قریب	دہم	۹۱۲

☆……☆……☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باقیاتِ جہان امام ربانی

جلد سوم……باب پنجم

☆

٦٣٠

الأمثال للناس والله بكل شيء عليم

١٨٣٠

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

کتبات مزارات وغیرہ احاطۂ روضہ شریف، سرھند

اعجاز احمد نقشبندی اشرفی

☆☆

(۱)

گنبد شریف میں شمال مغربی جانب مندرجہ ذیل مزارات ہیں:

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی...... قیوم اوّل

ولادت:۔ شب جمعہ ۱۴ر شوال ۹۷۱ھ/ بمطابق ۱۵۶۳ء

وصال:۔ شنبہ ۲۸ر صفر ۱۰۳۴ھ/ بمطابق ۱۶۲۴ء۔ قیوم اول

(ا) اکابرِ اولیاء حضرت خواجہ محمد صادق علیہ الرحمۃ فرزند اوّل حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

ولادت: ۱۰۰۰ھ وصال: ۹ر ربیع الاوّل ۱۰۲۵ھ

(ب) خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ فرزند ثانی حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

ولادت:۔ ۱۰۰۵ھ وصال:۔ ۲۷ر ربیع الثانی ۱۰۷۰ھ

(ج) اُمّ کلثوم بنت مجدد الف ثانی کی قبر مبارک خواجہ محمد سعیدؒ علیہ الرحمۃ کی قبر مبارک کے ساتھ چھوٹی قبر ہے۔ اُس وقت عمر مبارک ۱۴ سال تھی۔

(۲)

شمال کی جانب تھوڑے فاصلے پر ایک گنبد شریف میں مندرجہ ذیل مزارات ہیں

حضرت امام الہدیٰ سراج الاولیاء عروۃ الوثقیٰ قیوم زمانی فرزند ثالث خلیفہ اکمل امام ربانی خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ، قیوم ثانی

وصال: ۔ ۹/ربیع الاوّل ۱۰۷۹ھ

(ا) حضرت قطب زماں خواجہ محمد صبغۃ اللہ علیہ الرحمۃ فرزند اکبر عروۃ الوثقیٰ علیہ الرحمۃ

وصال: ۔ ۴/ربیع الثانی ۱۱۲۲ھ

(ب) حضرت قیوم ثالث حزب اللہ خواجہ محمد نقشبند ثانی حجۃ اللہ فرزند دوم حضرت عروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمۃ (مزار باہر کھیتوں میں ہے)

وصال: ۔ ۲۰/محرم الحرام ۱۱۱۰ھ...... حجۃ اللہ کے گنبد کے نیچے مزار کے دائیں طرف تین قبریں اور بائیں طرف بھی تین قبریں ہیں۔

(ج) حضرت خواجہ محمد عبید اللہ علیہ الرحمۃ فرزند ثالث عُروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمۃ

وصال: ۔ ۱۵/ربیع الاوّل ۱۰۸۳ھ

(د) حضرت قطب دوراں خواجہ محمد اشرف فرزند چہارم عروۃ الوثقیٰ علیہما الرحمۃ

وصال: ۔ ۲۸/صفر المظفر ۱۱۱۸ھ

(۳)

حضرت سلطان الاولیاء خواجہ محمد سیف الدین فرزند پنجم عروۃ الوثقی علیہما الرحمۃ

وصال:۔ ۱۵/ جمادی الاول ۱۰۹۶ھ

گنبد میں دو بڑی اور ایک چھوٹی قبر مبارک اور بھی ہیں۔ حجۃ اللہ کے گنبد کے نیچے مزار کی دائیں طرف تین قبریں اور بائیں طرف بھی تین قبریں ہیں۔

(۴)

روضہ شریف کی مسجد کے عقب اور مزار پاک کے سامنے والے دروازے کے سامنے بڑی گنبد والے مزار میں بادشاہ زمان خان اور اس کی بیوی کی قبریں ہیں۔ حکمران افغانستان

(۵)

شمال کی جانب

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے گنبد شریف سے پہلے ایک گنبد میں حضرت قیوم رابع سلطان الاولیاء، ۔۔۔۔ قبلۂ عالم، مجدد العصر خواجہ محمد زبیر علیہما الرحمۃ نبیرۂ اکرم، خلیفۂ اعظم حجۃ اللہ علیہ الرحمۃ کا مزار شریف ہے

وصال:۔ ۴/ ذیقعد ۱۱۵۲ھ

آپ پوتے ہیں خواجہ محمد نقشبند بن خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ بن امام ربانی کے...... آپ کے والد صاحب کا نام ہے خواجہ ابو العلیٰ ...... اندر مزار پاک کے دروازے کے سامنے کمرے میں

حضرت مولوی معصومی شاہ/محمد فرخ محدث فرزند سوم حضرت خازن الرحمۃ اکثر اولاد حضرت مجدد، جن کے شاگرد ہیں ان کی دو قبر مبارک ہیں

(۶)

مزار مبارک والدہ مرحومہ خواجہ محمد یحییٰ علیہ الرحمۃ سجادہ نشین روضہ شریف

حق نے بھیجا انہیں پیغام اجل　　کر سکا نہ کچھ طبیب حاذق
چھوڑ دنیا کو گئیں سوئے جناں　　جان دی پاتے ہی حکم خالق

اصطفا کو لکھو یہ تاریخ وفات ورے خاتون محمد صادق ۱۳۶۱ھ

(۷)

اندر مزار پاک کے دروازے کے سامنے بائیں جانب کمرے میں یہ مزار ہے

حضرت دلیل اللہ الصمد خواجہ عبدالاحد شاہ فرزند پنجم حضرت خازن علیہما الرحمۃ

وصال:۔ ۲۷/ذلحجہ ۱۱۲۶ھ

مسجد کے صحن کے باہر معبد کعبہ کے پہلو میں دو قبور ہیں

(٨)

٧٨٦

الصلوٰۃ والسلام یا رسول اللہ

غریبم یا رسول اللہ ﷺ غریبم
ندارم درجہاں جز تو حبیبم

مرض دارم زعصیاں لادوائے
مگر الطاف تو باشد طبیبم

بریں نازم کہ ہستم اُمت تو
گنہگارم ولیکن خوش نصیبم

علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
چراغ مسجد و محراب و منبر

فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا
ابو بکر و عمر و عثمان و حیدر

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ
پریشان خاطرم را جمع گرداں

امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ
خداوندا بپاس شاہ جیلان علیہ الرحمۃ

خدایا بحق بنی فاطمہ...... کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ

اگر دعوتم رد کنی ور قبول...... من و دست و دامان آل رسول

(٩)

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک کے دروازے کے باہر لکھا ہوا ہے:

۷۸۶

سبحان اللہ ماشاء اللہ واہ چہ تعمیر نورانی
بعداز سہ صد سال بنا شد روضۂ محبوب رَبّانی
پرِ تو گنبد خضرا گویا
کاخِ مجدد الف ثانی

۱۳۴۴ھ

محمد اصطفان خان اصطفا مالک کارخانہ اصغر علی محمد علی، تاجران لکھنو محمد عبد الحمید حمید صدیقی لکھنوی

تحریر نمود ۱۳۶۲ھ

(۱۰)

مسجد روضہ شریف کے اندر برآمدے کے سامنے لکھا ہے:

گر درین عالم بجوئی منظر خُلدِ بریں
مسجد حضرت مجدد را بچشم دل بیں

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
(بحضور رحمت للعٰلمین)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

بَلَغَ العُلٰی بکمالہ کشف الدُّجیٰ بجمالہ
حسنت جمیعُ خصالہ صلّوا علیہ و آلہ
یا محمد یا محمد یا رسول گرچہ من نالائقم تو کن قبول

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(۱۱)

رباعی شریف در مدح غوث الاعظم

از حضرت خواجہ بزرگ سید بہاء الدین نقشبند مشکل کشا

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبدالقادر است
سرور اولاد آدام شاہ عبدالقادر است
آفتاب و ماہتاب و عرش و کرسی و قلم
نورِ قلب از نورِ اعظم شاہ عبدالقادر است

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یا رب بکمالات شیر جیلانی
کا ندر کرم و لُطفش ندارد ثانی

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کن باطنی، صاف بیک جلوۂ او
آلودہ مسازیا غرض ہائے نقسانی

(۱۲)

حضرت مجدد الف ثانی کے مزار مبارک کے باہر بائیں طرف آویزاں ہے

سیدنا سرکار حضور غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کے گیارہ اسمائے گرامی

سید مُحی الدین۔ غوث مُحی الدین۔ قطب مُحی الدین۔ شیخ مُحی الدین۔
فقیر محی الدین۔ محبوب مُحی الدین۔ مخدوم مُحی الدین۔ معشوق مُحی الدین۔
مولینا مُحی الدین۔ سلطان مُحی الدین۔ ولی محی الدین

(۱۳)

قطعہ

بمدح حضرت امام ربانی شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی نقشبندی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

چہ عالی شان دربار امام دین ربانی   ملائک صف بہ صف استادہ ایں جا بہرِ دربانی
چو دیدہ طوطیِ ہندوستان آں خواجۂ باقی   شکر دادہ بہ منقار ازاں شُد شیرِ یزدانی
محمد مصطفےٰ ﷺ ختم الرُسل آمد دریں عالم   مجدد الف ثانی آمد از بہرِ نگہبانی
جہانگیرِ زماں بر دست تو بہ کرد درآخر   شُد آگاہ حقیقت دیگر از رازِ جہاں بانی
عیاں است نور ذات رحمت للعلمین اینجا   کہ تقلیدِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کرد احمد شیخ لاثانی
کہ ہستند پا چہ شان ہست، بس جائے ادب ایں است   مگوئی کلمۂ یسیارائے دل گر نمی دانی
شجاؔع ادنیٰ گدائے بر سرِ بازار می گویم   گدائے ایں درِ دولت کند ہر جا سلیمانی

(۱۴)

خواجہ محمد یحییٰ فرزندِ ہفتم امام ربانی

روضۂ اقدس کی مغرب کی جانب گیلری میں مع دو صاحبزادگان

خواجہ محمد یحییٰ سے مغرب کی جانب چھپر کے نیچے اہل خانہ حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ، اہلیہ امام ربانی اور بہو علیہم الرحمۃ، خواجہ محمد فرخ فرزند ششم امام ربانی اور خواجہ محمد عیسیٰ فرزند پنجم امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ

(۱۵)

حضرت خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ

فرزند دوم حضرت مروج الشریعۃ علیہما الرحمۃ

وصال: ۱۰ ربیع الاول ۱۱۳۲ھ

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے مقبرہ کے باہر کونے میں چھوٹے قبہ میں مزار شریف ہے

(۱۶)

دسواں نمبر خلافت سید یحییٰ صاحب

خلیفہ سید محمد صادق صاحب، والد سید محمد یحییٰ (دسویں خلیفہ)

دونوں طرف دو والدہ صاحبان......

باہر گیلری میں پردادی صاحبہ

خواجہ سیف الدین کی پوتی

دروازے کے دائیں طرف خلیفہ محمد صادق کے دادا صاحب میر شیر علی، پردادا محبوب علی شاہ صاحب ان کے والد سید فیض علی شاہ ان کے والد عبدالقادر صاحب ان کے والد شفیع اللہ صاحب ان کے والد میر لالہ صاحب سید عبدالرحیم صاحب ان کے والد سید میر حفیظ اللہ صاحب

(۱۷)

امیر محمد یعقوب خان صاحب بہادر امیر افغانستان و اہلیہ سردار محمد اکرم خان

بندگان والد سردار محمد ایوب خاں صاحب ۱۳۲۷ھ

مرحومہ مغفورہ بنت جناب مرحمت، غفران پناہ علیین آرام گاہ بندگان امجد والد جناب سردار محمد ایوب خاں صاحب اور اہلیہ سردار عبدالعلی خاں صاحب بندگان امجد والد اعلیٰ حضرت سردار محمد یعقوب صاحب حکمران افغانستان ۲۹ر رمضان المبارک ۱۳۳۲ھ

(۱۸)

احاطہ مبارک/لوح مزار

درگاہ حضرت شیخ امام رفیع الدین فاروقی قدس سرہٗ
جد ششم
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس اللہ سرہٗ الاقدس
پیش کردہ
خادمان درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، دہلی

(۱۹)

حضرت خواجہ محمد ضیاء اللہ نقشبندی مجددی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خلیفہ حضرت قبلۂ عالم خواجہ زبیر علیہ الرحمۃ
وصال:۔ ۱۴ر ربیع الاول ۱۲۰۰ھ

(۲۰)

لوح مزار

محترمہ والدہ ماجدہ
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی قدس سرہ
خادمان درگاہ حضرت شاہ ابوالخیر، دہلی

۷۸۶

مرقد منور
والدہ ماجدہ
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ
منجانب
خادم الفقراء میاں محمد امجد لاہور، پاکستان

(۲۱)

مزارِ پر انوار

حضرت شیخ مخدوم عَبد الاحد قدس سرّہ اوالاقدس
والد ماجد
حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ

وصال:۔ ۱۲؍رجب ۱۰۰۲ھ، عمر مبارک ۷۰ سال

آں شیخ کہ بود اَعلم اندر ہر فن   جانشیں گہر سرے ازل رامعدن
چوں شیخِ زمانہ بوددز علم وعمل   تاریخ وِصالِ آں بگو "شیخِ زمن"

۱۰۰۷ھ

(۲۲)

شجرہ شریف

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ موھرویہ

اے خدارحم کر اپنی کبریائی کے لیے   اور رسول پاک کی خیر الورائی کے لیے
بخش دے سب خطائیں انبیاء کے واسطے   خواجگان نقشبنداں باخدا کے واسطے
گو نہیں ہم لائق دیار اے ربِ غفور   ان بزرگوں کا وسیلہ لائے ہیں تیرے حضور
حضرت صدیق اکبر یار غار مصطفیٰ ﷺ   حضرت سلیمان فارس عاشقِ شاہِ ھدا
حضرت قاسم و حضرت جعفر صادق امام   با یزید برگزیدہ بو الحسن شاہِ امام
بو علی فارمدی اور یوسف ہمدانی   عبدالخالق عجدوانی عارف ریوگری
خواجۂ محمود فغناں شاہ عزیزاں شاہ کمال   حضرت بابا سماسی حضرت میر کلال
آفتابِ نقشبنداں شاہ بہاوالدین سخی   حضرتِ خواجہ علاء الدین عطّار ولی
شاہ یعقوب و عبید اللہ احرارا زماں   شاہِ زاہد اور درویش محمد والا شان
خواجہ امکنگی، حضرت باقی باللہ باخبر   قطب سرہندی مجدد الف ثانی تاجور
خواجہ معصوم حضرت حُجۃ اللہ با صفا   شاہ زبیر و خواجۂ اشرف محمد پارسا

شاہ جمال اللہ اور عیسیٰ محمد اولیاء   خواجہ فیض اللہ اور نور محمد باوفا
کرکرم با فقیر محمد صاحب جنت نشاں   نور جن کا میرے مرشد کی جبیں میں تھا عیاں
وہ سخی ابن سخی وہ صاحبِ لطفِ عمیم   ہادیٔ دارین حضرت حافظ عبدالکریم
رحم فرما از طفیل ہادیٔ دین مبیں   صاحب نورِ بصیرت خواجہ نواب دین
ازطفیلِ حضرت خواجہ محمد معصوم سُن لے التجا   منزلِ مقصود تک ہم سب کو پہنچا اے خدا
جان ہو میری تصدق کیسا پیارا نام ہے   ہر طرف دنیا میں جاری جن کا فیض عام ہے
خواجگانِ نقشبندی کی محبت کر عطا   حشر میں بھی ساتھ انہیں کے اے خداوندا اٹھا
یا الٰہی سب دعائیں لطف سے مقبول ہوں   جب چلیں دنیا سے تیری یاد میں مشغول ہوں

(۲۳)

زیاراتِ براس

سرہند شریف شہر سے باہر گاؤں براس میں نو۹ انبیاء علیہم السلام کی قبور ہیں۔ گاؤں کے درمیان ایک اونچے ٹیلے/ ٹبے پر ہر قبر کی لمبائی تقریباً ۹ گز ہے۔ ایک قبر کی چوڑائی تقریباً دو قبروں کے برابر ہے۔ باقی آٹھ قبروں کی چوڑائی نارمل ہے۔ قبروں کے احاطہ کے باہر قریب ہی بڑی شاندار مسجد ہے۔ مسجد کے باہر قریب ہی تین اور قبریں ہیں۔ جو صحابہ کرام کی ہیں۔ ان سب قبروں کی نشان دہی حضور قبلہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی رہنمائی میں کی گئی۔ سرکار نے نام ظاہر نہیں فرمائے۔

(۲۴)

۷۸۶

حضرت امام العارفین شیخ محمد اسماعیل علیہ الرحمۃ

فرزند دوم حضرت خواجہ محمد صبغۃ اللہ علیہما الرحمۃ

وصال:۔ ۱۱۳۶ھ

(۲۵)

۷۸۶

حضرت قطب عالم حاجی شاہ غلام محمد معصوم

فرزند دوم حضرت شاہ محمد اسماعیل علیہما الرحمۃ

وصال:۔ ۵/ذوالحجہ ۱۱۶۱ھ

خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے بڑے قبّے کے مغرب میں ساتھ ہی چھوٹا قبّہ (گنبد) ہے خواجہ کے مزار (قبّے) کے پیچھے بڑی مسجد کے نیچے تہ خانہ میں دونوں طرف حجرہ عبادت گاہ

☆......☆......☆

۶۵۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مآخذ و مراجع

☆

کمانڈر (ر) محمد ظفر مجددی

۱۸۵۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

کتابیات باقیات جہان امام ربانی

(مآخذ و مراجع)

کمانڈر (ر) محمد ظفر مجددی

☆☆

کتب:

ا

القرآن الکریم

القران الکریم و ترجمة معانیها و تفسیر الی اللغة الاردویة ، مجمع الملك الفهد لطباعة المصحف الشریف ، المدینه المنوره

ابن حجر عسقلانی ، علامہ : (شارحِ بخاری) ،الا صابة فی تمییز الصحابة ، طبع کردہ کلکتہ

ابن حجر مکی : فتاوٰی کبرٰی (بحوالہ نوادر الاصول للترمذی ، دارالکتب العلمیة ، بیروت)

ابن ہمام (م۔ ٨٦١ھ) : فتح القدیر شرح الهدایة للمرغینانی ،لاہور ١٣٩٩ھ

ابو الحسن علی (م ٥٩٣ : الهدایة شرح البدایة، مطبوعہ دہلی

ابوالقاسم ہندوشاہ فرشتہ: تاریخ فرشتہ، ج:٢، مطبوع نولکشور، ١٢٨١ھ

ابوالکلام آزاد: تذکرہ، مطبوعہ لاہور

ابو عمر صالح عبد الکریم بشیر بن صالح بن مبارك : اعلام العلم والادب فی مدینة مخطوطہ بخط مصنف کا عکس

ابو نعیم الا صفهانی : حلیة الاولیاء جلد۹، مطبوعہ قاہرہ

ابوبکر بن احمد حبشی علوی ، سید شیخ : الدلیل المشیر الی فلك اسانید الاتصال بالحبیب البشیر صلی اللہ علیہ وآلہ ذوی الفضل الشهیر وصحبه ذوی القدر الکبیر ، طبع اول ١٤١٨ھ/ ١٩٩٧ء ، مکتبہ مکیہ ، مکہ مکرمہ

احمد الحدع ، شیخ : معجم الادباء الاسلامیین المعاصرین ،طبع اول ١٤٢١ھ / ٢٠٠٠ء دارالضیاء ، عمان (اردن)

احمد بن محمد خضراوی هاشمی ، شیخ : نزهة الفکر فیما مضیٰ من الحوادث والعبر فی تراجم رجال القرن الثانی عشر والثالث عشر ، تحقیق محمد المصری، طبع اول ۱۹۹۶ء وزارت ثقافت، دمشق

احمد حسن الحسنی ، صاحبزادہ: فیوضات حسنیہ، ناشر مکتبہ حسنیہ دربار عالیہ سواگ شریف، ضلع لیہ ۱۹۹۹ء

احمد رضا خان بریلوی، امام: الکوکبة الشهابیه (۱۳۱۲ھ) مطبوعہ اہل سنت برقی پریس، مراد آباد ۱۳۵۳ھ

احمد رضا خان بریلوی، امام: حدائق بخشش، مطبوعہ کراچی

احمد رضا خان بریلوی، امام: حیات الموات فی بیان سماع الاموات ، رضا فاؤنڈیشن لاہور، ۲۰۰۵ء

احمد رضا خان بریلوی، امام: شمائم العنبر فی ادب النداء امام المنبر ، رضا اکیڈمی بمبئی ۲۰۰۰ء

احمد رضا خان بریلوی، امام: فتاویٰ رضویہ (مع تخریج و ترجمہ)، رضا فاؤنڈیشن، لاہور

احمد رضا خان بریلوی، امام: قمر التمام فی نفی الظل عن سید الانام، ۱۲۹۶ھ

احمد رضا خان بریلوی، امام: کنز الایمان فی ترجمة القرآن، لاہور

احمد رضا خان بریلوی، امام: نفی الفئی عمن استنار بنوره کل شئی ، ۱۲۹۶ھ

احمد رضا خان بریلوی، امام: هدی الحیران فی نفی الظل عن سید الاکوان ، ۱۲۹۹ھ

احمد سرہندی، شیخ (مجدد الف ثانی): اثباة النبوة ، مطبوعہ کراچی

احمد سرہندی، شیخ (مجدد الف ثانی): مبداء و معاد، مطبوعہ لاہور

احمد سرہندی، شیخ (مجدد الف ثانی): مکتوبات امام ربانی، اردو ترجمہ عالم الدین لاہور (اللہ والے کی قومی دکان)

احمد سرہندی، شیخ (مجدد الف ثانی): مکتوبات شریف، امرتسر ۱۳۳۳ھ، (تین مجلدات)

اخلاق احمد، میاں: تذکرہ حضرت ایشاں، مطبوعہ شادباغ، لاہور

اردو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد ۱۱، لاہور

اسماعیل دہلوی، مولوی: عبقات، مطبوعہ علمی مجلس، کراچی ۱۳۸۰ھ

اشرف جہانگیر سمنانی، مخدوم سید: لطائف اشرفی (۷۰۸-۸۳۲ھ)، مطبوعہ کراچی

افتخار احمد قادری، مولانا : قصائد غوثیہ، مطبوعہ راولپنڈی ۲۰۰۲ء

اقبال احمد اختر القادری، ڈاکٹر: جہاں نما، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: رسائل نقشبندیہ، مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور ۱۹۸۱ء

اقبال احمد فاروقی، پیرزادہ: مقدمہ شواهد النبوة ملا عبدالرحمٰن جامی، مطبوعہ قادری بک ڈپو، بریلی ۱۹۸۷ء

اکبر علی شاہ نقشبندی دہلوی، سید: مجموعہ فوائد عثمانیہ (فارسی) ناشر حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی ۱۳۸۲ھ

انس يعقوب كتبى ، شيخ : اعلام من ارض النبوة ، جلد اول طبع اول ١٤١٤ه / ١٩٩٣ء جلد اول طبع دوم ١٤١٥ه / ١٩٩٤ء مطابع دار البلاد ، جده

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (انگریزی)، مطبوعہ پیرس

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، جلد اول، مطبوعہ لاہور

ب

بحر العلوم لکھنوی، علامہ: رسالہ وحدت الوجود، ترجمہ اردو مولانا ابوالحسن زید فاروقی، طبع کردہ ندوۃ المصنفین، دہلی

البخاری بشرح الكرمانی

بدرالدین سرہندی، شیخ: حضرات القدس۔ مطبوعہ، سیالکوٹ ۱۴۰۱ھ

بدرالدین سرہندی، شیخ: مجمع الاولیاء (۱۰۴۳ھ) انڈیا آفس لائبریری، لندن مخطوطہ نمبر ۱۴۵

بروکلمان: تاریخ ادب عربی، جلد ۱، تکملہ اول

بشارت بن يوسف الحادى، شيخ : علماء و ادباء البحرين فى القرن الرابع عشر الهجرى ، طبع اول ١٤٢٦ه / ٢٠٠٥ء بيت البحرين للدراسات و التوثيق بحرين

ت

تاریخ مشائخ چشت، مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۶۴ھ

تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر، ۱/۱۹۶

ج

الجامع الصحیح للبخاری، نور محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

الجامع لاحکام القران للقرطبی

الجواہر الغالیہ

جواہر نقشبندیہ، فیصل آباد ۱۹۹۰ء

جہانگیر، محمد نور الدین (بادشاہ): تزک جہانگیری، لاہور ۱۹۶۰ء

ح

حاشیۃ شیخ زادہ علی تفسیر القاضی البیضاوی، اشیق، استنبول، ترکیہ

حبیب الرحمٰن گبول: خطبات غفاریہ، مطبوعہ درگاہ اللہ آباد کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز، سندھ

حسن رضا خان بریلوی مولانا: مراسلت اہل سنت وندوہ، مطبع نظامی، بریلی، ۱۳۱۳ھ

حسین بن محمد خطیب طیبانی، شیخ: الدرا للطیف فی فضائل الختم الشریف، طبع ١٣٤٢ھ/

١٩٦٤ء مطبع فتی الشرق، حمص

حکیم ترمذی، منشورات مکتبۃ ایۃ اللہ، قم، ایران

حلیۃ الاولیاء، مطبوعۃ دار الکتب العربیۃ، بیروت

خ

خلیق احمد نظامی، پروفیسر: تاریخِ مشائخِ چشت، مطبوعہ ادارہ ادبیات، دہلی ۱۹۸۰ء

خیر الدین محمود زرکلی، شیخ: الاعلام، قاموس تراجم لاشهر الرجال والنساء من العرب والمستعربین والمستشرقین، طبع ششم ١٩٨٤ء، دارا لعلم للملایین، بیروت

د

داراشکوہ: سفینۃ الاولیاء، لکھنو ۱۸۷۸ء

الدر المختار علی ہامش رد المحتار، جلد اوّل

دوست محمد قندھاری، حاجی: تحفہ ابراہیمیہ اردو ترجمہ مکتوبات (مترجم صوفی محمد احمد)، مطبوعہ کراچی ۱۹۹۸ء

ر

رحمان علی، مولانا: تذکرہ علمائے ہند، لکھنو ۱۹۱۴ء

رد المحتار ، عثمانیہ استنبول ۱۳۲۷ھ

رؤف احمد شاہ مجددی: در المعارف، مطبوعہ لاہور

ریاض احمد، مرزا: نجم الہدٰی، مطبوعہ لاہور، اشاعت دوم ۲۰۰۳ء

ز

زاد المعاد، موسسۃ الرسالۃ، بیروت ۱۹۹۶ء

زوار حسین شاہ مجددی، سید: انوار معصومی، مطبوعہ کراچی ۱۹۸۰ء

زوار حسین شاہ مجددی، سید: حضرت مجدد الف ثانی، کراچی

زوار حسین شاہ مجددی، سید: مقامات فضلیہ، مطبوعہ فیصل آباد، مارچ ۱۹۷۳ء

س

سباحۃ الفکر، مطبوعہ ہند

سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن

سیف الدین، خواجہ، مکتوبات سیفیہ، مطبوعہ حیدر آباد، سندھ

ش

شتمة الاعلام، جلد۲

شرح صحیح مسلم نووی، نور محمد کتب خانہ، کراچی

شہاب الدین سہروردی، شیخ: عوارف المعارف (ترجمہ سید احمد علی چشتی)

شہزاد احمد: تذکرہ عاشق رسول، مطبوعہ لاہور ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء

ص

صدیق حسن خاں، نواب: ابجد العلوم، جلد سوم، بھوپال، ۱۲۹۵ھ

صغیری شرح منیۃ المصلی

ع

عالم فقری، علامہ: تذکرہ اولیاء پاکستان، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۳ء

عبد الاحد وحدت سرہندی، خواجہ: سبیل الرشاد، مرتبہ غلام مصطفیٰ خان، حیدر آباد، سندھ، ۱۹۷۸ء

عبد الحفیظ بن محمد طاهر فاسی، شیخ: معجم الشیوخ، تحقیق شیخ عبد المجید خیالی، طبع اول ١٤٢٤ھ / ٢٠٠٣ء دار الكتب العلمية بيروت

عبد الحق دہلوی، محدث: تکمیل الایمان، مکتبہ نبویہ، لاہور، ۱۹۸۰ء

عبد الحق دہلوی، محدث: مدارج النبوہ، مکتبہ اسلامیہ، لاہور

عبد الحی ابن العماد حنبلی، علامہ: شذرات الذهب، مطبوعہ تجاریۂ کبریٰ، بیروت

عبد الدائم، قاضی: حیات صدریہ، خانقاہ نقشبندیہ مجددیہ، ہری پور، ۲۰۰۶ء

عبد الرحمٰن جامی، مولانا: نفحات الانس، مترجم از سید احمد علی چشتی، شبیر برادرز، لاہور، ۲۰۰۲ء

عبد الرزاق بن حسن بیطار، شیخ: حلية البشر فی تاريخ القرن الثالث عشره، تحقیق شیخ محمد بہجت

بن محمد بهاء الدين بيطار ، طبع اول ١٣٨٠ھ / ١٩٦١ء مجمع اللغة العربيه دمشق

عبدالستار ہمدانی، مولانا: امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر، انڈین اسلامک مشن، بمبئی، ۱۹۹۸ء

عبدالقادر بدایونی، ملا: منتخب التواریخ، مطبوعہ کلکتہ، ۱۸۶۹ء، لاہور ۱۹۶۲ء

عبدالقادر جیلانی، شیخ، غنیۃ الطالبین (ترجمہ اردو) علامہ شمس بریلوی، کراچی ۱۹۷۳ء

عبد الله بن عبد الرحمن معلمی ،شيخ: معجم مؤلفى مخطوطات مكتبة الحرم المكى الشريف ، طبع اول ١٤١٦ھ / ١٩٩٦ء مكتبه شاه فهد ، رياض

عبد الله بن محمد حبشى، شيخ : معجم الموضاعات المطروقة ، فى التاليف الاسلامى وبيان ماالف فيها، طبع ٢٠٠٠ء ، كلچرل فائونڈيشن، ابوظبى

عبد المجيد بن محمد خانى ، شيخ : الحدائق الوردية فى حقائق اجلاء النقشبنديه ، طبع ١٣٠٨ھ عبد الوكيل دروبى، جامع درويشيه، دمشق

عبدالمجید بیانونی، ڈاکٹر شیخ: رسالة المسجد فى سورية (مقالہ ڈاکٹریٹ) کمپوز شدہ کا عکس

عبیداللہ، خواجہ: یاقوت احمر

عدنان خورشید، ڈاکٹر: جہاں نما، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۵ء

العروه لاهل الخلوه ، قلمی نسخہ، بانکی پور، نمبر ۹۰۵

علاء الدين على متقى ، علامه (م ٩٧٥ھ): كنزالعمال فى سنن الاقوال و الاعمال

علماء و ادباء البحرين

على بن حسين واعظ كاشفى هروى ، شيخ : نفائس السانحات فى تذييل الباقيات الصالحات ، (فارسی سے عربی ترجمہ پر تکملہ از) شيخ محمد مراد بن عبد اللّٰه قازانى ، دار صادر ، بيروت

علی قاری (م ۱۰۱۴ھ): مرقاۃ شرح مشکوۃ

علی ندوی، ابوالحسن، مولوی: تاریخ دعوت وعزیمت، جلد چہارم، مطبوعہ کراچی

علی ندوی، ابوالحسن، مولوی: تذکرہ حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی شعبہ طبع واشاعت ندوۃ العلماء لکھنو

علی ہجویری، سید: کشف المحجوب، لاہور ۱۹۷۷ء

عمر رضا کحالہ، شیخ : معجم المؤلفین تراجم مصنفی الکتب العربیۃ ، ، طبع اول ١٤١٤ھ / ١٩٩٣ء،
مؤسسۃ الرسالۃ ، بیروت

عیسیٰ بن حسن بیانونی ، شیخ : فتح المجید فی مدح الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم ، طبع اول ١٤١٩ھ /
١٩٩٨ء ، دارطوق النجات ، بیروت

غ

غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر: پرواز خیال، ادارہ مسعودیہ، کراچی، ۲۰۰۵ء

غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر: خطوط مشاہیر بنام امام احمد رضا خاں بریلوی، (قلمی)

غلام جابر شمس مصباحی، ڈاکٹر: کلیات مکاتیب رضا، مکتبہ نبویہ، لاہور ۲۰۰۵ء

غلام دستگیر قصوری، مولانا: تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل، نوری کتب خانہ، لاہور

غلام دستگیر نامی، مولانا پیر سید: بزرگان لاہور، مطبوعہ لاہور

غلام سرور لاہوری، مفتی: حدیقۃ الاولیاء، مطبوعہ لاہور

غلام سرور لاہوری، مفتی: مآثر لاہور، مطبوعہ لاہور

غلام علی آزاد بلگرامی: سبحۃ المرجان فی آثار ہندوستان ۱۳۰۳ھ

غلام علی دہلوی، شاہ: مقامات مظہری، اردو ترجمہ از محمد اقبال مجددی، طبع حضرت شاہ ابوالخیر اکاڈمی، دہلی ۲۰۰۵ء

غلام علی شاہ: ایضاح الطریقہ ، مطبوعہ لاہور

غلام مصطفیٰ مجددی، پروفیسر: مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا، رضا، دارالاشاعت، لاہور، ۱۹۹۸ء

ف

فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت ، طبع مصر ١٣٢٤ھ

فواد بن سید عمارۃ ، شیخ : فہرست المخطوطات دارالکتب المصریۃ ، مصطلح الحدیث ، جلد اول
١٣٧٥ھ / ١٩٥٦ء ، دارالکتب المصریۃ ، قاہرہ

ک

کلیم اللہ جہان آبادی، شاہ: مکتوباتِ کلیمی، مرتبہ مولوی محمد قاسم کلیمی، مطبع یوسفی، دہلی ۱۳۰۱ھ

ل

لطائف اشرفی، مطبوعہ کراچی، پاکستان

م

مجید اللہ قادری، پروفیسر: مجدد الف ثانی اور امام احمد رضا، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی، ۱۹۹۹ء

محبوب احمد نقشبندی، فقیر: ملفوظات سعیدیہ (قلمی)

محبوب الٰہی، مولانا: تحفہ سعدیہ، خانقاہ سراجیہ کندیاں، میانوالی، ۱۹۷۹ء

محبوب عالم، خواجہ: ذکرِ خیر، مطبوعہ گجرات ۱۹۵۴ء

محسن فانی: دبستانِ مذاہب، مطبوعہ بمبئی ، ۱۸۲۶ء

محمد احسان مجددی، خواجہ: روضۃ القیومیہ، لاہور ۲۰۰۲ء

محمد احمد درنیقہ، ڈاکٹر: الطریقة النقشبندیة واعلامها، (سن اشاعت درج نہیں جبکہ مقدمہ کتاب ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء کو لکھا گیا)، جروس پریس، طرابلس، لبنان

محمد احمد نقشبندی، صوفی (مترجم): تحفہ زاہدیہ مکتوبات شریف حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی و خواجہ محمد سراج الدین نقشبندی، مطبوعہ کراچی ، ۱۹۶۸ء

محمد اسماعیل سراجی مجددی، خواجہ: تجلیات دوستیہ، ناشر مکتبہ سراجیہ، موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۵ء

محمد اسماعیل سراجی مجددی، خواجہ: کمالات عثمانیہ، مکتبہ سراجیہ، موسیٰ زئی شریف، ۱۹۸۶ء

محمد افضل جالندھری، ڈاکٹر: کمالات فضلیہ، مطبوعہ لاہور، ۱۹۴۶ء

محمد اقبال مجددی: مقامات معصومی، جلد اول، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۴ء

محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر: بال جبریل، مطبوعہ لاہور

محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر: پیام مشرق مشمولہ کلیات اقبال، (فارسی)، لاہور ۱۹۷۳ء

محمد اقبال، علامہ، ڈاکٹر: ضرب کلیم مشمولہ کلیات اقبال: (اردو)، لاہور ۱۹۷۲ء

محمد اکرام، شیخ: عہد مغلیہ مع دستاویزات

محمد الدین فوق، منشی: تذکرہ علمائے لاہور، مطبوعہ لاہور

محمد الدین فوق، منشی: مآثر لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۲ء

محمد الدین فوق، منشی: یادرفتگاں، مطبوعہ لاہور

محمد امین بدخشی: مناقب آدمیہ وحضرات احمدیہ (۱۰۷۰ھ) مخطوطہ برٹش میوزیم، لندن

محمد بن احمد مطیع الرحمن و شیخ عادل بن جمیل بن عبد الرحمن عید ، شیخ : الفهرس المختصر لمخطوطات، مكتبة الحرم المكى الشريف ، جلداول تا سوم، طبع اول ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء جلد چہارم طبع اول ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء مکتبہ شاہ فھد ، ریاض

محمد بن سعد، علامہ: طبقاتِ کبریٰ، طبع بیروت

محمد بن عبد الله الرشيد ، شيخ : امداد الفتاح باسانيد و مرويات الشيخ عبد الفتاح ، طبع اول ١٤١٩ه / ١٩٩٩ء مکتبہ امام شافعی، ریاض

محمد بن عزوز ، شيخ : الرحلة السامية الى الاسكندرية ومصر والحجاز والبلاد الشامية ، طبع اول ١٤٢٦ه / ٢٠٠٥ء دارابن حزم بيروت

محمد حسن نقشبندی، قادری رضوی، مولانا: مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، کتب خانہ، لاہور ۲۰۰۳ء

محمد حسین بدر، حکیم: سات ستارے، مطبوعہ لاہور جمادی الاول ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء

محمد خير رمضان يوسف ، شيخ : تتمة الاعلام للزركلى ، طبع اول ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء دارا بن حزم ، بيروت

محمد زكى بن محمد مجاهد ، شيخ : الاعلام الشرقية فى المائة الرابعة عشر الهجرية ، طبع دوم ۱۹۹۴ء دارالغرب الاسلامی، بیروت

محمد سعید احمد نقشبندی، مولانا: مکتوبات امام ربانی ا(ردوترجمہ)، دفتر سوم، حصہ دوم، اعتقاد پبلشنگ ہاؤس ، دہلی

محمد صادق قصوری: تذکرۂ نقشبندیہ خیریہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ھ

محمد صادق قصوری، ملفوظات نقشبندیہ، زاویہ پبلشرز گنج بخش روڈ، لاہور، ۱۹۹۸ء

محمد ظفر الدین، مولانا: حیاتِ اعلیٰ حضرت، مکتبۂ رضویہ، آرام باغ، کراچی

محمد عارف ریوگری، خواجہ: عارف نامہ (اردو ترجمہ) مترجم، قدیر محمد قریشی اکبر آبادی، مطبوعہ حیدر آباد ۱۹۹۷ء

محمد عبد الحکیم شرف قادری، مولانا: الجواهر الغالية من الاسانيد العالية طبع دوم ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء مؤسسۃ الشرف، لاہور

محمد عبد الحی بن عبد الكبير كتانی، سيد شيخ: فهرس الفهارس و معجم المعاجم و المشيخات و المسلسلات، تحقیق ڈاکٹر احسان عباس، طبع دوم ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء دار الغرب الاسلامی، بیروت

محمد عبد الرسول للّٰہی، پروفیسر صاحبزادہ: تاریخ مشائخ نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۰ء

محمد عبد الرسول للّٰہی، پروفیسر صاحبزادہ: ملفوظات نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور ۲۰۰۰ء

محمد عبد الستار خان، ابو الخیرات، مولانا ڈاکٹر: تذکرہ حضرت محدث دکن، طبع اول ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء، المتاز پبلی کیشنز، لاہور

محمد عبد الستار طاہر: خلفائے مظہری، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۴ء

محمد عبد الغفار نقشبندی، خواجہ: مکتوبات غفاریہ (قلمی)

محمد عبد المالک صدیقی نقشبندی: تجلیات قریشی و صدیقی، احمد پور شرقیہ، ضلع بہاولپور

محمد عبد الغفار فضلی نقشبندی، خواجہ: ملفوظات فضلیہ حصہ اول (لاڑکانہ) مطبوعہ جنوری ۱۹۸۸ء

محمد عبید اللہ: حسنات الحرمین، مطبوعہ لاہور ۱۹۸۱ء (تحقیق و تعلیق پروفیسر محمد اقبال مجددی)

محمد عمر بیربلوی: انقلاب الحقیقت، مطبوعہ لاہور

محمد غزالی، امام: المنقذ من الضلال ترجمہ عبد الرسول ارشد

محمد غزالی، امام: کیمیائے سعادت، مطبوعہ لاہور

محمد غوثی شطاری: گلزار ابرار، فارسی قلمی، اردو ترجمہ مفید عام، مطبع آگرہ ۱۳۲۶ھ

محمد لطیف، ملک: اولیاء لاہور، مطبوعہ لاہور ۱۹۹۴ء

محمد مراد منزلوی: الدرر المکنونات النفیسہ، جلد اول، مطبوعہ مکہ مکرمہ ۱۸۹۸ء

محمد مسرور احمد ابو السرور، جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، ڈاکٹر، (مرتبین): جہان امام ربانی مجدد الف

ثانی، بارہ مجلدات ۲۰۰۵ء/۲۰۰۷ء کراچی

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: افتتاحیہ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی، مطبوعہ کراچی، ۲۰۰۵ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی اور ڈاکٹر محمد اقبال، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۲ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی، حالات وافکار وخدمات (ترجمہ فارسی صاحبزادہ محمد زبیر مجددی) مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: حضرت مجدد الف ثانی، حالات وافکار وخدمات، (ترجمہ انگریزی قاضی عبدالسنان)، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: سیرت مجدد الف ثانی۔ کراچی ۲۰۰۵ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: مجدد اعظم مطبوعہ دہلی ۲۰۰۷ء

محمد مسعود احمد، پروفیسر، ڈاکٹر: مجدد ہزارۂ دوم، ادارۂ معارف مجدد الف ثانی، کراچی ۱۹۹۷ء

محمد مطيع الحافظ، شيخ و شيخ نزار اباظه، تاريخ علماء دمشق فی القرن الرابع عشر الهجری، طبع اول، جلد اول ودوم ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء جلد سوم ۱۴۱۲ھ / ۱۹۹۱ء دارالفکر، دمشق

محمد معصوم سرہندی، خواجہ: مکتوبات معصومی (سہ مجلدات)، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۹ء

محمد مکرم احمد، ڈاکٹر مفتی: شیخ احمد السرهندی حیاتهٔ و آثارهٔ، جہلم ۲۰۰۷ء

محمد نذیر رانجھا: تاریخ وتذکرہ خانقاہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان، مطبوعہ لاہور، جنوری ۲۰۰۵ء

محمد نذیر رانجھا: شرح دیباچہ مثنوی مولانا روم المعروف رسالہ نائیہ، مولانا یعقوب چرخی، ترجمہ جمعیت پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۰۴ء

محمد نذیر رانجھا، (مترجم): مجموعہ فوائد عثمانیہ، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۸ء

محمد نذیر رانجھا، (مترجم): سہ رسائل حضرت مولانا یعقوب چرخی، میاں اخلاق اکیڈمی شاد باغ، لاہور ۱۹۹۷ء

محمد نصراللہ خان خاکوانی، حافظ (ناشر): مکتوبات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری (فارسی) ۱۳۸۳ھ

محمد نور بخش توکلی: تذکرہ مشائخ نقشبندیہ، مطبوعہ لاہور

محمد ہاشم جان مجددی سرہندی: بیاض قلمی، کراچی

محمد ہاشم کشمی بدخشانی، خواجہ: زبدۃ المقامات، کانپور، ۱۳۰۷ھ

محمد ہاشم کشمی بدخشانی، خواجہ: زبدۃ المقامات، لاہور، ۱۹۶۹ء

محمد ہاشم کشمی بدخشانی، خواجہ: زبدۃ المقامات، مطبوعہ لکھنو

محمد یاسین بن محمد عیسیٰ فادانی، شیخ: اتحاف الاخوان باختصار مطمح الوجدان فی اسانید الشیخ عمر حمدان، طبع دوم ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۵ء دارالبصائر، دمشق

محمد یوسف مجددی: جواہر نقشبندیہ، مکتبہ انوار مجددیہ فیصل آباد ۲۰۰۳ء

محمود آلوسی، علامہ: تفسیر روح المعانی، ملتان

محمود احمد قادری، علامہ: مکتوبات امام احمد رضا بریلوی، لاہور ۱۹۹۲ء

محمود سعید ممدوح، شیخ: تشنیف الاسماع بشیوخ الاجازۃ والسماع، طبع اول غالباً ۱۴۰۴ھ دارالشباب للطباعة، قاهره

محمود عمر سباعی وشیخ نعیم سلیم زهراوی، شیخ: حمص، دراسة و ثائقیة، ، جلد اول طبع اول ۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۲ء مطبع الروضۃ، حمص

مصطفیٰ رضا خان مولینا: الطاری الداری، حسنی پریس، بریلی، ۱۹۲۱ء

معجم الادباء، جلد ۲

معجم المطبوعات العربیہ والمعربۃ، جلد ۲

معجم المؤلفین العراقیین فی القرن التاسع عشر و العشرین، کورکیس عواد، طبع اول ۱۹۶۹ء مطبع ارشاد، بغداد

مکتوبات شاہ محب اللہ الہ آبادی، قلمی

ملفوظات غفاریہ، مطبوعہ سیٹھارجہ، ضلع خیرپور ۱۹۹۰ء

منیر محمود وتری، ڈاکٹر: آثار آل الوتری العلمیة، طبع ۱۹۷۴ء مطبع الامة، بغداد

ن

ناصر الدین ابو الخیر عبد اللّٰہ بن عمر الشیرازی البیضاوی، الامام القاضی: انوار التنزیل و اسرار التاویل

المعروف بالتفسیر البیضاوی، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی

نجم الدین فتحپوری شیخاوائی، حاجی: مناقب المحبوبین، مطبع محمد حسن، رام پور ۱۲۷۹ھ

نذیر احمد نقشبندی، حافظ: حضرات کرام نقشبندیہ، خانقاہ سراجیہ کندیاں، میانوالی ۱۴۱۰ھ

نذیر احمد، میاں: وصیت نامہ حضرت مہر محمد صوبہ

نفائس السانحات فی تذییل الباقیات الصالحات، دار صادر، بیروت

نور احمد چشتی، مولوی: تحقیقات چشتی، مطبوعہ لاہور

نیل الاوطار، ۳/ ۳۲۵، الکلیات الاریۃ ۱۳۹۸ھ

و

ولی الدین خطیب (م ۷۲۰ھ): مشکوٰۃ المصابیح، مطبوعہ دھلی ۱۳۱۰ھ

ولی اللہ، شاہ: انفاس العارفین، مطبع مجتبائی، دہلی، ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۹۱۷ء

ی

یافعی، امام: مرآۃ الجنان، مطبوعہ حیدر آباد دکن ۱۳۳۷ھ

یعقوب چرخی، مولانا: ابدالیہ، مترجم محمد نذیر رانجھا، اسلامک بک فاؤنڈیشن، لاہور ۱۹۷۸ء

یعقوب چرخی، مولانا: انسیہ رسالہ فارسی، مترجم محمد نذیر رانجھا، مکتبہ سراجیہ موسیٰ زئی شریف، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ۱۴۰۴ھ

یعقوب چرخی، مولانا: تفسیر چرخی، مترجم محمد نذیر رانجھا، جمعیت پبلی کیشنز، لاہور ۲۰۰۵ء

یوسف بن البادر سرکیس: معجم المطبوعات العربیۃ والمصریۃ، طبع جدید دار صادر، بیروت

رسائل:

الفرقان، ماہنامہ لکھنؤ، مجدد الف ثانی نمبر، مطبوعہ دھلی

اورینٹل کالج میگزین، اگست ۱۹۳۵ء

سوئے حجاز، ماہنامہ، لاہور، شمارہ جنوری ۱۹۹۹ء

معارف رضا، ماہنامہ، کراچی، شمارہ جنوری ۲۰۰۲ء، شمارہ فروری ۲۰۰۲ء، شمارہ جون ۲۰۰۲ء، نومبر ۲۰۰۲ء

معارف ماہنامہ (اعظم گڑھ) شمارہ جون ۱۹۶۲ء تا فروری ۱۹۶۳ء

نعت، ماہنامہ، لاہور، شمارہ فروری ۲۰۰۵ء

نقوش ، ماہنامہ، لاہور نمبر، لاہور

نور اسلام، ماہنامہ (شرقپور شریف)، اولیائے نقشبند نمبر، حصہ دوم، مکتبہ نور اسلام شرق پور شریف، ضلع شیخوپورہ ۱۹۷۹ء

نور اسلام، ماہنامہ (شرقپور شریف)، گولڈن جوبلی نمبر (حصہ دوم) ۲۰۰۰ء

نور الحبیب، ماہنامہ، بصیر پور، شمارہ مارچ ۲۰۰۰ء

مکتوبات

آرتھر بیولر، ڈاکٹر: مکتوب محررہ ۲۰۰۶ء، از نیوزی لینڈ

محمد کبیر احمد مظہر، پروفیسر: مکتوب محررہ ۳۱ رمئی ۲۰۰۷ء، از لاہور

محمد مکرم احمد، ڈاکٹر مفتی: مکتوب محررہ ۳۱ رمئی ۲۰۰۷ء، از دہلی

English Books:

Arthur Buehler, "The Naqshbandiyya in Timurid India: the Central Asian legacy, " JIS, 7 (1996)

I.H.Qureshi: History of Freedom Movement Karachi, 1957

Richard Foltz, the Central Asian Naqshbandi Connections of the Mughal Emperors." JIS, 7 (1996)

T.W.AArnold: The Preaching of Islam, Lahore, 1956

Tripathi: Rise And Fall of Mughal Eampire, 1956

V.G. Kiernan, ed., To the Punjab Pirs, Poem from Iqbal (London, 1958)

وضاحتی نوٹ: ہم نے بعض نا تمام حوالوں کو کتابیات میں شامل نہیں کیا۔ اس کے علاوہ وقت کی کمی کی وجہ سے کتابیات کی تدوین کا کام بھی عجلت میں کیا گیا، ۲۵۰ سے زیادہ مآخذ و مراجع کے باوجود کام مکمل نہ ہوسکا کیوں کہ ۲؍مارچ ۲۰۰۸ء کی منعقدہ کانفرنس میں باقیات جہان امام ربانی کی تین جلدیں پیش کرنی تھیں اور کتابیات کی تدوین بھی فروری میں ہورہی تھی۔ ان شاء اللہ یہ کمی آئندہ اڈیشن میں پوری کردی جائے گی............ مرتبین (۲؍فروری ۲۰۰۸ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من ترک الصلوة متعمدا فقد کفر

وإن تعدوا نعمة الله لا تحصوها إن الله لغفور رحيم
١٤٠٧

كلما سطرت سطرا ❁ ضاع من عمري سطر ❁

۶۷۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

مرقعات

☆

۱۸۷۳

۶۷۳

IMAM RABBANI
AS FOLLOWER OF THE
HOLY PROPHET

By:
Abul Khair Dr. Muhammad Zubair

Translated by
Abdul Mannan Qureshi
Naqshbandi Mujaddadi
B.Com; LLB; DAIBP

۱۸۷۳

SIRAG AL-QULOUB

"LANTERN OF HEARTS"

BY

HADRAT SHAIKH
MUHAMMAD UTHMAN SIRAG AD-DEEN
AN-NAQSHBANDI AL-KADERI

(may his secret be sanctified)

All rights reserved.
Copyright © 1992 by Yehia Hakwik

ISBN 0-9696871-0-9

PUBLISHED AND PRINTED IN CANADA

THE CONCEPT OF BIDʿA IN THE ISLAMIC SHARIʿA

Nuh Ha Mim Keller

THE M.A.T. PAPERS

۹۴۴

NAQSHBANDIS IN WESTERN AND CENTRAL ASIA

CHANGE AND CONTINUITY

Papers Read at a Conference Held
at the Swedish Research Institute
in Istanbul June 9-11, 1997

Edited by Elisabeth Özdalga

SWEDISH RESEARCH INSTITUTE IN ISTANBUL
TRANSACTIONS VOL. 9

۱۸۴۴

٦٧٨

الم یأن للذین آمنوا
ان تخشع قلوبهم لذکرالله ؟

حقیقت تصوف

و

بحثی ازطریقه نقشبندیه

مؤلف : شیخ امین علاءالدین نقشبندی

مترجم : بهاءالدین «بهاء»

١٨٧٨

أذن الله أن ترفع ويذكر فيها

«ألم يأن للذين آمنوا
أن تخشع قلوبهم لذكر الله ؟»

ما هو التصوف

ما هي الطريقة النقشبندية

تأليف
الشيخ أمين الشيخ علاء الدين النقشبندي

ترجمة
الدكتور محمد شريف أحمد

تقديم
العلامة الشيخ عبد الكريم المدرس

٦٨٠

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ سے سلاطین کی ارادت و عقیدت

(ہندوستان، افغانستان، ترکی)

صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد
(چیئرمین، امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی)

بتقریب محفل اظہارِ تشکر
بسلسلہ تکمیل جہان امام ربانی مجدد الف ثانی
١١ مارچ ٢٠٠٧ء پی۔ ای۔ سی۔ ایچ سوسائٹی کمیونٹی ہال، کراچی

امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل)، کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان
١٤٢٨ھ/٢٠٠٧ء

١٨٨٠

ماہنامہ

نورِ اسلام

شرقپور شریف

پچاس (۵۰) سالہ گولڈن جوبلی نمبر

جلد اول

مدیر اعلیٰ

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

٦٨٢

جشنِ امامِ ربانی مجددِ الفِ ثانی قومی کانفرنس کا

پس منظر و پیش منظر

مرتبہ:

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

ناشر:-

شیرِ ربانی پبلی کیشنز

جامع مسجد قادریہ شیرِ ربانی، شیرِ ربانی روڈ، چوک شیرِ ربانی
۲۱۔ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد، لاہور

١٨٨٢

۶۸۳

جہانِ امامِ ربّانی مجدّد الفِ ثانیؒ قومی کانفرنس کے موقع پر پڑھے جانے والے
علمی و تحقیقی مقالات پر مبنی

ارمغانِ امامِ ربّانی

مرتبہ:

صوفی غلام سرور نقشبندی مجدّدی

ناشر:

شیرِ ربّانی پبلی کیشنز
جامع مسجد قادریہ شیرِ ربّانی، شیرِ ربّانی روڈ، چوک شیرِ ربّانی
۷۱۔ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد، لاہور

۱۸۸۳

مجلہ سہ ماہی، عرفانی اور تحقیقی

الفیض

شوال المکرم ۱۴۲۷ھ بمطابق نومبر 2006ء

جلد نمبر 7
شمارہ نمبر 6

زیر نگرانی
پیر سید حسین علی شاہ
قندھاری نقشبندی مجددی

نگران اعلیٰ
پیر سید رضا حسین
شاہ قندھاری

زیر ہدایت
حضرت علامہ مولانا
محمد ہاشم سعیدی

مدیر مسئول
محمد احمد رضا
نقشبندی مجددی

مدیر منتظم
سید محمد عزیر شاہ

مجلس مشاورت

☆ سید پرویز شاہ قندھاری
☆ سید عبدالواجد شاہ قندھاری
☆ سید عبدالوحید شاہ قندھاری
☆ سید عامر شاہ قندھاری
☆ سید محمد عمیر شاہ قندھاری
☆ میاں معروف نقشبندی مجددی

مجلس معاونین

محمد احمد (راوی فلور ملز)	حاجی کرم الٰہی
حاجی فضل الٰہی	سید فصیح احمد جعفری
حافظ محمد افضال	ملک محمد زبیر
ملک ظہیر الدین بابر	حاجی ملک سخاوت علی
حاجی ملک نوازش علی	مولوی عبدالرشید
حاجی ملک محمد ریاض	حاجی ملک پرنس علی
ملک زاہد خان	غلام مرتضیٰ آذری
ملک محمد مشتاق	رضی اللہ

زرِ تعاون

فی شمارہ	پاکستان سالانہ	یو کے	یو ایس اے (امریکا)	عرب امارات
15 روپے	140 روپے	18 پونڈ سالانہ	35 ڈالر سالانہ	60 درہم سالانہ

پتہ مجلہ الفیض چک نمبر 411 فیض آباد شریف

ناظم نشر و اشاعت فیصل آباد 0413-441211 نشرواشاعت۔ 122 اپر مال لاہور موبائل 0321-7540550

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

جہانِ تشکّر

ابوالسرور محمد مسرور احمد

(چیئر مین امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی)

☆☆

ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے وہ اسی وقت پر ہوتا ہے۔ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ سے پہلے کسی کو معلوم نہ تھا کہ ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کا عنقریب آغاز ہونے والا ہے۔ ایک روز علامہ رضوان احمد خاں نقشبندی، حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہوئے، باتوں باتوں میں فرمایا ''کیا یہ ممکن نہیں کہ حضرت مجدد الف ثانی پر مقالات کا ایک وقیع مجموعہ مرتب کیا جائے'' فرمایا، کیوں ممکن نہیں۔ ہاتف غیبی نے بات سن لی۔ رب کریم کی بارگاہ سے فرمان جاری ہوا۔ یہی خیال مولانا جاوید اقبال مظہری کے دل میں بھی آیا۔ حضرت والد ماجد مدظلہ العالی سے عرض کیا، اجازت ملتے ہی ۲۰۰۲ء میں امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل قائم کردی گئی...... میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی کے ماہنامہ ''نور اسلام'' (شرقپور) کے ضخیم مجدد الف ثانی نمبر (مرتبہ صوفی غلام سرور نقشبندی) جو ۷۰ کی دہائی میں شائع ہوا تھا محرک ثابت ہوا...... اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی بارش ہونے لگی، احباب نے تعاون فرمایا، مقالہ نگاروں اور منقبت نگاروں کے مقالات کا اک تانتا بندھ گیا اور حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کی سرپرستی، نگرانی اور رہنمائی میں اس عظیم منصوبہ پر کام شروع ہوا...... تعاون کرنے والے احباب میں وہ بھی ہیں جنھوں نے اپنی دعاؤں سے نوازا، وہ بھی ہیں جنھوں نے مالی معاونت کی، وہ بھی ہیں جنھوں نے مواد کی فراہمی میں مدد دی، وہ بھی ہیں جنھوں نے تاریخی آثار و مزارات کی تصاویر مہیا کیں، وہ بھی ہیں جنھوں نے پروف ریڈنگ میں مدد دی، وہ بھی ہیں جنھوں نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی تدوین و تالیف میں بھرپور تعاون کیا، وہ بھی ہیں جنھوں نے

جہان امام ربانی کی پیسٹنگ، کاغذ کی فراہمی، پرنٹنگ اور جلد بندی میں مدد کی، وہ بھی ہیں جنہوں نے جہان امام ربانی کے ذخیرے کو محفوظ کرنے میں مدد کی، وہ بھی ہیں جنہوں نے ترسیل وتقسیم میں مدد کی، اور وہ بھی ہیں جنہوں نے عظیم ویب سائٹ بنا کر حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے پیغام کو عالم گیر بنایا...... ان سب کی الگ الگ خدمات کا ذکر کرنا اور شکریہ ادا کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے...... اس لیے میں ان حضرات کے اسمائے گرامی کی ایک فہرست پیش کرتا ہوں تاکہ اس مقدس جماعت کا تعارف ہو جائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ دنیا ایسے نیک لوگوں سے ابھی تک خالی نہیں ہوئی...... امام ربانی فاؤنڈیشن کے سرپرست حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی ان سب حضرات کے تہہ دل سے ممنون ہیں جنہوں نے جہان امام ربانی کی تدوین واشاعت میں بھرپور کردار ادا کیا۔ ان کے اخلاص ومحبت کا شکریہ ادا کرنے لیے الفاظ نہیں پاتے۔ مولیٰ تعالیٰ سب حضرات کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور مشکلات آسان فرمائے، اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بے کراں انعام واکرام سے نوازے...... (آمین)

اب میں ان حضرات کے اسمائے گرامی پیش کرتا ہوں:

☆......حضرت پیر آغا فضل ربی مجددی (کراچی)

☆......حضرت پیر فضل الرحمٰن آغا مجددی (کراچی)

☆......صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری (شرقپور)

☆......مفتی اعظم ڈاکٹر مفتی محمد مکرم احمد (دہلی)

☆......قاری محمد ظفر احمد (کراچی)

☆......صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر (حیدرآباد، سندھ)

☆......مفتی محمد جان نعیمی (کراچی)

☆......مفتی محمد معظم احمد (دہلی)

☆......صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی (لاہور)

☆......علامہ محمد رضوان احمد خان نقشبندی (کراچی)

☆......مولانا جاوید اقبال مظہری (کراچی)

☆......ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری	(کرچی)
☆......حاجی معراج الدین مسعودی	(کراچی)
☆......حاجی محمد الیاس مسعودی	(کراچی)
☆......شیخ صبور احمد محمودی	(کراچی)
☆......ڈاکٹر صفی الدین مسعودی	(کراچی)
☆......حاجی محمد اسلم مسعودی	(کراچی)
☆......ڈاکٹر سید عدنان خورشید مسعودی	(کراچی)
☆......سید محمد منصور شاہ مسعودی	(کراچی)
☆......محمد عالم مختار حق	(لاہور)
☆......صوفی محمد عبدالستار طاہر مسعودی	(لاہور)
☆......ملک محمد سعید مجاہد آبادی	(لاہور)
☆......شاہد احمد مسعودی	(لاہور)
☆......کمانڈر محمد ظفر احمد	(کراچی)
☆......پروفیسر قاری محمد رفیق احمد	(لاہور)
☆......محمد معروف شرقپوری	(لاہور)
☆......انیس احمد مسعودی	(کراچی)
☆......شمیم احمد	(کراچی)
☆......سید محمد انیس مسعودی	(کراچی)
☆......محمد محسن خان	(دہلی)
☆......نسیم حضرت جی	(کراچی)
☆......اعجاز محمد حضرت جی	(گوالیار)
☆......محمد عبدالواسع باقر	(امریکہ)

☆……سید جلال الدین قادری (امریکہ)
☆……نور احمد مسعودی (کراچی)
☆……سید محمد شعیب افتخار (کراچی)
☆……قاری محمد شریف کمبوہ (ڈیرہ اسماعیل خان)
☆……خورشید عالم گوہر رقم (لاہور)
☆……منیر حسین مسعودی (برمنگھم)
☆……شہزاد مسعودی (کراچی)
☆……محمد خالد (کراچی)
☆……حاجی چراغ الدین مسعودی (کراچی)
☆……محمد عامر مسعودی (کراچی)
☆……محمد ابراہیم مسعودی (کراچی)
☆……محمد عارف (کراچی)
☆……عبد الراشد (کراچی)
☆……مسعود احمد (کراچی)
☆……محمد سہیل خان (کراچی)
☆……اقبال الرحمٰن (کراچی)
☆……وسیم الرحمٰن (کراچی)
☆……مسعود عارف (کراچی)
☆……سلیم سواتی (کراچی)
☆……شوکت علی (کراچی)

معاونین میں خواتین بھی شامل ہیں مثلاً

☆……حنا مسعودی (حیدر آباد، سندھ)

☆......صبا مسعودی (کراچی)
☆......ربیعہ (کراچی)
☆......سمیعہ (کراچی)
☆......زیب النساء مسعودی (کراچی)
☆......روبی اقبال (کراچی)
☆......ڈاکٹر ثروت جہاں وغیرہ وغیرہ (بلیک برن، یو۔ کے)

جن حضرات نے جہان امام ربانی کے عظیم منصوبہ میں دل وجان سے مسلسل تعاون کیا اور کر رہے ہیں اگرچہ ان کے نام اوپر آچکے ہیں مگر بطور تحدیث نعمت پھر ذکر کرنا چاہوں گا، مولانا جاوید اقبال مظہری، ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری، حاجی معراج الدین مسعودی، شیخ صبور احمد، حاجی محمد الیاس، سید محمد منصور شاہ، نور احمد، چراغ الدین، اقبال الرحمٰن، وسیم الرحمٰن، محمد سہیل خان، ڈاکٹر صفی الدین صدیقی۔

"جہان امام ربانی" کی تدوین میں جن محققین نے کھلے دل سے اپنی تصانیف اور تحقیقی مقالات سے ابواب وفصول مستعار لینے کی اجازت دی ان میں ڈاکٹر آرتھر بیولر (امریکہ)، پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان (حیدر آباد، سندھ)، وائس چانسلر آف پنجاب یونیورسٹی، لاہور، میاں جمیل احمد شرقپوری (شرقپور)، ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس (لاہور)، ڈاکٹر بابر بیگ مطالی (لاہور)، ڈاکٹر انصار (کراچی) وغیرہ قابل ذکر ہیں......

مقالہ نگار حضرات کے علاوہ محققین، دانشوروں، شاعروں اور نظر ثانی کرنے والوں کا الگ الگ شکریہ ادا کرنا مشکل معلوم ہوتا ہے کیوں کہ یہ ایک طویل فہرست ہے اس کے علاوہ "جہان امام ربانی" میں سب کے اسمائے گرامی اور کاوشوں کی تفصیل موجود ہے، امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی کے سرپرست اعلیٰ، حضرت والد ماجد پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی تمام حضرات کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ان حضرات گرامی نے جس خلوص ومحبت سے قلمی تعاون کیا، مولیٰ تعالیٰ اس کا اجر عظیم عطا فرمائے......آمین

* * *

اراکین امام ربانی فاؤنڈیشن کا یہ امتیاز ہے کہ جس نے جو کام کیا اللہ کے لیے کیا کوئی معاوضہ نہ

چاہا...... فاؤنڈیشن کے اس عظیم منصوبہ میں کوئی تنخواہ دار نہیں، کوئی افسر نہیں، کوئی ماتحت نہیں، سب خادم ہیں، سب مسعود ملت یا کسی نہ کسی بزرگ کے دامن سے وابستہ ہیں......

۲۰۰۲ء میں اس منصوبہ کا آغاز ہوا، ۲۰۰۵ء میں ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' بشمول ''نور علیٰ نور'' سات جلدیں شائع ہوئیں...... ۲۰۰۷ء میں مزید پانچ جلدیں شائع ہوئیں، اس طرح ''جہان امام ربانی'' کے عظیم انسائیکلو پیڈیا کی بارہ جلدیں شائع ہوئیں، پھر ۲۰۰۸ء میں ''باقیات جہان امام ربانی'' کے عنوان سے تین مزید جلدیں شائع ہوئیں، اس طرح چھے سال کی مدت میں ۱۵ رجلدیں شائع ہوگئیں جو تقریباً دس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں...... ایک اہم کام یہ ہوا کہ محمد عبدالستار طاہر مسعودی اور ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری نے جہان امام ربانی کا موضوعاتی اشاریہ مرتب کیا جو ۲۰۰۸ء میں کراچی سے شائع ہو چکا اور محققین و قلم کاروں کی رہنمائی کرتا رہے گا۔

○

ترسیل و تقسیم کے حوالے سے ایک اہم بات عرض کرنا چاہوں گا کہ ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے کئی لاکھ روپیہ کے سیٹ زکوٰۃ اور کارِ خیر کی مدوں میں تقسیم کیے گئے اور ان ممالک میں بھیجے گئے پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، سعودی عرب، دوبئی، افغانستان، امریکہ، برطانیہ، روس، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، اسکاٹ لینڈ، کنیڈا، ہالینڈ وغیرہ وغیرہ۔

ایک اور بات یہ ہے کہ اس انسائیکلو پیڈیا میں بین الاقوامی معیار کے مقالات ہیں کوئی مقالہ معیار سے گرا ہوا نہیں، الا ماشاء اللہ...... عام قاری مقالہ کی اہمیت کا اندازہ نہیں لگا سکتا، اُن کی نظر میں کتاب کا ضخیم ہونا اس کی قدر و منزلت کی نشانی ہے حالانکہ چند صفحات کے مقالات پر دنیا کی عظیم یونیورسٹیوں نے پی۔ ایچ۔ ڈی اور ڈی۔ لٹ کی ڈگریاں دی ہیں...... چنانچہ محمد تقی ایڈووکیٹ کو صرف چالیس صفحات پر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی (علی گڑھ، بھارت) سے ڈی۔ لٹ کی ڈگری ملی اور ڈاکٹر برہان احمد فاروقی کو صرف ایک سو صفحات کے مقالہ پر اسی یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری ملی...... تحقیقی مقالات میں موضوع کی اہمیت، مستند حوالوں اور کام کی بنیادی نوعیت کو دیکھا جاتا ہے...... بہر کیف ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' اور ''باقیات جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی تدوین میں ہر قسم کے قارئین کا خیال رکھا

گیا ہے، جو کچھ پیش کیا گیا، سجا کر، سنوار کر تا کہ قارئین کی نظر میں دل پذیر ہو……

آخر میں رب کریم کا کروڑ ہا بار شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے اس عظیم کام کی تکمیل کی توفیق عطا فرمائی اور پردۂ غیب سے وہ مدد فرمائی جس کو دیکھ دیکھ کر ہم سب حیران ہیں……اصل میں بڑے کام علم و فضل سے نہیں ہوتے، مولیٰ تعالیٰ کی توفیق و تائید اور اس کے فضل و کرم سے ہوتے ہیں۔ وہ جس کو چاہے اپنے کرم سے نوازے، جس نے اس کی چاہت کو پالیا اس نے سب کچھ پالیا……مولیٰ تعالیٰ ہم کو اپنی اور اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہت اور سب چاہنے والوں کی چاہت عطا فرمائے……(آمین)

۱۸؍محرم الحرام ۱۴۲۹ھ
۲۸؍جنوری ۲۰۰۸ء

ابوالسرور محمد مسرور احمد
کراچی، پاکستان

☆……☆……☆

فضل العالم
على العابد كفضلي على ادنكم
صدق رسول الله

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سلام

بحضور شیخ احمد سرہندی مجددِ الف ثانی

خالد محمود خالدؔ نقشبندی مجددی
(بین الاقوامی شہرت یافتہ نعت گو شاعر)

☆☆

وہ نورِ صدق و ہدایت شعور کا پیکر
بہر ادا ہے ادائے جمالِ پیغمبر
وہ سوزِ حضرتِ صدیق وہ جلالِ عمر
حیائے حضرتِ عثماں شجاعتِ حیدر
وہ جس کو رہبرِ اعظم نے خود کہا رہبر
رسوِ حق کی بشارت پہ بے شمار سلام

جلائے جس نے اندھیروں میں روشنی کے چراغ
وہ جس کے فیض نے مہکا دیے جہاں کے دماغ
وہ جس نے بھر دیے توحید سے دلوں کے ایاغ
ہرے بھرے کیے جس نے خزاں رسیدہ باغ
کسی نے پایا نہیں جس کی عظمتوں کا سراغ
اُس آفتابِ کرامت پہ بے شمار سلام

وہ جس نے توڑدیا جہلِ اکبری کا غرور
جہاں میں پھیل گیا دینِ مصطفیٰ ﷺ کا نور
بھٹکے ذہنوں کو بخشا ہے جس نے دیں کا شعور
ہوئی ہیں جس کے تدبر سے ظلمتیں کافور
دلوں کو بخشا ہے جس کی کرامتوں نے سرور
امینِ نور شریعت پہ بے شمار سلام
وہ الفِ ثانی مجدد معین دین مبیں
وہ پاسبانِ شریعت طریقتوں کا امیں
جمالِ سجدہ سے آراستہ تھی جس کی جبیں
وہ دستگیرِ زمانہ امیر اہلِ یقیں
ولایتِ ابدی آج بھی ہے زیرِ نگیں
سلام اس کی ولایت پہ بے شمار سلام
وہ جس کے قدموں میں بچھتی رہی جہانگیری
تھا جس کی ساری اداؤں میں عزمِ شبیری
اسی کے در کی گدائی کا نام ہے میری
خدا نے بخشی ہے اس ذات کو ہمہ گیری
سجی ہے اس کے ہی سر پر کلاہِ توقیری
سلام اس کی بصیرت پہ بے شمار سلام

وہ بے مثال بھی ہے اور لاجواب بھی ہے
وہ روشنی کا ہے مینار ماہتاب بھی ہے
سراپا رُشد و ہدایت کا آفتاب بھی ہے
وہ خُلقِ مصطفوی رحمتوں کا باب بھی ہے
زمانہ اس کی عطاؤں سے فیضیاب بھی ہے
سلام اس کی وجاہت پہ بے شمار سلام
جھکا نہ پیشِ جہانگیر جس کا اونچا سر
وہ جس کے صدقے دعاؤں کو مل رہا ہے ثمر
مراد و مرکزِ فیضان ہے اسی کا در
مقدرات کا لکھا بدل دے جس کی نظر
وہ جس کی ذات ہے خالدؔ ہر ایک غم کی سپر
سلام اس کی عنایت پہ بے شمار سلام

☆......☆......☆

وإنك لعلى خلق عظيم

صلى الله عليه وسلم

١٤٠٧ام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

مناجات بحضور قاضی الحاجات

قافلہ سالار سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

مثمن فارسی بر کلام صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

خواجہ محمد سعید قدس سرہٗ
(م۔ ۱۳۲۲ھ/ ۱۹۰۴ء)
(پنجم سجادہ نشین درگاہ لواری شریف، سندھ)

☆

ترجمہء اردو
علامہ حافظ عبدالرزاق مہران سکندری

☆

نظر ثانی
ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

مناجات بحضور قاضی الحاجات

مع

مثمن فارسی

☆☆

(۱)

ای صبا الحب بر خیز از من حیران ذلیل   تیز رو اندر حریمِ کعبہء ربِ جلیل
سبع اشواطِ طواف آور بجابی قال و قیل   نیز یک نفلِ طواف از عجز شوقِ بی بدیل
پس عرض بنما کہ آن عاشق رسول تو جمیل   گوید و آرد پناہِ آن شفیع بی عدیل

جُدْ بِلُطْفِکَ یَا اِلٰھِیْ مَنْ لَّہٗ زَادٌ قَلِیْل
مُفْلِسٌ بِالصِّدْقِ یَاْتِیْ عِنْدَ بَابِکَ یَاجَلِیْل

(ترجمہ) اے صبا! مجھ جیسے حیران وسرگردان ذلیل بندہ کی طرف سے جلد اٹھ اور رب جلیل کے کعبہ شریف کے حرم شریف میں جا، اور بغیر قیل وقال کے کعبہ معظّمہ کے سات چکر لگا، نیز طواف کعبہ کے دوگانہ نفل عجز وشوق سے ادا کرلے، پھر یہ عرض کر کہ تیرے پیارے رسول کا یہ عاشق آکر عرض کرتا ہے کہ ”اے میرے پروردگار اپنے لطف وکرم سے اس پر کرم کیجیے جس کے پاس آخرت کے سفر کا سامان کم ہے، اے رب جلیل! یہ مفلس تیرے دروازہ پر صدق دل سے آیا ہے“

(۲)

بازرو در مسجد نبوی طیبہ آن کریم   پس زتکریمش بیا پیش شفیعِ روز بیم
دست بستہ گو کہ رس فریادم ای شاہِ کریم   مذنبم پر جرم عاصی و تبہ کار و حریم
من ذمیم و مجرم ای تو رؤفی و رحیم   درجناب پاک حق برگوئی حالم ذمیم

ذَنبُهٗ ذَنبٌ عَظِیمٌ فَاغفِرِ الذَّنبُ العَظِیم
اِنَّهٗ شخصٌ غریبٌ مُذنبٌ عبدٌ ذلیل

(ترجمہ) پھر مسجد نبوی شریف اور حرم نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں جا اور قیامت کے دن شفاعت کرنے والے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتے ہوے ان کے دربار میں آجا، اور دست بستہ یہ عرض کر، اے شاہ کریم! میری فریاد سن لیجیے، میں گنہگار، پُرخطا اور تباہ کار مجرم ہوں، میں بہت خراب اور مجرم ہوں اور آپ رؤف ورحیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں میری حالت زار بتادیجیے۔

''اس کے گناہ بہت بڑے ہیں تو ہی بڑے گناہوں کو بخش دے وہ غریب گنہگار شخص اور عبد ذلیل ہے''

(۴)

یاحبیب اللہ رسول اللہ ندارم بہرِ عفو   در جناب حق بجز تو ای شہِ اسرا و صحو
لطف فرماتا رہم از شرِّ نفس و لعب لہو   آیم اندر بارگاہِ روضہ ات در عشق محو
عقبہء بوسیدہ گریان شوم از جرم بلو   تا تو از جرم بگوئی باخدا ز راہِ حنو

منہ عِصیانٌ و نسیانٌ وسھوٌ بعد سَھو
مِنک احسانٌ و فضلٌ بعد اعطاءٍ جزیل

(ترجمہ) اے اللہ کے حبیب، اللہ کے رسول! آپ کے بغیر اللہ کے حضور میں میری معافی کا کوئی ذریعہ نہیں، اے شبِ اسراء کے دلہا لطف ومہربانی فرمایئے تاکہ میں لہو ولعب اور نفس کے شر سے رہائی حاصل کرسکوں، (اور) آپ کی بارگاہ میں روضہء کریم کے سامنے عشق میں محو ہوکر آؤں۔ اپنے گناہوں کی وجہ سے رو روکر آپ کی چوکھٹ آکر چوم لوں، تاکہ میرے گناہوں کے بارے میں آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

میں عرض کریں۔ ''اس گناہ گار بندے کی طرف سے گناہ، بھول اور سہو در سہو ہے (اور) میرے پروردگار تیری طرف سے بہت عطا کے بعد بھی فضل واحسان ہے''

(۴)

یاشفیع المذنبین از تو ہمی خواہم مدد   نیست بر حالِ درونم واقفِ جز تو احد
جرم و عصیان وگناہانم گذشتہ از عدد   بس سیہ شد لوح اعمالِ من از افعالِ بد
شو شفیعم نزد حق برگو دعایت نیست رد   کہ ای الٰہی بندہ ات باعجز افزون تر زحد

قَالَ یَا رَبِّیْ ذُنُوْبِیْ مِثْلَ رَمْلٍ لَاتُعَدْ
فَاعْفُ عَنِّیْ کُلَّ ذَنْبٍ فَاصْفَحِ الصَّفْحِ الْجَمِیْل

(ترجمہ) اے شفیع المذنبین میں آپ ہی سے مدد مانگتا ہوں، میرے باطن کے احوال سے آپ کے سوا اور کوئی واقف نہیں، میرے گناہ حد سے زیادہ ہیں، میری بداعمالیوں سے نامہ اعمال سیاہ ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ میرے سفارشی بن جائیں (اور) آپ دعا مانگیں آپ کی دعا رد نہیں ہوتی، کہ اے میرے پروردگار تیرا بندہ حد سے زیادہ عجز وانکساری سے تیری بارگاہ میں آیا ہے۔

''کہہ رہا ہے کہ اے میرے پرودگار! میرے گناہ ریت کے ذروں سے زیادہ ہیں، میرے تمام گناہ معاف فرمادے اچھی طرح درگزر فرمادے''

(۵)

رحمۃ للعالمینی صاحب خلق عظیم   کی رسد اندر حریمت این گنہگار و اثیم
ای حریمِ روضہء تو معدنِ گنجِ فخیم   نیست چون مافی ضمیرم جز بعشقت ای رحیم
از پیِ تحصیل این فضلِ تو چون کنز عمیم   روز و شب این وِرد دارم زبانِ دل صمیم

رَبِّ هَبْ لِیْ کَنْزَ فَضْلٍ اَنْتَ وَهَّابٌ کَرِیْم
اَعْطِنِیْ مَافِیْ ضَمِیْرِیْ دُلَّنِیْ خَیْرُ الدَّلِیْل

(ترجمہ) اے تمام جہانوں کے لیے رحمت بن کر آنے والے، اے اعلیٰ اخلاق کے مالک، یہ گنہگار و عاصی آپ کے حرم شریف میں کیسے پہنچے، آپ کا حرم شریف اور روضہ مبارک ہر خیر کی کان ہے۔ اے رحیم (رسول) میرے دل میں بجز آپ کے عشق کے اور کچھ نہیں، یہ آپ کا فضل و کرم جو خزانے کی طرح عام ہے اس کے حصول کے لیے روز و شب زبان اور قلب صمیم سے یہ ورد کر رہا ہوں کہ

"اے میرے پروردگار! (اپنے) فضل و کرم کے خزانے سے مجھے عطا فرما تو بخشنے والا کریم ہے، میرے دل میں جو ارادہ ہے وہ چیز مجھے عطا فرما اچھائی کی دلالت کے ساتھ"

(۶)

بعد ازان ز مدعای اشتیاقم بی خلاف   دست بستہ عرض کن پیش شہِ صاحب عفاف
این چنین کی یار غارِ زبدہَ آلِ مناف   عمر من بگذشت در جرم و خطا وَ کذب لاف
عفوم از حق خواہ پیش شاہ فخر قافقاف   واین دعایت خواہ بہرِ من زحق از ایتلاف
ھَب لنا ملکاً کبیرًا نجّنا ممّا نخاف
رَبَّنا اِذ اَنتَ قاض والمنادی جبرئیل

(ترجمہ) اس کے بعد دست بستہ میرے دل کا مقصد شاہ پاک دامن کی خدمت میں عرض کردے کہ آل مناف کی بزرگ ترین ہستی کے یار غار میری عمر جرم، خطا، کذب ولاف میں گزر گئی۔ تمام جہانوں کے بادشاہ کے آگے میرے لیے معافی مانگ اور اللہ تعالیٰ سے میرے لیے یہ دعا مانگ۔

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں عظیم ملک عطا فرما، ہر خوف سے ہمیں نجات عطا فرما، اے ہمارے پروردگار! (قیامت کے روز) جب تو اپنی شان کے مطابق عدالت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا اور جبرئیل امین منادی دے رہے ہوں گے"

(۷)

نیز پیشِ حضرتِ فاروق فیاض ھُدا   شو اعانت خواہ حالِ مجرم بخشا خطا
کہ آتش نفسِ لعینم سوختہ سرتا بپا   جز زلال رحمتِ شاہِ رؤف و مجتبا

سرد کی گردد شرارِ سینہء پرتاب ما   در حضور رحمتِ عالم زمن گو باخدا
قُل لِنَا رابردی یارب فی حقی کما
قلت قلنا نار کونی برد فی حق الخلیل

(ترجمہ) نیز حضرت فاروق اعظم فیاض ھدٰی کی خدمت میں بھی میرے جرم وخطا کی بخشش کے لیے مدد مانگ کہ میرے نفس ملعون کی آگ نے مجھے سرتاپا جلادیا ہے، (اب) مہربان ومجتبیٰ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کے چھینٹوں کے سوا میرے سینے میں سلگتی ہوئی آگ کو کون ٹھنڈا کرے گا؟ خدا کے واسطے میری جانب سے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں یہ عرض کر دیجیے کہ:

''اے میرے پروردگار! آگ کو میرے حق میں حکم فرما کہ ٹھنڈی ہوجا جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا کہ اے آگ خلیل کے لیے ٹھنڈی ہوجا''

(۸)

ہی سفر دورست من بی زاد تنہا بر کسل   خویش و یاران جملہ کو چیدند بر کوسِ اجل
دست زن در دامنِ خاتون زہرا بی مہل   کہ ای توئی قبول درگاہ پاک ولم یزل
بہرِ بخشاءِ تو میگویم بحق ہم منفعل   نیستم در جرم یارب ہمسر و یاہم مثل
کیف حالی یاالٰھی لیس لی خیر العمل
سوء اعمالی کثیر ازاد طاعاتی قلیل

(ترجمہ) سفر بعید ہے اور میں بے زادِ راہ، تنہا، سست، عزیز واقارب اور دوست تمام چلے گئے، خاتون جنت کا دامن مبارک تھام کر یہ عرض کردے کہ تم ہی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول بندی ہو، میں اپنے گناہوں کی بخشش کے لیے خدا کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ اے میرے پروردگار! جرم وخطا میں میرا کوئی ہم سرو ہم مثل نہیں۔

''اے میرے خدا! میرا کیا حال ہوگا؟ میرے پاس کوئی بھی اچھا عمل نہیں ہے، میرے اعمال بد تو بہت ہیں، اطاعت وفرمانبرداری کم ہے''

(۹)

وَلِ وَجهَکَ لِلُبَقِیْعِ الغرقدِ ھو منیلتی   بِالتَّاَدُّب وَالتَّخَشُّعِ نادمًا مِن ذِلَّتی
قُل اَغِثنی یا الٰھی نَجِّنِیْ عَن نِقمتی   لیس غیر الآل واصُحاب النَّبِی لی عُرُوَتِی
وانچہ گفتستی کہ وسعت کل شیءٍ رحمتی   ھم بذالنورین سبطین و علیٍ جنتی
عَافِنی من کُلِّ دَاءٍ واقض عَنّی حاجَتِی
اِنَّ لی قَلبًا سَقِیْمًا اَنت تَشفِی لِلُعَلِیل

(ترجمہ) اپنا چہرہ بقیع الغرقد کی طرف کردے یہی میری آخری آرزو ہے۔ پھر نہایت خشوع وخضوع اور ادب سے پشیمان ہوکر یہ عرض کردے کہ مجھے ذلت سے امان ملے، (پھر) یہ کہہ کہ اے میرے پروردگار مجھے انتقام سے نجات دے، میرے پاس آل رسول، اصحابِ رسول کے توسل کے سوا اور کچھ نہیں، (اے میرے پروردگار) جو تونے فرمایا ہے کہ میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے، ذوالنورین، حسن وحسین اور حضرت علی اہل جنت کے وسیلے سے۔

”مجھے ہر بیماری عافیت دے اور میری ہر حاجت کو پورا کردے میرا قلب بیمار ہے تو ہی بیمار کو شفا دینے والا ہے“

(۱۰)

پس توسّل جو بدرگاہِ شہ نور صدور   سیّد شہداء حمزہ گو کہ یارب یاشکور
بس ہراسانم زتابِ گور و از یومِ نشور   عمر دادم در ہواؤ حرص و لہو و فخر و زور
نیست ملجایم بجز لطف و کرم فضلِ وفور   عافنی مَاکان مِنِّی اَنتَ عافِ یاغفور
اَنْتَ کافِی اَنْتَ شَافِی فِی مُہِمَّات الامُور
اَنْتَ رَبّی اَنتَ حَسْبِیْ اَنتَ لِی نِعْمَ الْوَکِیْل

(ترجمہ) پھر شاہ نور صدور سید الشہداء امیر حمزہ کی درگاہ کا توسل کرتے ہوئے یہ عرض کر کہ اے

ربِ شکور! میں قبر وحشر کے غم واندوہ سے بہت ہراساں ہوں، میں نے تمام عمر لہو ولعب، حرص وہوس میں کھودی، تیرے لطف وکرم اور فضل کے سوا کوئی بھی پناہ کی جگہ نہیں، مجھ سے جو بھی خطا ہوئی ہے معاف کردے اے بخشنے والے، تو ہی معاف کرنے والا ہے۔

''میری تمام مشکلات میں تو ہی کافی وشافی ہے تو ہی میرا پرودگار تو ہی مجھے کافی اور تو ہی میرا بہترین کارساز ہے''

(۱۱)

حَمدِللہ باز آمد آن صبا باصد فتوح   گفت رفتم عرض کردم حال دل پُر از جروح
وہ اشارت شد سعیدؔ از انس جانِ انس روح   ہمچومن لّا ذنب لہ شدتائب صاف و نصوح
غم مخور کن وِرد استغفار ہر شام وصبوح   گفت بوبکر از فنایء توبہ رمزی باوضوح
اَیْنَ مُوسٰی اَیْنَ عِیْسٰی اَیْنَ یَحْیٰی اَیْنَ نُوْح!
اَنت یا صدیقؔ عبدٌ تُب الی المولی الجلیل

(ترجمہ) الحمدللہ! باصبا سو (فیصد) فتوحات کر کے واپس لوٹ آئی، کہنے لگی کہ میں نے مجروح دل کا حال عرض کر دیا۔ اشارہ یہ ہوا کہ سعید جو صدق دل وجان اور روح سے توبہ تائب ہوا وہ اس کی طرح ہے جس نے یقینی اور کھلی توبہ کی گویا اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں، غم مت کرو صبح وشام استغفار کا ورد کرتے رہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فنا سے توبہ کی رمز واضح ہوتی ہے۔

''حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت یحییٰ اور حضرت نوح علیہم السلام کہاں ہیں؟ اے صدیقؔ تو (خدا کا) بندہ ہے رب جلیل کے حضور توبہ کر (اور تائب ہوجا)''

☆......☆......☆

صدق اللہ العظیم